منتخب
انمول موتی

اس میں سے کوئی بھی موتی آپ کے دل کی دنیا بدل سکتا ہے



مجموعۂ افادات

حکیم الاُمّۃ مجدّد المِلّۃ تھانوی رحمہ اللہ

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی

مُبلّغ اسلام مولانا محمد یونس پالن پوری مدظلہ العالی

ودیگر اکابرینِ اُمّت رحمہم اللہ

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ مُلتان پاکستان
(061-4540513-4519240

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منتخب انمول موتی

سینکڑوں مستند کتب سے دوران مطالعہ چُنے ہوئے
اصلاح افروز واقعات.... عبرت ونصیحت آموز حکایات.... دین ودنیا کی فلاح کے
ضامن مجرب مختصر اعمال جیسے عنوانات پر مشتمل اصلاح افروز مجموعہ جس کا مطالعہ
عملی جذبہ بیدار کرنے میں نہایت مجرب ہے

منتخب انمول موتی

اس میں سے کوئی بھی موتی
آپ کے دل کی دنیا بدل سکتا ہے

جلد-٦

مرتب
محمد اسحٰق ملتانی
(مدیر ماہنامہ "محاسن اسلام" ملتان)

اِدارۂ تالیفاتِ اَشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

منتخب

انمول موتی

تاریخ اشاعت..................ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ

ناشر.....................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت....................سلامت اقبال پریس ملتان

انتباہ

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ....چوک فوارہ....ملتان — مکتبہ الفاروق مصریال روڈ چوہڑ ہڑپال راولپنڈی

ادارہ اسلامیات........انارکلی.......لاہور — دارالاشاعت........اردو بازار........کراچی

مکتبہ سید احمد شہید........اردو بازار....لاہور — مکتبہ القرآن.....نیو ٹاؤن...........کراچی

مکتبہ رحمانیہ........اردو بازار........لاہور — مکتبہ دارالاخلاص....قصہ خوانی بازار......پشاور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K — 119-121- HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTERE — BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دینی کتب کی ورق گردانی کی توفیق ملتی رہتی ہے دوران مطالعہ ایسی مختصر اور اصلاح افروز باتیں جمع کرنیکا معمول ہے جو قاری کے دل ودماغ پر فکر عمل کی دستک دے اور عملی جذبہ متحرک کرنے میں مجرب ہو۔

اسی طرح اپنے اکابر ومشائخ کے حالات اور ملفوظات سے وہ باتیں جن کی عصر حاضر میں اُمت مسلمہ کو زیادہ ضرورت ہے انہیں بھی نشان زدہ کیا جاتا رہا۔ اس طرح مختصر لیکن اصلاح افروز ملفوظات.... حکایات اور تاریخی اسلام سے ماخوذ ان واقعات کا خاطر خواہ مجموعہ تیار ہوگیا جس کی روشنی میں ہم اپنے تابناک ماضی سے بہت کچھ سیکھ کر اپنے حال کو درست کر سکتے ہیں.... حالت کی یہی درستگی ان شاء اللہ مستقبل کو روشن اور آخرت کو منور کرنیکا ذریعہ ہوگا۔

زیر نظر کتاب دوران مطالعہ منتخب ملفوظات .... حکایات.... مجرب وظائف وعملیات اور اصلاح افروز واقعات اور عبرت ونصیحت سے مزین حکایات کا گلدستہ ہے جو سابقہ سلسلہ ''ایک ہزار انمول موتی'' کی چھٹی جلد ہے۔

آج کے مصروف حضرات جو طویل مضامین سے گریز کرتے ہیں وہ بھی فرصت کے چند لمحات میں ایسی کتب کے ایک صفحہ کا مطالعہ کر کے اپنے دل ودماغ کو معطر کر سکتے ہیں۔

اس کتاب کے تمام مضامین ترغیبی ہیں اگرچہ کوشش کی ہے کہ ہر بات باحوالہ ہولیکن مآخذ سب کے مستند ہیں اسی طرح ان چیزوں سے دینی احکام پر عمل پیرا ہونیکی ترغیب تو حاصل کی جا سکتی ہے لیکن ان سے مسائل کا استنباط اور دلیل پکڑنا مناسب نہیں.... یہ کام اہل علم کا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سلسلہ کی پہلی جلدیں بھی کافی مقبول ہوئیں زیرنظر جدید مجموعہ بھی ان شاء اللہ قارئین کی دینی و دنیاوی صلاح وفلاح میں معین ثابت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اس پرُفتن دور میں اپنے اسلاف واکابر کی تعلیمات اوران کے نقش قدم پر چلنے اور ہم سب کو دین اسلام کی معتدل تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق سے نوازیں آمین۔

والسلام

محمد اسحٰق غفرلہ

ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ بمطابق اپریل 2009ء

مطالعہ کیسے کیا جائے؟
نفسیات کی روشنی میں

مطالعہ کیلئے ایک جگہ مخصوص کر لیں مثلاً کسی خاص کمرے میں کوئی خاص کرسی یا چارپائی وغیرہ۔ اس جگہ کو صرف مطالعہ کیلئے استعمال کیا جائے۔

مطالعہ کرتے وقت آپ کی نشست آرام دہ ہونی چاہئے' ورنہ آپ جلد تھک جائیں گے اور تھکاوٹ توجہ منتشر کر دے گی۔ توجہ کے بغیر مطالعہ ناممکن ہے' مگر اتنی بھی آرام دہ نہ ہو کہ آپ سو جائیں۔

مطالعہ کی جگہ روشنی کا مناسب انتظام ہو' روشنی بہت تیز ہو نہ بہت مدہم۔ روشنی ہمیشہ آپ کی بائیں طرف سے آئے۔ کمرے میں تازہ ہوا کی عدم موجودگی نیند کا سبب بنتی ہے۔

مطالعہ کا آغاز ہمیشہ آسان اور پسندیدہ مضمون سے کریں۔ بعدازاں مشکل مضامین کا مطالعہ کریں۔ اگر آپ مشکل مضمون سے پڑھائی کا آغاز کریں گے تو جلد اکتا جائینگے اور آپ زیادہ دیر تک مطالعہ جاری نہ رکھ سکیں گے۔

مطالعہ ہمیشہ ایک ٹائم ٹیبل کے مطابق کیا جائے' یعنی مطالعہ کیلئے وقت مقرر کیا جائے اور اس کی ہر حالت میں پابندی کی جائے۔ شروع میں کم وقت رکھیں۔ پھر آہستہ آہستہ وقت میں اضافہ کرتے جائیں۔

مطالعہ میں اہم ترین اصول یہ ہے کہ پڑھتے وقت آپ کی توجہ صرف اور صرف پڑھائی کی طرف ہو۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ بیرونی مداخلتوں مثلاً

شوروغل وغیرہ کو کنٹرول کیا جائے۔ جہاں باتیں ہو رہی ہوں وہاں بیٹھ کر مطالعہ نہ کریں۔ اپنے سامنے مطالعہ کی میز سے وہ تمام اشیاء مثلاً اخبار اور رسائل وغیرہ ہٹا دیں جو آپ کی توجہ اپنی طرف کھینچیں۔

کسی بھی کتاب یا مضمون کو پڑھنے سے قبل ایک بار اس کا سرسری جائزہ لیں۔ کتاب پڑھ رہے ہیں تو اصل کتاب شروع کرنے سے پہلے دیباچہ اور عنوانات کی فہرست پڑھ لیں۔ اگر سرخیاں نہیں ہیں تو مواد کو اخبار کی طرح سرسری طور پر دیکھ لیں۔

پڑھنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہونا چاہئے۔ مقصد جتنا اعلیٰ ہوگا آموزش اتنی ہی اچھی ہوگی۔ اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ بہتر ہے کہ مقصد کو کسی کاغذ پر موٹا اور خوب صورت لکھ کر مطالعہ کی جگہ چسپاں کرلیں، تاکہ ہر وقت آپ کی آنکھوں کے سامنے رہے۔

مسلسل ایک ہی جگہ کام کرنے سے انسان تھک جاتا ہے اور تھکاوٹ توجہ کو منتشر کر دیتی ہے۔ توجہ کی عدم موجودگی میں مطالعہ سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ البتہ تھکنے سے پہلے اپنے جسم اور ذہن کو آرام پہنچائیں۔ چنانچہ ہر ایک گھنٹہ مطالعہ کرنے کے بعد 10 منٹ کا وقفہ کرلیں۔

وقت ضائع کئے بغیر مندرجہ ذیل طریقوں سے اپنے آپ کو تروتازہ کیا جاسکتا ہے۔

الف۔ مطالعہ چھوڑ کر آنکھیں بند کرلیں، پھر ان کو اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح ڈھانپیں کہ ہتھیلیاں آنکھوں کی پپوٹوں کو نہ چھوئیں اور مکمل اندھیرا ہو جائے، اس طرح دو تین منٹ آنکھیں ریلیکس کرکے آپ پرسکون ہو جائیں گے۔

ب۔ آنکھوں کو بند کرکے ڈھیلوں کو دونوں طرف گھمائیں، اس سے آنکھوں کو آرام و سکون ملے گا۔

ج۔ کمرے میں چند قدم چلیں اور انگڑائی لیں یا بازوؤں اور ٹانگوں کو پھیلائیں۔
د۔ ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس انسان کو تازہ دم کر دیتا ہے۔ بعض افراد چائے یا کافی کے ایک کپ سے تازہ دم ہو جاتے ہیں۔

مطالعہ کرتے ہوئے خاص نکات کے نوٹس تیار کر لیجئے۔

اپنی کتاب میں خاص نکات کے نیچے رنگین پنسل سے نشان لگائیں، نوٹس تیار کرنے کے بعد ان پر تبصرہ کیجئے۔

بھوک، گھبراہٹ، بوریت، اکتاہٹ اور پریشانی کی صورت میں مطالعہ نہ کریں۔ توجہ کی عدم موجودگی میں آپ گھنٹوں ایک ہی صفحہ کا مطالعہ کرتے رہیں گے۔ لہٰذا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے توجہ کو منتشر کرنیوالے اسباب کا خاتمہ کریں۔

اگر کسی کتاب یا باب کا خلاصہ دیا ہوا ہو تو اصل کتاب یا مضمون کو پڑھنے سے پہلے خلاصہ کو پڑھیں۔ اصل مواد کو بعد میں پڑھیں، اصل مضمون کو پڑھنے کے بعد خلاصہ کو ایک بار پھر پڑھ لیں، کہ اس طرح مضمون کا مرکزی نقطہ ذہن نشین ہو جائے گا اور اصل مضمون کو دیکھنا اور یاد کرنا آسان ہو جائے گا۔

جب بھی موقع ملے، اپنے حاصل شدہ علم کو استعمال میں لائیں۔

جب بھی عمومی مطالعہ کرنے لگیں تو سوچیں کہ آپ نے اس مواد کو یاد رکھنا ہے اس ذہنی رویہ سے آپ مواد کو بہتر طور پر مطالعہ کر سکیں گے۔

دینی کتب کے مطالعہ میں ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ کوئی بھی کتاب علماء کے مشورہ سے نہ پڑھیں۔

فہرست عنوانات

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم

صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اللهم

بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

كتبه الفقير نفيس الحسيني اللاهوري غفر الله ذنوبه وستر عيوبه في رمضان المبارك سنة ١٤١٣

بسم الله الرحمن الرحیم

تین کاموں والی احادیث مبارکہ

۱- شب معراج میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں۔
(۱)۔ پانچ نمازیں۔
(۲)۔ سورہ بقرہ کی آخری آیات۔
(۳)۔ امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مہلک گناہ بخش دیئے گئے جنہوں نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا۔ (مسلم شریف)

۲- تین چیزیں اس امت سے معاف کردی گئی ہیں۔
(۱)۔ خطاء یعنی غلطی سے کر لینا۔
(۲)۔ نسیان یعنی بھول کر کر لینا۔
(۳)۔ اکراہ یعنی وہ اعمال جو زبردستی کرائے جائیں وہ بھی اس امت کیلئے معاف ہیں۔ (سنن ابن ماجہ)

۳- تین چیزوں کی دعا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی جن میں پہلی دو قبول ہوئیں اور آخری نہ ہوئی۔
(۱) میری ساری امت کو قحط کے ذریعہ ہلاک نہ فرمانا یہ دعا قبول کر لی گئی۔
(۲)۔ میری امت کو غرق کے ذریعہ ہلاک نہ فرمانا یہ بھی قبول کر لی گئی۔
(۳)۔ میری امت آپس میں نہ لڑے یہ قبول نہ ہوئی۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

۴- تین مساجد کی طرف کجاوے کسے جائیں۔
(۱)۔ مسجد حرام۔ (۲)۔ مسجد نبویؐ۔ (۳)۔ مسجد اقصیٰ۔ (بخاری)

۵- تین بچے جس کے فوت ہو گئے وہ والدین کو بخشوا کر چھوڑیں گے۔

۶- تین لڑکیوں (ایسے ہی دو ایسے ہی ایک) کو پالنے والا (اچھی تربیت کرنے والا) جنتی ہے۔

۷- تین مرتبہ سورۃ القدر وضو کے بعد پڑھنے سے نبیوں کے ساتھ حشر میں اٹھایا جائے گا۔ اور دو مرتبہ پڑھنے سے شہداء کے ساتھ اور ایک مرتبہ پڑھنے سے صدیقین کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (اعلاء السنن)

۸- تین آدمی ہوں تو دو آپس میں بات نہ کریں الا یہ کہ تیسرے کی اجازت ہو یا تین مجمع میں مل جل جائیں۔ (مشکوٰۃ)

۹- تین دن سے زائد پوری قطع تعلقی کرنیکے دوران مرنے سے جہنم میں جائیگا۔ (مشکوٰۃ)

۱۰- تین شخصوں کی جنت (خود) مشتاق ہے۔

(۱)۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۲)۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳)۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ترمذی۔ بحوالہ ریاض الصالحین ص ۱۲۹)

۱۱- تین چیزوں سے اس امت کو محفوظ کر دیا گیا۔

(۱)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم پر بددعا نہ کرینگے جسکی وجہ سے تم سب ہلاک ہو جاؤ۔

(۲)۔ باطل والے اہل حق پر غلبہ نہ پائیں گے۔

(۳)۔ تم ہرگز گمراہی پر جمع نہ ہو گے۔ (ابوداؤد)

۱۲- تین دن دنیا ہے۔

(۱)۔ ایک گزر گیا اس سے تو نے کچھ بھی حاصل نہ کیا۔

(۲)۔ ایک کل (آئندہ) کا دن ہے تجھے معلوم نہیں کہ تو اس کو پا سکے گا۔

(۳)۔ ایک آج کا دن ہے سو اس کو غنیمت جان۔

۱۳- تین مرتبہ نماز میں آنکھ ہلا کر دوسری طرف دیکھنے سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا کوئی مجھ سے بھی زیادہ حسین ہے جس کی طرف تو دیکھتا ہے۔ پھر چوتھی مرتبہ دیکھنے سے حق تعالیٰ بھی اس کی طرف سے نظر (رحمت) ہٹا دیتے ہیں۔ (خدا کی باتیں)

۱۴- تین مرتبہ (ہر صبح و شام) ''اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم''

پڑھنا چاہئے۔(پھر ایک مرتبہ سورہ حشر کی آخری آیات صبح پڑھنے سے دن میں اگر مرے گا تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعاءِ مغفرت کریں گے اور شہادت کا ثواب ملے گا۔ اسی طرح شام کو پڑھنے سے رات کسی وقت مرجانے سے بھی یہی فضیلت حاصل ہوگی)(مشکوٰۃ (جلد نمبر ا ص ۱۸۸)

۱۵- تین چیزیں قرآن پاک میں ایسی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے لٹکی ہوئی عرض کرتی ہیں کہ آپ نے ہمیں اپنی زمین کی طرف اتارا ہے اور ان لوگوں کی طرف اتارا ہے جو آپ کی نافرمانی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا ہے کہ میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں میرا وہ بندہ جو تم کو ہر نماز کے بعد پڑھے گا میں اس کی طرف ہر روز ستر مرتبہ نظر رحمت سے دیکھوں گا اور ستر حاجتیں اس کی پوری کروں گا جس میں ادنیٰ حاجت اس کی یہ ہوگی کہ میں اس کی مغفرت کردوں اور وہ جس حالت میں بھی ہو جنت میں اس کا گھر بناؤں گا اور اس کو ہر دشمن سے پناہ دوں گا اور اس کے دشمن کے مقابلہ میں اس کی مدد کروں گا۔(ابن السنی بحوالہ خدا کی باتیں)

وہ تین چیزیں یہ ہیں۔ (۱)۔سورہ فاتحہ۔ (۲)۔آیت الکرسی۔

(۳)۔سورہ آل عمران کی یہ دو آیتیں۔

ا۔**شهد الله انه لا اله الی قوله فان الله سريع الحساب**۔(آیت ۱۸)

۲۔**قل اللهم مالک الملک** الخ۔(آیت نمبر ۲۶)

۱۶- تین چیزیں مرنے والے کے ساتھ جاتی ہیں دو واپس آجاتی ہیں اور ایک ساتھ چلی جاتی ہے۔

(۱)۔اہل وعیال (گھر والے)۔ (۲)۔مال (چارپائی اور سواری وغیرہ)۔

(۳)۔عمل صالح۔(بخاری ومسلم۔مشکوٰۃ)

۱۷- تین شخصوں کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بددعاء فرمائی ہے۔

(۱)۔جو والدین دونوں کو یا والد یا والدہ کسی ایک کو پائے اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے۔

(۲)۔جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنے اور درود شریف نہ پڑھے۔

(۳)۔وہ شخص جو رمضان المبارک کا مہینہ پائے اور اپنی بخشش نہ کروائے۔

۱۸- تین چیزیں ایسی ہیں جن کو دنیا میں استعمال کرنے سے جنت میں محرومی رہے گی۔
(۱)۔شراب۔ (۲)۔ریشمی لباس۔
(۳)۔سونے چاندی کے برتن۔(معارف القرآن)

۱۹- تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی ہے۔
(۱)۔وہ امام کہ لوگ اسے ناپسند سمجھتے ہوں۔
(۲)۔وہ عورت اس حال میں رات گزارے اس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔
(۳)۔وہ شخص جو اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے یعنی جماعت سے نماز نہ پڑھے۔

۲۰- تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر لوگوں کو ان کا ثواب معلوم ہو جائے تو لڑائیوں سے ان کو حاصل کیا جائے۔
(۱)۔اذان دینا۔ (۲)۔جماعت کی نمازوں کے لئے دوپہر کے وقت جانا۔
(۳)۔پہلی صف میں کھڑا ہونا۔ (فضائل اعمال ص ۳۳۰)

۲۱- تین قسم کے کاموں کے لئے کتا رکھنا درست ہے۔
(۱)۔جانوروں کی حفاظت کے لئے۔
(۲)۔کھیت کی حفاظت کے لئے۔
(۳)۔شکار کے لئے۔(مشکوٰۃ)

۲۲- تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنے کا حکم فرمایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔
(۱)۔نماز جب اس کا وقت ہو جائے۔
(۲)۔جنازہ جب تیار ہو جائے۔
(۳)۔بے نکاحی عورت جب اس کے جوڑ کا خاوند مل جائے۔
(فضائل اعمال میں فضائل نماز کے باب اول کا صفحہ نمبر ۳۰۷)

۲۳- تین کام اسلام کے سہام ہیں (یعنی حصے ہیں)۔
(۱)۔روزہ۔(۲)۔نماز۔(۳)۔صدقہ (فضائل اعمال)

۲۴- تین چیزوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

(۱)۔ جماعت (نماز کی صف کو۔

(۲)۔اس شخص کو جو آدھی رات (تہجد) کی نماز پڑھ رہا ہو۔

(۳)۔اس شخص کو جو کسی لشکر کے ساتھ لڑ رہا ہو۔ (جامع صغیر بحوالہ فضائل اعمال)

۲۵- تین سطریں بے نمازی کے چہرے پر قیامت کے دن لکھی ہوئی ہوں گی۔

(۱)۔ پہلی سطر میں لکھا ہوگا او اللہ کے حق کو ضائع کرنے والے۔

(۲)۔ دوسری سطر میں لکھا ہوگا او اللہ کے غصے کے ساتھ مخصوص۔

(۳)۔ تیسری سطر میں لکھا ہوگا کہ جیسا تو نے اللہ تعالیٰ کے حق کو ضائع کیا آج تو اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔ (کتاب الزواجر۔ قرۃ العیون۔ فضائل اعمال)

۲۶-تین مرتبہ **استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ** صبح و شام پڑھنے سے تمام (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (ابن السنی)

۲۷- تین شخص قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے ان کو کوئی گھبراہٹ نہ ہوگی جبکہ لوگ قیامت کی ہولناک گھبراہٹ میں ہوں گے۔

(۱)۔ وہ آدمی جس نے قرآن سیکھا اور اس پر عمل کیا اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت چاہتے ہوئے۔

(۲)۔ وہ آدمی جس نے ہر دن و رات میں پانچ مرتبہ نماز کے لئے بلایا۔ (یعنی اذان دی) اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت چاہتے ہوئے۔

(۳)۔ وہ غلام جس کو دنیا کی غلامی نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نہ روکا۔

(رواہ الکبیر۔ترغیب وترھیب)

۲۸- تین آدمی کسی گاؤں یا شہر (آبادی یا جنگل) میں جب جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو ان پر شیطان غالب ہو جاتا ہے اس لئے (اے امت محمدیہؐ) تم جماعت کی پابندی کرنا۔ (ابوداؤد ص۸۱، مشکوۃ ص۹۶)

۲۹-تین شخصوں نے گود میں بات کی۔

(۱)۔عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(۲)۔صاحب جریج (بزرگ ہیں) ان پر جب کسی نے تہمت لگائی کہ انہوں نے زنا کیا ہے اس لئے یہ بچہ پیدا ہوا تو اس وقت اس بچے نے بول کر کہا میرا والد فلاں چرواہا ہے یہ جریج بری ہیں۔

(۳)۔ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا کہ ایک شخص بڑی شان وشوکت سے عمدہ سواری پر گزرا تو بچہ کی ماں نے کہا اے اللہ اس کو بھی ایسا بنا دے۔تو اس وقت بچہ بولا کہ نہیں؟ اے اللہ مجھے ایسا نہ بنا۔(متفق علیہ بحوالہ ریاض الصالحین ص ۱۱۸)

۳۰–تین آدمی جب ہوں تو ان میں سے ایک امامت کرائے اور وہ امامت کروائے جو عالم اور قاری ہو۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ ص ۱۰۰)

۳۱–تین مرتبہ روزانہ **اللھم انی اعوذبک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم**۔یہ دعا کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق بندہ شرک اکبر (کفر) اور شرک اصغر (ریاکاری) سے بچا رہے گا۔(رواہ الترمذی۔معارف القرآن ج ۵، ص ۶۵۱)

۳۲– تین شخصوں کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوہرے اجر کا ذکر فرمایا ہے۔

(۱)۔وہ اہل کتاب جو پہلے اپنے سابق نبی پر ایمان لایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

(۲)۔وہ شخص جو کسی کا مملوک غلام ہو اور وہ اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہو اور اللہ اور اسکے رسول کی بھی۔

(۳)۔وہ شخص جس کی ملک میں کوئی کنیز تھی جس سے بلا نکاح صحبت اس کے لئے حلال تھی اس نے اس کو اپنی غلامی سے آزاد کردیا پھر اس نے اس سے شادی کر کے اس کو بیوی بنالیا۔(رواہ البخاری معارف القرآن از مفتی شفیع صاحبؒ جلد ۶ ص ۶۳۴)

۳۳– تین قسم کے لوگ قیامت کے دن سفارش کریں گے۔

(۱)۔انبیاء۔ (۲)۔پھر علماء۔ (۳)۔پھر شہداء۔ (مشکوٰۃ بحوالہ ابن ماجہ)

۳۴–تین چیزیں مجھے (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) محبوب ہیں۔

(۱)۔مہمان کی خدمت۔(۲)۔گرمی کا روزہ۔(۳)۔دشمن پر تلوار۔

۳۵- تین چیزیں مجھے (حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) محبوب ہیں۔
(۱) بھوکوں کو کھانا کھلانا (۲) ننگوں کو کپڑے پہنانا (۳) قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔
۳۶۔ تین چیزیں مجھے (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) محبوب ہیں۔
(۱)۔نیکی کا حکم کرنا۔(۲)۔برائی سے روکنا۔(۳)۔پرانا کپڑا۔
۳۷- تین چیزیں مجھے (حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) محبوب ہیں۔
(۱)۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھنا۔
(۲)۔اپنے مال کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کرنا۔
(۳)۔میری بیٹی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں ہے۔
۳۸- تین چیزیں مجھے (جبرائیل علیہ السلام) ہوتیں اگر میں دنیا میں ہوتا۔
(۱)۔بھولے ہوؤں کو راستہ بتانا۔
(۲)۔غریب عبادت گزاروں سے محبت رکھنا۔
(۳)۔عیال دار مفلسوں کی مدد کرنا۔
۳۹- تین چیزیں مجھے (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دنیا میں محبوب ہیں۔
(۱)۔خوشبو۔(۲)۔عورتیں۔
(۳)۔اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔
۴۰- تین چیزیں (اللہ تعالیٰ کو) بندوں کی محبوب ہیں۔
(۱)۔طاقت خرچ کرنا (اللہ کی راہ میں خواہ مال ہو یا جان)۔
(۲)۔ندامت کے وقت رونا (گناہ پر)۔(۳)۔فاقہ پر صبر کرنا۔
۴۱- تین کاموں کی جس نے حفاظت کی وہ خدا کا پکا دوست ہے اور جس نے ان کو ضائع کر دیا وہ یقیناً خدا کا دشمن ہے۔
(۱)۔نماز۔(۲)۔رمضان المبارک کے روزے۔
(۳)۔جنابت کا غسل۔ (طب سراج المنیر ج ۲ ص ۱۶۷)

زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
(عالم خواب میں)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا، اس نے مجھ ہی کو دیکھا۔ جس نے یہاں مجھے خواب، میں دیکھا۔ وہ قیامت میں ضرور مجھے دیکھے گا۔ اور میں قیامت میں دیکھنے والوں کی شفاعت کروں گا۔ اور جس کی میں شفاعت کروں گا اللہ تعالیٰ اس کو حوض کوثر سے پانی پلائے گا۔ اور حوض کوثر سے پانی پینے والے پر آتش دوزخ حرام ہے۔ (حدیث)

ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے مجھ کو دیکھا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔ مرقاۃ میں ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جس نے بصدق عقیدت وخلوص، ارادت وکمال تمنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کیا حالت بیداری، کیا حالت خواب میں، وہ جنتی ہوگا۔ ترمذی شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دیکھے گا مجھ کو خواب میں، تحقیق اللہ تعالیٰ اس کو دکھائے گا۔ مجھے بیداری میں طیب نے لکھا ہے کہ مراد اس بیداری سے یہ ہے کہ بحالت تقریب بیداری مجھ کو آخرت میں دیکھے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بعض حیثیات سے) میرے ساتھ شدت سے محبت رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے۔ کہ ان میں سے ہر شخص یہ تمنا کرے گا کہ تمام اہل و مال کے عوض مجھ کو دیکھ لے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔ (کذافی المشکوٰۃ)

یعنی اگر ان سے کہا جائے کہ سب اہل وعیال اور جان و مال قربان اور فدا کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ تب حصول دولت زیارت سے مشرف ہو گے۔ تو وہ اس پر دل و جان سے راضی ہو جائیں گے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

نامحرم سے بات چیت کرنیکی ممانعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ عورتوں سے بغیر شوہروں کی اجازت کے بات چیت کی جائے۔...(طبرانی)

فاتح سومنات سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ

تاریخ فرشتہ کے مصنف نے ''طبقات ناصری'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ سلطان محمود غزنوی کو مشہور حدیث ''العلماء ورثة الانبیاء'' کی صحت پر پورا یقین نہ تھا اسے قیامت کے آنے کے بارے میں بھی شبہ تھا....اس کے علاوہ اسے سبکتگین کا بیٹا ہونے پر بھی شک تھا ....ایک رات کا واقعہ ہے کہ سلطان محمود اپنی قیام گاہ سے نکل کر پیدل ہی کسی طرف چل رہا تھا فراش سونے کی شمع دان لے کر اس کے آگے آگے چل رہا تھا راستے میں اسے ایک ایسا طالب علم ملا جو مدرسے میں بیٹھا ہوا اپنا سبق یاد کر رہا تھا مگر اس کے پاس جلانے کے لئے تیل نہ تھا....اس لئے وہ پڑھتے پڑھتے جب کچھ بھول جاتا تو ایک بنئے کے چراغ کے پاس آ کر اپنی کتاب میں سے دیکھ کر تصحیح کر لیتا....محمود کو اس نادار طالب علم کی حالت پر بڑا رحم آیا اور اس نے وہ شمع دان جو فراش نے اٹھا رکھا تھا....اس طالب علم کو دے دیا....جس رات یہ واقعہ پیش آیا اسی رات کو خواب میں محمود کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی....آپ نے محمود سے فرمایا....''اے ناصر الدین سبکتگین کے بیٹے فرزند ارجمند خداوند تعالیٰ تجھ کو ویسی ہی عزت دے جیسی تو نے میرے ایک وارث کی قدر کی ہے''....

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے سلطان محمود کے دل میں متذکرہ بالا تینوں شکوک دور ہو گئے....(تاریخ فرشتہ جلد اول)

جمعہ کی نماز کیلئے پیدل جانا مستحب ہے

حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن اہتمام سے غسل کرے۔

صبح جلد از جلد چلا جائے اور پیدل جائے سوار نہ ہو اور امام کے قریب رہے اور غور سے خطبہ سنے اور کوئی لغو کا کام نہ کرے تو اس کے لئے ہر قدم پر ایک سال روزے اور نماز کا ثواب ملے گا....(شرح مہذب جلد ۴ صفحہ ۵۴۴)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصائے مبارک سے دارالعلوم دیو بند کی بنیاد کا نشان لگایا جو صبح باقاعدہ نشان موجود تھا

مدرسہ دارالعلوم دیو بند (بھارت) ایک الہامی مدرسہ ہے۔ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء کو اس ادارے کا آغاز کیا گیا۔ زمین مل جانے کے بعد عمارت مدرسہ کے لیے بنیاد رکھ دی گئی۔ جب وقت آیا کہ اسے بھرا جائے اور اس پر عمارت تعمیر کی جائے تو مولانا رفیع الدین مہتمم ثانی دارالعلوم دیو بند نے خواب دیکھا کہ اس زمین پر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ ہاتھ میں عصا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مولانا سے فرمایا۔ ''شمالی جانب جو بنیاد کھودی گئی ہے اس سے صحن مدرسہ چھوٹا اور تنگ رہے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصائے مبارک سے دس بیس گز شمال کی جانب ہٹ کر نشان لگایا کہ بنیاد یہاں ہونی چاہیئے۔ تا کہ مدرسہ کا صحن وسیع رہے۔ (جہاں تک اب صحن کی لمبائی ہے) خواب دیکھنے کے بعد مولانا علی الصبح بنیادوں کے معاینہ کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا لگایا ہوا نشان بدستور موجود تھا اسی نشان پر بنیاد کھدوائی اور مدرسے کی تعمیر شروع ہوگئی۔

۲۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری ثم مدنی کو حضرت نبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''آپ میرے پاس مدینہ تشریف لے آیئے''۔ حضرت مولانا دوسرے ہی دن مدینہ طیبہ کے لیے روانہ ہو گئے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

مردوں اور عورتوں کی آوارگی

''کاش میں جان لیتا کہ میرے بعد میری امت کا کیا حال ہوگا (اور ان کو کیا کچھ دیکھنا پڑے گا) جب ان کے مرد اکڑ کر چلا کریں گے اور ان کی عورتیں (سر بازار) اتراتی پھریں گی۔ اور کاش میں جان لیتا جب میری امت کی دو قسمیں ہو جائیں گی' ایک قسم تو وہ ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں سینہ سپر ہوں گے اور ایک قسم وہ ہوگی جو غیر اللہ ہی کے لئے سب کچھ کریں گے''۔ (ابن عساکر عن رجل کنز العمال ص ۲۱۹ ج ۱۴)

قادیانیوں کی مذمت

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی نے فرمایا کہ میں مذبذب تھا اور سوچتا تھا کہ قادیانیوں کی لاہوری پارٹی کی تکفیر نہیں کرنی چاہئے البتہ ان کو فاسق سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں صرف مجدد مانتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود مدعی نبوت تھا۔ اور اس وجہ سے کافر تھا۔ پس وہ مجدد کیونکر ہوسکتا ہے۔ اسی زمانہ میں میں نے خواب دیکھا کہ ایک لمبی چوڑی گلی ہے جس کے آخر میں اندھیرا ہے۔ وہیں گلی کے دونوں جانب دو دروازے ہیں جہاں چاندنی چٹکی ہوئی ہے۔ گلی کی انتہا پر ایک تخت بچھا ہوا ہے اور اندھیرے میں اس تخت پر حکیم نورالدین (خلیفہ اول مرزا غلام احمد قادیانی) بیٹھا ہوا ہے۔ اور ایک نوجوان برابر کھڑا قادیانیوں کی تعریف کررہا ہے تو اسی وقت ایک دروازے میں سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور پر غصہ کے آثار ہویدا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے جلال اور نہایت سختی کے ساتھ فرمایا۔" میری ساری امیدوں پر اس نے پانی پھیر دیا ہے میری توقعات ختم کردیں۔ اس کی قبر دیکھ لو" (مراد مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر ہے) آخری فقرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر غصہ سے فرمایا کہ وہاں کی ہر چیز اڑ گئی۔ نہ تخت رہا، نہ نورالدین نہ نوجوان۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

عبادت کی برکت سے چور اللہ والا بن گیا

ایک چور شاہی محل میں چوری کرنے کی نیت سے داخل ہوا۔ دیکھا کہ بادشاہ اپنی بیوی سے سرگوشی کررہا ہے اور اپنی بیٹی کے رشتہ کے بارہ میں مشورہ ہورہا ہے بادشاہ نے کہا میں تو شہزادی کا رشتہ اسی شخص سے کرونگا جو نہایت متقی اور عبادت گزار ہو۔ چور یہ سن کر لوٹ آیا اور کسی جگہ بیٹھ کر خوب عبادت کرنے لگا۔ حتیٰ کہ کچھ عرصہ کے بعد اس کی خوب شہرت ہونے لگی۔ یہ بات بادشاہ تک بھی پہنچی کہ شہر میں فلاں جگہ ایک عابد اور پارسا شخص ہے۔ اس نے وزیر کو رشتہ کا پیغام دیکر بھیجا۔ جب وزیر نے پیغام پہنچایا تو اس نے کہا میں نے یہ عبادت اسی رشتے کیلئے شروع کی تھی لیکن اب مجھے اللہ کی محبت کا مزہ مل چکا ہے لہٰذا مجھے اُس رشتے کی ضرورت نہیں۔

شہادت عثمان رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دشمنوں نے امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محصور کرلیا تو میں آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی بہت اچھا کیا آئے میں نے اس کھڑکی میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عثمان! تمہیں ان لوگوں نے محصور کررکھا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول پانی کا لٹکایا جس میں سے میں نے پانی پیا۔ اس پانی کی ٹھنڈک اب تک میرے دونوں شانوں اور چھاتیوں کے درمیان محسوس ہورہی ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کی جائے اور تمہارا دل چاہے تو یہاں ہمارے پاس آکر افطار کرو۔ میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری چاہتا ہوں۔ اسی دن شہید کردیئے گئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ یہ ۳۵ ہجری کا واقعہ ہے۔ (الحاوی)

آنکھ کھلی تو امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ میری شہادت کا وقت آ گیا۔ باغی ابھی مجھے شہید کر ڈالیں گے۔ اہلیہ محترمہ نے نہایت دردمندانہ لہجہ میں فرمایا امیر المومنین ایسا نہیں ہوسکتا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ابھی یہ خواب دیکھا ہے۔ جب بستر سے اٹھے تو آپ نے وہ پاجامہ طلب فرمایا جس کو پہلے کبھی نہ پہنا تھا۔ اسے زیب تن فرمایا۔ پھر بیس غلام آزاد کر کے کلام اللہ کی تلاوت میں مشغول ہوگئے۔ باغی دیوار پھاند کر محل سرا میں داخل ہوگئے۔ قرآن آپ کے سامنے کھلا ہوا تھا۔ اس خون ناحق نے جس آیت شریفہ کو رنگین بنایا وہ یہ تھی۔ **فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ** (خدا کی ذات تم کو کافی ہے وہ سننے والا اور جاننے والا ہے) جمعہ کے دن عصر کے وقت شہادت ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (دینی دسترخوان جلد اول)

قیامت کی خاص نشانیاں

''قیامت کی خاص علامات میں سے ہے بدکاری بدزبانی قطع رحمی (کا عام ہوجانا) امانت دار کو خیانت کار اور خائن کو امانت دار قرار دینا''۔ (طس عن انس کنز العمال ص ۲۲۰ ج ۱۴)

نیند سے بیداری پر مسنون اعمال

جب صبح سو کر اٹھو تو تین دفعہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ.... اَلْحَمْدُلِلّٰہِ.... اَلْحَمْدُلِلّٰہِ....
کہو.... کلمہ شریف پڑھوں اور یہ دعا پڑھو:.....

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی رَدَّعَلَیَّ رُوْحِیْ وَلَمْ یُمْسِکْھَا فِیْ مَنَامِی

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے میری روح کو مجھے واپس لوٹا دیا اور اس کو میری نیند کی حالت میں روکا نہیں ہے''

یا صبح اٹھنے کی دوسری مسنون دعا پڑھ لے.... مثلاً:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْر

ترجمہ: ''اس اللہ تعالیٰ کا (بہت بہت) شکر ہے جس نے ہمیں مارنے (سلانے) کے بعد (دوبارہ) زندہ کیا (جگایا).... اور ہمیں موت کے بعد اس کی طرف جانا ہے....''

برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کو تین دفعہ دھولو.....

اگر فرصت ہو تو صبح کی نماز کے بعد جس جگہ نماز پڑھی ہے اشراق تک بیٹھا رہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے.... جب اشراق کا وقت ہو جائے تو دو یا چار رکعت نفل پڑھے.... جس کا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ملتا ہے.... ان شاء اللہ.... اشراق کا وقت سورج نکلنے کے دس.... پندرہ منٹ بعد ہوتا ہے.....)

پھر کسی حلال روزی کے شغل میں لگ جائے.... تمام دن نمازیں وقت پر پڑھتا رہے تو یہ تمام دن عبادت میں لکھا جائے گا.....

جس آدمی کو اللہ تعالیٰ فرصت دے وہ دوپہر کو تھوڑی دیر کے لئے لیٹ جائے.... سونا ضروری نہیں.... لیٹ جائے خواہ نیند آئے یا نہ آئے.....

غصہ دور کرنیکی دُعا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم

''میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں''

لہجہ کی نرمی

آج مجھ سے کسی نے پوچھا کہ جب کوئی شخص خلاف طبیعت بات کرتا ہے تو فوراً طبیعت میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے میں نے ان صاحب کو کہا اور یہی خطوط کے جواب میں بھی لکھا کرتا ہوں کہ ''یہ تغیر تو غیر اختیاری طور پر ہوا....لیکن ایک چیز تو تمہارے اختیار میں ہے کہ بعد میں اختیار سے لہجہ نرم کرلو....اس طرح سے اگر عادت ڈالو گے تو رفتہ رفتہ لہجہ میں تغیر پیدا ہو جائے گا اور طبیعت میں نرمی پیدا ہو جائے گی''....

قرض دینے کا اصول

ایک مسئلہ بھی سن لو اگر کسی شخص کو یہ پتہ چلے کہ قرض لینے والا شادی کے اسراف اور رسم ورواج کیلئے قرض مانگ رہا ہے تو قرض دینا جائز نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں گناہ میں معاون اور مددگار بن جائے گا....

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں

جب اللہ تعالیٰ نے ہماری نالائقیوں کے باوجود یہاں نوازا ہے تو کیا ان کی رحمت آخرت میں کرم فرما نہ ہوگی؟ ضرور کرم فرمائیں گے اس لئے مایوسی کی کوئی بات نہیں ہے.... ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا یقین رکھنا چاہئے....

عبادت میں اتباع سنت کی نیت

ہر عبادت میں یہ بھی نیت کرلیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع ہے اس سے دوہرے ثواب کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بڑھے گی....

اذکار وتسبیحات کیلئے نیت

تسبیحات واذکار شروع کرنے سے پہلے یہ تصور کرلیا کریں کہ یہ اذکار اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائے ہیں اور انہیں محبوب ہیں تو کیا اذکار پڑھنے والا ان کا محبوب نہ ہوگا! یہ نیت اور اس کی دعا کرلیا کریں کہ یا اللہ مجھے ان انوار وتجلیات کا مورد بنادیجئے جو ان تسبیحات میں پوشیدہ ہیں....

عامر رضی اللہ عنہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں

حضرت عامر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک شخص کا خواب لائق ذکر ہے۔ جس سے آپ کے روحانی مرتبہ کا اندازہ ہوتا ہے سعید جرزی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص کو حضرت نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے التجا کی کہ میرے واسطے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے عامر دعا کر رہے ہیں۔ اس شخص نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے یہ خواب بیان کیا یہ لطف و کرم سن کر آپ پر اتنی رقت طاری ہوئی کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ (تابعین از شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی ص ۲۴۰ تا ۲۴۱) (دینی دستر خوان جلد اوّل)

علم دین میں سند کی خصوصیت

''مسلمانوں کہ یہ خصوصیت حاصل ہے کہ ان کے ہاں ہر چیز ''سند'' کے ساتھ پائی جاتی ہے جو دوسروں کے پاس نہیں۔ اس کا حاصل یہی نکلتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو پڑھایا سلسلہ ہم تک پہنچ گیا تعلیم ہی سے پہنچا محض علم سے نہیں پہنچا۔ علم جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے وہ آپ کی ذات بابرکت کے ساتھ خاص ہے اگر آپ تعلیم نہ دیتے تو ہم تک علم کیسے پہنچتا۔ تعلیم کے ذریعے ہم تک پہنچا اور ہم عالم بنے''۔ (جواہر حکمت)

محتاجوں کی مدد پر مغفرت

حدیث شریف میں ہے قیامت کے روز لوگ سخت بھوک اور سخت پیاس میں ہو ننگے ننگے کھڑے ہوں گے اور سخت تھکے ہوئے ہوں گے۔ پس جس شخص نے کسی کو کپڑا پہنایا ہوگا تو اس کو اللہ تعالیٰ لباس پہنائیں گے اور جس شخص نے کسی کو کھانا کھلایا ہوگا اسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائیں گے اور جس شخص نے کسی کو پانی پلایا ہوگا اسے اللہ تعالیٰ پانی پلائیں گے اور جس نے اللہ کیلئے کوئی کام کیا ہوگا اسے اللہ تعالیٰ غنی کر دیں گے اور جس شخص نے کسی کو اللہ کیلئے معاف کیا ہوگا اسے اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے۔ (ابن ابی الدنیا)

حضرت نافع کے منہ سے خوشبو

حضرت نافع بن ابی نعیم مولی جعونہ کی کنیت ابورديم تھی۔ اصفہان اسود کے باشندے تھے۔ مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ عمر بہت دراز پائی۔ تقریباً ۷۰ تابعین سے قرآن مجید حاصل کیا۔ جب آپ پڑھاتے تو منہ سے خوشبو آتی تھی۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا آپ خوشبو استعمال کرتے ہیں تو فرمایا کہ میں نے خوشبو کبھی استعمال نہیں کی۔ البتہ بحالت خواب ایک مرتبہ دیکھا کہ حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے منہ کے قریب قرآن مجید پڑھ رہے ہیں بس اسی وقت سے یہ خوشبو پاتا ہوں۔ معبر نے اس کی یہ تعبیر بتائی کہ تم دنیا میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کی نشر واشاعت میں امام بنو گے۔ (دینی دسترخوان جلداوّل)

ایک عجیب مسنون دُعا

"اَعُوْذُبِکَ مِنْ جُھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَشَمَاتَةِ الاَعْدَاءِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ السِّجْنِ وَالْقَیْدِ وَالسَّوْطِ"

(اے اللہ!) بلاو مصیبت کی سختی کے اور بدقسمتی کے پکڑ لینے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جیل، بیڑی اور کوڑے سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔

دو جہنمی گروہ

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ دو جہنمی گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (بعد میں پیدا ہوں گے) ایک وہ گروہ جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم جیسے کوڑے ہوں گے وہ ان کوڑوں کے ساتھ لوگوں کو (ناحق) ماریں گے، دوم وہ عورتیں جو (کہنے کوتو) لباس پہنے ہوئے ہوں گی لیکن (چونکہ لباس بہت باریک یا ستر کے لئے ناکافی ہوگا اس لئے وہ) درحقیقت برہنہ ہوں گی (لوگوں کو اپنے جسم کی نمائش اور لباس کی زیبائش سے اپنی طرف) مائل کریں گی (اور خود بھی مردوں سے اختلاط کی طرف) مائل ہوں گی، ان کے سر (فیشن کی وجہ سے) بختی اونٹ کے کوہان جیسے ہوں گے، یہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی نہ جنت کی خوشبو ہی ان کو نصیب ہو گی، حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور سے آ رہی ہوگی"۔ (صحیح مسلم ص ۲۰۵ ج ۲)

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض وضو کے وقت دو بار ہاتھ دھونا بھول گئے اور نماز اسی طرح ادا کر لی اسی رات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے فضیل بن عیاض تعجب کی بات ہے کہ وضو میں تم سے غلطی ہوئی'' حضرت خواجہ ڈر کے مارے نیند سے بیدار ہو گئے اور از سر نو تازہ وضو کیا اور اس جرم کے کفارہ میں پانچ سو رکعت نماز ایک برس تک اپنے اوپر لازم کر لی۔ (دینی دستر خوان جلد اوّل)

لڑکیوں کی پرورش پر مغفرت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان ہو.... اسکی تین بیٹیاں ہوئیں اور اس نے ان پر خرچ کیا حتیٰ کہ وہ (نکاح کے بعد) اس سے جدا ہو گئیں یا ان کی وفات ہو گئی تو وہ اس کیلئے دوزخ سے پردہ ہو جائیں گی.... ایک عورت نے عرض کیا' اگر کسی کی دو بیٹیاں ہوئیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کیلئے بھی یہی حکم ہے.... (طبرانی)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی احتیاط

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بہت زیادہ فکر لگی رہتی کہ میرے جنازے میں میرا جسم نظر آئے گا.... اس بات سے اس قدر پریشان تھیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب مشورہ دیا تو کافی تسلی ہوگئی.... وہ مشورہ یہ دیا کہ حبشہ میں.... میں نے دیکھا کہ چارپائی پر ڈولی بنا کر لے جاتے ہیں.... جس سے جسم چھپا رہتا ہے.... یہ سب پردہ کی دلیلیں ہیں....

ہیجڑے اور نابینے سے پردہ بھی اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ پردہ دونوں جانب سے ضروری ہے غیر محرم کو عورت بھی بلا ضرورت نہ دیکھے اور مرد بھی بلا ضرورت کسی اجنبیہ پر نظر نہ ڈالے.... اگر غیر اختیاری طور پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لے اس میں گناہ نہ ہوگا.... نظر جما کر رکھے گا یا دوبارہ دیکھے گا تو گناہ ہوگا....

ٹی وی اور وی سی آر وغیرہ دیکھنا سب بدنگاہی ہے.... بزرگوں کا ارشاد ہے کہ ٹی وی گھر رکھنا ستر خنزیر پالنے سے بدتر ہے.... حدیث میں بدنگاہی اور بے پردگی کو آنکھوں کا زنا قرار دیا گیا ہے.... حق تعالیٰ جل شانہ' ہمیں تمام گناہوں سے بچنے کی توفیق دیں.... آمین.... (پردہ ضرور کرونگی)

توفیق کی ناقدری

خبردار! اپنے کسی عمل خیر کی ناقدری نہ کرو..... کیونکہ دراصل یہ توفیق عمل خیر ادھر سے ہوتی ہے اس لئے توفیق کی ناقدری ہوگی.... البتہ عمل میں نقص وکوتاہی پر کیونکہ وہ تمہاری طرف سے ہے استغفار کرتے رہو.....

قرض کا اصول

بغیر ضرورت شدیدہ کے قرض لینا اور خصوصاً جب کہ وقت پر ادائیگی کا کوئی یقینی ذریعہ نہ ہو تو بجائے قرض کے کچھ دنوں کی تنگی وکلفت برداشت کرلینا زیادہ بہتر ہے یا مروتاً قرض دینا جبکہ خود اس کی استطاعت نہ ہو اکثر شدید خفت اور کلفت کا باعث ہوتا ہے.... اس لئے شروع ہی میں کچھ بے مروتی سے کام لیا جائے اسی میں مصلحت ہے.....

مشورہ واستخارہ

دین ودنیا کا اگر کوئی اہم معاملہ پیش ہو تو کسی ہمدرد مخلص اہل علم تجربہ کار سے ضرور مشورہ کرلینا چاہئے اور استخار کیلئے بعد نماز عشا دو رکعت نماز پڑھ کر دعاء استخارہ پڑھی جائے.....

سند وتصدیق

بھائی! اگر تصدیق اور سند لینی ہو تو درسیات کی سند دار العلوم سے لو اور طریقت کی سند اپنی بیوی سے لو..... کیونکہ یہ سب کچھ کچا چٹھا جانتی ہے.....

انتخاب افراد

جن لوگوں سے زندگی میں برابر سابقہ پڑتا ہے ان کو بھی خوب سمجھ کر منتخب کرلینا چاہئے مثلاً ڈاکٹر..... حکیم..... وکیل..... تاجر وغیرہ.....

اولاد کے مُناسب رشتہ کیلئے

چلتے پھرتے بکثرت یہ قرآنی دعا پڑھیں

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا (سورہ فرقان)

ستر رحمتیں

جب دو بھائی مصافحہ کرتے ہیں...تو اُن میں 70 رحمتیں تقسیم کی جاتی ہیں.... 69 رحمتیں اُسکو ملتی ہیں.... جواِن دونوں میں زیادہ خندہ روکشادہ پیشانی سے ملتا ہے اور ایک رحمت دوسرے کو ملتی ہے.... (حدیث)

دولت آرزو کیساتھ حاصل نہیں ہوتی جوانی خضاب کیساتھ.... صحت دواؤں کیساتھ (حضرت صدیق اکبرؓ)

تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں.... سلام کرنا دوسروں کیلئے مجلس میں جگہ خالی کرنا....اور مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا.... (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

والدین کی نافرمانی

حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**کل الذنوب یغفر اللہ منھا ماشاء الا عقوق الوالدین**".... کہ تمام گناہ ایسے ہیں جن میں سے اللہ تعالیٰ شانہٗ جس کو چاہتے ہیں معاف فرمادیتے ہیں....لیکن ماں باپ کی نافرمانی کرنے کا گناہ اتنا سخت ہے کہ وہ معاف نہیں ہوتا ہے....وہ باقی رہتا ہے....اس کی سزا ضرور ملتی ہے....اور آگے حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اسی حدیث میں یوں فرماتے ہیں "**فانہ یجعل لصاحبہ فی الحیٰوۃ قبل الممات**" کہ ماں باپ کو ستانے کا گناہ ایسا ہے کہ اس گناہ کے کرنے والے کو اللہ جل شانہٗ موت سے پہلے ہی سزا دے دیتے ہیں....یعنی دنیا والی ہی زندگی میں سزا مل جاتی ہے....

گناہ معاف کروانیکا نبوی نسخہ

جو آدمی جمعہ کی نماز کے بعد سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھیگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُسکے پڑھنے والے کے ایک لاکھ گناہ معاف ہونگے اور اُسکے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف ہونگے....

مختصر چالیس آحادیث مبارکہ

۱-اَلْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ کھلاؤ پلاؤ تو پہلے دایاں پھر اسکا دایاں لو۔

۲-اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ یمن والوں میں ایمان ہے۔

۳-اِشْفَعُوْا تُؤجَرُوْا (جائز) سفارش کرو اجر پاؤ۔

۴-اَکْرِمُوا الْخُبْزَ روٹی کی عزت کرو۔

۵-اَعْلِنُوا النِّکَاحَ نکاح علانیہ کرو۔

۶- اِلْزَمُوا الْبَیْتَ گھر سے چمٹے رہو۔

۷-تَهَادُوْا تَحَابُّوْا آپس میں ہدیہ دو محبت پیدا کرو

۸-اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ جنگ میں دھوکا ہوتا ہے۔

۹-اَلْحُمیٰ شَهَادَةٌ بخار (کی موت بھی) شہادت ہے۔

۱۰-اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ دین خیرخواہی کرنا ہے۔

۱۱-سَدِّدُوْا قَارِبُوْا سیدھے چلو قریب ہوتے جاؤ۔

۱۲-اَلصَّبْرُ رِضَا صبر کرنا رضائے الٰہی ہے۔

۱۳-اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ روزہ ڈھال ہے۔

۱۴-اَلطِّیَرَةُ شِرْکٌ بدفالی شرک ہے۔

۱۵-اَلْعَارِیَةُ مُؤَدَّاةٌ مانگی ہوئی چیز واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

۱۶-اَلْعِدَّةُ دَیْنٌ وعدہ بمنزلہ قرض کے ہے۔

۱۷-اَلْعَیْنُ حَقٌّ نظر لگ جانا حق ہے۔

۱۸-اَلْجَنَّةُ حَقٌّ جنت حق ہے۔

۱۹-لِقَاءُ کَ حَقٌّ اللہ کی ملاقات حق ہے۔

۲۰- اَلْغَنَمُ بَرَکَةٌ بکری میں برکت ہے۔

۲۱-اَلْفَخِذَ عَوْرَةٌ ران شرمگاہ ہے۔

۲۲-قَفْلَة كَغَزْوَةٍ جہاد سے واپسی بھی جہاد کی طرح ہے
۲۳-قَيِّدْ وَتَوَكَّلْ باندھ اور توکل کر۔
۲۴-اَلْكُبْرُ اَلْكُبْرُ بڑا پہل کرے۔
۲۵-مَوَالِيْنَا مِنَّا ہمارے غلام ہمارے حکم میں ہے۔
۲۶-اَلْمُؤْمِنُ مَكَفِرٌ مومن کفارہ ادا کرنے والا ہے۔
۲۷-اَلْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ ذخیرہ اندوز ملعون ہے۔
۲۸-اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمِنٌ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے۔
۲۹-اَلْمُتَنَعِّلُ رَاكِبٌ جوتا پہننے والا سوار ہے۔
۳۰-اَلنَّبِيُّ لَايُوْرَثُ نبی کی مالی میراث نہیں ہوتی۔
۳۱-اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ ندامت آجانا توبہ ہے۔
۳۲-اَلْوِتْرُ بِلَيْلٍ وتر کی نماز رات میں ہے۔
۳۳-لَاتَتَمَنَّوْا الْمَوْتَ موت کی تمنا نہ کیا کرو۔
۳۴-لَاتَغْضَبْ غصہ مت کر۔
۳۵-لَاضَرَرَ وَلَاضِرَارَ نہ ضرر دو نہ ضرر لو۔
۳۶-لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وارث کو وصیت نہیں چلتی۔
۳۷-يَدُ اللهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ جماعت کے ساتھ اللہ کا ہاتھ (نصرت) ہے۔
۳۸-اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ رحمٰن کی عبادت کرو۔
۳۹-اَفْشُوا السَّلَامَ سلام پھیلاؤ۔
۴۰-اَطْعِمُوا الطَّعَامَ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔

حلال وحرام کی تمیز اٹھ جانے کا دور

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں آدمی کو (خود رائی اور حرص کی بنا پر) یہ پرواہ نہیں ہو گی کہ جو کچھ وہ لیتا ہے آیا یہ حلال ہے یا حرام؟''۔ (صحیح بخاری)

نہر زبیدہ

خلیفہ ہارون رشید اوراس کی اہلیہ نے یہ خواب دیکھا کہ وہ میدان قیامت میں کھڑے ہیں اور ہر شخص حساب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر بہشت میں داخل ہورہا ہے۔ لیکن ان کی نسبت حضرت نبی امی دقیقہ دان عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ یہ پیش نہ کئے جائیں۔ کیونکہ مجھے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں بہت شرمندہ ہونا پڑے گا۔ میں ان کی شفاعت نہ کروں گا کیونکہ انہوں نے بیت المال کا مال اپنا سمجھ رکھا ہے اور مستحقین کو محروم کردیا ہے یہ ہولناک خواب دیکھ کر دونوں جاگ اٹھے اسی دن بیت المال سے ہزار ہا درہم ودینار تقسیم کیے اور ہزار ہا فلاحی کام انجام دیئے۔ نہر زبیدہ بھی اسی دور کی یادگار ہے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

تعلیم وتعلم سے بقائے انسان

''آج جو مدارس ومکاتب قائم کئے جارہے ہیں یہ دراصل انسانی خصوصیت کو اجاگر کیا جارہا ہے کہ اگر یہ مدارس قائم نہ کئے جائیں یہ جامعات قائم نہ کی جائیں اور تعلیم نہ دی جائے اور فرض کیجئے کہ تعلیم مٹ گئی تو انسانیت مٹ گئی تو یہ تعلیم وتعلم کا سارا جھگڑا انسان کی بقاء کیلئے ہے'' ....(جواہر حکمت)

امام شافعی رحمہ اللہ کے لیے میزان کا عطیہ

حضرت امام شافعیؒ کا سلسلہ نسب ساتویں پشت پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملتا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھتے دیکھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو تعلیم دینے لگے۔ میں نے قریب ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی کچھ سکھایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آستین سے میزان (ترازو) نکال کر مجھ کو عطاء فرمایا اور فرمایا کہ تیرے لیے میرا یہ عطیہ ہے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے لیے بشارت

حضرت امام شافعیؒ جب مصر تشریف لے گئے تو وہاں آپ سے حضرت صاحب برہان ،رحمت یزداں صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ احمد بن حنبل کو بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے بارے میں ان کی آزمائش کرے گا۔ ربیع بن سلیمان فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعی نے ایک خط لکھ کر میرے حوالے کیا۔ کہ میں فوراً اس خط کو حضرت احمد بن حنبل کو دوں۔ مجھے خط پڑھنے کی ممانعت فرمائی۔ میں خط لیکر اعراق پہنچا۔ مسجد میں فجر کے وقت امام حنبل سے شرف ملاقات حاصل کیا سلام کرنے کے بعد خط پیش کیا۔ خط پاتے ہی امام حضرت امام شافعی کے متعلق دریافت کرنے لگے اور پوچھا کہ تم نے خط کو دیکھا۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ خط کی مہر توڑی اور پڑھنا شروع کیا اور آبدیدہ ہو کر فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امام شافعی کے قول کو سچ کر دکھائے گا''۔ ربیع نے پوچھا کہ خط میں کیا لکھا ہے تو فرمایا ''حضرت امام شافعی نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ فرماتے دیکھا کہ اس نوجوان ابوعبداللہ بن حنبل کو بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ دین کے بارے میں اس کو آزمائش میں ڈالے گا اور اس کو مجبور کیا جائے گا کہ قرآن کو مخلوق تسلیم کرے مگر اس کو چاہیئے کہ ایسا نہ کرے۔ جس پر اس کے تازیانے لگائے جائیں گے۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کا علم ایسا بلند کرے گا جو قیامت تک نہ لپیٹا جائے گا''۔ ربیع نے کہا اس بشارت کی خوشی میں آپ مجھے کیا انعام دیتے ہیں۔ آپ کے جسم کا ایک کپڑا ان کو عنایت کیا اور وہ خط کا جواب لیکر امام شافعیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور تمام واقعہ بیان کیا۔ حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا تم اس کپڑے کو تر کر کے اسکا متبرک پانی مجھے دو۔ میں نے تعمیل حکم کی اور امام شافعیؒ نے اس کو ایک برتن میں رکھ لیا اور روزانہ اس کو اپنے رخسار مبارک پر تبرکاً مل لیتے تھے۔ (دینی دسترخوان جلد اول)

قرب قیامت اور رؤیت ہلال

''قرب قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ چاند پہلے سے دیکھ لیا جائے گا اور (پہلی تاریخ کے چاند کو) کہا جائے گا کہ یہ تو دوسری تاریخ کا ہے اور مسجدوں کو گزرگاہ بنا لیا جائے گا اور ''ناگہانی موت'' عام ہو جائے گی''۔ (جمع الفوائد)

نابینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پھرتے ہی بینا ہوگیا

مرواح بن مقتل ایک سید حسنی قاہرہ میں رہتے تھے ان کی آنکھوں میں بادشاہ وقت نے سلائی پھروادی تھی۔ جس کے صدمے سے دماغ پک گیا اور پھول گیا۔ اور بدبو دے اٹھا تھا۔ آنکھیں بہہ گئی تھیں اور بے چارے اندھے ہو گئے تھے۔ ایک عرصہ بعد آپ کا جانا مدینہ منورہ ہوا اور روضہ اطہر کے قریب کھڑے ہو کر اپنا حال زار بیان کیا جب سوئے تو خواب میں حضرت محمد رسول اللہ سائیفت آسماں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کی آنکھوں پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ بیدار ہوئے تو آنکھیں بالکل درست تھیں۔ تمام مدینہ طیبہ میں اس بات کا شہرہ ہو گیا۔ جب قاہرہ واپس ہوئے تو بادشاہ ان کی آنکھوں کو درست پا کر بہت ناراض ہوا اور سمجھا کہ جلادوں نے جھوٹ بولا ہے اور ان کی آنکھیں پھوڑی ہی نہیں۔ جب لوگوں نے بتایا کہ مدینہ منورہ تک یہ اندھے تھے اور وہاں پہنچ کر یہ واقعہ ہوا تب بادشاہ کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور وہ نادم بھی ہوا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

ناچ، گانے کی محفلیں، بندروں اور خنزیروں کا مجمع

''حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہو جائینگے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہوں گے؟ فرمایا ہاں! وہ (برائے نام) نماز، روزہ اور حج بھی کریں گے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ان کا یہ حال کیوں ہوگا؟ فرمایا! وہ آلات موسیقی، رقاصہ عورتوں اور طبلہ اور سارنگی وغیرہ کے رسیا ہوں گے، اور شرابیں پیا کرینگے، (بالآخر) وہ رات بھر مصروف لہو و لعب رہیں گے اور صبح ہوگی تو بندر اور خنزیروں کی شکل میں مسخ ہو چکے ہوں گے۔ معاذ اللہ''۔ (فتح الباری)

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ جنت میں ایک درجہ ہے جسے صرف غم رسیدہ لوگ حاصل کریں گے....(الدیلمی)
☆ مومن کی ران شرم گاہ ہے....(اسکا پوشیدہ رکھنا بھی لازم ہے) (ترمذی)
☆ اللہ کے ایک فرشتہ کا سر حضرت ادریس علیہ السلام کی گود میں ہے وہ درزیوں کیلئے بخشش مانگتا ہے....(الدیلمی)
☆ خط کا جواب مثل سلام کے جواب کیطرح لازم ہے....(الدیلمی)
☆ ہر دوڑنے والے کی انتہا ہوتی ہے اور ہر دوڑنے والے کی انتہا موت ہے (البغوی)
☆ ہر شے کیلئے ایک راستہ ہوتا ہے اور جنت کا راستہ علم ہے....(الدیلمی)
☆ ہر ایک شے کی نسبت ہوتی ہے اور اللہ کی نسبت (نسب نامہ) قل ھواللہ ھواحد ہے.... (الطبرانی)
☆ ہر زنگ آلود چیز کی پالش ہوتی ہے اور دل کی پالش استغفار ہے....(الکنز)
☆ مہمان کیساتھ گھر کے دروازے تک نکلنا سنت ہے....(الاتحاف)
☆ مجھے تم میں وہ زیادہ پیارا ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں....
☆ ہر امت کیلئے آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے....(والحاکم)
☆ ہر دین کی کوئی خوبی ہوتی ہے اسلام کی خوبی حیا ہے....(المعجم الصغیر)
☆ ہر درخت کا پھل ہوتا ہے دل کا پھل اولاد ہے....(الکنز)
☆ یہ بات فضول خرچی کی ہے کہ تو جو چاہے کھالے....(الحلیۃ)
☆ میری امت کے بوڑھے کی عزت کرنا میری عزت کرنا ہے....(الکنز)
☆ مسلمان کی ناحق ہتک کرنا بڑا گناہ ہے....(ابوداؤد)
☆ اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے....(البخاری)
☆ انسان اپنے دوست کے نظریات پر ہوتا ہے...پس دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے (الکنز)
☆ والدہ کی خدمت کرو جنت ملے گی....(الطبرانی)
☆ خبردار عمارت اپنے مالک پر وبال ہے مگر جو ضرورت کی ہو....(الکنز)

☆ کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ چچا باپ کا ہم پلہ ہے....(ابن عساکر)

☆ تم میں بہترین وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے....(ترمذی)

☆ غم ناک ہو کر قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ غمنا کی کے ساتھ نازل ہوا ہے....(المجمع)

☆ موت کا بہت ذکر کیا کرو جو زندگی کے مزے کو ختم کرنیوالی ہے....

☆ انسان کے اکثر گناہ زبان سے سرزد ہوتے ہیں....(المجمع)

☆ اکثر جنتی سیدھے سادے ہونگے....(المجمع)

☆ بہترین دعا غائب کی غائب کیلئے ہے....(الکنز)

☆ سلام پھیلاؤ تاکہ تم بلند ہو جاؤ....(المجمع)

☆ رقت کے وقت دعا کو غنیمت جانو کیونکہ یہ رحمت کی حالت ہے....(الدیلمی)

☆ زیادہ برکت والا وہ نکاح ہے جس کا خرچ کم ہو....(الحلیۃ)

☆ عورتوں میں بڑی برکت والی وہ ہے جسکا حق مہر ہلکا ہو....(المجمع)

☆ اپنے خادم سے روزانہ ستر مرتبہ درگزر کرو....(المشکوٰۃ)

☆ جب وزن کرو تو جھکتا ہوا تولو....(الکنز)

☆ درگزر کرو تم سے درگزر کیا جائے گا....(الطبرانی)

☆ بہترین عمل یہ ہے کہ تو کسی مسلمان کو خوش کردے....(الصحیحہ)

☆ بہترین عمل اول وقت میں نماز کا ادا کرنا ہے....(البخاری)

☆ بہتر صدقہ پانی پلانا ہے....(النسائی)

☆ بہتر عمل دائمی عمل ہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو....(البخاری)

☆ لوگوں میں بہتر وہ ہے جو اپنی محنت سے کچھ دے....(الکنز)

☆ جہاں تک ہو سکے سوال کرنے سے بچو....(الدرالمنثور)

☆ اپنا تہبند اونچا کر اور خدا سے ڈر....(الجامع)

☆ جب تجھے حیا نہ آئے تو جو چاہے کر....(البخاری)

ایک نواب کا اقرارِ بدتہذیبی

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک خاندانی ....مقتدر.... ذی وجاہت رئیس اور نواب نے مبلغ دوسو روپیہ مدرسہ امداد العلوم تھانہ بھون کی امداد کے لئے بھیجے.... جو بلا کسی چندہ کے توکلاً علی اللہ حضرت کی سرپرستی اور نگرانی میں خاص خانقاہ کے اندر قائم تھا.... اس عطیہ کے ساتھ انہوں نے تشریف آوری کی درخواست بھی بھیج دی....

حضرت نے یہ لکھ کر روپے واپس کر دیئے کہ: ''اگر اس رقم کے ساتھ بلانے کی درخواست نہ ہوتی تو مدرسہ کے لئے روپیہ لے لیا جاتا.... اب اس اقتران سے یہ احتمال پیدا ہوتا ہے کہ شاید مجھ کو متاثر کرنے کے لئے یہ رقم بھیجی گئی ہو.... آپ کی یہ غرض نہ سہی.... لیکن میرے اوپر تو طبعی طور پر اس کا یہی اثر ہوگا کہ میں آزادی کے ساتھ اپنے آنے کے متعلق رائے نہ قائم کرسکوں گا.... کیونکہ انکار کرتے ہوئے شرم آئے گی....''

نواب صاحب بھی بڑے فہمیدہ اور جہاں دیدہ تھے فوراً سمجھ گئے کہ عطیہ اور درخواست اکٹھی نہ بھیجنی تھی فوراً معذرت نامہ لکھا کہ: ''آپ کے متنبہ کرنے سے اب یہ معلوم ہوا کہ واقع یہ مجھ سے سخت بدتہذیبی ہوئی.... میں اب اپنی درخواست تشریف آوری واپس لیتا ہوں اور روپیہ مکرر ارسال خدمت کرتا ہوں.... براہ کرم مدرسہ کے لئے قبول فرمالیا جاوے....''

حضرت نے پھر بخوشی قبول فرماتے ہوئے نواب صاحب کو لکھا:

''ابھی تک تو آپ میری ملاقات کے مشتاق تھے.... اور اب آپ کی تہذیب اور شرافت نے خود مجھ کو آپ کی ملاقات کا مشتاق بنا دیا ہے....''

کچھ مدت کے بعد نواب صاحب نے پھر تشریف آوری کے لئے درخواست بھیجی حضرت بخوشی اس شرط پر تشریف لے گئے کہ کسی قسم کا ہدیہ پیش نہ کیا جائے گا.... (حکیم الامتؒ کے حیرت انگیز واقعات)

بیت الخلاء جانے کی دعا

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

''اے اللہ! میں تکلیف دینے والے اور ناپاک جنوں اور جنیوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں''

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی جرأت و بیباکی

غازی امان اللہ شاہ افغانستان ملکہ ثریا کے ہمراہ جب یورپ کی سیر کو گئے تو وہاں ملکہ ثریا نے پردہ اتار دیا جس پر افغانستان میں اس اسلامی شعار کے ترک کر دینے پر غیظ و غضب کا ایسا طوفان آیا جو غازی امان اللہ خان کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے گیا اور تخت و تاج سے محروم ہو کر جلاوطنی کی زندگی بسر کرنے لگے اخبارات میں جب پردہ موضوع بحث بن گیا تو آپ نے بھی پردہ کے موضوع پر قلم اٹھایا اور اس کی حقیقت اور شرعی اہمیت واضح کرتے ہوئے شاہ افغانستان کو یہ پیغام بھیجا....

''کاش کوئی صاحب ہمت.... دولت علیہ افغانستان کے امیر غازی اور ان کی ملکہ معظمہ ثریا جاہ کے سمع ہمایوں تک صحابی رسول کے یہ الفاظ پہنچا دے کہ اے ابوعبیدہ تم دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل حقیر اور کمتر تھے اللہ نے اسلام کے ذریعہ سے تمہاری عزت بڑھائی پس جب کبھی تم غیر اللہ کے ذریعہ عزت حاصل کرو گے تو خدا تمہیں ذلیل کر دے گا....'' (اکابر علماء دیوبند کیا تھے؟) (پردہ ضرور کرونگی)

امام بخاریؒ کا مقام

حضرت امام بخاریؒ خود بیان فرماتے ہیں کہ ''صحیح بخاری'' کی تدوین کا محرک ایک خواب ہوا۔ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور میں پنکھے سے ہوا کر رہا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کے قریب جانے والی مکھیاں بھی اڑا رہا ہوں۔ صبح ایک معبر سے میں نے اپنے اس خواب کی تعبیر چاہی تو اس نے کہا کہ تجھے خداوند تعالیٰ توفیق دے گا اور تو کذب و افتراء کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کرے گا۔ اس کے بعد میرے دل میں ''صحیح بخاری'' کی تدوین و ترتیب کا خیال پیدا ہوا اور سولہ سال کی مدت میں اس کی تکمیل کی۔ سب سے پہلے اس کا مسودہ مسجد حرام میں بیٹھ کر لکھا۔ یہ مجموعہ ترتیب دیتے وقت ہمیشہ روزہ رکھا روایت ہے کہ ہر حدیث پر شب کو خواب میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے تصدیق کی سند ملتی تھی۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

صحیح بخاری شریف کا مقام

حضرت ابوزید مروزی محدث ذکر فرماتے ہیں کہ میں مسجد حرام میں محو خواب تھا کہ شاہ تقدس مآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اے ابوزید! چو کتاب، مرادرس نمی گوئی؟ گفتم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب تو کدام است؟ گفت۔ کتاب محمد بن اسمٰعیل بخاری۔ یعنی اے ابوزید تم میری کتاب کیوں نہیں پڑھاتے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کونسی کتاب ہے؟ فرمایا محمد بن اسمٰعیل بخاری کی تالیف کردہ کتاب۔ بے شک کلام اللہ کے بعد "صحیح بخاری" ہی سب سے زیادہ عظیم الشان کتاب ہے۔ (دینی دستر خوان جلد اوّل)

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ

انہی کے برابر میں دوسرے مزار پر صاحب مزار کا نام عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ لکھا ہوا ہے۔ آپ کے بارے میں احقر کو پوری تحقیق نہ ہو سکی کہ کون بزرگ ہیں؟ جہاں تک حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے وہ مشہور انصاری صحابی ہیں۔ لیکن ان کا قیام مدینہ طیبہ میں ہی رہا اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔ (الاصابہ ص ۲۱۴ ج ۱)

عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ نام کے دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کتابوں میں ملتا ہے۔ ایک عبداللہ بن جابر الانصاری البیاضی رضی اللہ عنہ اور دوسرے عبداللہ بن جابر العبدی رضی اللہ عنہ۔ لیکن دونوں بزرگوں کے نہ حالات دستیاب ہیں اور نہ یہ معلوم ہے کہ انہوں نے کہاں وفات پائی، (ملاحظہ ہو الاصابہ ص ۲۷۷، ج ۲) لہٰذا ایک احتمال تو یہ ہے کہ صاحب مزار ان میں سے کوئی بزرگ ہوں۔

دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ مشہور صحابی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے ہوں اور مدائن میں آکر مقیم ہو گئے ہوں۔ لیکن معمولی جستجو سے احقر کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں کا کوئی تذکرہ نہیں مل سکا۔ جس سے اس احتمال کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے۔

بہر کیف! اس علاقے میں مشہور یہی ہے کہ یہ صحابہ میں سے ہیں۔ (دینی دستر خوان جلد دوم)

عورت قوم کا سنگ بنیاد ہے

یہ فیملی سسٹم جس کے بارے میں آج بڑا چرچا ہے اس کے متعلق قرآن مجید نے چودہ سوسال پہلے ایک جملہ ارشاد فرمایا: (وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ) ''اے خواتین تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو'' (سورہ احزاب آیت ۳۳) اس وجہ سے بھی کہ تمہارے ذمہ پردہ ہے اور اس وجہ سے بھی کہ تم اپنے خاندانی نظام کے لیے سنگ بنیاد ہو.... اگر یہ سنگ بنیاد ختم ہوگیا تو یہ نظام تباہ و برباد ہو جائے گا.... اللہ تبارک وتعالیٰ نے پورے خاندانی نظام کی بنیاد اس عورت کو بنایا ہے.... بشرطیکہ وہ عورت' عورت ہو وہ اپنے مقام کو سمجھتی ہو کہ میرا یہ مقام ہے کہ میں اپنی گود میں قوموں کی پرورش کروں.... میری آغوش میں ایسے مجاہد اور ایسے عالم پیدا ہوں جو قوموں کی تعمیر کر سکیں' وہ قوم کی عمارت کا سنگ بنیاد ہے جو اس کی تربیت کے بغیر سدھر نہیں سکتی.... (پردہ ضرور کرونگی)

بایزید بسطامی کو شادی کی ترغیب:

حضرت بایزید بسطامی جو اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں انہوں نے اب تک شادی نہ کی تھی خواب دیکھا کہ نہایت عالیشان عمارت ہے جس میں اولیاء اللہ آتے جاتے ہیں مگر جب وہ خود اندر جانے کا قصد کرتے ہیں تو دروازہ بند پاتے ہیں۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ بارگاہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ دل میں سوچنے لگے کہ اللہ پاک نے مجھے بہت سے انعامات سے نوازا ہے کیا وجہ ہے کہ مجھے اس دربار کو ہر بار جانے کی اجازت نہیں۔ سوچ ہی رہے تھے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارت کے ایک حصہ سے سر مبارک نکال کر فرمایا'' یہاں صرف اس کو باز یابی ہوسکتی ہے جو میری سنت ادا کرے'' آنکھ کھلی تو حضرت بایزید آبدیدہ ہوگئے۔ فرمایا حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے چارہ نہیں اور ضعیف العمری کے باوجود شادی کی۔ (دینی دستر خوان جلد اوّل)

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ

فرمایا: کشف شرعاً حجت نہیں، مبتدی کے لئے کشف وکرامت رہزن ہیں۔

وظیفہ حاجت

حضرت ابوعبداللہ مغربی فرماتے ہیں کہ ایک شب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ایک حاجت ہے میں کیا پڑھوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ اوران چار سجدوں میں چالیس چالیس بار آیۃ الکریمہ ''لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ '' پڑھ ان شاء اللہ مراد تیری پوری ہوگی۔ چنانچہ پوری ہوئی۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں

جب اللہ تعالیٰ نے ہماری نالائقیوں کے باوجود یہاں نوازا ہے تو کیا ان کی رحمت آخرت میں کرم فرما نہ ہوگی؟ ضرور کرم فرمائیں گے اس لئے مایوسی کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا یقین رکھنا چاہئے۔

حرام چیزوں میں خانہ ساز تاویلیں

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ امت شراب کو مشروب کے نام سے، سود کو منافع کے نام سے اور رشوت کو تحفے کے نام سے حلال کرے گی اور مال زکوٰۃ سے تجارت کرنے لگے گی تو یہ ان کی ہلاکت کا وقت ہوگا گناہوں میں زیادتی اور ترقی کے سبب''۔ (رواہ الدیلمی وکنزالعمال)

جنت کا حسن

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے عرض یعنی چوڑائی کو بہت وسیع کیا ہے اوراسکی (بیرونی) دیوار کو ایک خالص سونے کی اینٹ اور ایک خوشبودار سفید کستوری کی اینٹ سے بنایا ہے پھر اس میں چشمے اور نہریں چلائیں اور اس میں درخت لگائے اور ان درختوں کے پھل بہت عمدہ ہیں اور ان کی خوشبو بڑی پسندیدہ ہے.....پھر ذات باری تعالیٰ عرش پر قائم ہوئی تو جنت کو دیکھا اور اس کے حسن و جمال اور اس کی عورتوں کو دیکھا اور اس کے عمدہ سایہ کو اس کے پھلوں کے حسن کو پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے عنقریب جان لے گا وہ شخص جس کو میں تجھ میں داخل کروں گا کہ وہ اللہ مجھ پر کریم ہے.... (جنت کے حسین مناظر)

جمعہ کیلئے اذان سے پہلے جلد از جلد جانا سنت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن پہلے جلد از جلد جانے والا ایسا ہے جسے ہدی کیلئے اونٹ بھیجنے والا پھر اس کے بعد آنے والا ایسا ہے جیسے ہدی (قربانی کے لئے مکہ میں) بکری بھیجنے والا پھر اس کے بعد آنے والا ایسا ہے جیسے بطخ صدقہ کرنے والا پھر اس کے بعد آنے والا ایسا ہے جیسے انڈا صدقہ کرنے والا....(نسائی جلد اصفحہ ۲۰۰)

فائدہ:......اس حدیث میں سب سے پہلے جلد جانے والے کو مکہ مکرمہ میں اونٹ کی قربانی کا ثواب کہا گیا ہے ظاہر ہے یہ فضیلت اسی کو ملے گی جو سب سے پہلے اور جلدی یعنی اذان سے قبل بلکہ زوال سے قبل ہی جائے گا....

اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غسل کرائے اور غسل کرے اور صبح جلد از جلد جائے اور امام کے قریب بیٹھے اور خاموش بیٹھے اور کوئی ادھر ادھر کا کام نہ کرے تو اسے ہر قدم پر ایک سال روزے کا اور ایک سال نماز کا ثواب ملے گا....(نسائی صفحہ ۲ ترمذی صفحہ ۱۱۱)

جنت میں داخل نہیں ہوسکتا

اور رہا مرنے کے بعد کا مسئلہ تو مرنے کے بعد جنت میں داخل نہیں ہوسکتا اس لئے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "لا یدخل الجنة منان ولا عاق ولا مد من خمر" کہ جنت میں احسان جتانے والا اور ماں باپ کو ستانے والا اور شراب کی عادت رکھنے والا یہ تینوں جنت میں داخل نہیں ہوسکتے....دیکھئے میرے دوستو! اس حدیث پاک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کے بارے میں فرمایا کہ یہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے ان تین شخصوں میں سے ایک والدین کا نافرمان بھی ہے کہ یہ جنت میں داخل نہیں ہوسکتا....

سعادت مندی کی چار علامتیں

۱-بیوی نیک ہو.... ۲-روزی اُسکے شہر میں ہو....۳-ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والے نیک لوگ ہوں....۴-اُس کا گھر وسیع ہو یعنی اپنے کام سے فارغ ہو کر سیدھا گھر آ جائے....

رخصتی پر ماں کی بیٹی کو نصیحت

''اے میری پیاری بچی! اگر وصیت کو اس لئے ترک کر دینا روا ہوتا کہ جس کو وصیت کی جا رہی ہے وہ خود عقلمند اور زیرک ہے تو میں تجھے وصیت نہ کرتی....

لیکن وصیت غافل کیلئے یادداشت اور عقلمند کیلئے ایک ضرورت ہے اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے اس لئے مستغنی ہو سکتی کہ اس کے والدین بڑے دولت مند ہیں اور وہ اسے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتے تو تو اس بات کی سب سے زیادہ حق رکھتی ہے کہ اپنے خاوند سے مستغنی ہو جائے.... لیکن حقیقت یہ ہے کہ عورتیں مردوں کیلئے پیدا کی گئی ہیں اور مرد عورتوں کیلئے پیدا کئے گئے ہیں....

اے میری نور نظر! آج تو اس فضا کو الوداع کہہ رہی ہے جس میں تو پیدا ہوئی.... آج تو اس نشیمن کو چھوڑ رہی ہے تو نے جس میں نشو ونما پائی.... تو ایک ایسے آشیانے کی طرف جا رہی ہے جس کو تو نہیں جانتی اور ایک ایسے آدمی کی طرف کوچ کر رہی ہے جس کو تو نہیں پہچانتی.... پس وہ تجھے اپنے نکاح میں لینے سے تیرا نگہبان اور مالک بن گیا ہے.... تو اس کیلئے.... فرمانبردار اور کنیز بن جا.... وہ تیرا وفادار غلام بن جائے گا....

اے میری لخت جگر! سنگت قناعت، اور باہمی میل جول سے دائمی بنے گی.... اس کی بات سننے اور اس کا حکم بجالانے پر وہ خوش ہوگا.... جہاں جہاں اس کی نگاہ پڑتی ہے.... ان جگہوں کا خاص خیال رکھ.... جہاں اس کی ناک سونگھتی ہے اس کے بارے میں محتاط رہ تا کہ اس کی نگاہ تیرے جسم اور لباس کے کسی ایسے حصے پر نہ پڑے جو بدنما ہو اور تجھ سے اسے بدبو نہ آئے بلکہ خوشبو سونگھے....

اس کے کھانے کے وقت کا خاص خیال رکھنا اور جب وہ سوئے تو اس کے آرام میں مخل نہ ہونا کیونکہ بھوک کی حرارت شعلہ بن جایا کرتی ہے اور نیند میں خلل اندازی بغض کا باعث بن جاتی ہے.... اس کے گھر اور مال کی حفاظت کرنا.... اس کے نوکروں اور عیال کی ہر طرح خبر گیری کرنا.... جتنا ہو سکے اس کی تعظیم بجالانا.... اتنا ہی وہ تمہارا احترام کرے گا....

یہ نصیحت نامہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے اور مسلم لڑکیوں کیلئے لائق عمل تا کہ وہ زندگی کی تلخیوں سے محفوظ رہ سکیں....

مختصر احادیث مبارکہ

☆ جنت میں ایک درجہ ہے جسے صرف غم رسیدہ لوگ حاصل کریں گے۔ (الدیلمی)

☆ مومن کی ران شرم گاہ ہے۔ (اسکا پوشیدہ رکھنا بھی لازم ہے) (ترمذی)

☆ اللہ کے ایک فرشتہ کا سر حضرت ادریس علیہ السلام کی گود میں ہے وہ درزیوں کیلئے بخشش مانگتا ہے۔ (الدیلمی)

☆ خط کا جواب مثل سلام کے جواب کیطرح لازم ہے (الدیلمی)

☆ ہر دوڑنے والے کی انتہا ہوتی ہے اور ہر دوڑنے والے کی انتہا موت ہے۔ (البغوی)

☆ ہر شے کیلئے ایک راستہ ہوتا ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔ (الدیلمی)

☆ ہر ایک شے کی نسبت ہوتی ہے اور اللہ کی نسبت (نسب نامہ) **قل هو الله هو احد** ہے۔ (الطبرانی)

☆ ہر زنگ آلود چیز کی پالش ہوتی ہے اور دل کی پالش استغفار ہے۔ (الکنز)

☆ مہمان کیساتھ گھر کے دروازے تک نکلنا سنت ہے۔ (الاتحاف)

☆ مجھے تم میں وہ زیادہ پیارا ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

☆ ہر امت کیلئے آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔ (والحاکم)

☆ ہر دین کی کوئی خوبی ہوتی ہے اسلام کی خوبی حیا ہے (المعجم الصغیر)

☆ ہر درخت کا پھل ہوتا ہے دل کا پھل اولاد ہے۔ (الکنز)

☆ یہ بات فضول خرچی کی ہے کہ تو جو چاہے کھالے (الحلیۃ)

☆ میری امت کے بوڑھے کی عزت کرنا میری عزت کرنا ہے۔ (الکنز)

☆ مسلمان کی ناحق ہتک کرنا بڑا گناہ ہے۔ (ابوداؤد)

☆ اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ (البخاری)

☆ انسان اپنے دوست کے نظریات پر ہوتا ہے۔ پس دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔ (الکنز)

☆ والدہ کی خدمت کرو جنت ملے گی۔ (الطبرانی)

☆خبردار عمارت اپنے مالک پر وبال ہے مگر جو ضرورت کی ہو۔ (الکنز)
☆کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ چچا باپ کا ہم پلہ ہے۔ (ابن عساکر)
☆تم میں بہترین وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (ترمذی)
☆غم ناک ہو کر قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ غمنا کی کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ (الجمع)
☆موت کا بہت ذکر کیا کرو جو زندگی کے مزے کو ختم کرنیوالی ہے۔
☆انسان کے اکثر گناہ زبان سے سرزد ہوتے ہیں۔ (الجمع)
☆اکثر جنتی سیدھے سادے ہونگے۔ (الجمع)
☆بہترین دعا غائب کی غائب کیلئے ہے۔ (الکنز)
☆سلام پھیلاؤ تاکہ تم بلند ہو جاؤ۔ (الجمع)
☆رقت کے وقت دعا کو غنیمت جانو کیونکہ یہ رحمت کی حالت ہے۔ (الدیلمی)
☆زیادہ برکت والا وہ نکاح ہے جس کا خرچ کم ہو۔ (الحلیۃ)
☆عورتوں میں بڑی برکت والی وہ ہے جسکا حق مہر ہلکا ہو۔ (الجمع)
☆اپنے خادم سے روزانہ ستر مرتبہ درگزر کرو۔ (المشکوٰۃ)
☆جب وزن کرو تو جھکتا ہوا تولو (الکنز)
☆درگزر کرو تم سے درگزر کیا جائے گا۔ (الطبرانی)
☆بہترین عمل یہ ہے کہ تو کسی مسلمان کو خوش کردے۔ (الصحیحۃ)
☆بہترین عمل اول وقت میں نماز کا ادا کرنا ہے۔ (البخاری)
☆بہتر صدقہ پانی پلانا ہے۔ (النسائی)
☆بہتر عمل دائمی عمل ہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ (البخاری)
☆لوگوں میں بہتر وہ ہے جو اپنی محنت سے کچھ دے۔ (الکنز)
☆جہاں تک ہو سکے سوال کرنے سے بچو۔ (الدر المنثور)
☆اپنا تہبند اونچا کر اور خدا سے ڈر۔ (الجامع)
☆جب تجھے حیا نہ آئے تو جو چاہے کر۔ (البخاری)

عورت کے پردہ کی اہمیت

عورت کے حجاب کا دائرہ اس کی زندگی ہی تک محدود نہیں بلکہ مردعورت کو بھی ستر وحجاب میں چھپا رکھنے کے احکام صادر فرمائے جو نہ محل شہوت رہتی ہے نہ محل جذب وکشش.....

مرد کو ہر یگانہ دبیگانہ قبر میں اتار سکتا ہے لیکن عورت کیلئے محرم کی قید لگائی....مرد کی نماز جنازہ کیلئے امام کو میت کے سینہ کے بالمقابل کھڑا ہونے کا حکم دیا ہے....لیکن عورت کے جنازہ پر سینے سے کچھ ہٹ کر وسط میں آجانے کی ہدایت ہے کہ سینہ کی وضع فطری محل کشش ہے.....(پردہ ضرور کرونگی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں روٹی عنایت فرمانا:

ابوعبداللہ بن الحبلا فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں آیا دوروز کے فاقے سے تھا۔ روضہ اطہر پر حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوں۔ پھر مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی ہے۔ آدھی روٹی تو میں نے بحالت خواب ہی کھالی۔ اور جب بیدار ہوا تو باقی آدھی میرے ہاتھ میں موجود تھی۔ آپ بغداد کے رہنے والے تھے۔ (دینی دسترخوان جلداوّل)

۵۱ مرتبہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت:

حضرت ابوبکر بن محمد بن علی بن جعفر کتانی معروف بہ ''چراغ حرم'' کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شاگرد کہتے تھے۔ اس لیے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکثرت خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت شیخ ابوبکر کتانی کو ایک رات میں ایک مرتبہ اکاون مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ یہی نہیں بلکہ آپ افصح الفصحاء ابلغ البلغاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کیا کرتے تھے اور باقاعدہ جوابات سنتے تھے۔ (دینی دسترخوان جلداوّل)

شکر واستغفار کا حاصل

شکر واستغفار دونوں عبدیت کی اساس اور کلید کامیابی ہیں۔ استغفار سے عبدیت اور شکر سے معرفت حاصل ہوتی ہے۔

کولڈ اسٹوریج کے نقصانات

اس وقت کھانے پینے کی اشیاء کو محفوظ کرنے کیلئے کولڈ اسٹوریج کے نقصانات کا سہارا لیا جاتا ہے ان سرد خانوں میں چیزیں مہینوں تک محفوظ رہتی ہیں وہ لوگ جن کے گھروں میں ریفریجریٹر ہیں ایک بار کھانا پکا کر کئی دن تک استعمال کرتے ہیں حتیٰ کہ قربانی کا گوشت بھی پندرہ بیس دنوں تک استعمال میں لاتے ہیں....

ان سرد خانوں میں چیزیں خراب تو نہیں ہوتیں لیکن وہ ڈیڈ باڈی بن جاتی ہیں ان میں غذائیت نام کی کوئی چیز نہیں رہتی اور ذائقہ بھی تھوڑا بہت تبدیل ہو جاتا ہے....آپ فریزر میں رکھا ہوا گوشت پکائیں اور ساتھ ہی تازہ گوشت پکائیں....کھانے میں فرق خود بخود واضح ہو جائے گا کہ جو گوشت تازہ تھا اس کا ذائقہ نمایاں اور جسم کیلئے توانائی بخش تھا اور فریز میں رکھے ہوئے گوشت کا ذائقہ روکھا سا تھا اور کھانے کے بعد اس سے توانائی محسوس نہیں ہوگی صرف ذہن مطمئن ہوگا کہ میں نے آج گوشت کھایا تھا....یہی حال ان پھلوں اور سبزیوں کا ہے جو کولڈ اسٹور میں محفوظ کی جاتی ہیں ایسا کرنے سے یہ چیزیں خراب یا باسی تو نہیں ہوتیں لیکن ان کی صرف شکل وصورت رہ جاتی ہے....غذائیت ان میں کم ہو جاتی ہے میرے اس نظریئے کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ آپ فریز کو استعمال نہ کریں....یہ ضروری چیز ہے لیکن ایک یا دو دن سے زیادہ دیر کوئی چیز اس میں نہ رکھیں....جو چیز بھی محفوظ کرنی ہو صرف چوبیس گھنٹے کیلئے محفوظ کریں اور استعمال میں لے آئیں....

جمعہ کے بعد تجارت میں برکت

حضرت عراک بن مالک جب جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے اور کہتے اے اللہ! میں نے تیری بلاہٹ کو قبول کیا' تیرے فریضہ کو ادا کر دیا' تیرے حکم کے مطابق زمین پر پھیل گیا' پس اپنے فضل سے ہمیں رزق عطا فرما' آپ بہترین رزق عطا فرمانے والے ہیں....(تفسیر احکام القرآن)

بعض سلف سے منقول ہے کہ جو شخص نماز جمعہ کے بعد تجارتی کاروبار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر مرتبہ برکات نازل فرماتے ہیں.... (معارف القرآن جلد ۸ صفحہ ۴۴۳)

سیدہ کے احترام پر قاتل کی رہائی

ابراہیم بن اسحٰق کوتوال بغداد کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ قاتل کو قید خانے سے رہا کر دے؟ بیدار ہونے پر میں نے دریافت کیا کہ قید خانہ میں کیا کوئی ملزم قتل کا ہے معلوم ہوا ہے کہ ہے اور اس کو میرے سامنے پیش کیا گیا۔ میں نے اس سے احوال بیان کرنے کو کہا۔ اس نے کہا کہ میں اس گروہ سے ہوں جو ہر رات حرام کاری کیا کرتے ہیں۔ ایک بڑھیا ہم نے مقرر کر رکھی تھی جو حیلے بہانے اور دھوکے سے عورتوں کو ہمارے پاس لے آتی تھی ایک روز ایک نہایت خوبصورت حسینہ کو لائی۔ جس نے نہایت عاجزی سے کہا کہ میری عصمت کو داغدار نہ بناؤ میں سیدانی ہوں۔ میرے نانا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ماں حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ خدا کے واسطے مجھے پناہ دو۔ اس بڑھیا نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ میرے دل پر اس کی باتوں کا اثر ہوا مگر میرے ساتھی بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ تو ہم کو فریب دے کر اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ میں نے انہیں بہت سمجھایا۔ مگر جب دیکھا کہ وہ اس حسینہ کی عزت وآبرو لوٹنے پر تلے بیٹھے ہیں تو میں نے ان کا مقابلہ کیا۔ چھری میرے ہاتھ میں تھی اور میں زخمی ہو گیا۔ لیکن اس شیطان کو جو اس حسینہ کی عصمت دری پر ادھار کھائے بیٹھا تھا قتل کر ڈالا۔ میں نے حسینہ کو اشارہ کیا۔ وہ ہمیں لڑتا ہوا دیکھ کر چپ چاپ فرار ہو گئی۔ غل غپاڑہ سن کر لوگ جمع ہو گئے۔ خون آلود چھری میرے ہاتھ میں اور ایک لاش دیکھ کر سپاہی مجھے گرفتار کر کے لے گئے۔ کوتوال نے یہ واقعہ سن کر ملزم سے کہا کہ خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں میں نے تجھ کو رہا کیا۔ اس کے بعد وہ ملزم جملہ افعال قبیحہ سے بھی تائب ہو گیا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

توفیق کی ناقدری

خبردار! اپنے کسی عمل خیر کی ناقدری نہ کرو' کیونکہ دراصل یہ توفیق عمل خیر ادھر سے ہوتی ہے اس لئے توفیق کی ناقدری ہوگی۔ البتہ عمل میں نقص وکوتاہی پر کیونکہ وہ تمہاری طرف سے ہے استغفار کرتے رہو۔

خواتین اپنی اصلاح کی فکر کریں

دنیا اوراس میں موجود نعمتیں اولاد.... گھر.... سواری.... مال و دولت اس وقت تک ایک مسلمان کیلئے نقصان دہ نہیں.... جب تک کہ اس کے دل میں ان کی محبت نہ ہو اور وہ اپنے قلب کا تزکیہ کسی شیخ کامل سے کروا چکا ہو یا کم از کم کسی نیک صالح صحبت کا التزام رکھتا ہو.... ہمہ وقت قبر و آخرت متحضر ہو.... اب اگر ایسا کچھ بھی سلسلہ نہ ہو تو پھر ان نعمتوں کی موجودگی بسا اوقات دنیا میں غفلت اور آخرت کے نقصان کا ذریعہ بن جاتی ہے....

خواتین میں نہ صرف کپڑے.... زیور کی خواہش زیادہ ہوتی ہے اور دوسروں کے کپڑے.... زیور.... فیشن سے جلد مرعوب و متاثر ہو جاتی ہیں.... خدشہ اس بات کا ہے کہ خواتین اپنے اس شوق کو خلاف شرع مقام اور خلاف شرع طریقے سے پورا کریں گی.... حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ جو نباض ملت تھے اور امراض باطنیہ کی تشخیص اور اس کی اصلاح میں اللہ کی خاص مدد ان کے ساتھ تھی.... وہ اپنی کتاب ''اصلاح خواتین'' میں عورتوں کے اس زیور و کپڑوں کے شوق کی اصلاح کی تجاویز ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

عورتوں کو جب دیکھو.... ان کی تمام گفتگو زیور.... کپڑے.... روپے پیسے کے متعلق ہوتی ہے.... جس سے معلوم ہوا کہ یہ محبت ان میں سب سے زیادہ ہے.... عورتوں کو زینت میں انہماک نہ ہونا چاہئے.... باقی اعتدال کے ساتھ تو شوہر کیلئے زینت ضروری ہے....

ان کا مزاج یہ ہو گیا ہے کہ رات دن اسی فکر میں پڑی رہتی ہیں.... ان کا علاج یہ ہے کہ زیور.... کپڑے کا استعمال کم کر دیا جائے یہ مطلب نہیں کہ اپنے گھر میں استعمال کم کرو.... کیونکہ اپنے گھر میں تو عموماً عورتیں زیور پہنتی ہی نہیں اور لباس بھی معمولی پہنتی ہیں.... مطلب یہ کہ جب کسی دوسرے کے گھر جاؤ تو زیور کم پہن کر جاؤ اور لباس بھی معمولی ہی پہنو کہ عورتوں کا دوسرے کے گھر بن ٹھن کر جانا خلاف شریعت بھی ہے اور اس سے زیور.... لباس کی محبت بھی بڑھتی ہے.... عورتوں میں زیور.... کپڑے کی حرص طبعی طور پر ہوتی ہے لیکن آپس میں ملنے.... ملانے سے یہ حرص اور بڑھ جاتی ہے.... ان کا آپس میں ملنا جلنا ہی بڑا غضب ہے.... اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے زیور و کپڑا حیثیت کے مطابق دے رکھا ہے تو وہ اسی وقت تک خوش ہے.... جب تک برادری میں نہ جائے اور

جہاں برادری میں نکلنا ہوا.... پھر ان کی نظر میں اپنا زیور.... کپڑا حقیر معلوم ہونے لگتا ہے....

کپڑے کے اچھے ہونے کے دو مرتبے ہیں.... ایک یہ کہ بُرا نہ ہو اور اس سے اپنا دل خوش ہو.... دوسروں کے سامنے ذلیل نہ ہونا پڑے.... ایسا کپڑا پہننے میں کچھ حرج نہیں.... دوسرا یہ کہ دوسرے سے بڑھا چڑھا ہو کہ اس کی طرف نظریں بھی اٹھیں اور دوسروں کی نظر میں بڑا ہونے کیلئے پہنا جائے.... یہ بُرا اور ناجائز ہے....

تقسیم میراث میں عام کوتاہی

تقسیم میراث میں بہت سے اہل علم بھی غلطیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں.... تقسیم میراث سے پہلے مشترک مال میں سے ایصال ثواب کے نام پر تمام ورثاء کی اجازت کے بغیر خرچ کر دیتے ہیں اور تبرکات کے نام پر کچھ اشیاء تقسیم کر دیتے ہیں.... اس میں دوسرے وارثوں کی حق تلفی ہو کر سب کام خراب ہو جاتا ہے....

اب وہ وارث بولتے نہیں.... لیکن دل میں دینے پر راضی نہیں ہوتے اور حدیث شریف میں ہے کہ جب تک کوئی خوشی سے راضی نہ ہو اس وقت تک اسکا مال خرچ کرنا جائز نہیں.... عام طور سے تقسیم میراث کے وقت یہ ہوتا ہے کہ سارے وارث بیٹھے ہیں اور ان میں سے ایک وارث نے یہ بول دیا کہ یہ چیز تو اللہ کے نام پر دیدو اب دوسرے وارثوں کا دل نہیں چاہ رہا ہے کہ وہ چیز دیں.... بلکہ وہ بیچارے شرما شرمی میں انکار نہیں کرتے ہیں.... حالانکہ سیدھی بات یہ ہے کہ وہ مال پہلے تقسیم کردو.... اس کے بعد وہ وارث چاہے اللہ کے نام دے اور چاہے خود رکھے.... تم اپنی طرف سے دینے والے کون ہوتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو اس کا مالک بنایا ہے اس کو دیدو.... اب وہ وصول کرنے کے بعد جو چاہے کرے.... خود سے بیچ میں دخل دینا اور دوسرے ورثاء کی دلی خوشی کے بغیر یہ کہہ دینا کہ اس کو مدرسہ میں لگادو.... اس کو مسجد میں لگادو یہ بالکل حرام ہے.... (مجالس مفتی اعظم)

کشادگی رزق کیلئے

یَامُغْنِیُ کا ورد گیارہ سو مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد اول آخر درود شریف گیارہ بار.... وسعت رزق کیلئے بہت ہی مفید ہے.... (مقالات حکمت)

ہرنی جانور پر رحم کرنے پر بادشاہی

تاریخ دولت ناصری میں لکھا ہے کہ ابتدائی زمانہ امیر ناصرالدین سبکتگین ایک غلام تھا اور نیشاپور میں اس کا قیام تھا۔ صرف ایک گھوڑا اس کے پاس تھا جس پر سوار ہو کر جنگلوں میں شکار کی تلاش میں گھوما کرتا تھا۔ ایک دن شکار کی تلاش میں پھر رہا تھا کہ دور سے ایک ہرنی نظر آئی جو بچے کو ساتھ لیے چرنے میں مشغول تھی اسے دیکھ کر اس نے ایڑ لگائی اور بچہ پکڑ کر شہر کی طرف چل پڑا شہر کے قریب پہنچ کر اس نے جنگل کیطرف مڑ کر دیکھا تو حیران رہ گیا۔ بے چاری مامتا کی ماری ہرنی اپنے بچے کے پیچھے چلی آ رہی تھی امیر سبکتگین کو یہ دیکھ کر ترس آ گیا سوچا میرا تو اتنے سے بچے کے گوشت سے گزر نہ ہوگا البتہ اس کی ماں اس کے صدمے سے نڈھال ہو جائے گی اس لیے بہتر یہ ہے کہ بچے کو چھوڑ دوں۔ چنانچہ بچہ کے پاؤں کھول کر اسے آزاد کر دیا۔ بچہ اچھلتا کودتا **کلیلین** کرتا اپنی ماں کے پاس چلا گیا اور پھر دونوں جنگل کی طرف چلے گئے واپسی پر ہرنی مڑ مڑ کر امیر سبکتگین کی طرف دیکھتی اور آنکھوں میں رحمدل شکاری کا شکریہ ادا کرتی جاتی تھی۔ اس رات سبکتگین نے خواب دیکھا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''سبکتگین اس کمزور ہرنی پر رحم کر کے تو نے ہمارا دل خوش کر دیا تو ایک دن بہت بڑا بادشاہ بنے گا جب بادشاہ بنے تو خدا تعالیٰ کے بندوں پر ایسی ہی شفقت کرنا تا کہ تیری سلطنت کو قیام و دوام حاصل ہو۔'' اس دن کے بعد سے سبکتگین اس خواب کو سچا کر دکھانے کی کوشش کرنے لگا اور آخر کار ایک بہت بڑا بادشاہ بن گیا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

مشورہ

اپنے کسی کام کو پورا کرنے کیلئے کسی ناتجربہ کار آدمی کے مشورے پر بلا سمجھے عمل کرنا یا کسی اجنبی آدمی پر محض حسن ظن کی وجہ سے اعتبار کرنا اکثر دل کی پراگندگی کا باعث ہوتا ہے اور نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔

سلطان محمود غزنوی

ایک شخص سلطان محمود غزنوی کے پاس آیا اور کہا مدت سے چاہتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھوں اور حال دل بیان کروں۔ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر ہزار دینار قرض ہے۔ قرض ادا نہیں کر سکتا اور ڈرتا ہوں کہ موت آ جائے اور قرض میری گردن پر سوار ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محمود سبکتگین کے پاس جا اور ہزار دینار اس سے لے لے۔ عرض کیا کہ اگر وہ باور نہ کرے۔ اور نشانی طلب کرے تو میں کیا کروں گا۔ فرمایا کہنا اول شب سونے کے وقت تم تیس ہزار مرتبہ اور آخر شب جاگنے کے وقت ۳۰ ہزار مرتبہ درود پڑھتے ہو۔ چنانچہ اس نے سلطان محمود غزنوی سے یہ بات جا کہی۔ جس کو سن کر سلطان رونے لگا۔ اور ہزار دینار قرض ادا کر دیا اور ہزار دینار اور دیئے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

عافیت کی قیمت

عافیت بہت بڑی چیز ہے اس کے مقابلے میں ساری دولتیں ہیچ ہیں۔ عافیت دل ودماغ کے سکون کو کہتے ہیں اور یہ سکون اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ دولت بلا کسی سبب اور استحقاق کے عطا فرماتے ہیں۔ عافیت کوئی نہیں خرید سکتا۔ نہ روپیہ سے خرید سکتا ہے نہ سرمایہ سے نہ منصب سے عافیت کا خزانہ صرف خدا کے پاس ہے خدا کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

بندے کو چاہئے کہ وہ خدا کے سامنے اپنے عجز و نیاز کو پیش کرکے اور کبھی کبھی یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ "اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ فِیْ اَھْلِیْ وَمَالِیْ" یہ دعائیہ کلمات بہت بڑی چیز ہیں۔ اس کے مقابلے میں ساری دولتیں ہیچ ہیں۔

جن بھوت وغیرہ سے حفاظت

اٰیَۃُ الْکُرْسِیْ مکمل حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ
الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ
الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ (ایک مرتبہ)

جمعہ کے دن کے سنت اعمال

۱- غسل کرنا....اور غسل میں خطمی استعمال کرنا....

۲- ناخن کٹوانا.... ہاتھ کے ناخن کاٹنے میں ترتیب مسنون یہ ہے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی .... بیچ کی انگلی.... اس کے برابر والی انگلی.... چھنگلیا.... پھر الٹے ہاتھ کی چھنگلیا....اس کے برابر والی انگلی.... بیچ والی انگلی....اس کے برابر والی انگلی.... انگوٹھا.... پھر سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا....اور پاؤں کے ناخن کاٹنے میں ترتیب مسنون یہ ہے کہ دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کرکے بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرنا....

۳- خوشبو لگانا ۴- سورۂ کہف پڑھنا....

۵- جمعہ کی آخری ساعت میں دعاؤں کا اہتمام کرنا....

۶- کثرت درود شریف.... ۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے....

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا....

ماں باپ ناراض تو اللہ بھی ناراض

حدیث میں آتا ہے حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رضی الرب فی رضی الوالد" کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی والدین کی خوشی میں ہے.... وسخط الرب فی سخط الوالد .... اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے....

یعنی والدین کو راضی رکھا تو اللہ پاک بھی راضی ہے اور اگر والدین کو ناراض رکھا تو اللہ پاک بھی ناراض ہے ....لیکن آج کل کے نوجوان تو بات بات پر ماں باپ کو ناراض کر دیتے ہیں، نہ تو اللہ کا خیال ہے کہ وہ ناراض ہو رہا ہے اور نہ ان کے احسانات یاد آتے ہیں کہ ماں باپ کے ہمارے اوپر کتنے احسان ہیں....

کثرت درود شریف پر انعام

حضرت خواجہ حکیم سنائی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے منہ چھپائے ہوئے ہیں۔ حضرت خواجہ سنائی دوڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا میری جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روئے مبارک کو مجھ سے کیوں چھپائے ہوئے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سنائی سے بغلگیر ہوئے اور فرمایا۔ اے خواجہ تم نے میرے لیے اتنی درود بھیجی ہے کہ میں تم سے از راہ مروت منہ چھپا رہا تھا کہ کون سی چیز سے عذر کروں۔ اور اس کے عوض تمہیں کیا دلواؤں۔ (دینی دسترخوان جلد اول)

بدکاری اور بے حیائی کا نام ثقافت اور فنون لطیفہ

''عبدالرحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک اشعری (رضی اللہ عنہم) نے بیان کیا۔ بخدا انہوں نے غلط بیانی نہیں کی۔ کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً میری امت کے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو زنا' ریشم' شراب اور آلات موسیقی کو (خوشنما تعبیروں سے) حلال کر لیں گے اور کچھ لوگ ایک پہاڑ کے قریب اقامت کریں گے' وہاں ان کے مویشی چر کر آیا کریں گے' ان کے پاس کوئی حاجت مند اپنی ضرورت لے کر آئے گا وہ (از راہ حقارت) کہیں گے' کل آنا' پس اللہ تعالیٰ ان پر راتوں رات عذاب نازل کرے گا اور پہاڑ کو ان پر گرا دے گا اور دوسرے لوگوں کو (جو حرام چیزوں میں خوشنما تاویلیں کریں گے) قیامت تک کے لئے بندر اور خنزیر بنا دے گا''۔ (معاذ اللہ) (صحیح بخاری ص ۸۳۷ ج ۲) (قیامت)

مقام عبرت

آج ہماری مائیں اور بہنیں جوانی میں اپنے جسم کے ان حصوں کو نہیں چھپاتیں جن حصوں کو مرنے کے بعد اللہ کی غیرت یہ کہتی ہے کہ ان کو چھپایا جائے.... (خطبات احتشام)

ایسی زندگی سے موت بہتر

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب تمہارے حاکم نیک اور پسندیدہ ہوں.... تمہارے مالدار کشادہ دل اور سخی ہوں اور تمہارے معاملات باہمی (خیر خواہانہ) مشورے سے طے ہوں تو تمہارے لئے زمین کی پشت اسکے پیٹ سے بہتر ہے (یعنی مرنے سے جینا بہتر ہے) اور جب تمہارے حاکم شریر ہوں.... تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں (کہ بیگمات جو فیصلہ کر دیں وفادار نوکر کی طرح تم اس کو نافذ کرنے لگو) تو تمہارے لئے زمین کا پیٹ اسکی پشت سے بہتر ہے (یعنی ایسی زندگی سے مرجانا بہتر ہے....) (جامع ترمذی)

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ اور اتباع سنت

ایک مرتبہ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے وعظ فرمایا بہت بڑا مجمع تھا.... درمیان میں ایک شخص اٹھا اور کہا کہ حضرت مجھے کچھ عرض کرنا ہے مولانا اپنی خداداد فراست سے سمجھ گئے کہ کیا کہنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا کہ ابھی تھوڑی دیر میں آتا ہوں ایک ضرورت پیش آ گئی ہے لوگوں نے سمجھا کہ استنجا وغیرہ کی ضرورت پیش آئی ہوگی....

حضرت گھر میں گئے حضرت کی بڑی بہن بیوہ تھیں پچانوے برس کی عمر میں نہ نکاح کے قابل نہ کچھ مگر اعتراض کرنے والے کو اس کی کیا ضرورت ہے وہ تو یہ کہتا ہے کہ :.... ''آپ دنیا کو (نکاح بیوگان کی) نصیحت کرتے ہیں مگر آپ کی بہن تو بیٹھی ہے''

گھر میں گئے تو بڑی بہن کے پیروں پر ہاتھ رکھا.... انہوں نے گھبرا کر کہا بھائی تم تو عالم ہو یہ کیا کر رہے ہو فرمایا:.... ''بہر حال میں آپ کا چھوٹا بھائی ہوں.... آج ایک سنت رسول زندہ ہوتی ہے اگر آپ ہمت کریں تو آپ پر موقوف ہے....

فرمایا کہ: ''میں ناکارہ اور سنت رسول کا زندہ کرنا میری وجہ سے؟''

حضرت نے فرمایا کہ:.... ''آپ نکاح کر لیجئے''

فرمایا کہ:.... بھائی تم میری حالت دیکھ رہے کہ.... منہ میں دانت نہیں ہے.... کمر جھک گئی ہے ۹۵

برس میری عمر ہے مولانا نے فرمایا یہ سب میں جانتا ہوں اعتراض کرنے والے اس چیز کو نہیں دیکھتے.....

ہمشیرہ نے یہ سن کر فرمایا کہ:.....اگر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری وجہ سے زندہ ہوسکے تو میں جان قربان کرنے کو بھی تیار ہوں اسی وقت جو چودہ پندرہ آدمی خاندان کے موجود تھے ان کے سامنے نکاح پڑھایا گیا گواہ بنا دیئے گئے اس میں کچھ دیر لگ گئی پھر حضرت نانوتویؒ باہر آئے اور مجمع میں دوبارہ تقریر شروع کی پھر وہی سائل کھڑا ہوا کہ کچھ عرض کرنا ہے فرمایا کہیے اس نے کہا کہ:.....

آپ دنیا کو نصیحت کررہے ہیں اور آپ کی بہن بیوہ بیٹھی ہے تو ہم پر کیا اثر ہوگا؟

فرمایا:.....کون کہتا ہے؟ ان کے نکاح کے تو شاید گواہ بھی یہاں موجود ہونگے.....

دو تین آدمی درمیان میں کھڑے ہوئے اور کہا کہ حضرت کی ہمشیرہ کا ہمارے سامنے نکاح ہوا ہے

ہر قسم کی بیماری کیلئے

"**لَایَسْتَوِیْ**" اخیر تک ۳ بار.....سورۂ مزمل ایک بار.....سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورہ کافرون ایک بار.....ہر بیماری کے واسطے مجرب ہے.....پڑھ کر دم کرے.....یا پانی وغیرہ میں دم کرکے پلائے.

حاکم کو مطیع کرنے کیلئے

الف یا.....سین.....میم ان چار حروف کو اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں پر پڑھ کر حاکم کو سلام کرے اور فوراً مٹھی بند کرلے حاکم مطیع ہوجائے گا....." .....(بیاض اشرفی)

ترقی کیلئے

فرمایا " **یَالَطِیْفُ**" کی گیارہ تسبیح ترقی کیلئے مفید ہے.....عشاء کے بعد پڑھی جائیں.....اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ.....(الکلام الحسن)

حکام جج کو نرم کرنے کیلئے

ان اسماء کو حاکم کے سامنے پڑھتا رہے.....حاکم نرم ہوجائے گا.....

" **یَا سُبُّوحُ یَاقُدُّوسُ یَاغَفُوْرُ یَاوَدُوْدُ**"

بے حیائی کا انجام بد

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت کا فیصلہ فرماتے ہیں تو (سب سے پہلے) اس سے شرم وحیا چھین لیتے ہیں اور جب اس سے حیا جاتی رہی تو تم (اسکی بے حیائیوں کی وجہ سے) اسے شدید مبغوض اور قابل نفرت پاؤ گے' اور جب اس کی یہ حالت ہو جائے تو اس سے امانت (بھی) چھین لی جاتی ہے اور جب اس سے امانت چھن جائے تو تم (اس کی بد دیانتی کی وجہ سے) اسے نرا خائن اور دھوکے باز پاؤ گے اور جب اس کی حالت یہاں تک پہنچ جائے تو اس سے رحمت بھی چھین لی جاتی ہے اور جب رحمت چھن جائے تو تم اسے (بے رحمی کی وجہ سے) مردود وملعون پاؤ گے' اور جب وہ اس مقام پر پہنچ جائے تو اس سے اسلام کا پٹہ نکال لیا جاتا ہے (اور اُسے اسلام سے عار آنے لگتی ہے''۔ (معاذ اللہ) (ابن ماجہ)

حفظ قرآن کے لیے وظیفہ:

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی فرماتے ہیں کہ مجھ کو ابتداء میں قرآن مجید یاد نہ ہوتا تھا۔ اس لیے متردد تھا۔ ایک رات میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اپنی آنکھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک پر رکھ دیں اور رونا شروع کر دیا۔ اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو حافظہ عطاء فرماویں۔ تا کہ میں قرآن مجید یاد کرسکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گریہ وزاری پر شفقت فرمائی اور فرمایا۔ سر اٹھا۔ میں نے سر اٹھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ یوسف کی تلاوت کیا کر کہ خدا تعالیٰ چاہے تجھے قرآن یاد ہو جائے گا۔ جب میں بیدار ہوا اور سورۂ یوسف کی تلاوت اختیار کی تو خداوند قدوس نے اس آخری عمر میں مجھ کو قرآن پاک کا حافظ کرا دیا۔ پھر فرمایا جو کوئی قرآن مجید یاد کرنا چاہے اسے چاہیئے کہ روزانہ پابندی سے سورۂ یوسف پڑھا کرے۔ (دینی دستر خوان جلد اول)

حوض شمسی کے لیے جگہ مقرر فرمادی تو صبح کو وہاں سے پانی نکل رہا تھا

سلطان التمش قبائے سلطان میں ایک درویش باصفا تھا۔ سلطان کو حوض بنانے کی ضرورت تھی۔ اراکین سلطنت کو لے کر تلاش کرتے کرتے اس جگہ پہنچ گیا جہاں اب حوض شمسی ہے۔ اور اس جگہ کو پسند کیا۔ رات تصدیق کی نیت سے مصلے پر سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ اس حوض کے چبوترے کے پاس ایک بے حد حسین شخص گھوڑے پر سوار ہیں اور ہمراہ چند آدمی ہیں۔ انہوں نے سلطان کو روبرو بلایا اور کہا کیا چاہتا ہے۔" سلطان نے عرض کیا کہ ایک بڑا حوض تیار کرانا چاہتا ہوں۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ کسی نے کہا اے التمش آپ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی مراد مانگ لے۔ سلطان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر سر رکھ دیا۔

جس جگہ اب حوض شمسی ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے نے وہاں لات ماری جس سے پانی نکل آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے شمس اس جگہ حوض بنائیو۔ کہ یہاں سے ایسا پانی نکلے گا کہ کسی بھی جگہ ایسا لذیذ پانی نہ ہوگا۔ اس کے بعد سلطان کی آنکھ کھل گئی۔ اس جگہ جا کر دیکھا تو واقعی وہاں پانی نکل رہا تھا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

مشورہ واستخارہ

دین و دنیا کا اگر کوئی اہم معاملہ پیش ہو تو کسی ہمدرد مخلص اہل علم تجربہ کار سے ضرور مشورہ کر لینا چاہئے اور استخار کیلئے بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھ کر دعاء استخارہ پڑھی جائے۔

جائزہ زندگی

جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سب اپنے لوازمات وتاثرات بھول جاؤ' بیوی' اولاد' عزیز واقارب سب سے خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔ صرف ایک دن کا کام نہیں' یہ کام عمر بھر کرنا ہے۔ بس زندگی کا جائزہ لیتے رہو۔

دعوت و بشارت

حضرت قاضی حمید الدین ناگوری کے تبحر علمی اور لیاقت خدا داد کی بناء پر بادشاہ وقت نے آپ کو ناگور کا قاضی مقرر کر دیا۔ جو اس عہد کا ایک مشہور شہر تھا۔ مسلسل تین سال اس عہدہ پر مامور رہے۔ آپ کے عدیم النظیر، عدل وانصاف، خلق اور حسن ارتقاء سے خوش ہو کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں آپ کو دعوت و بشارت دی اور فرمایا حمید الدین چھوڑ اس قصے کو اور میری طرف آ۔ کہ تیرے لیے دوسرا میدان خالی ہے۔ صبح جب اٹھے تو دل دنیا کی طرف سے سرد ہو چکا تھا۔ اسی وقت استعفیٰ دے دیا۔ اور ترک علائق کر کے عازم حرمین شریف ہوئے۔ بغداد شریف پہنچے تو وہاں پہلے ہی حضرت شہاب الدین سہروردی کو حکم ہو چکا تھا۔ حلقہ ارادت میں داخل ہو کر ذکر و شغل میں مشغول ہو گئے۔ اور حضرت کی توجہ سے صرف ایک سال میں ولایت کو پہنچ کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دُعائیں

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ فِیْ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مَاتُعْطِیْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ رِضْوَانَکَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی فِیْ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ".

''اے اللہ! میں تجھ سے اپنے ہر کام کے انجام میں خیر کا سوال کرتا ہوں اے اللہ! تو مجھے جس خیر کی توفیق عطا فرمائے اسے اپنی رضا کا اور نعمتوں والی جنتوں میں اونچے درجات کے حاصل ہونے کا ذریعہ بنا۔''

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمْرِیْ اٰخِرَہٗ وَخَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَہٗ وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ"

''اے اللہ! میری عمر کا سب سے بہترین حصہ وہ بنا جو اس کا آخر ہو اور میرا سب سے بہترین عمل وہ بنا جو خاتمہ والا ہو اور میرا سب سے بہترین دن وہ بنا جو تیری ملاقات کا دن ہو۔

مشارق الانوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصحیح شدہ ہے:

حضرت شیخ رضی الدین حسن بن حسن ضعانی کا وطن چغانہ تھا۔ عہد سلطنت قطب الدین ایبک یا شروع عہد سلطان شمس الدین التمش میں بدایوں میں آ کر سکونت اختیار کی۔ کتاب مشارق الانوار آپ کی مشہور تالیف ہے۔ حضرت نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی حدیث میں آپ کو مشکل پیش آتی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھتے اور اس حدیث کی صحت فرماتے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر فرماتے ہیں۔ کہ جو احادیث مشارق الانوار میں تحریر ہیں سب صحیح ہیں۔ ۲۲۴۶ احادیث زبان مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت شدہ مشارق الانوار میں تحریر ہیں۔ اور یہ بھی خود حضرت شیخ رضی الدین نے فرمایا کہ اگر کسی حدیث میں مشکل پیش آتی اور خلق خدا آپس میں نزع کرتی تو اسی رات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھتے اور اس حدیث کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے اس کی تصحیح فرما دیتے۔ (دینی دستر خوان جلد اوّل)

شرعی پردہ...... آبرو اور نسب کا محافظ

شریعت مطہرہ نے جو پردہ کا حکم دیا ہے وہ عورت کیلئے قید و بند نہیں بلکہ ناپاک نظروں اور گندی نگاہوں سے حفاظت کا ذریعہ ہے عورت کا چہرہ بدکاروں کی ناپاک نظروں سے محفوظ رہے پردہ عورت کی عفت اور عصمت اور آبرو کا محافظ و نگہبان ہے جس سے اس کی پاکدامنی اور آبرو پر حرف نہیں آ سکتا پردہ عورت کے حسب نسب کا محافظ ہے بے پردہ عورت اور اس کی اولاد مشکوک ہے پردہ والی عورت کے خاوند کو اپنے بچہ کی نسب میں شک کرنے کا کوئی موقع نہیں ملتا.... پردہ والی عورت کے پیٹ سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے شوہر یقین کرتا ہے کہ یہ میرا ہی بچہ ہے اور بے پردہ والی عورت کا شوہر یقین کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ مولود میرا ہی بچہ ہے اور میرا ہی بیٹا ہے اور اس بے پردگی کی وجہ سے یورپ کے اکثر باشندے کسی کو یقینی طور پر اپنا بیٹا نہیں کہہ سکتے.... (پردہ ضرور کرونگی)

شیخ محی الدین ابن عربی

حضرت شیخ الکل محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں مجھے ایک شخص سے اس لیے عداوت ہوگئی کہ وہ شیخ ابومدین کو ناگوار طعن آمیز باتوں سے یاد کرتا تھا۔ ایک روز میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ محی الدین تم فلاں شخص سے کیوں عداوت رکھتے ہو۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ابومدین جیسے معزز و مقتدر شخص کو برا کہتا ہے اور میں ان کا معتقد ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.... کیا وہ شخص خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست نہیں رکھتا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دوست رکھتا ہے۔ اس پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم اس وجہ سے کہ وہ ابومدین سے دشمنی رکھتا ہے اس سے عداوت رکھتے ہو۔ اور خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے اسے دوست نہیں رکھتے۔ چنانچہ صبح میں نے اپنے برے خیالات سے توبہ کی اور اس کے مکان پر گیا اور اپنے ساتھ ایک قیمتی چادر لیتا گیا جو اس کو پیش کی اور راضی کیا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

تین جرم اور تین سزائیں

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت و وقعت اس کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ بیٹھے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ جل شانہ کی نگاہ سے گر جائے گی''۔ (درمنثور)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ

فرمایا: مال و مرتبہ: بڑے بھاری بت ہیں اور انہوں نے بہت لوگوں کو سیدھی راہ سے گمراہ کیا اور کر رہے ہیں۔ یہ معبود خلائق بن رہے ہیں۔

قیامت کی واضح علامات

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے آثار وعلامات کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے کچھ آثار وعلامات ہیں، وہ یہ کہ اولاد (نافرمانی کے سبب) غم وغصہ کا باعث ہوگی، بارش کے باوجود گرمی ہوگی اور بدکاروں اور شریروں کا طوفان برپا ہوگا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ خائن کو امین اور امین کو خائن بتلایا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ بیگانوں سے تعلق جوڑا جائے گا اور یگانوں سے توڑا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ ہر قبیلے کی قیادت اس کے منافقوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور ہر بازار کی قیادت اس کے بدکاروں کے ہاتھ میں۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ مومن اپنے قبیلہ میں بھیڑ بکری سے زیادہ حقیر سمجھا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ محرابیں سجائی جائیں گی اور دل ویران ہوں گے۔ اے ابن مسعود! بیشک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے جنسی لذت حاصل کریں گی۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ مسجدوں کے احاطے عالیشان بنائے جائیں گے اور اونچے اونچے منبر رکھے جائیں گے۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ دنیا کے ویرانوں کو آباد اور آبادیوں کو ویران کیا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ گانے بجانے کا سامان عام ہوگا اور شراب نوشی کا دور دورہ ہوگا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ طرح طرح کی شرابیں (پانی کی طرح) پی جائیں گی۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ (معاشرے میں) پولیس والوں' عیب چینیوں' غیبت کرنے والوں اور طعنہ بازوں کی بہتات ہوگی۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ناجائز بچوں کی کثرت ہوگی''۔ (عن ابن مسعودؓ کنز العمال)

قرض دینے کا اصول

اگر کسی شخص کو یہ پتہ چلے کہ قرض لینے والا شادی کے اسراف اور رسم ورواج کیلئے قرض مانگ رہا ہے تو قرض دینا جائز نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں گناہ میں معاون اور مددگار بن جائے گا۔

حزب البحر کی قبولیت

حضرت شاذلی فرماتے ہیں کہ اس دعا کے الفاظ میں نے نہیں تراشے بلکہ ایک ایک حرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن مبارک سے لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں اسم اعظم ہے۔ یہ سمندر کے مصائب سے نجات دلانے کے لیے مجرب ہے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

جلدی نہ مچاؤ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کی دُعا قبول ہوتی ہے تاوقتیکہ کسی گناہ یا رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کی دُعا نہ کرے جب تک کہ جلدی نہ مچاوے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جلدی مچانے کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جلدی مچانا یہ ہے کہ یوں کہنے لگے کہ میں نے بار بار دُعا کی مگر قبول ہوتی ہوئی نہیں دیکھتا، سو دُعا کرنا چھوڑ دے۔ (مسلم)

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی جرأت و بیباکی

منشی عبدالرحمٰن خان مرحوم لکھتے ہیں کہ: غازی امان اللہ.... شاہ افغانستان ملکہ ثریا کے ہمراہ جب یورپ کی سیر کو گئے تو وہاں ملکہ ثریا نے پردہ اُتار دیا جس پر افغانستان میں اس اسلامی شعار کے ترک کر دینے پر غیظ و غضب کا ایسا طوفان آیا جو غازی امان اللہ خان کو خس و خاشاک کی طرح بہالے گیا.... اور تخت و تاج سے محروم ہو کر جلاوطنی کی زندگی بسر کرنے لگے اخبارات میں جب پردہ موضوع بحث بن گیا.... تو آپ نے بھی پردہ کے موضوع پر قلم اٹھایا اور اس کی حقیقت اور شرعی اہمیت واضح کرتے ہوئے شاہ افغانستان کو یہ پیغام بھیجا....

"کاش کوئی صاحب ہمت.... دولت عُلیہ افغانستان کے امیر غازی اور انکی ملکہ ثریا جاہ کے سمع ہمایوں تک حضرت کے یہ الفاظ پہنچادے کہ اے ابوعبیدہ! تم دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل حقیر اور کمتر تھے.... اللہ نے اسلام کے ذریعہ سے تمہاری عزت بڑھائی پس جب کبھی تم غیر اللہ کے ذریعہ عزت حاصل کرو گے تو خدا تمہیں ذلیل کر دے گا...."

ترک موالات کے خطبہ میں بھی حق گوئی کا یہی رنگ نمایاں نظر آتا ہے کہ:

"مسلمانوں کی فلاح سے متعلق شرعی حیثیت سے جو میری معلومات ہیں ان کو بلاکم و کاست آپ کے سامنے رکھ دوں اور اسکی بالکل پروا نہ کروں کہ حق کی آواز سننے سے حضور وائسرائے بہادر مجھ سے برہم ہو جائیں گے یا مسٹر گاندھی یا علی برادران یا اور کوئی ہندو یا مسلمان ناراض ہو جائے گا...." (چند نا قابل فراموش شخصیات)

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں کہ حضرت علامہ عثمانی پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کے رکن تھے اور وہاں شب و روز اسلامی دستور کے سلسلہ میں دوسرے ارکان سے بحث و مباحثہ رہتا تھا ایک مرتبہ مولانا کی کسی تجویز پر غالباً (سابق گورنر جنرل) غلام محمد صاحب نے یہ طعنہ دیا کہ "مولانا یہ امور مملکت ہیں.... علماء کو ان باتوں کی کیا خبر؟ لہٰذا ان معاملات میں علماء کو دخل اندازی نہ کرنی چاہیے.... اس موقع پر حضرت علامہ نے جو تقریر فرمائی اس کا ایک بلیغ جملہ یہ تھا....

"ہمارے اور آپ کے درمیان صرف اے بی سی ڈی کے پردے حائل ہیں.... ان مصنوعی پردوں کو اٹھا کر دیکھئے تو پتہ چلے گا کہ علم کس کے پاس ہے اور جاہل کون ہے...." (اکابر علماء دیو بند کیا تھے؟)

آیت الکرسی کے فضائل

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا قرآن کریم کی کون سی آیت سب سے عظیم ہے؟ عرض کیا اللہ جل شانہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ معلوم ہے.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ بار بار دہرایا.... حضرت ابی نے عرض کیا.... آیۃ الکرسی.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابی ابوالمنذر (حضرت ابی کی کنیت ہے) تمہیں یہ علم ہو.... قسم ہے اس ذات کی جس کے.... دست قدرت میں میری جان ہے اس آیت کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں وہ عرش کے پائے تلے اللہ جل شانہ کی پاکی بیان کرتی ہے.... (مسلم... ابوداؤد... احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اس کی دوسری نماز تک حفاظت کی جائے گی اور اس پر ہمیشگی نبی یا صدیق یا شہید ہی کرتا ہے.... (بیہقی)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جو شخص فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اسے کیا ملے گا؟ فرمایا وہ دوسری نماز تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا.... (طبرانی)

ایک صاحب نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! قرآن کریم کی کون سی آیت سب سے عظیم ہے؟ فرمایا آیۃ الکرسی.... پوچھا گیا قرآن کریم کی کون سی آیت ایسی ہے، جس کے فائدہ کو آپ اپنے اور اپنی امت کیلئے پسند کرتے ہیں؟ فرمایا سورہ بقرہ کی آخری آیت.... اس لئے کہ یہ اللہ جل شانہ کے زیر عرش خزانہ میں سے ہے اور اس نے دنیا و آخرت کی کسی بھلائی کو نہیں چھوڑا سب پر مشتمل ہے.... (دارمی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اس کے اور جنت میں داخلہ کے درمیان صرف موت ہی کا فاصلہ ہوگا چنانچہ وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہو جائے گا.... (بیہقی)

ایک حدیث میں ہے کہ سورۃ البقرہ میں ایک آیت ہے، جو قرآن کریم کی تمام آیات کی سردار ہے اسے جس ایسے گھر میں پڑھا جائے جہاں شیطان ہو تو شیطان وہاں سے نکل بھاگتا ہے.... (حاکم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا

جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسے جنت میں صرف موت روکتی ہے اور جو شخص اپنے بستر پر جاتے وقت اسے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے گھر.... اس کے پڑوس اور اردگرد کے گھروں کی حفاظت فرماتے ہیں.... (بیہقی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روکے ہوئے ہے.... (النسائی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص مسلمان ہو عقل کا مالک ہو اور وہ اس کی تلاوت کئے بغیر رات گزارے اور اگر تم لوگ یہ جان لیتے کہ اس میں کیا فائدہ ہے تو اسے کسی حال میں نہ چھوڑتے.... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے عرش کے نیچے کے خزانے سے آیۃ الکرسی عطا کی گئی اور مجھ سے پہلے یہ کسی کو نہ دی گئی.... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے جب سے یہ سنا ہے اس وقت سے آج تک اسے پڑھے بغیر رات نہیں گزاری.... (دیلمی)

آیت الکرسی کے بے شمار فائدے ہیں.... پڑھ کر دم سے شفا بھی ہوتی ہے اور جنات بھی بھاگ جاتے ہیں....

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ اور اتباع سنت

حضرت مدنی رحمہ اللہ آخر میں کافی عرصہ شدید علیل رہے اس دوران مرض گھٹتا بڑھتا رہا .... ایک مرتبہ مرض بڑھا وہ بھی اس قدر کہ شب و روز یکساں نہایت اضطراب کے عالم میں گذرنے لگے اگرچہ آپ کی لغت میں آرام ایک بے معنی لفظ سے زیادہ اہمیت نہ رکھتا تھا لیکن اب آپ مجبور تھے کہ تمام مشاغل سے کنارہ کشی اختیار فرمائیں اور بستر سے جدا نہ ہوں مگر یہ مجبوری خارجی مشاغل تک محدود تھی لیکن تسبیح وتہلیل.... ذکر عبادت کا سلسلہ اب بھی جاری تھا بلکہ اس میں اضافہ ہو گیا تھا.... سنن و مستحبات تک کی پابندی بدستور تھی کمزوری کا یہ حال تھا کہ بغیر سہارا بیٹھ نہ سکتے تھے مگر غذا کے وقت تکیہ سے علیحدہ ہو جانا ضروری تھا.... سب کا اصرار ہوتا کہ تکیہ کی ٹیک لگا کر کھانا کھالیں مگر صاف فرما دیتے.... "نہیں بھائی! یہ سنت کے خلاف ہے....

جلد آ تجھ سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے

محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ وصال سے چند روز قبل خواب میں دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ ''نظام! جلد آ تجھ سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے'' اس خواب کے بعد سفر آخرت کے لیے بے چین رہ گئے۔ وصال کے چالیس روز قبل کھانا پینا بالکل ترک کر دیا اب آنکھوں سے ہر وقت آنسو جاری رہتے تھے۔ وصال کے روز لنگر اور ملکیت کی تمام چیزیں غرباء و مساکین میں تقسیم کرا دیں تا کہ خدا تعالیٰ کے یہاں کسی چیز کا مواخذہ نہ ہو۔ (دینی دستر خوان جلد اوّل)

ہر چیز اللہ سے مانگو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں سے ہر شخص کو اپنے رب سے سب حاجتیں مانگنا چاہئیں (اور ثابت کی روایت میں ہے کہ) یہاں تک کہ اُس سے نمک بھی مانگے اور جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے وہ بھی اُسی سے مانگے۔ (ترمذی)

نت نئی بیماریوں کا علاج

آج ہمارے معاشرے میں جو آئے دن نت نئی بیماریوں کا ظہور ہوتا رہتا ہے منجملہ دوسری وجوہات کے اس کی ایک وجہ بے پردگی بھی ہے کیونکہ حدیث شریف کے مطابق فحاشی و بے حیائی سے نئے نئے امراض پیدا ہونگے.... یہ فحاشی و بے حیائی اسی بے پردگی سے پیدا ہوتی ہے اگر ہم بے پردگی سے توبہ کرلیں تو بہت سے امراض سے نجات مل جائے گی.... (پردہ ضرور کرونگی)

ہلاکت کا خطرہ کب؟

''ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' یارسول اللہ! کیا ہم ایسی حالت میں بھی ہلاک ہو سکتے ہیں جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے؟ فرمایا ہاں! جب (گناہوں کی) گندگی زیادہ ہو جائے گی''۔ (صحیح بخاری)

طویل عمر کی بشارت

احمد بن حسن بن احمد حسن انقروی ۶۵۱ھ میں روم کے شہر انقرہ میں پیدا ہوئے ۷۳۰ھ میں مصر تشریف لائے جب بیمار ہوئے تو فرمایا مجھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بشارت دی ہے کہ تو بڑی عمر کا ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ بڑھاپے کی وجہ سے کوزہ پشت ہو گئے ۷۹۳ھ میں ایک سو بیالیس سال کی عمر پا کر وصال فرمایا۔ سترہ برس کی عمر میں دمشق کی قضاء آپ کے سپرد کی گئی جہاں آپ نے سلسلہ درس وتدریس بھی جاری رکھا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

نیک لوگوں سے محرومی کا نقصان

''نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جائیں گے جیسے چھٹائی کے بعد ردی جو یا کھجوریں باقی رہ جاتی ہیں' ایسے ناکارہ لوگ رہ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرے گا''۔ (صحیح بخاری)

میں کیوں نہ اللہ سے مانگوں

ایک بادشاہ شکار کرتے ہوئے کہیں دور نکل گیا۔ وہاں اس کی ملاقات ایک دیہاتی شخص سے ہوئی اس نے عزت واکرام کا معاملہ کیا۔ بادشاہ نے کہا کہ میں بادشاہ ہوں اگر تمہیں کبھی کوئی ضرورت ہو تو دارالحکومت چلے آنا۔ کافی عرصہ بعد وہ شخص دارالحکومت آیا۔ دیکھا کہ بادشاہ مصلے پہ بیٹھا دعا مانگ رہا ہے۔ اس نے بادشاہ سے پوچھا تم کس سے مانگ رہے ہو جبکہ تم خود بادشاہ ہو۔ اس نے بتایا کہ میں اللہ رب العالمین سے مانگتا ہوں۔ یہ سن کر دیہاتی نے کہا کہ جب تم بادشاہ ہو کر اللہ کے محتاج ہو تو میں بھی صرف اسی سے مانگوں گا اور اب مجھے تم سے سوال کرنے کی حاجت نہیں۔

دعا کی قدر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دُعا سے بڑھ کر کوئی چیز قدر کی نہیں۔ (ترمذی)

حصن حصین کی مقبولیت

اس کتاب کے مؤلف کے ایک جانی دشمن نے جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا۔ اسی زمانہ میں ان کو طلب کیا یہ چھپ کر بھاگ گئے اور اس مضبوط و مستحکم قلعہ سے اپنی حفاظت کی (یعنی وظیفہ کے طور پر اپنی کتاب ''حصن حصین'' پڑھنی شروع کی) خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب قلب مبارک کے قریب بیٹھا ہوں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں کہ تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اور تمام مسلمانوں کے واسطے دعا فرمائیں۔ میری درخواست پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اپنے دست مبارک اٹھائے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اور اپنے دست مبارک اپنے روئے مبارک پر پھیرے۔ جمعرات کو میں نے خواب میں دیکھا۔ اتوار کی رات کو دشمن خود بخود بھاگ گیا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

کثیر المنافع عمل

امام دمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے شیخ یافعیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص خیر و برکت کا خواہش مند ہو یا رفع حاجت اور رنج و غم دور کرنا چاہتا ہو یا ظالم کیلئے بددعا کر رہا ہو تو وہ یہ عمل کرے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص پاکی اور طہارت کاملہ کے ساتھ بعد نماز عشاء ایک نشست میں یالطیف ۱۶۴۴۱ (سولہ ہزار چار سو اکتالیس) بار بغیر کسی کمی اور زیادتی پڑھتا رہے تو ان شاء اللہ یہ عمل ہر قسم کے راز اور حیلہ سازی کو توڑ دے گا۔

اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ پڑھنے کے دوران آپ جب ۱۲۹ بار پڑھ چکیں تو یہاں پر تسبیح کے دانے کو روک کر ۱۲۹ مرتبہ یا لطیف پڑھا کریں تو ان شاء اللہ اس سے اس کے مذکور مقاصد حل ہو جائیں گے۔ لیکن آپ اس کا بھی خیال رکھیں کہ جب بھی آپ ۱۲۹ مرتبہ کا ورد پڑھ چکیں تو ایک مرتبہ یہ آیت کریمہ بھی پڑھ لیا کریں۔ ''لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ''

مدینہ منورہ میں سخت قحط

مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ سخت قحط پڑا تو حضرت خواجہ ہردوسرا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خواب میں فرمایا کہ حجرے کی چھت میں سوراخ کر دو۔ پس آرام گاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (علی صاحبہا الف الف صلوت والف الف سلام) کے محاذ میں ایک سوراخ اس طرح بنایا گیا کہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ رہا۔ ایسا کرتے ہی خوب بارش ہوئی۔ چارہ خوب اگا۔ یہاں تک کہ اونٹنیاں اتنی موٹی ہو گئیں کہ چربی سے بدن پھٹنے لگے اور اس سال کا نام ہی ''الفتق'' (سرسبزی والا سال) پڑ گیا۔ گنبد خضرا کے کلس کی جڑ میں غربی پہلو میں قبر شریف کے محاذ میں آج بھی جالی لگا ہوا سوراخ موجود ہے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

بے غیرتیوں کا علاج

تمام بے حیائیوں اور بے غیرتیوں کا دروازہ بند کرنے کیلئے اسلام نے پردہ کا حکم دیا ہے اور بے پردگیوں کی خرابیوں پر آگاہ کر دیا اور بتلا دیا کہ عورت کے پردہ میں رہنے میں یہ حکمتیں اور مصلحتیں ہیں اور گھر سے باہر نکلنے میں یہ خرابیاں اور برائیاں ہیں اور اگر بالفرض ان دلدادگان مغربیت اور اسیران شہوت ونفسانیت کے خیال کے مطابق یہ مان لیا جائے کہ بے حجابی میں کچھ فوائد اور منافع ہیں تو شراب اور قمار اور سود میں بھی ضرور فوائد اور منافع ہیں لیکن ان کی مضرتیں اور خرابیاں ان کے چند وہی اور خیالی فوائد اور منافع سے کہیں بڑھ کر ہیں اور اگر شہوت اور نفسانیت سے ہٹ کر ذرا بھی عقل سے کام لیا جائے تو سمجھ میں آ جائے کہ پردہ میں کس قدر فوائد ومنافع ہیں اور بے پردگی میں کس قدر مضرتیں اور خرابیاں ہیں.... (پردہ ضرور کرونگی)

بدکاری عقلمندی کا نشان

''لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں آدمی کو مجبور کیا جائے گا کہ یا تو احمق (ملا) کہلائے یا بدکاری کو اختیار کرے پس جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہئے کہ بدکاری اختیار کرنے کے بجائے ''نکو'' کہلانے کو پسند کرے''.... (کنز العمال)

حقوق العباد کی فکر کیجئے

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حقوق العباد کو تو لوگوں نے دین کی فہرست ہی سے نکال دیا بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اس کا خیال کرتے ہیں....

فرمایا: ایک راجپوت میرے پاس آتے جاتے تھے میں نے ان سے کہا چودھری! اپنی اصلاح کرو! اس نے کہا کہ نماز میں پڑھوں... روزہ میں رکھوں... رنڈیوں میں میں نہیں جاتا.... تھیٹر میں نہیں دیکھتا... پھر اصلاح اپنی کس بات کی کروں؟ میں نے کہا کہ اچھا یہ بتلاؤ! تم نے کبھی چوری بھی کی ہے.... کہا کہ جی ہاں! چوری تو کی ہے؟ میں نے کہا کہ کیا یہ قابل اصلاح نہیں ہے؟ کہا کہ میرے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے میں نے کہا کہ جتنی چوریاں کی ہیں سب کی فہرست بناؤ! اور سب سے معاف کرا کے آؤ کہا کہ اگر کوئی اس اقرار پر پکڑوا دے! میں نے کہا کہ جاؤ! مجمع میں مت کہو! پھر کوئی نہیں پکڑوا سکتا.... فہرست تیار کرا کے میرے پاس لائے.... میں نے کہا کہ ایک اور بات کرنا ہوگی جن میں سے معاف کراؤ فہرست پر ان کے دستخط بھی کرا آؤ اور وہ یہ لکھ دیں کہ ہم نے معاف کر دیا ہے اور پھر وہ دستخط مجھ کو دکھلانے ہوں گے.... بے چارے معاف کرانے گئے سب نے معاف کر دیا اور خوشی سے معاف کیا....

منجملہ ان چوریوں کے ریل میں ایک پنڈو کی پانچ سو روپیہ چوری کی تھی اس نے معافی میں یہ الفاظ لکھے کہ میں اللہ کیلئے معاف کرتا ہوں.... مجھ کو یہ دیکھ کر حیرت ہوگئی کہ یہ سب اس شخص کی خلوص نیت کی برکت ہے ورنہ ہندو ایک پیسہ بھی معاف نہیں کر سکتا.... چہ جائیکہ پانچ سو روپیہ.... میں نے کہا کہ بھائی یا تو یہ تمہاری کرامت ہے یا میری یا دونوں کی تھوڑی تھوڑی.... اس کے بعد میں نے کہا اب مجھ کو یہ کیسے یقین ہو کہ یہ دستخط معافی کے صحیح ہیں آج کل جعل سازی بہت چل رہی ہے.... کہا کہ جو صورت آپ فرمائیں میں نے کہا کہ میری اطمینان کی صورت یہ ہے کہ تم لفافے خرید کر لاؤ اور فہرست میں جتنے نام ہیں سب کے نام میں جوابی خط لکھوں گا کہ اس شخص نے تم سے معافی چاہی یا نہیں اور تم نے معاف کیا یا نہیں میں نے یہ سوچا تھا کہ اگر لفافے خرید کر لا دیئے تو یہ سچے ہیں نہ لائے تو جھوٹے.... وہ لفافے خرید کر لے آئے....

میں نے کہا کہ اب ضرورت نہیں.... مجھ کو اطمینان ہو گیا اور یہ لفافے تم خرید کر لائے

ہو! تم غریب آدمی ہو اب ان کو میرے ہاتھ فروخت کردو کہ مجھ کو خود بھی ضرورت رہتی ہے میں نے تجارت کا سلسلہ کر رکھا ہے اب انکا انتقال ہو گیا اگر آدمی آخرت میں سرخرو ہو جائے تو سلطنت کی بھی کیا حقیقت ہے؟ (ملفوظات حکیم الامت رحمہ اللہ)

قیدی کی خلاصی کیلئے

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْن....

سوا لاکھ مرتبہ عصر یا مغرب کے بعد پڑھے....

مقدمہ کی کامیابی کیلئے

ایک شخص نے مقدمہ کی کامیابی کے لئے تعویذ کی درخواست کی تو تعویذ بھی لکھ دیا اور فرمایا تمہارے گھر والے سب لوگ "یَاحَفِیْظُ" بغیر کسی تعداد کے ہر وقت پڑھتے رہیں....

برائے سہولت نکاح

بعد نماز عشاء یَالَطِیْفُ یَاوَدُوْدُ گیارہ سو گیارہ بار....اول آخر درود شریف کیساتھ چالیس روز تک پڑھے....اور اس کا تصور کرے ان شاء اللہ مقصود حاصل ہوگا....اگر مقصود پہلے پورا ہو جائے چھوڑے نہیں....(بیاض اشرفی)

نگاہ کی کمزوری

پانچوں نمازوں کے بعد یَانُوْرُ گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں.

پیٹ کا درد

یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلائیں یا لکھ کر پیٹ پر باندھیں....

لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ....

تلی بڑھ جانا

یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر تلی کی جگہ باندھیں....

ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ....

درود تنجینا کی تعلیم

ایک بزرگ شیخ صالح موصی ضریر تھے انہوں نے اپنا قصہ مجھ سے ذکر کیا کہ ایک جہاز جس میں میں موجود تھا ڈوبنے لگا۔ تمام مسافر مضطرب ہو گئے۔ کہ دفعۃً مجھ کو غنودگی سی آئی اور میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو درود تنجینا تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز کے مسافروں سے کہو کہ ایک ہزار بار اس کو پڑھیں میں نے بیدار ہو کر سب کو اس درود شریف کو پڑھنے کا حکم دیا۔

وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ہنوز تین سو بار پڑھا کہ ہوائے تند موافق ہوگئی اور جہاز ڈوبنے سے بچ گیا۔ (دینی دسترخوان جلد اول)

ایک عجیب سانحہ

شادی میں دلہن کی بہنوں نے خلاف شرع رسم پوری کرنے کیلئے دلہا کا جوتا چھپا لیا اور ضد کی کہ اتنے پیسے دو گے تو جوتا واپس کریں گی اس اثناء میں بے پردگی ہوئی اور نتیجہ یہ ہوا کہ جوتا چھڑانے کے بعد دلہا میاں دلہن کے پاس گئے اور اسے یہ کہا کہ مجھے تو تیری بہن پسند آگئی ہے تو میں اسی سے شادی کروں گا لہٰذا تجھے طلاق.....

غور کیجئے! کہ اس بے پردگی سے کس قدر نقصان ہوتے ہیں یہ تو صرف ایک واقعہ ہے ورنہ آئے دن اخبارات اس سے بھرے پڑے ہیں کوئی ہے! جو اس سے عبرت حاصل کرے.....

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلم خواتین کو اسلام کے نفع مند اور حکیمانہ احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین.....(پردہ ضرور کرو نگی)

مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کا ایک واقعہ

حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب مدظلہم اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں: میں اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سناتا ہوں انتقال سے چندروز پہلے کی بات ہے فرمانے لگے دیکھو وہ ایک تار لٹکا ہوا ہے اس کے اندر بہت سارے کاغذ پروئے ہوئے ہیں....وہ تار اٹھالاؤ....میں اٹھالایا تو اس میں بہت سارے کیش میمو تھے دارالعلوم کے مطبخ سے آٹا کھانا خریدا اتنے پیسے....اور ذاتی کال ٹیلی فون پر کی اس کا معاوضہ اتنے پیسے....دارالعلوم کی گاڑی ذاتی کام میں استعمال ہوئی اس کے پیسے جمع کرائے گئے اس کا کیش میمو....غرض رسیدوں اور کیش میموں کا ایک موٹا گڈا تھا....فرمایا کہ اگرچہ اس کا حساب مکمل ہو چکا.... میں ادائیگی بھی کر چکا....اب ان کو محفوظ رکھنے کی کوئی اور ضرورت نہیں....لیکن میں اس واسطے رکھتا ہوں کہ بعض لوگ اہل مدارس پر تہمت لگایا کرتے ہیں پر کہ یہ لوگ چندہ کھاتے ہیں....مدرسہ کا پیسہ کھاتے ہیں.... یہ میں نے اس واسطے رکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی اعتراض کرے تو اس کے منہ پر مارسکوں کہ لو اس کو دیکھ لو....(رسالہ البلاغ)

جمعہ کے دن قبولیت دعا کا وقت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر فرمایا' تو یہ کہا کہ اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ اس وقت کوئی بندہ مؤمن کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اللہ سے کوئی دعا کرتے ہیں تو اسے قبول فرمالیتے ہیں....اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا وقت بہت تھوڑا ہے....(بخاری)

نیند سے بیداری کی مسنون دُعا

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِی اَحْیَانَا بَعْدَ مَآاَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْر

''اس اللہ تعالیٰ کا (بہت بہت) شکر ہے جس نے ہمیں موت دینے (یعنی سلانے) کے بعد دوبارہ زندہ کیا (یعنی جگایا) اور ہمیں (قبروں سے اٹھ کر) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف جانا ہے....''

شہادت حسین رضی اللہ عنہ

سبط ابن جوزی نے روایت کیا ہے کہ ایک بوڑھا آدمی جو حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک تھا دفعۃً نابینا ہو گیا لوگوں نے سبب دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آستینیں چڑھائے ہوئے ہیں۔ ہاتھ میں تلوار ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چمڑے کا وہ فرش ہے جس پر کسی کو قتل کیا جاتا ہے۔ اور اس پر قاتلان حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ میں سے دس آدمیوں کی لاشیں ذبح کی ہوئی پڑیں ہیں۔ اس کے بدلے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ڈانٹا اور حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے خون کی ایک سلائی میری آنکھوں میں پھیر دی۔ میں صبح اٹھا تو اندھا تھا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

علمائے سوٗ کا فتنہ

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک زمانہ آئے گا جس میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے، ان کی مسجدیں بڑی بارونق ہوں گی مگر رشد و ہدایت سے خالی اور ویران۔ ان کے (نام نہاد) علماء آسمان کی نیلی چھت کے نیچے بسنے والی تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے، فتنہ ان ہی کے ہاں سے نکلے گا اور ان ہی میں لوٹے گا (یعنی وہی فتنہ کے بانی بھی ہوں گے اور وہی مرکز و محور بھی)''۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ شریف ص ۳۸) (قیامت)

ننانوے اَمراض سے حفاظت

اگر کوئی یہ خواہش رکھتا ہو کہ اللہ پاک اسے ننانوے امراض سے محفوظ رکھیں۔ یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے گناہ اور دیوانگی کے اثرات وغیرہ سے نجات مل جائے تو یہ کلمات پڑھنے سے ان شاء اللہ حفاظت رہے گی۔

''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ''۔

بُرے خواب سے غمگین نہ ہوں

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ برے خواب سے بھی غمگین نہ ہونا چاہئے، خواب کے اندر یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ کسی بیداری کی حالت کی دلیل تو نہیں؟ اگر حالات بیداری کی دلیل ہو تو واقعی قابل افسوس ہے ورنہ خواب ایسی کوئی شے نہیں۔

عورت کی تربیت بہت ضروری ہے

عورت اپنی اولاد کی ایسی تربیت کرے کہ وہ اپنی گود میں بچوں کو اخلاق سکھائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقے تعلیم دے.... یہ اس وقت ممکن ہے جب اس خاتون کے پاس علم ہو.... اگر اس خاتون کے پاس علم نہیں اور وہ اپنے فرائض کو نہیں سمجھتی اور دین کے احکام سے بالکل ناواقف ہے تو اس کی گود میں جو بچے پروان چڑھیں گے وہ جھوٹے اور وعدہ خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ بددیانت اور چور وڈاکو ہوں گے.... اس لیے ماں کو تعلیم وتربیت دینے کی سخت ضرورت ہے تاکہ وہ اپنا فریضہ انجام دے.... لیکن افسوس کہ ہمارے معاشرے میں اس کی طرف توجہ بہت کم ہے اور لوگ صرف مردوں کی تعلیم کی طرف متوجہ ہیں اور خواتین کی تعلیم وتربیت کی طرف توجہ میں انحطاط ہے، جس کا نتیجہ ہم دیکھتے ہیں کہ بچے پیدا ہوتے ہیں اور ان کو ماں کی گود سے ہی بداخلاقی کا درس ملتا ہے اور باہر جا کر آوارہ ہو کر قوم کے لیے مصیبت کا باعث بنتے ہیں.... (پردہ ضرور کرونگی)

روز قیامت اللہ تعالیٰ کا بندے کو راضی کرنا

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا
وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا نَّبِيًّا (۳ مرتبہ)

دنیا و آخرت کے مسائل کے حل کیلئے اللہ کا کافی ہونا

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (۷ مرتبہ)

اور زمانہ بوڑھا ہو جائیگا

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (پرعمل کرنے) کو عار ٹھہرایا جائے گا۔ اور اسلام اجنبی ہو جائے گا' یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان کینہ پروری عام ہو جائے گی' اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا' اور زمانہ بوڑھا ہو جائے گا' انسان کی عمر کم ہو جائے گی' ماہ وسال اور غلہ وثمرات میں (بے برکتی اور) کمی رونما ہوگی' نا قابل اعتماد لوگوں کو امین اور امانت دار لوگوں کو نا قابل اعتماد سمجھا جائے گا' فساد اور قتل عام ہوگا اور یہاں تک کہ اونچی اونچی عمارتوں پر فخر کیا جائے گا اور یہاں تک کہ صاحب اولاد عورتیں غمزدہ ہوں گی اور بے اولاد خوش ہوں گی اور ظلم' حسد اور لالچ کا دور دورہ ہوگا' لوگ ہلاک ہوں گے' جھوٹ کی بہتات ہوگی اور سچائی کم' یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان بات بات میں نزاع اور اختلاف ہوگا' خواہشات کی پیروی کی جائے گی' اٹکل پچو فیصلے دیئے جائیں گے' بارش کی کثرت کے باوجود غلے اور پھل کم ہوں گے' علم کے سوتے خشک ہوتے جائیں گے اور جہالت کا سیلاب امڈ آئے گا' اولاد غم وغصہ کا موجب ہوگی اور موسم سرما میں گرمی ہوگی اور یہاں تک کہ بدکاری علانیہ ہونے لگے گی' زمین کی طنابیں کھینچ دی جائیں گی' خطیب اور مقرر جھوٹ بکیں گے' حتیٰ کہ میرا حق (منصب تشریع) میری امت کے بدترین لوگوں کیلئے تجویز کریں گے پس جس نے ان کی تصدیق کی اور ان کی تحقیقات پر راضی ہوا' اسے جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہو گی''۔ (معاذ اللہ)۔ (کنز العمال)

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دُعا

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ تَاْخُذَنِیْ عَلٰی غِرَّةٍ اَوْ تَذَرَنِیْ فِیْ غَفْلَةٍ اَوْ تَجْعَلَنِیْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ''۔

''اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تو اچانک بے خبری میں میری پکڑ کرے' یا مجھے غفلت میں پڑا رہنے دے یا مجھے غافل لوگوں میں سے بنا دے''۔ (حیاۃ الصحابہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محدثین کے کھانے کا انتظام کر دیا

محمد بن نصر مروزی، محمد بن جریر اور محمد بن منذر تینوں حدیث شریف لکھنے بیٹھے کھانے کو کچھ نہ تھا۔ قرعہ ڈالا کہ جس کا نام نکلے وہ سب کے لیے کھانے کا انتظام کرے۔ جن کے نام قرعہ نکلا انہوں نے نماز پڑھنی شروع کر دی اور دعا کی۔ نائب مصر سو رہا تھا کیونکہ قیلولہ کا وقت تھا۔ اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "محمد یامین" کے پاس کچھ کھانے کو نہیں ہے۔ وہ بیدار ہوا اور ان تینوں کا پتہ چلا کر ایک ہزار اشرفیاں خدمیت میں پیش کیں۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی دُعا

حضرت ابو ہیاج اسدیؒ کہتے ہیں کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ اتنے میں میں نے ایک آدمی دیکھا جو صرف یہ دعا مانگ رہا تھا۔

"اَللّٰهُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ" "اے اللہ! مجھے میرے نفس کے بخل سے بچا دے"

میں نے اس سے صرف یہی دعا کرنے کی وجہ پوچھی اس نے کہا جب مجھے میرے نفس کے شر سے بچا دیا جائے گا تو میں نہ چوری کروں گا نہ زنا کروں گا اور نہ کوئی اور بُرا کام کروں گا۔ میں نے ان کے بارے میں لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی دُعا: آپ سے پوچھا گیا کہ جس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا تھا کہ مانگو جو مانگو گے تمہیں دیا جائے گا۔ اس رات آپ نے کیا دعا مانگی تھی؟ آپ نے فرمایا میں نے یہ دعا مانگی تھی۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا لَا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ"

"اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو باقی رہے اور زائل نہ ہو اور ایسی نعمت مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور ہمیشہ رہنے کی جنت کے اعلیٰ درجے میں تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت مانگتا ہوں۔" (حیاۃ الصحابہ)

تمہاری عمر بہت باقی ہے غم نہ کرو

خواجہ سید اشرف جہانگیر سمنانی مدینہ منورہ جب حاضر ہوئے تو سخت بیمار ہو گئے۔ ہمراہی مایوس ہو گئے۔ بیس روز تکلیف رہی۔ اکیسویں شب کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ بشارت سے سرفراز فرمایا آخر میں فرمایا "فرزند اشرف ابھی تمہاری عمر بہت باقی ہے غم نہ کرو بہت سے مسلمان تمہارے وسیلے سے دروازہ وصول تک پہنچیں گے اور بہت سے عوام تمہارے ذریعے خواص کی منازل میں جگہ پائیں گے" بشارت کے بعد صبح ہوتے ہی صحت کے آثار نمودار ہوئے اور چند روز میں صحت کلی حاصل ہو گئی۔ ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔ جس میں سے آپ نے بیس سال احیاء موتی کے لیے ایثار کر دیئے۔ (دینی دستر خوان جلد اوّل)

ایک باپردہ خاتون کا علمی کارنامہ

آپ نے سنا ہو گا فقہ حنفی کی ایک مشہور کتاب ہے جس کا نام "بدائع الصنائع" ہے یہ فقہ حنفی کی بہت اونچے درجے کی کتاب سمجھی جاتی ہے.... آج بھی کوئی مفتی اس سے مستغنی نہیں.... اس کتاب کی تالیف اس طرح ہوئی کہ اس کے مؤلف جو ملک العلماء علامہ کاسانی ؒ کے نام سے مشہور ہیں.... بہت بڑے عالم تھے.... ان کے زمانہ میں ایک دوسرے علامہ سمرقندی نے ایک کتاب لکھی جس میں اسلامی احکام "طہارت" سے لے کر "میراث" تک تمام مسائل جمع کر دیئے ان کی صاحبزادی جن کا نام فاطمہ تھا وہ بھی بہت بڑی فقیہہ تھیں، تاریخ میں آتا ہے کہ وہ اپنے حسن و جمال میں یکتا تھیں اور ان کے رشتے بڑے بڑے امراء کی طرف سے آتے تھے.... علامہ سمرقندیؒ نے یہ طے کیا کہ میں نے جو فقہ کی کتاب لکھی ہے اس کی جو بہترین شرح لکھے گا اس سے اس کا نکاح کر دوں گا.... چنانچہ ملک العلماء علامہ کاسانی ؒ نے ان کی کتاب کی شرح لکھنی شروع کی جو "بدائع الصنائع" کے نام سے مشہور ہے.... جب علامہ سمرقندیؒ نے یہ شرح دیکھی تو فرمایا کہ مجھے اس سے بہتر رشتہ نہیں ملے گا.... چنانچہ انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح علامہ کاسانی ؒ سے کر دیا.... اب جب علامہ کاسانی ؒ سے نکاح ہو گیا تو علامہ سمرقندیؒ خود فقیہ، بیٹی فقیہ اور داماد بھی فقیہ یہاں تک کہ جب کوئی فتویٰ آتا تو تینوں کے دستخط سے فتویٰ جایا کرتا تھا.... (پردہ ضرور کرو نگی)

تو مجھے دیکھنے کا اہل نہیں

شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے خواب میں آنا بند کر دیا اس کے بعد میں نے دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا کیا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو مجھے دیکھنے کا اہل نہیں ہے۔ کیونکہ لوگوں کو ہمارے اسرار سے آگاہ کر دیتا ہے۔ اور وقعہ یہ تھا کہ میں نے اپنے ایک بھائی سے اپنا کچھ خواب بیان کیا تھا۔ پھر میں نے توبہ کی اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

سودخوری کے سیلاب کا دور

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً لوگوں پر ایسا دور بھی آئے گا جبکہ کوئی شخص بھی سود سے محفوظ نہیں رہے گا چنانچہ اگر کسی نے براہ راست سود نہ بھی کھایا تب بھی سود کا بخار یا غبار (یعنی اثر) تو اسے بہر صورت پہنچ کر ہی رہے گا (گو اس صورت میں براہ راست سودخوری کا مجرم نہ ہو لیکن پاکیزہ مال کی برکت سے تو محروم رہا۔)'' (مشکوٰۃ شریف)

ادب کی حقیقت

''علم کا زیور ادب ہے اور ادب ان احتیاطی افعال اور تقوائے اعمال کا نام ہے جو افعال شرعیہ کی حفاظتی اور انتہائی حدود سے متعلق ہوں۔ پس ادب کا ابتدائی درجہ تو یہ نصوص شرعیہ کی عبارت پر عمل کرنا ہے اور اس کا آخری درجہ وہ ہے جو اس عمل کی مشق و تکرار سے انہی نصوص کی دلالت و اشارہ اور اقتضاء سے ذہن پر منکشف ہو اور اگر ظواہر نصوص کے تعبیری حکم کو فتویٰ کہا جائے گا تو اس دلالتی اشارتی اور اقتضائی حکم کو تقویٰ کہا جائے گا۔ پس صحیح معنی میں ایک متادب اسی وقت ادب دان بنتا ہے جبکہ عملی طور پر اس کے سامنے ادب کے یہ تمام ظاہری و باطنی اور فتوائے و تقوائے احکام اور حدود موجود ہوں اور دل کی آمادگی اور امنگ سے ان پر عمل پیرا ہو یہاں تک کہ انجام کار ادب کی ذوقی حدود بھی اس پر منکشف ہو جائیں''۔ (جواہر حکمت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن عطاء فرمایا

شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ میں اپنے لعاب دہن ڈال دیا۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لعاب دہن کا کیا فائدہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب مرحمت فرمایا کہ اس کے بعد تو جس مریض کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالے گا وہ ضرور تندرست ہو جائے گا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

حسن تربیت کا ایک نمونہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مرتبہ ایک خاتون نے بچے کو اپنی طرف بلانے کے لیے کوئی وعدہ کیا آؤ میں تمہیں فلاں چیز دوں گی' یہ دیکھ کر وہ بچہ آ گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے پوچھا کہ تم نے جو اس بچے کو بلانے کے وقت کچھ دینے کا وعدہ کیا ہے کیا کچھ دینے کا ارادہ تھا یا ویسے ہی بہلانے کے لیے کہا تھا.... اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو کھجور دینے کا ارادہ رکھتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارا اس کو کچھ دینے کا ارادہ نہ ہوتا تو تمہیں جھوٹ بولنے کا بھی گناہ ہوتا اور وعدہ خلافی کرنے کا بھی اور یہ دوگنا گناہ ہے.... (پردہ ضرور کرو نگی)

حضرت واسطی رحمہ اللہ

فرمایا: خلقِ عظیم کی علامت یہ ہے کہ نہ وہ کسی سے جھگڑے اور نہ لوگ اس سے جھگڑنے پائیں جس کی وجہ حق تعالیٰ کی غایت معرفت ہے (کہ اس معرفت کی وجہ سے ان قصوں فرصت ہی نہیں ہوتی۔

حضرت علامہ شعرانی رحمہ اللہ

فرمایا: حسن خاتمہ کی حقیقت یہ ہے کہ مرتے ہوئے مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان ہو۔ اور سوء خاتمہ یہ ہے کہ مرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ برا گمان ہو۔

والدین کا مقام

میرے بھائیو اور نو جوان ساتھیو! ذرا سوچو تو سہی اور ذرا عقل سے تو کام لو کہ تم آج بڑے ہو کر سمجھدار ہو کر کس کو ناراض کر رہے ہو.... ان ماں باپ کو جنہوں نے تمہاری خاطر تمہارے بچپن میں ہر طرح طرح کی مشقتیں اور تکلیفیں اٹھائیں....

دوستو! جب بچہ پیٹ میں ہوتا ہے تو ماں کو کمزوری پر کمزوری بڑھتی چلی جاتی ہے.... کھانے پینے کا سلسلہ بھی منقطع ہو جاتا ہے، سوکھ کر پیلی پڑ جاتی ہے.... اور خون جگر سے اس بچے کو پروان چڑھاتی ہے.... جب وہ پھول سا بچہ وجود میں آتا ہے....

حدیث میں آتا ہے کہ ولادت کے وقت، جو ماں کو تکلیف ہوتی ہے اس تکلیف کو اس کے اور اللہ کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا.... ماں بچے کیلئے تین تکلیفیں تو ایسی برداشت کرتی ہے کہ دنیا میں اس کی مثال نہیں مل سکتی، ایک تو حمل کے زمانے کی دوسری ولادت (یعنی بچہ کی پیدائش) کے وقت کی.... اور تیسری دودھ پلانے کی....

جمعۃ المبارک کی مقبول گھڑی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ وقت جس کی جمعہ میں امید و انتظار کیا جاتا ہے، اسے عصر سے لے کر مغرب تک تلاش کرو، اور وہ ایک مٹھی کے برابر ہے.... (مجمع الزوائد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جمعہ کے دن سولہ گھنٹے ہیں، اس میں ایک ایسا وقت ہے جس میں جو دعا کی جاتی ہے قبول ہو جاتی ہے اسے آخر وقت عصر کے بعد تلاش کرو.... (ترغیب صفحہ ۴۹۵، نسائی ابوداؤد صفحہ ۱۵۰)

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

''اے اللہ! میں آپ سے معافی مانگتا ہوں.... تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دینے والی چیز کو دور کیا اور مجھے عافیت عطا فرمائی....''

اختلاف وانتشار

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! بے شک اس امت کا اول حصہ بہترین لوگوں کا ہے اور پچھلا حصہ بدترین لوگوں کا ہوگا جن کے درمیان باہمی اختلاف وانتشار کارفرما ہوگا' پس جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کی موت اس حالت پر آنی چاہئے کہ وہ لوگوں سے وہی سلوک کرتا ہو جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے''۔ (کنز العمال)

ایسی زندگی سے موت بہتر

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب تمہارے حاکم نیک اور پسندیدہ ہوں' تمہارے مالدار کشادہ دل اور سخی ہوں اور تمہارے معاملات باہمی (خیر خواہانہ) مشورے سے طے ہوں تو تمہارے لئے زمین کی پشت اسکے پیٹ سے بہتر ہے (یعنی مرنے سے جینا بہتر ہے) اور جب تمہارے حاکم شریر ہوں' تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں (کہ بیگمات جو فیصلہ کردیں وفادار نوکر کی طرح تم اس کو نافذ کرنے لگو) تو تمہارے لئے زمین کا پیٹ اسکی پشت سے بہتر ہے (یعنی ایسی زندگی سے مرجانا بہتر ہے۔) (جامع ترمذی)

بچے کا ذہن کورا کاغذ ہے

یادرکھیں! ماں کی گود میں جو بچہ ہوتا ہے اس کا ذہن سادہ ہوتا ہے جو نقش چاہو اس میں ڈال دو.... اگر آپ نے جھوٹ و وعدہ خلافی کا نقش یا خیانت و بددیانتی کا نقش ڈالا تو وہی پختہ ہوجائے گا.... اسی طرح آپ چاہیں تو اچھے اخلاق و آداب کا نقش ذہن نشین کرا دیں.... لہٰذا ماں کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو صحیح دین کے مطابق تعلیم دے اور ان کی بہترین تربیت کرے.... (پردہ ضرور کرونگی)

غیبت سے چارہ نہ ہوتو یہ عمل کرو

سیدی شیخ المواہب شاذلی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ۸۲۵ھ میں جامعہ ازہر کی چھت پر دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارت میرے قلب پر رکھا اور فرمایا اے میرے بیٹے غیبت حرام ہے۔ کیا تو نے اللہ کا قول و لا یغتب بعضکم بعضا (نہ غیبت کریں بعض تمہارے بعض کی) نہیں سنا۔ میرے پاس اس وقت ایک جماعت بیٹھی تھی اس نے بعض لوگوں کی غیبت کی تھی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم کو غیبت سے چارہ نہ ہوتو سورۂ اخلاص (قل ہواللہ شریف) اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس) پڑھو اور ان کا ثواب اس شخص کی نذر کردو جس کی غیبت ہوئی۔ کیونکہ غیبت و ثواب متوارث و متوافق ہو جائے گا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

پردہ....حیاء وغیرت کا تقاضا

کتاب شرعی پردہ میں لکھا ہے: جو عورت خوشبو لگا کر باہر نکلی وہ بمنزلہ زنا کار کے ہے گویا اس نے زنا کرلیا اور زنا کا راستہ صاف کردیا حتی کہ بعض روایات میں یہاں تک بھی ہے وہ گھر آ کر غسل کرے اس نے ناپاکی کا راستہ اختیار کیا....

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اجنبیہ عورت سے نگاہ بچائے اور نگاہ کو روک لے تو حق تعالیٰ اس کے قلب میں وہ علم و معرفت پیدا فرمائیں گے جو پہلے سے اسے حاصل نہ ہوگا معلوم ہوا کہ علوم کا راز عفت و پاک نگاہی میں مضمر ہے اور جہل بدنگاہی اور بے حیائی میں ہے....جو بے پردگی کا ثمرہ ہے....(شرعی پردہ)

ڈاڑھ اور ہر قسم کے درد کیلئے

ایک تختی پر ریت پھیلا کر ا ب ج د ہ وز لکھے پھر پہلے حرف پر کیل رکھ کر ایک بار فاتحہ پڑھے۔ پھر دوسری پر دوبارہ۔ اسی طرح بڑھاتا جائے۔ درد جاتا رہیگا اور جتنے درد ہیں سب کیلئے مفید ہے۔

مصیبتیں کیوں آتی ہیں؟

قرآن کریم میں واضح فرمایا گیا ہے کہ انسانوں پر جو کوئی سختی اور مصیبت پیش آئے اس کا سبب قریب یا بعید بندوں ہی کے اعمال وافعال ہوتے ہیں....اس کو اس مثال سے سمجھئے کہ جیسے ایک آدمی غذا وغیرہ میں احتیاط نہ کرنے سے بیمار پڑ جاتا ہے یا بعض اوقات ہلاک ہو جاتا ہے....اسی طرح یہی حال روحانی اور باطنی بدپرہیزی اور بدتدبیری کا ہے....گویا دنیا کی ہر مصیبت خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی بندوں ہی کے اعمال ماضیہ کا نتیجہ ہوتا ہے....بندوں کے اعمال بد اور جرائم کے مقابلہ میں نزول مصیبت کا موازنہ کیا جائے تو اللہ کی رحمت آشکارہ ہوتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ جو ہر چیز پر قادر ہے اگر ہماری بداعمالیوں کے مطابق مصیبتوں کا نزول فرمائے تو روئے زمین پر کوئی بھی انسان باقی نہ رہے....یہ معاملہ تو گنہگاروں کے ساتھ ہے لیکن حضرات انبیاء علیہم السلام پر بھی دنیا میں جو مصائب آئے ہیں اس کے بارہ میں حکیم الامت حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام پر جو بلائیں آئیں وہ گو صورۃً مصیبت ہیں لیکن حقیقۃً مصیبت نہیں بلکہ وہ نعمتیں ہیں کہ وہ ان سے پریشان نہیں ہوتے بلکہ اپنے اعمال واحوال اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں ترقی کا مشاہدہ کر کے اس پر راضی رہتے ہیں....

گناہگاروں کیلئے مصیبت بھی کس طرح نعمت بن سکتی ہے سنئے....حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے....مومن بندہ کو جو سختی اور مصیبت پہنچتی ہے اللہ اس کو مومن کے گناہ کا کفارہ کر دیتے ہیں یہاں تک کہ اگر کوئی کانٹا بھی لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس مومن کی کسی نہ کسی خطا کا کفارہ بنا دیتا ہے....

مصائب دنیوی پر صبر کرنے والے کو کس قدر اجر وثواب ملتا ہے صحیح حدیث میں ہے کہ صابر بندوں کو صبر کے بدلے آخرت میں جو نعمتیں ومرتبے عنایت ہونگے ان کو دیکھ کر عافیت میں زندگی گزارنے والے تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں اللہ کیلئے قینچی سے ہماری بوٹیاں کاٹی جاتیں اور آج ہمیں بھی صبر کے درجات ہاتھ آتے....

ہر مسلمان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے عافیت اور راحت کا سوال کرنا چاہئے لیکن اگر کبھی کوئی مصیبت آ جائے تو یہ سمجھ کر صبر کر لیا جائے کہ ان کی وجہ سے میرے گناہ معاف

ہونگے اور آخرت میں اجر وثواب ملے گا.... دنیا کی زندگی خوشی اور غم دونوں سے مرکب ہے.... غم اور پریشانی کی حالت میں اگر اللہ کے شکر کے کلمات زبان سے نکل رہے ہیں تو سمجھ لیجئے یہ پریشانی ہمارے حق میں رحمت ہے اور اگر خدانخواستہ پریشانی کی حالت میں ناشکری کے کلمات اور بے صبری کا مظاہرہ ہو تو سمجھ لیں پریشانی ہمارے حق میں واقعۃً پریشانی ہے اور مومن آدمی کا صبر سے خالی ہونا ہر مصیبت سے بڑھ کر مصیبت ہے....

ہم میں سے ہر شخص یہ سوچ کر اپنا محاسبہ کرے کہ آج ہمارے اوپر جو مصائب و پریشانیاں مسلط ہیں ان کی وجہ میرے گناہ تو نہیں....

یقیناً اپنے گناہ ہی نظر آئیں گے اسلئے خوب استغفار کیجئے معنی کا خیال کر کے.... یعنی اے اللہ مجھے معاف فرما.... یہ اٹھتے بیٹھتے اپنے اوپر لازم کر لیجئے.... ان شاء اللہ مصیبتیں دُور ہونگی اور زندگی پُرسکون ہو جائیگی....

کسی طرح کا کام اٹکنا

بارہ روز تک روز اس دعا کو بارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر ہر روز دعا کیا کرے.... ان شاء اللہ کیسا ہی مشکل کام ہو پورا ہو جائے گا یَا بَدِیْعُ العَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یابَدِیْعُ....

ڈاڑھ اور ہر قسم کے درد کیلئے

ایک تختی پر ریت پھیلا کر اب ج د ہ وز لکھے پھر پہلے حرف پر کیل رکھ کر ایک بار سورۃ فاتحہ پڑھے.... پھر دوسری پر دوبارہ.... اسی طرح بڑھاتا جائے.... درد جاتا رہیگا.... اور جتنے درد ہیں سب کیلئے مفید ہے....

ہر رنج و غم دور کرنے کا بہترین نسخہ

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

عشاء کی نماز کے بعد ایک سو ایک مرتبہ پڑھنے سے ہر رنج و غم دور کرنے کے لئے غیب سے مدد کا دروازہ کھلتا ہے....

مولانا عبدالرحمٰن جامی کا مقام

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی نے اپنی ایک مشہور نعت کہی پھر حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے تو ارادہ تھا کہ روضہء اطہر (علی صاحبہا صلوۃ وسلاماً) کے پاس کھڑے ہوکر اس کو پڑھیں گے۔ حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ معظمہ نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ان کو ہدایت کی کہ جامی کو مدینہ منورہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کرادی۔ مگر حضرت جامی پر جذب وشوق اس قدر غالب تھا کہ چھپ کر مدینہ طیبہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکہ نے دوبارہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر مکہ مکرمہ نے آدمی دوڑائے جو مولانا جامی کو راستہ سے پکڑ لائے اور جیل میں ڈال دیا۔ امیر مکہ مکرمہ نے اس پر تیسری مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں ہے۔ بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو میری قبر پر کھڑے ہوکر پڑھنے کا ارادہ کررہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لیے میرا ہاتھ نکلے گا جس سے فتنہ ہوگا۔ اس پر شیفتہ رسول حضرت مولانا جامی کو جیل خانہ سے نکالا اور بے حد اعزاز واکرام کیا گیا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

شاہ جی کا ظریفانہ جواب

ایک سفر میں ایک ذمہ دار پولیس افسر نے حضرت امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاریؒ سے سوال کیا:.... ''شاہ جی! اجازت ہو تو ایک بات پوچھو'' ہاں بیٹا! کیوں نہیں''

دوسری جماعتوں کے سیاسی اور مذہبی رہنما آئے دن مختلف شہروں میں آتے رہتے ہیں مگر حکومت کی طرف سے ہمیں کوئی ایسی ہدایت نہیں ملتی کہ ہم ان کو واچ (نگرانی) کریں لیکن جیسے ہی آپ کسی شہر میں پہنچتے ہیں ایک دم سے تاریں ہلنے لگتی ہیں.... یہ کیوں؟ آپ نے برجستہ کہا:.... ''بھائی! جب کوئی ہیجڑا گھر میں آجائے تو کوئی عورت اس سے پردہ نہیں کرتی.... مگر جیسے ہی کوئی مرد آجائے تو تمام گھر میں پردہ پردہ کا شور مچ جاتا ہے'' اس پر متعلقہ افسر اپنا سا منہ لیکر رہ گیا'' (حیات امیر شریعت)

علامہ سیوطی ۷۵ مرتبہ زیارت نبوی ؐ سے مشرف ہوئے

علامہ حافظ عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی نے تحریر فرمایا ہے کہ میرے پاس ایک فریادی نے درخواست کی کہ میں سلطان قانتبائی کے پاس جا کر اس کی سفارش کروں میں نے اس کو جوابدیا کہ میرے بھائی میں ۷۵ مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہو چکا ہوں۔ سوتے اور جاگتے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض احادیث کی صحت کے بارے میں دریافت کر چکا ہوں۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں سفارشی بن کر آپ کے ساتھ سلطان کے پاس جاؤں تو پھر مجھے زیارت نصیب نہ ہو۔ میں اس شرف کو شرف سلطان پر ترجیح دیتا ہوں۔ (دینی دسترخوان جلداوّل)

اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے اٹھ جانے کا دور

''حسن بصری رحمہ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دست حفاظت کے تحت رہے گی اور اس کی پناہ میں رہے گی جب تک کہ اس امت کے عالم اور قاری، حکمرانوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملائیں گے اور امت کے نیک لوگ (از راہ خوشامد) بدکاروں کی صفائی پیش نہیں کریں گے اور جب تک کہ امت کے اچھے لوگ (اپنے مفاد کی خاطر) برے لوگوں کو امیدیں نہیں دلائیں گے، لیکن جب وہ ایسا کرنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے (سروں سے) اپنا ہاتھ اٹھا لے گا، پھر ان میں کے جبار وقہار اور سرکش لوگوں کو ان پر مسلط کر دے گا جو انہیں بدترین عذاب کا مزا چکھائیں گے اور انہیں فقر و فاقہ میں مبتلا کر دے گا اور ان کے دلوں کو (دشمنوں کے) رعب سے بھر دے گا''۔ (کتاب الرقائق لابن المبارک)

دعا کو لازم کرلو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ دُعا (ہر چیز سے) کام دیتی ہے ایسی (بلا) سے بھی جو کہ نازل ہو چکی ہو اور ایسی (بلا) سے بھی جو کہ ابھی نازل نہیں ہوئی۔ سوائے بندگانِ خدا دُعا کو پلہ باندھو۔ (ترمذی)

بے خود ہونا آسان ہے باخدا ہونا مشکل ہے

حضرت مخدوم قاری امیر نظام الدین المعروف بہ مخدوم شیخ بھیکہ شاہ بھکاری علوی قادری رزاقی ۸۹۰ھ میں کاکوری (یو پی بھارت) میں پیدا ہوئے۔ فرمایا ایک روز لڑکپن میں میں نے کہا کہ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہے جو حرمین شریف جاتے اور واپس آ جاتے ہیں۔ اگر مجھے یہ سعادت نصیب ہوئی تو میں مدت العمر واپس نہ آؤں گا۔ اس کا جواب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں یہ دیا کہ تم جو زیارت کعبہ شریف کر کے واپس جانا نہیں چاہتے تو ایسا نہ کرو تم کو ہندوستان میں رہنا ہے تا کہ تم سے لوگوں کو فائدہ ہو اور تم جو عقد کرو گے اس سے اولاد صالح و باخدا پیدا ہوگی۔ اور یہ فرما کر میرے سر پر ہاتھ رکھا جس سے میرا دماغ ایسا معطر ہوا کہ میں بے خود ہو گیا۔ پھر دست مبارک سے سر کو حرکت دے کر فرمایا کہ بے خود ہونا آسان ہے اور باخود اور باخدا ہونا مشکل ہے۔ بندہ ساقط الخدمت سے معبود کا کام ٹھیک نہیں ہوتا خدا کا شکر ادا کرو جس نے تم کو اسقدر قوی استعداد عطاء فرمائی۔ سات کاملین سے تمہاری تکمیل ہوگی اور اسی وقت مرتبہ احسان کی حقیقت تم پر مکشوف ہوگی۔ پھر دست مبارک سینے پر رکھ کر فرمایا اس کی تفصیل دوسرے وقت پر موقوف ہے اس کے بعد سینے پر سے ہاتھ دائیں جانب اور پھر بائیں جانب پھیر کر کلمہء سابقہ مقرر فرمایا۔ اس کے بعد دست مبارک اٹھا کر یہ آیت پڑھی: **سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.** (دینی دسترخوان جلد اوّل)

دعا کے تین درجے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کوئی دُعا کرے جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ اس دُعا کے سبب اس کو تین چیزوں میں سے ایک ضرور دیتا ہے، یا تو فی الحال وہی مانگی ہوئی چیز دے دیتا ہے اور یا اس کو آخرت کے لیے ذخیرہ کر دیتا ہے اور یا کوئی ایسی ہی بُرائی اُس سے ہٹا دیتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ اس حالت میں تو ہم خوب کثرت سے دُعا کیا کریں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے یہاں اس سے بھی زیادہ عطا کی کثرت ہے۔ (احمد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے دو عمل

حضرت مولانا شمس الدین محمد رومی حضرت مولانا جامی کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کا بیان ہے کہ میری آرزو تھی کہ مجھے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو۔ میری والدہ نے ایک دعا شب جمعہ کو چند بار بالالتزام پڑھنے کو بتائی۔ میں نے یہ بھی سنا تھا کہ جو شخص شب جمعہ تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے گا اس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ غرض یہ دونوں عمل کر کے میں سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ میں گھر سے باہر ہوں اور والدہ میرے انتظار میں ہیں اور فرما رہی ہیں کہ میں تمہاری منتظر ہوں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں رونق افروز ہیں آؤ تمہیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلوں۔ والدہ میرا ہاتھ پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔ میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد ایک اچھا خاصہ مجمع ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تحریر کرا رہے ہیں۔ اور لوگ یہ تحریریں اطراف عالم میں بھیج رہے ہیں۔ حضرت مولانا اشرف الدین عثمان زیارت گاہی جن کا شمار علماء ربانی میں ہوتا ہے لکھ رہے ہین۔ میری والدہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ لڑکا جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی وہ عمر دراز دولت مند اور بزرگ صفات ہوگا۔ کیا یہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب نظر ڈالی اور تبسم فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ وہی لڑکا ہے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

مسجد عبادت گاہ ہے جس کا احترام لازم ہے

انسان کی تخلیق کا مقصد عبادت ہے اور مسجد خاص عبادت گاہ ہے۔ اس تصور سے مسجد میں داخل ہوں تو ان شاء اللہ تمام ضروری آداب کی رعایت بآسانی ہو سکے گی۔ آجکل موبائل ہر شخص کے پاس ہے۔ مسجد میں داخلہ سے پہلے یقین کرلیں کہ ہم نماز کیلئے جارہے ہیں۔ اگر دوران نماز موبائل پر فون آجائے تو خشوع خضوع کی رہی سہی کسر بھی نکل جاتی ہے۔ اسی طرح اپنے کسی قول وفعل سے دوسروں کو تکلیف سے بچانا نہایت ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باجماعت نماز میں امام کیلئے بھی تاکید ہے کہ وہ مختصر نماز پڑھائے تا کہ اجتماعی عمل میں سب کی رعایت ہو سکے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند درہم عنایت فرمائے جو بیدار ہونے پر موجود تھے

احمد بن محمد صوفی فرماتے ہیں کہ میں تین مہینوں تک جنگلوں میں پھرتا رہا یہاں تک کہ میرے جسم کی کھال گل گئی۔ بعدہ میں مدینہ شریف آیا اور سلام عرض کیا اور روضہء اقدس کے پاس سو گیا۔ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احمد تو آ گیا دیکھ تیرا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا میں بھوکا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ کھول۔ جب میں نے ہاتھ کھولا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں چند درہم رکھ دیئے۔ جب میں بیدار ہوا تو وہ درہم میرے ہاتھ میں موجود تھے۔ بازار گیا اور کھانا خرید کر کھایا اور واپس بستی چلا گیا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ اور اتباع سنت

حضرت مدنی رحمہ اللہ آخر میں کافی عرصہ شدید علیل رہے اس دوران مرض گھٹتا بڑھتا رہا۔ ایک مرتبہ مرض بڑھا وہ بھی اس قدر کہ شب و روز یکساں نہایت اضطراب کے عالم میں گذرنے لگے اگرچہ آپ کی لغت میں آرام ایک بے معنی لفظ سے زیادہ اہمیت نہ رکھتا تھا لیکن اب آپ مجبور تھے کہ تمام مشاغل سے کنارہ کشی اختیار فرمائیں اور بستر سے جدا نہ ہوں مگر یہ مجبوری خارجی مشاغل تک محدود تھی لیکن تسبیح وتہلیل، ذکر عبادت کا سلسلہ اب بھی جاری تھا بلکہ اس میں اضافہ ہو گیا تھا۔ سنن و مستحبات تک کی پابندی بدستور تھی کمزوری کا یہ حال تھا کہ بغیر سہارا بیٹھ نہ سکتے تھے مگر غذا کے وقت تکیہ سے علیحدہ ہو جانا ضروری تھا۔ سب کا اصرار ہوتا کہ تکیہ کی ٹیک لگا کر کھانا کھالیں مگر صاف فرما دیتے۔

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ

فرمایا: بندہ سے حق تعالیٰ کے اعراض اور ناراضگی کی علامت یہ ہے کہ تم اس کو لہو ولعب اور شور وشغب میں مبتلا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل پاؤ۔

ایک عجیب واقعہ

ایک صاحب بوڑھے ہوگئے....انہوں نے بیٹے کو اعلیٰ تعلیم دلا کر فاضل بنا دیا' ایک دن صحن میں بوڑھے باپ بیٹھے ہوئے تھے' ایک کوا آیا اور گھر کی دیوار پر' آ کر بیٹھ گیا' باپ نے بیٹے سے پوچھا کہ بیٹا! یہ کیا چیز ہے؟ بیٹے نے کہا: کہ ابو جان یہ کوّا ہے' تھوڑی دیر کے بعد پھر پوچھا کہ بیٹا! یہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ ابو جان یہ کوّا ہے.....جب تھوڑی دیر ہوگئی تو پھر باپ نے پوچھا کہ بیٹا یہ کیا چیز ہے؟ بیٹے نے کہا ابو جان ابھی تو آپ کو بتایا تھا کہ کوّا ہے....تھوڑی دیر گزرنے کے بعد پھر باپ نے پوچھا بیٹا! یہ کیا چیز ہے؟ اب بیٹے کے لہجے میں تبدیلی آ گئی' اور جھڑک کر کے کہا کہ ابو جی کوّا ہے کوّا....پھر تھوڑی دیر کے بعد باپ نے پوچھا بیٹا کیا ہے؟ اب بیٹے سے نہ رہا گیا' اس نے کہا کہ آپ کے سمجھ میں نہیں آتی ہے بار بار ایک بات کو پوچھے چلے جاتے ہیں....اس طرح سے بیٹے نے باپ کو ڈانٹا....تھوڑی دیر کے بعد اس کے والد اپنے کمرے میں اٹھ کر گئے اور ایک پرانی ڈائری نکال کر لائے اور اس ڈائری کا ایک صفحہ کھولا اور بیٹے کو ڈائری دی....

چنانچہ اس نے پڑھا' تو اس میں یہ لکھا تھا کہ آج میرا بیٹا صحن میں بیٹھا ہوا تھا اور میں بھی بیٹھا ہوا تھا....اتنے میں ایک کوّا آ گیا تو بیٹے نے مجھ سے 25 مرتبہ پوچھا' ابو جان یہ کیا ہے؟ تو میں نے اس کو 25 مرتبہ جواب دیا کہ بیٹا یہ کوّا ہے....اس کے پڑھنے کے بعد باپ نے بیٹے سے کہا بیٹا دیکھو! باپ اور بیٹے میں یہ فرق ہے....جب تم بچے تھے تو تم نے مجھ سے 25 مرتبہ پوچھا تھا اور میں نے بالکل اطمینان سے جواب دیا تھا اور آج جب میں نے تم سے صرف 5 مرتبہ پوچھا تو تمہیں برداشت بھی نہ ہوا اور اتنا غصہ آ گیا....

میرے دوستو! اس واقعہ سے آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ بیٹے کو باپ کے احسان یاد نہیں رہتے وہ سب احسان بھول جاتا ہے....

وضو شروع کرنے کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ''میں اللہ تعالیٰ جو بہت مہربان اور بڑے رحم والے ہیں کے نام سے (وضو) شروع کرتا ہوں....''

محبت رسول میں اپنے بچے کا قتل

شیخ عبدالقادر قوصی متوفی تقریباً (۷۰۰ھ) کا اتباع سنت میں یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ اپنے اکلوتے بارہ سال کے بیٹے کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ کھانے میں لوکی بھی تھی۔ فرمایا بیٹا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لوکی بہت مرغوب تھی۔ بیٹے کی زبان سے کہیں یہ نکل گیا کہ یہ تو ایک گندی چیز ہے۔ حضرت شیخ یہ الفاظ برداشت نہ کر سکے کہ ان میں شان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تحقیر پائی جاتی ہے۔ اور اسی وقت تلوار سے بیٹے کا سر قلم کر دیا۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند کو اپنے بیٹے کی جان سے بھی عزیز سمجھا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

ایک انگلستانی خاتون کی حسرت

انگلستان کی ایک شریف عورت نے بصد حسرت وندامت اپنے ملک کی عورتوں کے متعلق ایک مقالہ لکھا جس کا ترجمہ مصر کے ماہنامہ ''المنار'' میں شائع ہوا جس میں یہ تھا کہ ''انگلستان کی عورتیں اپنی عفت اور عصمت کھو چکی ہیں اور ان میں بہت کم ایسی ملیں گی جنہوں نے اپنے دامن عصمت کو حرام کاری کے دھبہ سے آلودہ نہ کیا ہو ان میں شرم وحیاء نام کو بھی نہیں اور ایسی آزادانہ زندگی بسر کرتی ہیں کہ اس ناجائز آزادی نے ان کو اس قابل نہیں رہنے دیا کہ ان کو انسانوں کے زمرہ میں شامل کیا جائے ہمیں سرزمین مشرق کی مسلمان خواتین پر رشک آتا ہے جو نہایت دیانت اور تقویٰ کے ساتھ اپنے شوہروں کے زیر فرمان رہتی ہیں اور ان کی عصمت کا لباس گناہ کے داغ سے ناپاک نہیں ہوتا وہ جس قدر فخر کریں بجا ہے اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ اسلامی احکام شریعت کی ترویج سے انگلستان کی عورتوں کی عفت کو محفوظ رکھا جائے....'' (پردہ ضرور کرونگی)

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

فرمایا: کام کا وقت جوانی کا زمانہ ہے جواں مرد وہ ہے جو اس وقت کو ضائع نہ کرے اور فرصت کو غنیمت جانے۔

فرمایا: طریقت اور شریعت ایک دوسرے کی عین ہیں اور بال بھر ان کے درمیان فرق نہیں ہے۔ فرق صرف اجمال اور تفصیل اور استدلال اور کشف کا ہے، جو کچھ شریعت کے مخالف ہے مردود ہے۔

خسرہ کے لیے نسخہ اور وظیفہ

ایک شخص کو خسرہ نکلا اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر اپنا مرض بیان کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تھوڑا سا انگوری سرکہ، تھوڑا اصلی شہد اور قدرے پڑھا ہوا روغن زیتون لے کر ان سب کو ملا لیں اور سارے بدن پر اس کی مالش کر۔ اس نے ایسا ہی کیا اور بحکم الٰہی شفا پائی۔ پڑھا ہوا زیتون کا تیل اس طرح تیار کیا جاتا ہے۔ کہ روغن زیتون کسی صاف برتن میں رکھے اور اسے کسی چیز سے ہلاتا جائے اور پڑھتا جائے۔ سورۂ توبہ کی آخری آیات **لقد جاء کم رسول.....رب العرش العظیم** تک اور سورۂ حشر کی آخری آیات **لو انزلنا هذا القرآن... و هو العزیز الحکیم** پھر سورۂ اخلاص اور معوذتین یعنی **قل اعوذ برب الفلق** اور **قل اعوذ برب الناس** پڑھ کر دم کرے۔ بس پڑھا ہوا روغن زیتون تیار ہے۔ اس تیل کی بدن پر مالش تمام بیماریوں کو دور کرتی ہے۔ اگر کسی درد کی تکلیف زیادہ ہو تو تھوڑی دیر دھوپ میں بیٹھے اور درد کی جگہ اس تیل کی مالش کرے۔ اور پھر تھوڑی سی مصطگی اور کلونجی کوٹ کر درد کی جگہ رکھے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا دور

''حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مومن مسلمانوں کی جماعت کے لئے دعا کرے گا مگر قبول نہیں کی جائے گی' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو اپنی ذات کے لئے اور اپنی پیش آمدہ ضرر ریات کے لئے دعا کر' میں قبول کرتا ہوں' لیکن عام لوگوں کے حق میں قبول نہیں کروں گا' اس لئے کہ انہوں نے مجھے ناراض کر لیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ میں ان سے ناراض ہوں۔'' (کتاب الرقائق)

کشادگی رزق کیلئے

یَامُغْنِیُ کا ورد گیارہ سو مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد اول آخر درود شریف گیارہ بار، وسعت رزق کیلئے بہت ہی مفید ہے۔ (مقالات حکمت)

سورۃ فاتحہ ہر بیماری سے شفا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر جہاد میں گئے ہوئے تھے، دوران سفران کا گذر ایک عرب قبیلہ پر ہوا جن سے انہوں نے عرب روایات کے مطابق اپنی مہمان نوازی کی درخواست کی لیکن انہوں نے کسی وجہ سے انکار کر دیا، اسی دوران اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے ڈس دیا جس سے وہ بیمار ہو گیا اس پر اس قبیلہ کے لوگوں نے صحابہ کی اس جماعت سے دریافت کیا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو ان کا علاج کرے اور کچھ پڑھ کر ان پر دم کرے، اس پر صحابہ نے فرمایا کہ اس کا علاج تو ہم جانتے ہیں لیکن چونکہ آپ نے ہماری مہمان نوازی سے انکار کیا ہے اس لیے جب تک آپ ہمیں کچھ معاوضہ کا وعدہ نہ کریں ہم اس کا علاج نہیں کر سکتے بالآخر وہ لوگ اس سردار کے علاج کے عوض ان کو تین بکریاں دینے پر راضی ہو گئے، حضرت ابوسعید خدری نے سات مرتبہ صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر اس سردار پر دم کیا اور وہ شخص شفایاب ہو گیا، اس واقعہ کی اطلاع حضور علیہ السلام کو ہوئی تو آپ نے فرمایا تم نے جو کیا اچھا کیا۔ (ابی داؤد)

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص سونے کا ارادہ سے لیٹے اور سورۃ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد پڑھ کر اپنے اُوپر دم کر لے' موت کے سوا ہر بلا سے امن پاوے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ سورہ فاتحہ ثواب میں دوتہائی قرآن کے برابر ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ عرش کے خاص خزانہ سے مجھ کو چار چیزیں ملی ہیں کہ اور کوئی چیز اس خزانہ سے کسی کو نہیں ملی۔ ۱۔ سورہ فاتحہ۔ ۲۔ آیۃ الکرسی۔ ۳۔ بقرہ کی آخری آیات۔ ۴۔ سورہ کوثر۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ابلیس کو اپنے اوپر نوحہ اور زاری اور سر پر خاک ڈالنے کی چار مرتبہ نوبت آئی۔ اوّل جبکہ اس پر لعنت ہوئی' دوسرے جبکہ اس کو آسمان سے زمین پر ڈالا گیا۔ تیسرے جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی۔ چوتھے جبکہ سورہ فاتحہ نازل ہوئی۔

برودت معدہ کے لیے نسخہ

ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو برودت معدہ کا یہ نسخہ تعلیم فرمایا۔ شہد ڈیڑھ اوقیہ، کلونجی دو درم، انیسون دو درم، سبز پودینہ ڈیڑھ اوقیہ، خرفہ آدھا درم، لونگ آدھا درم، تھوڑے سے لیموں کے چھلکے اور تھوڑا سا سرکہ۔ سب کو ایک جگہ کر کے آگ پر پکائے اور پھر تھوڑا تھوڑا کر کے کھائے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

طاعون سے حفاظت کے لیے درود شریف

مولانا شمس الدین کیشی کے زمانہ میں جب وبائے طاعون پھیلی تو آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جس کی برکت سے طاعونی وبا سے محفوظ رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی یہ درود مجھ پر بھیجے گا طاعون اور دیگر وباؤں سے محفوظ رہے گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ بَعَدَدِ کُلِّ دَآءٍ وَدَوَآءٍ. (دینی دسترخوان جلد اوّل)

عصمت رفتہ کا افسوس

انگلستان کی ایک شریف عورت نے بصد حسرت وندامت اپنے ملک کی عورتوں کے متعلق ایک مقالہ لکھا ہے جس کا ترجمہ مصر کے ماہنامہ ''المنار'' میں شائع ہوا ہے اس نے لکھا کہ انگلستان کی عورتیں (بے پردگی کی بنا پر) اپنی عفت اور عصمت کھو چکی ہیں ان میں سے بہت کم ایسی ملیں گی جن کا دامن عصمت حرام کاری سے آلودہ نہ ہوا ہو....ان میں شرم وحیا نام کو بھی باقی نہیں اور ایسی آزادانہ زندگی بسر کرتی ہیں کہ اس ناجائز آزادی نے ان کو اس قابل نہیں رہنے دیا کہ ان کو انسانوں کے زمرہ میں داخل کیا جائے ہمیں سرزمین مشرق (پاکستان....ہندوستان....افغانستان وغیرہ) کی مسلمان خواتین پر رشک آتا ہے کہ جو نہایت دیانت اور تقویٰ کے ساتھ اپنے شوہروں کے زیر فرمان رہتی ہیں اور ان کی عصمت کا لباس گناہ کے داغ سے ناپاک نہیں ہوتا وہ جس قدر فخر کریں بجا ہے اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ اسلامی احکام کی ترویج سے انگلستان کی عورتوں کی عفت کو محفوظ رکھا جائے....(المنار)

دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا دور

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے' تمہیں نیکی کا حکم کرنا ہوگا اور برائی سے روکنا ہوگا ورنہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر کوئی عذاب نازل فرمائیں' پھر تم اللہ سے اس عذاب کے ٹلنے کی دعائیں بھی کرو گے تو قبول نہ ہوں گی''۔ (جامع ترمذی)

خلل دماغ کے لیے نسخہ

ایک بزرگ کے سر میں دوخہ (بیماری جسے خلل دماغ کہتے ہیں) پیدا ہوگیا۔ انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر اپنا مرض بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خرفہ، سونٹھ، لونگ، بالچھڑ اور جائفل ہر ایک ڈیڑھ درم، ارکلونجی دو درم لے کر سب کو ملا کر پیس لے اور تھوڑے پانی میں جوش دے جب خوب پک جائے تو شہد ڈال کر قوام بنا لے۔ پھر اس قوام میں تھوڑا لیموں نچوڑ کر پی لے۔ اس بزرگ نے ایسا ہی کر کے استعمال کیا اور شفا پائی۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

بے حیائی و بے باکی و بے غیرتی

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آج کل بے پردگی کی زہریلی ہوا چل رہی ہے.... بڑی ہی خطرناک چیز کی طرف مخلوق جاری ہے.... اس کے نتائج نہایت ہی خراب نکلیں گے بے حیائی کا بازار تو پہلے ہی سے کھلا ہوا تھا اب بیباکی بھی شروع ہوگئی ہے اور غضب یہ ہے کہ قرآن و حدیث سے اس پر استدلال کرتے ہیں (یعنی بے پردگی کے جواز پر) جو سراسر دین کی تحریف ہے.... یہ سب بے حیائی کے کرشمے ہیں.... بڑے ہی فسق و فجور اور الحاد کا زمانہ ہے.... چاروں طرف سے دین پر حملے ہو رہے ہیں ہر شخص ماشاء اللہ نفسانیت پر اترا ہوا ہے.... جانوروں کی طرح آزاد ہے.... بالکل بے مہار ہیں جو چاہے کریں.... کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں.... برے کام اچھے سمجھے جا رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ دنیا سے خیر و برکت رخصت ہوگئی.... آئے دن ارضی و سماوی (زمین و آسمان سے) بلاؤں کا ظہور ہو رہا ہے لیکن عبرت پھر بھی نہیں.... حق تعالیٰ سب کو ہدایت فرمائیں.... (مواعظ اشرفیہ)

جیب اور پیٹ کا دور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک دور آئیگا جس میں آدمی اہم مقصد شکم پروری بن جائیگا اور خواہش پرستی اسکا دین ہوگا"۔ (کتاب الرقائق لابن المبارک)

اورادووظائف

ہمارے اوراد و وظائف بے جان ہیں...... اس میں جان کہاں سے آئے...... یہ بھی اللہ تعالیٰ سے کہو...... اللہ! ہماری عبادت بے روح ہیں...... اور ہم اس میں روح بھی پیدا نہیں کر سکتے لیکن آپ ہر چیز پر قادر ہیں...... اس میں روح پیدا فرمادیجئے۔ (ارشادات عارفی)

کل سلوک

انسان کو چاہیے کہ کوئی بات ایسی نہ کرے کہ...... جس سے دوسرے کو تکلیف اور اذیت پہنچے...... یہ کل سلوک ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

انسان کے عناصر اربعہ

انسان کے عناصر اربعہ میں سے ایک عنصر...... ''مادہ''...... مٹی ہے اور اس کی خاصیت قبض و بخل ہے...... اور یہی قابض و بخیل مادہ انسان کا جزو اعظم ہے...... تو جبلی طور پر اس کے نفس میں پہلا خلق یہی بخل و قبض کا سرایت کرتا ہے...... اور ظاہر ہے...... قبض و بخل جس کا منشاء حرص و طمع ہے...... محتاجگی اور غلامی پیدا کرتے ہیں...... غناء اور استغناء سے انہیں...... کوئی واسطہ نہیں کیونکہ بخیل اول تو خود اُس شی کا محتاج ہوتا ہے...... جس میں بخل ظاہر ہو پھر اس شخص کا محتاج ہوتا ہے...... جس کی شے ہے پھر اس کی عطا کا محتاج ہوتا ہے جس کی بدولت یہ شے اس کے پاس آئی ہے...... پھر اگر معطی عطا اور عطیہ نہ ہو تو یہ بخیل اس درجہ محتاج ہوتا ہے...... کہ اپنی بخل کا پوری طرح اظہار نہیں کر سکتا''...... مادی یا رذائل نفس کے چار اصول نکل آتے ہیں...... قبض و بخل، تعلّی و ترفع، شہرت پسندی و انتشاریت...... عدم ضبط نفس یعنی حرص و ہوا...... یہیں سے استغنا اور خود داری کے اصول پر بھی روشنی پڑتی ہے...... کہ وہ ان اخلاق چارگانہ کی ضد ہو سکتے ہیں...... چنانچہ قبض و بخل کی ضد سخاوایثار ہے کبر ونخوت کی ضد تواضع وفروتنی ہے...... شہرت پسندی اور نام آوری کی ضد اخفاء اور تستر ہے...... حرص و ہوا اور بکھر پڑنے کی ضد ضبط نفس اور قناعت ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

حقیقی ذاکر کون ہے؟

اگر دل میں تسبیح کا اثر ہوتا...... تو اتنا عرصہ تسبیح پڑھتے ہوئے ہوگیا پھر کیا بات ہے...... یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف تجھ سے کیوں صادر ہو رہا ہے...... کہ کسی نے تم کو گالی دیدی ...... یا اور کوئی ذرا خلاف طبیعت بات کہدی...... تو لڑنے کیوں لگا اور دوبدو جواب کیوں دینے لگا...... تیری زبان پر گالی کیوں آئی...... تو نے بیوی کو گالی کیوں دی...... بیٹے کو گالی کیوں دی؟...... معلوم ہوگیا کہ یہ تیری تسبیح بس زبان تک ہے...... گلے میں اٹک گئی...... ابھی نیچے نہیں اُتری...... اگر نیچے اترتی تو دل کے اندر پہنچتی اور پھر تیرے اندر اطاعت کاملہ ہوتی...... جب اطاعت نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ تسبیح دل میں اتری ہوئی نہیں ہے...... تو سمجھ لیجئے کہ اصل ذکر اطاعت کاملہ کا نام ہے چاہے...... زبان پر ذکر ہو چاہے نہ ہو...... حق تعالیٰ کا ذکر دھیان دل میں ہو چاہے نہ ہو...... مگر جس موقع پر جس اطاعت کو صحیح طریقہ سے کمال درجہ پر کرنا چاہیے...... تھا وہ ہے تو ذکر ہے اور اگر یہ نہیں ہے...... تو اگرچہ زبان پر ذکر ہے ...... مگر دل ذاکر نہیں ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

باطن کی حفاظت کا تالہ

ظاہری وضع قطع صلحا کی رکھنا باطن کی حفاظت کا تالہ ہے...... جس طرح دکان کے اندر مال ہو...... اور باہر دروازہ میں تالہ نہ ہو تو چور حملہ کرتا ہے...... اور اندر کے مال کی خبر نہیں اسی طرح ظاہری وضع قطع اگر صالحین کی نہ ہوگی...... تو باطن کی صلاحیت کی خیر نہیں...... فاسقوں کی مشابہت اور صورت سے فسق کی حقیقت بھی اتر جائے گی۔ (مجالس ابرار)

اصل مقصد

تسبیحات حصول مقصود کے لیے محض معین و معاون ہیں...... اصل مقصد رضائے الٰہی ہے...... اصل تو اوامر و نواہی ہیں...... اطاعت کرو اور معصیت سے بچو۔ (ارشادات عارفی)

مطالعہ کتب

رات کو دین کی کتابیں پڑھنا...... ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

والدین جنت میں جانے کا ذریعہ

ایک حدیث میں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے' ماں باپ کی خدمت نہ کرنے والے شخص کے بارے میں' اس طرح فرمایا کہ ''رغم انفه رغم انفه رغم انفه '' تین مرتبہ آپ ؐ نے فرمایا: کہ ذلیل ہو وہ شخص' ذلیل ہو وہ شخص' ذلیل ہو وہ شخص' صحابہ کرامؓ نے کہا من یا رسول اللہ اے اللہ کے رسول کون؟ (کون ہے وہ شخص جس کے بارے میں' آپ فرار ہے ہیں کہ وہ ذلیل ہو جائے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من ادرک والدیہ عند الکبیر احدھما او کلاھما '' کہ جس انسان نے' اپنے ماں باپ کو' یا دونوں میں سے کسی ایک کو' بڑھاپے کی حالت میں پایا' اور ''ثم لم یدخل الجنة '' پھر بھی جنت میں داخل نہ ہوا.... یعنی اگر ان کی' خدمت کرتا تو جنت میں داخل ہو جاتا.... لیکن چونکہ اس نے ان کی خدمت نہیں کی' اس لئے جنت میں داخل نہیں ہوا.... معلوم ہوا کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا' اور ان کی فرماں برداری کرنا' جنت میں داخل ہونے کا بہترین ذریعہ ہے.... اور ان کی نافرمانی کرنا' ان کو ستانا' ان کا دل دکھانا' دوزخ میں جانے کا ذریعہ ہے....

بہر حال دوستو اور نوجوان ساتھیو! جس شخص نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پایا: لیکن ان کی خدمت نہ کی' ان کی دعائیں نہ لیں بلکہ ان کا دل دکھاتا رہا' اور جوش جوانی میں' ان کی طرف سے غفلت برتتا رہا' جس کی وجہ سے دوزخ کا مستحق ہو گیا.... ایسے شخص کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ بددعا دی اور فرمایا کہ یہ شخص دنیا اور آخرت میں ذلیل وخوار ہو....

بتایئے میرے دوستو! جس بدبخت انسان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بددعاء دیں تو کیا وہ پنپ سکتا ہے؟ اس کو چین سکون مل سکتا ہے؟ اس کو راحت مل سکتی ہے؟ نہیں میرے دوستو.... جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بددعاء دے رہے ہیں تو اس کو کہاں سے سکون ملتا ہے.... اس پر تو پریشانیاں اور مصیبتیں آئیں گی اس پر تو تکلیفیں اور مشقتیں آئیں گی.... دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی....

اس لئے میرے دوستو اور نوجوان ساتھیو! جس کے ماں باپ زندہ ہیں وہ ان کی زندگی کی قدر کرے' اور ان کو راضی کر کے' جنت کما لے....

غیر اسلامی معاشرت

آج کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہے ...... کہ عامۂ مسلمانوں کی معاشرت غیر اسلامی ہوتی جا رہی ہے ...... ان کا رہن سہن ...... چال چلن ...... اور رفتار و گفتار وغیرہ وغیرہ غیر اقوام کے نمونے کا ہوتا جا رہا ہے ...... روحانی آداب کے بجائے ...... جذبات نفسانی دل و دماغ پر چھاتے جا رہے ہیں ...... شادی غمی کے اجتماعات اور خانگی زندگی میں غیر اسلامی رسوم اور منکرات بطور جزو زندگی کے داخل ہو گئے ہیں ...... ان کی اصلاح کے بغیر مسلم قوم کا صحیح کریکٹر اور مقام مشخص نہیں ہوسکتا ...... اس لئے اس کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

اطاعت کاملہ

انسان دو چیزوں سے مرکب ہے ...... ایک جسم دوسری روح ...... جسم حق تعالیٰ کی اطاعت کاملہ میں لگا ہوا ہے ...... اور روح لگی ہوئی طمانیت ذات میں ...... آنکھ کو دیکھو وہ اطاعت میں لگی ہوئی ہے ...... کان کو دیکھو وہ اطاعت میں لگا ہوا ہے ...... زبان کو دیکھو وہ اطاعت میں لگی ہوئی ہے ...... ہاتھوں کو دیکھو وہ اطاعت میں لگے ہوئے ہیں ...... اور دل کو دیکھو وہ اطاعت میں لگا ہوا ہے ...... مال کو دیکھو وہ اطاعت میں لگا ہوا ہے ...... جب کمایا تھا ...... تو اطاعت کے ساتھ کمایا تھا ...... جب خرچ کیا تو اطاعت کے ساتھ خرچ کیا۔ تو جسماً روحاً قلباً ...... مالاً ذات باری تعالیٰ کی اطاعت میں باطمینان لگا ہوا ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

تأمل و تحمل

کسی کام میں جلدی نہ کرے ...... ورنہ ندامت ہوگی ...... ہر کام میں حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کا یہ گر یاد رہے ...... جو صرف دو لفظوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ تامل ...... ۲۔ تحمل یعنی ہر کام کو سوچے اور تحمل سے کام لے۔ (مجالس ابرار)

توجہ اور دھیان

اذکار و اوراد کا اصل فائدہ اس وقت ہوتا ہے ...... جب انسان انہیں دھیان اور توجہ کے ساتھ پڑھے ...... شروع شروع میں دل نہیں لگتا ...... لیکن مشق کرنے سے رفتہ رفتہ دھیان ہونے لگتا ہے۔ (ارشادات عارفی)

وقت کی قدر

ایک بزرگ کا قول ہے کہ...... ہم کو کسی سے لڑائی جھگڑا کرنے کا...... وقت تو کجا...... کسی سے صلح کرنے کا وقت بھی نہیں ہے...... جتنا وقت اس کی یاد کے بغیر گزرے گا...... وہ بے قیمت ہوگا اور باقی رہنے والی وہی ساعتیں ہوں گی...... جو اس کے ذکر میں مصروف ہوں۔ (ارشادات مفتی اعظم)

تعلیم اسلام

اسلام نے یہ تعلیم دی ہے...... کہ دنیا بھی ایک برابر کا عالم ہے...... آخرت بھی ایک برابر کا عالم ہے...... محض راہ گزر نہیں ہے کہ دنیا تو راستہ ہے...... یہاں سے چل پڑو اور آخرت میں پہنچ جاؤ...... بلکہ فرمایا الدنیا مزرعة الاخرة دنیا آخرت کی کھیتی ہے...... جیسا بیج ڈالو گے ویسا ہی پھل آخرت میں پاؤ گے...... تو دنیا گویا کھیتی کی جگہ ہے...... انسان کا کام ہے بیج ڈالنا ہے...... اچھا بیج ڈالے گا تو اچھا پھل نکلے گا برا بیج ڈالے گا تو برا پھل نکلے گا۔

گندم از گندم بروید جو از جو　　　　از مکافات عمل غافل مشو

(خطبات حکیم الاسلام)

صحبت صالح

اگر دوستی کرنا ہو تو متقی سے کرو...... دنیا کے اندر بھی اس سے نفع ہوگا...... اور آخرت کے اندر بھی نفع ہوگا...... تم دنیا داروں سے دوستی رکھتے ہو جو تمہیں دین سے بھی روک دے گا...... اور دین کے کاموں سے بھی...... شادی کرو گے تو کہے گا ارے یار یہی تو ایک موقع ہے...... خرچ کرنے کا خوب خرچ کرو...... کبھی کہے گا ارے یار تم نے لڑکی کو بہت کچھ دیا...... چھپا کر دیا تو کسی کو کیا معلوم کہ کیا دیا یہ بھی کوئی دینا ہے...... ارے بھائی! برادری کو دکھانا چاہیے...... تاکہ لوگ واہ واہ کریں۔ اس طرح دین و دنیا کی تباہی ہوگی۔ (خطبات مسیح الامت)

دین کی بات کا نفع

جب دین کی کوئی بات سنائی جاتی ہے...... تو بعض کے لئے تو نئی ہوتی ہے اور بعض کیلئے اس کا تکرار ہو جاتا ہے...... جس سے استحضار ہو جاتا ہے۔ (مجالس ابرار)

مصروفیت میں معمولات

جولوگ زیادہ مصروفیات میں پھنسے ہوئے ہوں ..... اگر ان کو اس طرح وقت نکالنا مشکل ہو تو وہ بھی اذکار و اوراد سے بالکل محروم نہ رہیں ..... بلکہ جس وقت موقع ملے ..... یہ معمولات پورا کر لیں ..... خواہ چلتے پھرتے ہی ہوں۔ (ارشادات عارفی)

غیر ضروری افکار

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے ..... کہ طریق سلوک میں جمعیت خاطر رکھنا ..... اور مشوشات سے دل کو پاک رکھنا ضروری ہے ..... غیر اختیاری افکار میں تو مضائقہ نہیں ..... لیکن بقول حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ غیر ضروری افکار ..... دل کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔ (ارشادات مفتی اعظم)

برکات نماز

نماز سے انانیت ..... اور کبر نفس کا ازالہ ہوتا ہے ..... جو ہزارہا بد خلقیوں اور بد اعمالیوں کی اساس ہے ..... کیونکہ کبر نفس جب تک باقی رہ سکتا ہے کہ ..... اپنے سوا کسی دوسرے کی عظمت دل میں نہ ہو ..... اور نماز سے حق تعالیٰ کی عظمت دل میں آ جاتی ہے ..... اور جب کسی کی عظمت قلب میں آ جائے ..... تو اس قلب میں کبر و غرور پاس بھی نہیں پھٹکتا"۔ (خطبات حکیم الاسلام)

آدمی چار قسم کے ہیں

لوگ چار قسم کے ہوتے ہیں ..... ایک وہ کہ اس میں عقل بھی ہو اور ہمت و جرأت و دلیری شجاعت بھی ہو ..... بلا جرأت و ہمت کے کامیابی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ..... تو ایک وہ شخص ہے جس میں عقل بھی ہو ..... اور ہمت بھی ہو اور دوسرا اس کا عکس کہ نہ عقل ہو نہ ہمت ..... تیسرا وہ شخص ہے کہ عقل تو ہے مگر ہمت نہیں ..... چوتھا وہ شخص کہ ہمت تو ہے مگر عقل نہیں ..... تیسرے کا عکس ..... تو بہترین سے بہترین اور اصلی سے اصلی وہ مؤمن ہے ..... کہ جس کے اندر عقل بھی ہو اور ہمت بھی ہو ..... اور جس میں نہ عقل ہو نہ ہمت تو وہ آدمی کیا ہے؟ ..... وہ تو جانور ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

مستحب کی تعریف

''مستحب'' لفظ ''حب'' سے بنا ہے جس کے معنی محبت کے ہیں...... لہٰذا مستحب وہ عمل ہوگا...... جس پر پابندی کے ساتھ عمل کرنے سے بندہ اللہ کا محبوب ہو جائے گا...... اور محبت کی خاصیت یہ ہے...... کہ وہ دونوں جانب سے ہوتی ہے...... اس لیے بندہ محبّ بھی ہو جائے گا...... گویا مستحبات پر عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور محبوبیت دونوں حاصل ہو جائیں گی...... اور جس کو اللہ کی محبت حاصل ہو جائے...... اور وہ خود بھی اللہ کا محبوب بندہ بن جائے...... تو اس سے بڑا اعزاز عالم امکان میں کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ (ارشادات عارفی)

طلباء کو عمل کی نصیحت

ہمارا نام طالب العلم والعمل تھا...... مگر اختصار کیلئے صرف طالب علم بولا جاتا ہے...... لیکن ہم عمل کو اب مقصود ہی نہیں سمجھتے...... طالب علمی ہی سے اعمال میں مشغول ہونے کا اہتمام...... اہل مدارس کو کرنا چاہئے۔ آج اساتذہ طلبا کی تربیت اور اصلاح نفس کی فکر نہیں کرتے...... صرف ان کی رہائش اور روٹیوں کی فکر ہوتی ہے...... پس صورت تو طالب علم کی ہے اور روح اور حقیقت غائب...... یعنی تعلق مع اللہ اور خشیت اور اساتذہ کا ادب واکرام...... سب ختم پھر اسٹرائیک اور بغاوت نہ ہوگی...... تو کیا ہوگا...... ہر چہ بر ماست از ماست...... ہر کوتاہی اور معصیت کا ردعمل ہوتا ہے...... طلباء ہماری کھیتی ہیں...... ہم ان کے قلوب میں اگر محبت اور تعلق مع اللہ اور خشیت اور اتباع سنت کے درخت نہ لگائیں گے...... تو دوسرے صحرائی خاردار درخت نکلیں گے...... پھر رونا پڑتا ہے...... کہ آج فلاں طالب علم نے فلاں استاد کو گالی دیدی...... فلاں نے فلاں کی پٹائی کر دی آہ...... ان طلبائے کرام کو تو سو فیصد اولیائے کرام ہونا چاہئے تھا...... اور جو بے عمل اور بے اصول طلباء ہوں انہیں فوراً نکال دینا چاہئے تھا۔ درخت کی جو شاخ خراب ہو باغبان کی ڈیوٹی اور ذمہ داری ہے...... کہ اسے کاٹ کر پھینک دے...... مقصود نہ طلباء کی تعداد ہے نہ عمارت ہے کام کے اگر چند بھی نکلیں گے تو غلغلہ مچا دیں گے۔ (مجالس ابرار)

ضرورت مستحبات

کسی بھی مستحب کو چھوڑنا نہ چاہیے...... کہ اس سے محرومی کا اندیشہ ہے...... خصوصاً مستحب کو ادنیٰ اور معمولی بات سمجھ کر چھوڑ دینا...... تو بڑی خطرناک بات ہے...... اگر مستحب پر عمل کرنے سے کوئی عذر معقول پیش آ جائے...... تو جس قدر بھی آسانی سے ممکن ہو...... اتنا ہی عمل کر لیا جائے، چھوڑا نہ جائے۔ (ارشادات عارفی)

خدا سے تعلق

آدمی کو چاہیے کہ...... خدا سے صحیح تعلق پیدا کرے...... پھر اللہ تعالیٰ بڑے بڑے متکبروں...... اور فرعونوں کی گردنیں...... اس کے سامنے جھکا دیتے ہیں۔ (ارشادات مفتی اعظم)

تین مبارک ماحول

میں نے اپنی عمر میں تین ماحول دیکھے...... ایک دارالعلوم دیوبند کا...... دوسرا گنگوہ...... اور تیسرا تھانہ بھون کا ماحول دیکھا...... گنگوہ کا ماحول یہ تھا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ روؤں روؤں سے اللہ اللہ کی آواز آ رہی ہے...... ہر ایک سے ذکر اللہ...... ہر ایک سے اللہ اللہ...... دارالعلوم دیوبند میں یہ دیکھا کہ وہاں بے نمازی رہنا بڑا مشکل تھا...... یہ ماحول کا اثر تھا...... کہ نماز پڑھنے پر ہر ایک مجبور تھا تھانہ بھون کا یہ ماحول تھا کہ معاملات کی سچائی...... دیانت اور تقویٰ...... وہاں تعلیم یہ ہوتی تھی کہ دیانت اور تدین پر قائم رہو اور ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ (خطبات حکیم الاسلام)

علم دین کی اہمیت جہاد پر

جہاد نشر اسلام میں رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے مشروع ہوا ہے...... اور جہاد ایک اہم چیز ہے اس کو سب جانتے ہیں...... لیکن اس کے باوجود ''علم دین'' کی اس درجہ اہمیت ہے...... کہ سب کو جہاد میں نکل جانے سے منع فرما دیا...... بلکہ حکم ہوا کہ علم دین سیکھنے کے لیے بھی ایک جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنا چاہیے۔

علم دین کی اس درجہ اہمیت اس لیے بھی ہے کہ...... وہ موقوف علیہ جسمانی جہاد کا ہے...... کہ اگر علم صحیح طور سے، بحدود شرع نہیں ہے...... تو جہاد مرضی مولیٰ کے موافق نہیں ہو سکتا۔ (خطبات مسیح الامت)

دعا اور تدبیر کی ضرورت

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ سے ......ایک شخص اولاد کیلئے ایک عرصے تک دعا کراتا رہا...... بعد میں معلوم ہوا کہ اس نے نکاح بھی نہیں کیا......تو بہت ڈانٹا کہ ظالم نکاح کے بغیر ہی اولاد کی دعا کراتا رہا......کیا تیرے پیٹ سے بچہ نکلے گا......اسی طرح ہم لوگ اسباب رضائے حق کی نہ فکر کرتے ہیں......اور نہ ضد رضا کے اسباب سے بچنے کی فکر......دعا اور تدبیر دونوں ہی کی ضرورت ہے۔ (مجالس ابرار)

ترک مستحبات کی نحوست

بزرگوں کا قول ہے......کہ مستحبات ترک کرنے والا رفتہ رفتہ ......سنتوں کو ترک کر بیٹھتا ہے ......اور سنتوں کو چھوڑ دینا واجب کے چھوڑ دینے کا پیش خیمہ ہے......اور واجبات کو چھوڑنے والا ......کسی نہ کسی وقت فرائض کو چھوڑ بیٹھے گا......جو اس کے لیے دنیا و آخرت میں ہلاکت کا سبب ہے۔ (ارشادات عارفی)

اخلاص کے اثرات

اخلاص کے دو اثر ہوتے ہیں......ایک آخرت میں وزن بڑھنے کا......دوسرے نقد ثمرہ دنیا میں......مخاطب پر اثر انداز ہونے کا تجربہ شاہد ہے......کہ اخلاص کے ساتھ جو بات کہی جاتی ہے ......وہ مؤثر و مفید ہوتی ہے......اور تلخ بھی ہوتی ہے......تو ناگوار نہیں ہوتی۔ (ارشادات مفتی اعظم)

قرب الٰہی کا نسخہ

اسلام میں......لقمۂ حلال اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کی......سب سے پہلی شرط ہے ......حرام لقمے سے کبھی قرب پیدا نہیں ہوتا......بلکہ اس سے توفیق چھن جاتی ہے......دیکھنے میں آیا ہے کہ جو لوگ جائز کمائی استعمال کرتے ہیں......ان کے قلب میں نور ہوتا ہے ......نیک کام کرنے کو ان کا جی چاہتا ہے......ناجائز کمائی کھا کر ان سے توفیق چھن جاتی ہے ......اور سرکشی کرنے اور برے کام کرنے کو جی چاہتا ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

تائید ظاہری بھی باعث تقویت ہے

تائید ظاہری سے بھی جب بحق شرع اس کا حصول ہو...... تو اس سے بھی تقویت ہوتی ہے...... کہ موسیٰ علیہ السلام کو جب حق تعالیٰ نے فرعون کی طرف بھیجنے کے لیے فرمایا...... "اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى" فرعون کے پاس (تبلیغ کے لیے) جاؤ...... تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا مجھے ڈر لگتا ہے...... فرعون بڑا سخت ہے، مجھ سے ایک اس کی قوم کا آدمی بھی مارا گیا ہے...... کیا اچھا ہو کہ میرے گھر کا آدمی جس پر مجھے اعتماد کامل ہو...... جو کہ وہ میرا بھائی ہے جس کا نام ہارون ہے اس کو میری قوت بازو کے لیے ساتھ کر دیجئے...... ارشاد ہوا بہت اچھا ہم نے ان کو نبوت کی صفت کے ساتھ متصف کر کے تمہارے ساتھ کر دیا۔ (خطبات مسیح الامت)

حصول اولاد کیلئے وظیفہ

جس کے یہاں اولاد نہ ہوتی ہو...... تو یہ عمل بطور تدبیر کر لے...... یا بدوح تشتری پر ۱۶ خانے بنا کر ہر خانے میں یا بدوح لکھ کر ۴۰ دن پلائیں...... اس طرح دو تین چلے کرادیں۔ (مجالس ابرار)

اعمال کا وزن

اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال کا شمار نہیں ہوتا...... کہ کتنی نمازیں پڑھیں...... کس قدر روزے رکھے...... کتنے حج کیے بلکہ وہاں بندوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا...... تعداد نہیں گنی جائے گی۔ (ارشادات مفتی اعظم)

سلسلہ نکاح

دنیا میں انسانوں کو ملانے کا سب سے بڑا سلسلہ نکاح کا سلسلہ ہے، جس سے دو اجنبی جڑ جاتے ہیں...... جن میں پہلے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا...... اور اچانک ان میں ایسا جوڑ لگتا ہے کہ منافع مشترک...... اتحاد باہمی...... اور خاندانی اشتراک سے...... ایسی محبت اور مودت پیدا ہو جاتی ہے کہ...... اس سے پہلے ایسی محبت اور مودت کبھی نہیں دیکھی گئی...... نکاح جوڑ لگانے کا ایک سلسلہ ہے...... اس لئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سلسلے کے حامل ہیں۔ (خطبات حکیم الاسلام)

صحبت صالح کی برکت

شیخ سے رخصت ہو کر سلطان محمود غزنوی واپس آیا اور ان کے عطا کردہ خرقے کو بڑی حفاظت سے اپنے پاس رکھا.... جس زمانے میں محمود نے سومنات پر حملہ کیا تو پرم اور داشلیم سے جنگ کے دوران محمود کو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں مسلمانوں کے لشکر پر ہندوؤں کا لشکر غالب نہ آ جائے.... چنانچہ پریشانی کے عالم میں سلطان محمود شیخ کے خرقہ کو ہاتھ میں لے کر سجدے میں گر گیا اور خداوند تعالیٰ سے دعا کی.... ''اے خدا اس خرقے کے مالک کے طفیل میں مجھے ان ہندوؤں کے مقابلہ میں فتح دے.... میں نیت کرتا ہوں کہ جو مال غنیمت یہاں سے حاصل کروں گا اسے غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دوں گا''.... مورخین کا بیان ہے کہ جونہی محمود نے یہ دعا مانگی آسمان کے ایک حصے سے سیاہ بادل اٹھے اور سارے آسمان پر محیط ہو گئے.... بادل کی گرج اور بجلی کی چمک کڑک سے ہندوؤں کا لشکر ہراساں ہو گیا اور ایسی تاریکی چھائی کہ ہندو اس پریشانی کے عالم آپس ہی میں ایک دوسرے سے لڑنے لگے اور اس باہمی جنگ کی وجہ سے پرم دیو کی فوج میدان سے بھاگ نکلی اور مسلمانوں نے ہندوؤں پر فتح پائی....

محمد قاسم فرشتہ کہتے ہیں کہ ''میں نے ایک معتبر تاریخ میں یہ روایت دیکھی ہے کہ جس روز سلطان محمود نے شیخ ابوالحسن خرقانیؒ کے خرقے کو ہاتھ میں لے کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگ کر فتح حاصل کی اسی رات کو محمود نے خواب میں شیخ ابوالحسنؒ کو دیکھا انہوں نے محمود سے فرمایا'' اے محمود تو نے میرے خرقے کی آبروریزی کی ہے اگر تو فتح کی دعا کی جگہ تمام غیر مسلموں کے اسلام لے آنے کی دعا کرتا تو وہ بھی قبول ہو جاتی''....

''جامع الحکایات'' میں یہ لکھا ہے کہ جب سلطان محمود شیخ ابوالحسن کی خدمت میں پہنچا تو اس نے شیخ صاحب سے کہا.... ''اگرچہ خراسان میں مجھے بہت ضروری کام تھے لیکن میں ان تمام کاموں کو نظر انداز کر کے غزنی سے یہاں خاص طور پر آپ کی زیارت کے مقصد سے آیا ہوں....'' شیخ نے جواب دیا اے محمود! اگر تو نے غزنی سے میری زیارت کا احرام باندھا ہے تو کیا تعجب کہ اس کی برکت سے لوگ خانہ کعبہ سے تیری زیارت کا احرام باندھ کر غزنی میں آئیں'' سبحان اللہ! سلطان محمود کی برتری کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ شیخ ابو الحسن خرقانیؒ نے اس کی بابت یہ الفاظ کہے....

حق عبدیت اور حق محبت

فرائض و واجبات کی ادائیگی تو ہر مسلمان کے ذمے لازم ہی ہے ...... اور وہ حق عبدیت ہے ...... لیکن نوافل و مستحبات حق محبت ہیں ...... اور ان کی کبھی ناقدری نہیں کرنی چاہیے ...... بلکہ حتی الوسع ان کی انجام دہی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ (ارشادات عارفی)

اطاعت کاملہ کا مفہوم

جسماً بھی اطاعت کاملہ ...... اور قلباً بھی اطاعت کاملہ ...... اور روحاً بھی اطاعت کاملہ ...... اور مالاً بھی اطاعت کاملہ ...... کسب بھی اطاعت کاملہ کے ساتھ ...... اور اس کا صرف کرنا بھی اطاعت کاملہ کے ساتھ ...... تو فضول خرچی سے نکل گیا ...... کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں ......: "اِنَّهٗ لَایُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ" ...... (فضول خرچی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتے) ...... "اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ" ...... (فضول خرچی کرنیوالے شیطان کے دوست ہیں)

اگر آپ سے کوئی پوچھے کہ مطیع کامل کون ہے؟ ...... تو کیا کہیں گے؟ ...... ذکر کامل؛ ذکر حقیقی کرنے والا ہے ...... اور ذکر حقیقی کرنے والا کسے کہتے ہیں؟ ...... تو آپ جواب دیں گے ...... مطیع کامل اور یہی اشد تعلق مع اللہ اور یہی مطلوب ہے ...... حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: ...... "وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ" ...... حق تعالیٰ سے ہم کو تعلق مع اللہ تو ہے ہی ...... مگر اللہ تعالیٰ کا فرمان "اشد حبًا للّٰه" کا ہے، جس کی پہچان اطاعت کاملہ ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

اکابر کے مقابر کا فیض

بزرگوں کی قبر سے صرف تقویت نسبت کو پہنچتی ہے ...... اصلاح نہیں ہوسکتی ...... اصلاح تو زندہ شیخ ہی سے ہوسکتی ہے۔ (مجالس ابرار)

الحمد شریف کی برکت

اکتالیس بار الحمد شریف پانی پر دم کر کے پینے سے ...... بواسیر کو فائدہ ہوگا ...... ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (ارشادات مفتی اعظم)

دل کی زندگی

زندگی دل کی زندگی کا نام ہے...... اور دل کی زندگی اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہوتی ہے...... روٹی اور ٹکڑے سے نہیں ہوتی ہے...... یہ بدن کی زندگی ہے...... جو روٹی سے ہوتی ہے یہ اتنی عارضی ہے...... کہ اگر روٹی ملنے میں دیر ہو تو بدن مرجھانے لگتا ہے...... اور اگر منقطع ہو جائے تو بدن چھن جاتا ہے...... لیکن قلب کی زندگی دوامی ہے...... اس لئے کہ ذکر اللہ جو زندگی پیدا کرتا ہے وہ دوامی زندگی ہوتی ہے...... وہ نفس کے اندر قائم ہو جاتی ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

حکیم الامت رحمہ اللہ کی تعلیمات کی اہمیت

متقدمین اکابرین کے اشارات اور ان کی تعلیمات ان کے زمانے کے اعتبار سے انہی لوگوں کے ساتھ خاص تھیں...... اور اس زمانہ کے اندر حضرت والا کی جو تعلیمات ہیں...... ان پر چلنے میں ہی نفع اور ضرر کا دفعیہ ہے...... گویا کہ میں حضرت والا کے ارشادات سنانے کے لیے اس زمانے کے اعتبار سے محصور ہوں...... متقدمین کی کتابیں متقدمین کے لیے ہیں...... ہم جیسوں کے لیے حضرت والا کی کتابیں...... متقدمین کی کتابوں کا زمانہ کی پوری رعایت رکھتے ہوئے نچوڑ ہیں...... کیونکہ حضرت والا نے زمانہ کو پہچانا تھا...... مختلف قسم کے اشخاص کو دیکھا...... برتا تھا اور ان کے حالات و معاملات کا تجربہ کیا تھا...... اب تو حضرت والاؒ کی کتابیں دیکھنا چاہئیں۔ (خطبات مسیح الامت)

بڑوں کی ضرورت

بڑے بوڑھوں کا مشورہ بڑے کام کا ہوتا ہے...... کچھ نوجوان کسی کے ولیمہ میں مدعو ہوئے...... ایک بوڑھے نے کہا ہم کو بھی لے چلو...... شاید میرا مشورہ تمہارے کام آئے...... لیکن میزبان کو نہ بتانا...... اور ہم کو کہیں دور چھپا دینا...... جب دستر خوان بچھا کھانا آیا تو ہر نوجوان کے ہاتھ پر میزبان نے کھپاچی باندھ دی...... جس کی وجہ سے ہاتھ منہ کی طرف مڑ نہ سکا...... اور سیدھا کھنچا رہا یہ بے چارے بڑے بڑے پریشان ہوئے کہ کھانا کس طرح کھائیں گے۔

ایک نوجوان جلدی سے اٹھا...... اور بڑے میاں سے مشورہ کیا...... بڑے میاں نے کہا کہ کیا فکر ہے...... تم دوسرے کے منہ میں کھلا دینا...... دوسرا تمہارے منہ میں کھلا دے گا...... اس طرح ہاتھوں کے مڑے بغیر کام چل جائے گا۔ (مجالس ابرار)

مستحبات عطیہ خداوندی

بعض لوگ مستحبات کو اس لیے چھوڑ دیتے ہیں کہ...... یہ فرض و واجب نہیں...... میں کہتا ہوں فرض و واجب نہیں...... مستحب تو ہیں تو مستحبات کرنے کے لیے ہوتے ہیں...... یا چھوڑنے کے لیے؟...... یہ آپ سے کس نے کہہ دیا کہ مستحبات چھوڑنے کے لیے ہوتے ہیں؟...... یہ مستحبات تو اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ ہیں...... دیکھئے یہ لفظ...... ''مستحب'' ''حب''...... سے بنا ہے...... جس چیز کا مادہ اشتقاق ہی...... ''حب''...... ہو وہ معمولی چیز کیسے ہوسکتی ہے؟ (ارشادات عارفی)

دنیا سے انقباض

میرا حال اب وہی ہے...... جو ہمارے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں یہ تو نہیں کہتا کہ...... موت محبوب ہوگئی ہے...... لیکن زندگی مبغوض ہوگئی ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

کائنات کی روح

اس کائنات کی روح ذکر اللہ...... یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد ہے...... اسی طرح سے پوری شریعت کی روح بھی اللہ تعالیٰ کی یاد ہے...... اگر دنیا میں سے روح نکل جائے...... تو دنیا ڈھانچہ بن جائے گی...... شریعت میں سے کوئی اس روح کو نکال دے تو...... شریعت عادت بن جائے گی...... عبادت نہیں رہے گی۔ (خطبات حکیم الاسلام)

ذکر کامل

ذات باری تعالیٰ کا مطالبہ ہر وقت ذکر کا ہے...... قلباً بھی...... لساناً بھی...... جسماً بھی ...... قلباً یہ کہ دل میں یاد ہو...... اور لساناً یہ کہ زبان ذکر سے تر رہے...... اور جسماً یہ کہ طاعت کاملہ میں لگا ہوا ہو...... نیز کان، آنکھ وغیرہ یہ جسم کے اعضاء ہیں...... جب پورا جسم ذکر میں سرشار ہوگا تو آنکھ بھی ذکر و طاعت میں ہوگی...... کان بھی ذکر و طاعت میں ہوگا...... الغرض اس کا ہر عضو ذکر میں لگا ہوا ہوگا...... کوئی آن اس کی ذکر سے خالی نہ ہوگی۔ (خطبات مسیح الامت)

متبع سنت شیخ کی ضرورت

جولوگ اللہ والوں سے مستغنی اور اپنے کو بے پرواہ کرتے ہیں...... وہ یا تو مغضوب علیہم کے شکار ہوتے ہیں...... یا ضالین کے...... کیونکہ تین ہی لوگوں کا راستہ سورہ فاتحہ میں بیان فرمایا گیا ہے...... منعم علیہم کا راستہ...... مغضوب علیہم کا...... اور ضالین کا...... اس وجہ سے اللہ والوں سے استغناء نہایت خطرناک ہے...... منعم علیہم کون لوگ ہیں...... جنہوں نے علم وحی کے موافق عمل کیا وہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین ہیں...... اور جنہوں نے علم کے باوجود عمل نہیں کیا...... وہ مغضوب علیہم لوگ ہیں...... یعنی یہودی...... اور جو علم ہی نہیں رکھتے...... وہ ضالین ہیں گمراہ ہیں...... انہیں تو راستہ ہی نہیں معلوم یہ نصاریٰ ہیں...... بس ہر آدمی کسی بزرگ اور شیخ متبع سنت کو اپنا بڑا بنالے **"فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون"** جس فن میں کام کرنا ہے اس فن کے ماہرین کی تلاش ضروری ہے۔ (مجالس ابرار)

اہمیت مستحبات

فرائض وواجبات کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کی عظمت کا حق ہے...... اور مستحبات پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی محبت کا حق ہے...... مستحبات کو معمولی چیز سمجھ کر...... ان میں سستی نہ کرنی چاہیے۔ مثلاً تحیۃ المسجد اور ماثورہ دعائیں وغیرہ...... جب تک ان امور کا اہتمام نہ ہوگا...... آپ نہ سالک ہو سکتے ہیں...... نہ صوفی۔ (ارشادات عارفی)

آداب معاشرت

لوگوں نے آداب معاشرت کو دین سے خارج ہی سمجھ لیا ہے...... اور ان باتوں کی پروا نہیں کرتے...... مشترک استعمال کی چیزوں کی جو جگہ مقرر ہو...... اسے وہاں سے بے جگہ لے جانا...... مروت اور اخلاق ہی کے خلاف نہیں...... اس لحاظ سے بڑا گناہ بھی ہے کہ...... ضرورت کے وقت چیز اپنی جگہ پر نہیں ملتی...... تو اس سے دوسرے کو تکلیف پہنچتی ہے...... اور کسی مسلمان کو ایذاء پہنچانا بہت بڑا گناہ ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

اہمیت نماز

ساری کائنات کی تخلیق و تنظیم صرف عبادت کے لئے عمل میں آئی ہے...... اور عبادت کا فرد کامل نماز ہے...... گویا ساری دنیا نماز کے لئے بنائی گئی ہے...... کہ یہی عبادت کا فرد کامل اور مظہر اتم بلکہ میں ترقی کر کے یہ عرض کروں گا کہ...... سلسلہ عبادات میں عبادت صرف نماز ہی ہے...... اور کوئی چیز بذاتہ عبادت نہیں ہے...... کیونکہ عبادت کے معنی غایت تذلل اور انتہائی ذلت اختیار کرنے کے ہیں...... جو انتہائی عزت والے کے سامنے اختیار کی جاتی ہے...... ظاہر ہے کہ...... اس معنی کے لحاظ سے نماز کے سوا کوئی چیز بذاتہ عبادت ہی نہیں نکلی"...... "حاصل یہ ہوا کہ کائنات کی تخلیق عبودیت...... یعنی نماز کے واسطے ہوئی ہے ...... اس لئے قرآن حکیم نے نماز ہی کا ساری کائنات کو پابند ظاہر فرمادیا ہے...... نہ کہ زکوٰۃ و حج اور صوم وصدقہ کا...... چنانچہ فرمایا" کل قد علم صلوٰته وتسبیحه " جس سے واضح ہے کہ ساری کائنات نمازی ہے...... بھلا پھر انسان کو تو کیوں نہ نمازی بنایا جاتا...... فرق اتنا ہے کہ اور مخلوق غیر عاقل ہے...... تو ان میں نماز کا داعیہ جبلی اور تکوینی طور پر رکھ دیا گیا ہے...... اور انسان ذی عقل و ذی ہوش ہے...... تو اس کی نماز اختیاری ہے ...... جس کیلئے ہدایت و رہنمائی اور وعظ و پند کی ضرورت پڑتی ہے...... پس اگر انسان نمازی نہ ہو تو...... گویا کہ اس نے اپنے مقصد تخلیق کو فوت اور ضائع کر دیا۔ (خطبات حکیم الاسلام)

نماز میں ذکر، مراقبہ، شغل تینوں کی تعلیم ہے

نماز کے اندر الله اکبر سے لے کر...... السلام علیکم و رحمة اللهتک ذکر ہے...... اور اللہ دیکھ رہا ہے اس کا دھیان یہ مراقبہ ہے...... اور نظر کو ہر رکن میں ایک خاص جگہ پر جمانا یہ شغل ہے تو نماز میں ذکر کی بھی تعلیم ہے...... مراقبہ کی بھی تعلیم ہے، شغل کی بھی تعلیم ہے، وہی تعلیم جامعیت کے ساتھ مکمل اور تمام خانقاہ میں شیخ کی طرف سے ہے...... یہ ہے وہ خانقاہ جس میں تعلیم بھی ہوتی ہے...... اور تربیت بھی ہوتی ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

آخرت وطن اصلی

ہمارے زیادہ اقربا تو آخرت میں ہیں ...... جب زیادہ خاندان وہاں ہیں تو یہاں سے بھی جو چلا گیا ...... اقل خاندان سے اکثر خاندان کی طرف گیا ...... پردیس سے وطن گیا اس تصور سے بڑی تسلی ہوئی۔ (مجالس ابرار)

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اتباع سنت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا ...... نہ منزل ملتی ہے ...... نہ نجات اور نہ ترقیاں حاصل ہوتی ہیں نہ کمالات۔ (ارشادات عارفی)

آثار خشوع

خشوع وتواضع کے آثار یہ ہیں کہ ...... جب چلے گردن جھکا کر چلے ...... بات چیت میں معاملات میں سختی نہ کرے ...... غصہ اور غضب میں آپے سے باہر نہ ہو ...... اور بدلہ لینے کی فکر میں نہ رہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

توحید

جگر مراد آبادی کا ایک شعر ہے ...... اور بہت ہی اچھا شعر ہے۔

سر جس پہ نہ جھک جائے اسے در نہیں کہتے
اور ہر در پہ جو جھک جائے اسے سر نہیں کہتے

کیا اچھی بات کہی مراد آبادی نے ...... کہ سر وہی ہوگا جو ایک ہی کے آگے آگے جھکے ...... اور ہر در پہ جو جھکے وہ سر نہیں ...... وہ تو گیند ہے ...... ٹھوکر ماری یہاں جھک گیا ...... ٹھوکر ماری وہاں جھک گیا تو کیا مسلمان ٹھوکروں والی گیند بننے کے لئے آیا ہے؟ ...... جہاں اس کو ٹھوکر دیدی ...... وہاں جا کر پڑا وہ تو ایک آقا کا غلام ہے ...... اور پھر سب کے اوپر مخدوم ہے ...... اور آقا ہے ساری کائنات اس کے ماتحت ہے ...... اور اس کے زیر حکم ہے ...... تو بہر حال یہ ہونا چاہئے مومن کا کام یہ ہے کہ ...... **یبیتون لربھم سجداً وقیاماً** ...... رات دن اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہیں ...... اسی سے مانگنا اسی سے فریاد کرنا ...... **لایدعون مع اللہ الھاً اخر** اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہوئے ...... کسی دوسرے کو معبود بنا لینا رب بنا لینا ...... یہ رحمان کے بندوں کا کام نہیں ...... یہ تو شیطان کے بندوں کا کام ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

طلباء کی تادیب میں احتیاط

حکیم الامت تھانویؒ نے فرمایا تعلیم کیلئے زیادہ سزا کو حرام سمجھتا ہوں....

۱....سزا کے خوف سے بچے اپنا یاد کیا ہوا بھول جاتے ہیں....

۲....بچوں کے قویٰ کمزور ہو جاتے ہیں....

۳....زیادہ پٹتے پٹتے بچے سزا کے عادی بن کر بے حیا ہو جاتے ہیں....پھر سزا کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا....

۴....انتقام لینے کی قدرت چونکہ بچوں میں نہیں ہوتی اس لئے ان کے دل میں کینہ پیدا ہو جاتا ہے پھر کینہ سے حسد پیدا ہوتا ہے....پھر ایذاء سانی کی فکر ہوتی ہے....پھر مکر وفریب کی عادت پڑتی ہے....یہ سب کبر کی اولاد ہے....(وعظ اوج قنوج)

لطیفہ: حضرت علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ کے ابتدائی حالات میں لکھا ہے کہ اساتذہ کو تنخواہ دینے کے لئے رقم نہیں تھی....ہوٹل کا کھانا کھا کر اساتذہ بیمار پڑ گئے....مولانا لطف اللہ پشاوری نے درخواست کی کہ آمدنی کی کوئی صورت نہیں ہے گھر والوں کے لئے گندم فروخت کر کے اخراجات دے آؤں حضرت بنوریؒ نے فرمایا مجھے تنہا چھوڑ کر مت جاؤ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ اساتذہ کی تنخواہوں کی رقم آئی ہے مولانا لطف اللہ پشاوری نے (بے تکلف دوست ہونیکی وجہ سے) مذاق کے طور پر کہا ''بلی کے خواب میں چھیچھڑے'' دوسرے دن مولانا بنوریؒ سبق پڑھانے تشریف لے گئے تو ایک مخلص دوست نے اساتذہ کی تنخواہ کے لئے کچھ رقم دی مولانا بنوریؒ نے مولانا لطف اللہ کو رقم پیش کر کے کہا ''چھیچھڑے آ گئے'' (بشکریہ ماہنامہ الرشید)

وضو کے درمیان کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ

''اے اللہ! آپ میرے گناہ معاف فرمادیں اور میرے (دنیا اور آخرت کے) گھر میں وسعت عطا فرمادیں اور میرے (دینی اور دنیوی) رزق میں برکت عطا فرمادیں''....

حقیقی طالب علم کی مبارک بے چینی

طالب علم تو طلب علم میں نکلا ہے...... علم کا ایسا تقاضا لے کر گھر سے چلا ہے کہ...... جب تک اس کو حاصل نہ کرے چین نہیں آتا...... نہ کسی سے دوستانہ تعلق ہے...... نہ کسی سے بیٹھ کر اِدھر اُدھر کی لہو و لایعنی باتیں و کلام و کام کرنا ہے...... سب کچھ چھوڑ...... چھاڑ کر علم کی طلب و تقاضا ہے کہ...... جب تک مطالعہ نہ کر لے...... وقت پر پابندی کے ساتھ درسگاہ نہ چلا جائے...... استاد کی تقریر غور سے نہ سن لے...... سننے کے بعد اس کو پھر دُہرا نہ لے...... اسے چین ہی نہیں پڑتا۔ (خطبات مسیح الامت)

بہترین طرز معاشرت

جن لوگوں سے گاہ گاہ اذیت پہنچتی ہے...... انہیں گاہ گاہ کچھ ہدیہ بہ تکلف پیش کر دیا کرے...... اور گاہ گاہ دعوت و ناشتہ بھی کر دیا کرے...... اس سے قلب کو حق تعالیٰ کے ساتھ فراغ حاصل ہوگا...... اور بوقت اذیت یا حی یا قیوم کا ورد کریں اور حق تعالیٰ کے حاکم اور حکیم ہونے کو سوچ لیا کریں۔ (مجالس ابرار)

اسلاف کی اتباع

''آزادی رائے''...... یا ''ریسرچ''...... اور تحقیق کے حسین عنوانات کے فریب میں آ کر...... اگر ہم نے اسلاف کے اعتماد اور عظمت و محبت کو ضائع کر دیا...... تو یقین کیجئے کہ یہ ہمارے لیے بڑا مہنگا سودا ہوگا...... تحقیق ہمارے ہاتھ نہ آئے گی...... اور اسلاف کی ڈگر ہم سے چھوٹ جائے گی۔ (ارشادات مفتی اعظم)

اتباع سنت کی نورانیت

سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نور اور ایسی روشنی ہے...... جس سے ہر قسم کی تاریکیاں کافور ہو جاتی ہیں...... یہ نور چمک رہا ہے اور چمکتا رہے گا...... جو شخص بھی اس کے نور کے سایہ میں آ جائے گا...... خواہ وہ قصداً آیا ہو یا غیر ارادی طور سے...... اپنے اختیار سے آیا ہو یا غیر اختیاری طور سے، تو وہ ہر قسم کی تاریکی اور گمراہی سے محفوظ ہو گیا۔ (ارشادات عارفی)

برکات تبلیغ

اگر یہ تبلیغ دین نہ ہوتا ...... تو دین حجاز سے باہر نہ نکلتا ...... لیکن دین ساری دنیا میں پھیلا ہے ...... تو یہ تبلیغ ہی کی برکت سے ہے ...... اس لئے جب یہ (حجاز) دنیا کا مرکز ہے ...... تو دین کا مرکز بھی ہے ...... اس لئے یہاں کے لوگوں کو زیادہ آمادہ کیا جائے کہ ...... یہ دینی تعلیم اور تبلیغ کے لئے اور دعوت الی اللہ کے لئے اٹھیں۔ (خطبات حکیم الاسلام)

ایمان کی بشاشت وحلاوت

جب بشاشت ایمان کے اندر آجاتی ہے ...... تو ایمان بڑھتا چلا جاتا ہے ...... یہی بشاشت اور حلاوت ہے ...... جس کو "**الایمان یزید و ینقص**" (ایمان بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے) میں بیان کیا جاتا ہے ...... یہ کمی اور زیادتی اسی کیفیت ایمان میں ہوتی ہے ...... ورنہ نفس ایمان ...... وہ کمی وزیادتی کو قبول نہیں کرتا ...... الحاصل سالک کو ضروری ہے کہ بشاشت اور انشراح کو قائم رکھے کہ ...... اس سے کام میں سہولت رہتی ہے ...... جب یہ بشاشت ہے تو اے سالک ...... غفلت کہاں ہے؟ (خطبات مسیح الامت)

اشراف نفس کی وضاحت

ایک بار حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ نے حضرت اقدس حکیم الامت مولانا تھانویؒ سے فرمایا کہ ...... میں فلاں جگہ جایا کرتا ہوں ...... وہاں کے احباب ہدیہ دیا کرتے ہیں ...... ان لوگوں کی اس عادت کی بنا پر مجھے انتظار ہو جاتا ہے ...... حالانکہ حدیث پاک کے حکم کے مطابق جب اشراف (انتظار) ہو جائے ...... تو یہ ہدیہ قبول نہ کرنا چاہئے ...... حضرت اقدس تھانویؒ نے فرمایا کہ ...... حضرت آپ کی برکت سے قلب میں ...... اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈالی ہے کہ ...... اگر وہ لوگ ہدیہ نہ دیں تو کیا آپ کو گرانی ہوگی ...... فرمایا نہیں ...... گرانی تو مطلق نہ ہوگی تو فرمایا پھر یہ اشراف نہیں ہے ...... یہ انتظار خیال کے درجے میں ہے ...... اشراف اس انتظار کو کہتے ہیں ...... جس کے نہ ملنے پر تکلیف محسوس ہو۔ (مجالس ابرار)

زاویہ نظر تبدیل کرنے کی ضرورت

ہم اپنی ضروریات زندگی بہر حال پوری کرتے ہیں...... کھاتے پیتے بھی ہیں، سوتے جاگتے بھی ہیں...... چلتے پھرتے بھی ہیں...... اور لیٹتے بیٹھتے بھی ہیں...... بس اتنا کرلو کہ ہر ایسا کام کرنے سے پہلے اتباع سنت کرلو...... مثلاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا ہے...... ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں کھا رہے ہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیا ہے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہم بھی پی رہے ہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا ہے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں، ہم بھی کر رہے ہیں...... پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کام کرنے کا انداز معلوم کر کے اس کو اختیار کرلو...... اس اتباع کی برکت یہ ہوگی کہ...... اس کام کا ہر لمحہ عبادت میں لکھا جائے گا...... اور کام میں اس قدر خیر و برکت اور نور حاصل ہوگا...... جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ (ارشادات عارفی)

بابرکت دور

میرے والد ماجد مولانا محمد یاسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ...... ہم نے دارالعلوم دیوبند کا وہ زمانہ دیکھا ہے...... کہ جب اس کے ایک چپڑاسی سے لے کر...... صدر مدرس اور مہتمم تک...... ہر ہر شخص ولی کامل تھا...... دن کے وقت یہاں علوم و فنون کے چرچے ہوتے اور رات کے وقت اس کا گوشہ گوشہ اللہ کے ذکر...... اور تلاوت قرآن سے...... گونجتا تھا۔ (ارشادات مفتی اعظم)

شریعت کی جامعیت

میں کہتا ہوں کہ...... ہم تو سونے میں بھی آزاد نہیں...... آپ سمجھتے تھے کہ یہ ایک عادت کی چیز ہے...... طبعی چیز ہے...... طبعیات پر بھی شریعت نے آداب عائد کر دیئے ہیں...... ہم تو سونے میں بھی پابند ہیں...... چہ جائے کہ شادی اور غمی میں آزاد ہو جائیں...... چہ جائے کہ رسوم میں آزاد ہو جائیں...... تو لباس اور سونے کے اندر بھی قانون شریعت لاگو ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

طالب علم کیلئے دستور العمل

طالب علم کو اپنی زمانہ طالب علمی کے اندر...... درسیات پورے انہماک کے ساتھ، پوری مشغولی...... پورے جذبہ کے ساتھ...... اپنے کو کھپانے کے ساتھ...... (انہماک کا ترجمہ یہ ہے اپنے آپ کو پورا اس میں لگادے...... اس طرح کہ چھ سات گھنٹہ سونے اور کھانے پینے، پیشاب وغیرہ...... کے کرنے اور پنج وقتہ نماز پڑھنے سے جو وقت بچے وہ سارا کا سارا...... علم کے اندر خرچ کرے) یہ ہیں انہماک کے معنی...... خلاصہ یہ کہ ضرورت طبعیہ اور ضرورت شرعیہ سے جو وقت بچے...... وہ وقت طالب علم طلب علم میں خرچ کرے...... بس اپنے آپ کو ہر طرح طلب علم میں کھپادے...... دوسری چیزوں کا سوچنا کیسا؟ بس درس کا ہی سوچ ہو...... اس طرح طالب علم جب طلب علم میں مشغول ہوگا تو وہ علم نافع بنے گا...... ورنہ دوسری مشغولیاں مانع ہوں گی یا حاجب ہوں گی...... اگر مانع ہوں گی تو علم حاصل ہی نہ ہوگا اور حاجب ہوں گی تو حصول میں نقص رہے گا...... یہ ہے مانع اور حاجب کا فرق۔ (خطبات مسیح الامت)

نور قلب

اذان کے وقت تلاوت اور ذکر روک دے جب سنت پر عمل کرے گا...... تو قلب میں نور پیدا ہوگا...... پھر نور قلب سے تلاوت کریگا...... تو خوب نور پیدا ہوگا۔ (مجالس ابرار)

اتباع سنت کی برکات

حضرت حاجی صاحب (امداد اللہ مہاجر مکیؒ) کے طریق میں...... سالک کو بہت جلد وصول ہو جاتا ہے...... اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت کے طریق میں اتباع سنت بنیاد ہے...... اور یہ ایسی بنیاد ہے...... کہ اس میں نہ تو شدید ریاضت کی ضرورت ہے...... اور نہ مجاہدات کی...... بس کھلا ہوا روشن راستہ ہے...... جس میں سالک بے خوف و خطر...... چل کر منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ (ارشادات عارفی)

دین کی بے وقعتی کی ایک مثال

موذن ایسا ہو جو امامت بھی کر سکے...... ایک مقام پر موذن نے بہت عمدہ نماز پڑھائی ...... بعد میں معلوم ہوا کہ یہ موذن ہیں...... میں نے تنخواہ معلوم کی تو بتایا پونے چار سو روپیہ ...... اور امام کی تنخواہ ۱۱ سو روپے...... بہت خوشی ہوئی...... آج ہر کام میں اس کام کا ماہر تلاش کیا جاتا ہے...... مگر قرآن پڑھانے کیلئے...... اور اذان دینے کیلئے...... اور امامت کیلئے سستا تلاش کیا جاتا ہے...... یہ دین کی بے وقعتی نہیں تو اور کیا ہے۔ (مجالس ابرار)

نزہۃ البساتین کا مطالعہ

نزہۃ البساتین ایک کتاب ہے...... اس کا اردو میں ترجمہ روض الریاحین ہے اس کو دیکھنا چاہیے...... فوری طور پر حالات میں تبدیلی آتی ہے...... کلام کا اثر ہوتا ہے۔ (اس کتاب میں اکابر اولیاء اللہ کی سبق آموز حکایات ہیں) (ارشادات مفتی اعظم)

نیک عمل کا نور

کسی نیک عمل میں...... اس وقت تک نور نہیں آسکتا ہے...... جب تک کہ اس کا ادب اس میں شامل نہ ہو...... اور وہ احتیاطی اور تقوائے حدود زیر عمل نہ ہوں...... جس سے اس عمل کی حقیقی جامعیت...... اور اس کا واقعی کمال و جمال وابستہ ہے...... پس ادب ہی علم کا جوہر اور زیور ہے اس کے بغیر علم ایک بے لباس اور بے زینہ پیکر ہے...... جس کی طرف رغبت و شوق کی نگاہیں...... نہیں اٹھ سکتیں...... اس سے بسہولت اندازہ ہو سکتا ہے کہ...... اعمال بغیر آداب کے قبولیت کے مقام پر نہیں پہنچ سکتے...... اور ان کا حقیقی ثمرہ اور صلہ بغیر آداب کے سامنے نہیں آسکتا۔ (خطبات حکیم الاسلام)

عابد و عارف کا فرق

ایک عابد ہوتا ہے...... اور ایک عارف ہوتا ہے...... عابد شوق عبادت میں ہوتا ہے اس کو عبادت کا چسکہ ہوتا ہے...... اس کی عادت کے خلاف جب ہوتا ہے...... افسوس کرتا ہے اور عارف اللہ کی مرضی پر نظر رکھتا ہے...... وہ رجوع الی اللہ کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے...... رجوع الی اللہ کا مطلب یہی ہے کہ...... ہر وقت ہر آن یہ دیکھے کہ آقا کی مرضی کیا ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

صحبت اکابر کی ضرورت

دینی خدام کو اپنے اکابر کی خدمت میں...... حاضری کا سلسلہ بھی رہنا چاہئے جیسے خوردہ فروش کہ...... بڑے کارخانے سے مال لیتے ہیں...... پھر دوسروں کو سپلائی کرتے ہیں...... ایک طرف سے لے دوسری طرف دے...... اس طرح نفس میں بڑائی بھی نہیں آنے پاتی...... ورنہ مسند مشیخت پر جم کر بیٹھ رہنے سے...... پھر شیطان دماغ خراب کر دیتا ہے۔ حضرت حکیم الامتؒ کا ارشاد ہے کہ...... جس نے اپنے کو مستقل بالذات سمجھ لیا وہ مستقل بدذات ہو گیا۔ (مجالس ابرار)

موت سے وحشت کیوں؟

ایک رات مجھے اپنی موت کا خیال آیا...... تو بڑی وحشت ہونے لگی تھی...... اچانک اللہ تعالیٰ نے دستگیری فرمائی...... اور ذہن میں آیا کہ یہ وہ راستہ ہے...... جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی دنیا سے تشریف لے گئے ہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اتباع میں ہم بھی اسی راستے سے چلے جائیں گے...... اور اتباع سنت میں جو کام بھی ہو اس میں شیطان سے حفاظت کا وعدہ ہے...... کہ یہ خیال آتے ہی سکون ہو گیا...... اور اس کے بعد آج تک کوئی فکر نہیں ہوئی۔ (ارشادات عارفی)

صفائی معاملات

بددیانتی سے کسی کے حق کو غصب کر لینا...... تو گناہ عظیم ہے ہی...... حسابات و معاملات کو مجمل مبہم یا مشتبہ رکھنا بھی...... بہت خطرناک غلطی ہے...... جس کا نتیجہ بعض اوقات بددیانتی ہی کی شکل میں نکلتا ہے...... بعض لوگوں کی نیت بددیانتی کی نہیں ہوتی...... لیکن معاملات کے گڈمڈ ہونے کی وجہ سے بہت سے گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (ارشادات مفتی اعظم)

علم عمل خلوص فکر

مسلمان کو متفکر پیدا کیا گیا ہے...... غافل پیدا نہیں کیا گیا...... مگر اس تفکر کو چمکانے کی ضرورت ہے...... فکر اس وقت تک چمکتا نہیں ہے...... جب تک خلوص نہ ہو...... خلوص چلتا نہیں...... جب تک عمل کا جذبہ نہ ہو...... عمل بنتا نہیں جب تک علم نہ ہو...... تو علم...... عمل...... خلوص اور فکر ضروری ہیں۔ (خطبات حکیم الاسلام)

جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنے کا حکم

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو.... یہ یوم مشہود ہے....اس میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں' اور تم میں سے جو مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پیش کیا جاتا ہے.... یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہوجائے.... حضرت ابودرداء نے پوچھا موت کے بعد بھی....آپ نے فرمایا اللہ پاک نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے....(الترغیب جلد۲ صفحہ ۵۰۳)

والدین کی نافرمانی سے بچیے

ایک شخص نے' اپنے بوڑھے باپ کو' چادر میں' گٹھڑی کی طرح باندھا' پھر اس کو کنویں میں ڈالنے کے لئے چل دیا' جب ایک کنویں کی من پر جا کر پہنچا اور قریب تھا کہ کنویں میں ڈال دے' باپ سسکیاں مار کر رو رہا تھا....اس نے روتے ہوئے کہا کہ بیٹا اس کنویں میں نہ ڈال' کسی دوسرے کنویں میں ڈال دے.... کیونکہ اس میں میں نے اپنے باپ کو ڈالا تھا.... یہ سن کر بیٹے کو ہوش آیا اور باپ کو کنویں میں ڈالنے سے رک گیا' اور گٹھڑی کھول کر باپ کو کھڑا کیا....اور ادب واحترام کے ساتھ گھر لے آیا....

دیکھا میرے دوستو' اور ساتھیو! اس شخص نے احساس کرلیا اور اس کے سمجھ میں بات آ گئی اور بہت بڑے گناہ سے رک گیا....اس لئے جو لڑکے اور لڑکیاں ماں باپ کے نافرمان ہیں وہ اپنی فکر کریں ورنہ اگر آج کوئی پرواہ نہ کی تو کل پچھتاؤ گے....اور اس وقت تمہارا پچھتانا کوئی کام نہ دے گا....اس لئے ماں باپ پر رحم کھاؤ' ترس کھاؤ اور ان کی دعائیں لو' چونکہ ان کی دعائیں اولاد کے حق میں قبول ہوتی ہیں....

کھانا شروع کرنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ "(ہم یہ کھانا) اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی برکت سے (کھاتے ہیں)...."

طلبا کو نصیحت

کھیتی کرنے والوں کو دیکھ لو کہ...... از ابتداء تا انتہاء شروع سے آخر تک...... جب تک غلہ گھر میں نہ آ جائے کس قدر مشقت اُٹھاتا ہے...... مزارع (کاشتکار) صحراء بصحراء جنگل در جنگل کس قدر مشقت اُٹھاتا پھرتا ہے...... نہ گرمی دیکھتا ہے نہ سردی نہ دن دیکھتا ہے نہ رات نہ سونا دیکھتا ہے نہ جاگنا...... نہ کھانا دیکھتا ہے نہ پینا کچھ نہیں دیکھتا...... اے دین کے طالبو اور علم کے طلبگارو!...... ذرا تم کو غیرت آنا چاہیے کہ دنیا کا طالب تو اس طرح چست و چالاک رہے...... اور اس علم کا طالب جو مقدمہ عمل ہے...... اس میں یہ اس قدر سستی...... اے علم دین کے چاہنے والو! تمہاری غیرت کو کیا ہوا...... کھیتی کرنے والوں سے سبق لے لو جو دنیاوی معمولی...... فانی زندگی کے لیے اپنے آپ کو اس طرح کھپا رہا ہے...... تو تم کو باقی زندگی مکمل عمدہ بنانے کے لیے کہ وہاں ذرہ برابر ضرر نہ پہنچے...... اپنے آپ کو کیسا کھپانا چاہیے...... تو طالبین علم دین کو غیرت دلائی جارہی ہے کہ...... کاشتکار کی طرح تم کو بھی طلب علم میں اپنے کو کھپانا چاہیے۔ (خطبات مسیح الامت)

حاکم حقیقی کی ناراضگی بڑی چیز ہے

جب ہم حاکم ضلع کو ناراض کر کے چین سے نہیں رہ سکتے تو احکم الحاکمین کو ناراض کر کے کس طرح چین اور سکون سے رہ سکتے ہیں...... آج ہر طرف سے پریشانی کی شکایت آتی ہے...... لیکن اصل علاج کیا ہے...... اس طرف خیال نہیں جاتا...... اسباب رضا کی تو فکر ہے مگر ضد رضا...... یعنی گناہوں سے بچنے کا اہتمام نہیں...... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حرام اعمال سے بچو...... تم سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے۔

"اتق المحارم تکن اعبد الناس" (الحدیث) (مجالس ابرار)

اتباع سنت عظیم نعمت

اتباع سنت ایسی عظیم نعمت ہے...... کہ اگر بلا قصد و ارادہ بھی اس پر عمل ہو جائے تب بھی نفع سے خالی نہیں ہے...... اور فرمایا کہ اتباع سنت حق تعالیٰ تک پہنچنے...... اور ان کے نزدیک محبوب ہونے کا سب سے زیادہ محفوظ و مامون اور سہل ترین راستہ ہے۔ (ارشادات عارفی)

مجسم اعمال

(دنیا میں) جتنے بھی اعمال ہیں...... یہ محض سطحی نہیں ہیں...... بلکہ انسانی نفس ان کو نگلتا ہے...... اور جزو بدن بناتا ہے...... نیکی ہو یا بدی جب جزو نفس بن گئی...... تو جب اس میدان میں پہنچے گا...... تو وہی چیز جو نفس کی جوہر بنی تھیں وہ نکل گئیں...... تو اللہ تعالیٰ عمل کو اندر سے نمایاں کر دیں گے...... اور باہر سے بھی عمل کو مجسم بنا کر حجت تمام کر دیں گے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

ذکر کی اعلیٰ صورت

یہ درجہ اولیٰ ہے کہ دل کے ذاکر ہونے کیساتھ...... زبان کو بھی اس کے ساتھ شامل ذکر میں رکھو کہ...... زبانی ذکر میں زبان کو حرکت ہے اور حرکت محسوس چیز ہے...... اِدھر زبان میں حرکت نہ ہوگی فوراً محسوس ہو جائے گا...... کہ حرکت نہیں ہے تو فوراً متنبہ ہو جائے گا...... اور ذکر لسانی شروع کر دے گا کیونکہ محسوس چیز سے جلد تنبہ ہو جاتا ہے...... الغرض اگر قلب میں ذکر ہے تو یہ مطلب نہیں کہ قالب (جسم) کو ذکر سے خالی رکھا جائے...... بلکہ افضل یہ ہے کہ دونوں کو جمع کیا جائے۔ (خطبات مسیح الامت)

اللہ کا محبوب بننے کا طریقہ

ایک ایک سنت کو اپناؤ...... اتباع سنت کو معمولی عمل نہ سمجھو...... اللہ تعالیٰ کا اتباع سنت پر وعدہ ہے...... "یحببکم اللّٰہ" (اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائیں گے)...... عجیب انعام ہے ہماری اتباع سنت ناقص ہوگی...... مگر اللہ تعالیٰ جب محبت فرمائیں گے...... تو کامل فرمائیں گے کیونکہ وہ نقص سے پاک ہیں...... ان کا کوئی کام ناقص نہیں ہوسکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محبت الٰہی کا مظہر اتم ہیں...... اللہ تعالیٰ نے کائنات میں سب سے زیادہ حسین پیکر...... تخلیق فرما کر ہمارے سامنے پیش کر دیا...... اور فرمایا کہ کیا تم ہم سے محبت رکھتے ہو...... اگر ہم سے محبت رکھتے ہو...... تو ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم کو لازم پکڑلو...... تم ہم سے کیا محبت کرو گے...... اگر تم ہمارے محبوب نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے سانچے میں ڈھل گئے...... ہم تم سے محبت کریں گے......

"ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ" (ارشادات عارفی)

ایک وظیفہ

جب کسی افسر کا مواجہہ ہوتو...... **یا سبوح یا قدوس یاغفور یاودود** کا ورد رکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت ظاہر ہوگی۔ (مجالس ابرار)

اتباع سنت کیلئے آسان طریقہ

میں نے سالہا سال اس بات کی مشق کی ہے...... کہ صبح سے شام تک کی زندگی کا ہر کام اتباع سنت کی نیت سے کیا جائے...... اور مشق اس طرح کی ہے...... کہ لذیذ کھانا سامنے آیا' بھوک لگی ہوئی ہے...... دل چاہ رہا ہے کہ اسے کھائیں...... لیکن چند لمحوں کے لیے نفس کو کھانے سے روک لیا...... نفس کی خواہش پرنہیں کھائیں گے...... پھر سوچا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اوران کی عطا ہے...... اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ تھی...... کہ نعمائے خداوندی کو شکر ادا کر کے استعمال فرماتے تھے...... اب اس سنت کی اتباع میں کھائیں گے...... گھر میں داخل ہوئے...... بچہ پیارا معلوم ہوا...... دل چاہا کہ اسے گود میں اُٹھا کر اس سے دل بہلائیں...... لیکن چند لمحوں کے لیے نفس کو روکا کہ نفس کی خواہش پرنہیں اُٹھائیں گے...... پھر چند لمحوں بعد مراقبہ کیا...... کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے محبت فرماتے تھے...... اور انہیں کھلایا کرتے تھے۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کی اتباع میں اُٹھائیں گے...... ٹھنڈا پانی سامنے آیا...... پیاس لگی ہوئی ہے...... اور دل کی خواہش ہے کہ اسے جلدی سے پی لیا جائے...... لیکن کچھ وقفے کے لیے اپنے آپ کو روکا...... اور کہا کہ صرف دل کی خواہش پر پانی نہیں پئیں گے...... پھر تھوڑے وقفے کے بعد استحضار کیا...... کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا پانی بہت مرغوب تھا...... اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع میں پئیں گے...... اور انہیں آداب کے ساتھ پئیں گے...... جن کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رعایت فرمایا کرتے تھے۔ جب بیماری پیش آتی...... تو فرمایا کرتے کہ میں یہ نیت کر لیتا ہوں...... کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیمار ہوئے ہیں...... میری بیماری بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں ہے۔ (ارشادات عارفی)

عمل سیکھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے...... سورہ آل عمران آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ سال میں پڑھی ہے...... اور تم یہ چاہتے ہو کہ آٹھ سال پڑھ کر مولوی بن جاؤ...... صحابہ کرام نے کہا کہ...... "**تعلمنا العلم و العمل**"...... ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف علم نہیں سیکھا...... فلاں چیز حلال ہے...... اور فلاں حرام ہے...... بلکہ عمل بھی سیکھا ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

دینی کام

دین دراصل زاویہ نظر کی تبدیلی کا نام ہے...... روزمرہ کے بیشتر کام اور مشاغل وہی باقی رہتے ہیں...... جو پہلے انجام دیئے جاتے تھے...... لیکن دین کے اہتمام سے ان کی انجام دہی کا زاویہ نگاہ بدل جاتا ہے...... اور اس تبدیلی کے نتیجے میں سارے کام...... جنہیں ہم دنیا کے کام کہتے ہیں...... اور سمجھتے ہیں عبادات اور جزو دین بن جاتے ہیں۔ (ارشادات عارفی)

طلب کی ضرورت

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام...... اور نائبان انبیاء کا یہ خاصہ رہا ہے...... کہ پہلے دل میں شوق اور تڑپ پیدا کرتے ہیں...... اس کے بعد مقصد پیش کرتے ہیں...... تاکہ دل میں اتر جائے...... بلا طلب کے اگر کوئی چیز از خود کہہ دی جائے...... تو عادت یہ ہے کہ دل میں اترا نہیں کرتی...... آدمی توجہ نہیں کرتا جب تک کہ اس کے اندر سے طلب صادق نہ ہو...... جیسے عارف رومیؒ نے فرمایا۔

آب کم جو تشنگی آور بدست

پانی کو زیادہ مت پکارو، اپنے اندر پیاس پیدا کرو، پیاس پیدا ہو گی تو پانی ملے گا...... اور پھر وہ اترے گا اور رگ رگ میں تری پیدا کرے گا...... پیاس نہ ہو اور پانی پی لو تو بعض دفعہ بیماری بھی پیدا ہو جاتی ہے"۔ (خطبات حکیم الاسلام)

خلاصہ شریعت

ساری شریعت کا خلاصہ حقوق و حدود ہیں...... آدمی یہ جان لے کہ شرعی حدود اور حقوق کیا کیا ہیں۔ صاحب ایمان کا ایک ایک لمحہ عبادت ہے...... اگر وہ اپنے کو معاصی...... یعنی گناہ سے بچالے۔ (ارشادات عارفی)

بشر اور بے شر

غلطی انسان سے ہوتی ہے...... بشر ہے غلطی ہو ہی جاتی ہے مگر اصلاح کا طالب اور اصلاح کی طرف اقدام تو اسی لیے تھا کہ...... اخلاص کے ساتھ، صدق کے ساتھ، فکر کے ساتھ، آخرت کے عقیدہ کے استحضار کے ساتھ...... آہستہ آہستہ میں بشر ہو کر بے شر ہو جاؤں...... تو بشر ہو کر پھر شر کے اندر لگا رہنا...... اصرار کے ساتھ یہ کس طرح درست ہے؟ (خطبات مسیح الامت)

گناہ چھوڑنے کی ضرورت

اعمال صالحہ اور وظائف کا اختیار کرنا آسان ہے...... مگر گناہوں کو چھوڑنا مشکل معلوم ہوتا ہے...... جیسے سہارنپور کا گنا چوسنا تو آسان اور لذیذ ہے...... مگر کسی کے منہ سے گنا چھین لینا مشکل ہے...... اسی طرح نفس کو جن گناہوں کی عادت ہوگئی ہے...... ان کو چھڑانا نفس پر بہت شاق ہوتا اور عام طور پر لوگ ایسے واعظ کو بھی پسند نہیں کرتے...... جو برائیوں پر روک ٹوک اور گناہوں کے ترک پر وعظ کہتا ہو...... حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "**یا یھاالذین امنوا لاتبطلوا صدقاتکم بالمن و الاذیٰ**" ان آیات میں چند اصول کی طرف توجہ دلائی گئی ہے...... وہ یہ کہ بعض معاصی کے اثرات سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں...... جیسا کہ ان آیات میں ارشاد ہوا...... کہ اے ایمان والو اپنے صدقات کو باطل مت کرو احسان جتا کر اور اذیت دے کر...... اس سے معاصی کے ارتکاب سے احتیاط کی نہایت اہمیت ثابت ہوتی ہے۔ (مجالس ابرار)

علم محض نافع نہیں

علم آدمی کو اس وقت تک نہیں چلا سکتا جب تک اخلاق درست نہ ہوں، اخلاقی قوت سے ہی آدمی چلے گا...... علم کا کام فقط راستہ دکھلانا ہے...... اگر ایک عالم بہت اعلیٰ علم حاصل کرے...... مگر عمل کی طرف متوجہ نہیں...... تو راستہ اس نے دیکھ لیا...... مگر محض علم اسے راستے پر نہیں چلا سکتا...... جب تک کہ اس کے اندر چلنے کی اخلاقی قوت نہ ہو...... اخلاق میں صبر ہے...... شکر ہے...... شجاعت ہے...... رضا ہے...... تسلیم ہے...... یہ عملی چیزیں ہیں۔ (خطبات حکیم الاسلام)

قطبی پڑھ کر ایصال ثواب

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رحمہ اللہ کے پاس ایک شخص اپنے کسی عزیز کے ایصال ثواب کرانے کے لئے آئے.... حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اس وقت ''قطبی'' (منطق کی درسی کتاب) کا سبق پڑھا رہے تھے.... فرمایا کہ ''ہم یہ قطبی کا سبق پڑھ کر تمہارے عزیز کے لئے ایصال ثواب کر دیں گے....'' انہوں نے تعجب سے پوچھا کہ ''حضرت! قطبی پڑھ کر ایصال ثواب؟ ایصال ثواب تو قرآن کریم یا بخاری شریف وغیرہ پڑھ کر ہوتا ہے....'' حضرت نے جواب میں فرمایا کہ ''ہمارے نزدیک قطبی میں اور بخاری میں کوئی فرق نہیں.... اس لئے کہ بخاری شریف پڑھنے سے جو مقصود ہے.... قطبی پڑھنے سے بھی وہی مقصود ہے.... (یعنی اللہ کی رضا) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ جو ثواب بخاری شریف پڑھنے سے ملتا ہے.... وہی ثواب قطبی پر بھی عطا فرمائیں گے.... اگر نیت درست ہو....''

سورۂ کہف کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا اس کے پیر سے آسمان تک ایک نور روشن ہوگا جو قیامت کے دن اسے روشنی دے گا اور اس کے دونوں جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے.... (ترغیب صفحہ ۵۱۳ اتحاف صفحہ ۲۹۲)

اذان کے بعد کی مسنون دُعا

اللّٰھم رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَ نِ الَّذی وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

''اے اللہ! اس دعوت کاملہ اور (اس کے نتیجے میں) کھڑی ہونے والی نماز کے مالک آپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (مقام) وسیلہ وفضیلت عطا فرمایئے اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچا دیجئے جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے.... بلاشبہ آپ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتے....''

تکرارِ عمل

تکرارِ عمل سے ہر عمل صعب...... (مشکل) سہل ہو جاتا ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

سرپرستان و ذمہ داران و اساتذہ کو ایک انتباہ

مدرس بننے کے بعد طالب علمی کا جو ابتدائی زمانہ تھا وہ ختم ہو گیا...... اب تو آپ کو صاحب وقار ہونا چاہیے...... صاحب متانت ہونا چاہیے...... سنجیدگی ہونا چاہیے، صاحب حلم ہونا چاہیے...... صاحب شعور ہونا چاہیے، یہ چھچھورپن کیسا ہے؟...... یہ آپ کے غلط الفاظ گرے گرے قسم کے بھدے قسم کے کیسے ہیں؟...... یہ کلام کی بے ترتیبی کیسی ہے...... کلام کے مقدمات کو حاضر رکھتے ہوئے ترتیب کے ساتھ کلام کیوں نہیں ہے؟...... جوان باتوں کی رعایت رکھے تو طالب علمی کا زمانہ سمجھا...... سوجھا اور ہے...... اور مدرسی کا زمانہ سمجھا سوجھا اور ہے کہ نفس علم کے ساتھ زیادت علم میں لگا ہوا ہے...... اور زیادت علم کا تقاضا ہے بات کی پچ کا چلا جانا...... اوچھے پن کا چلا جانا...... گرے ہوئے اعمال کا چلا جانا...... ضروریات شرعیہ کا کامل طریقہ سے دل کے اندر بھر جانا...... اعمال دین کی چبھن دل کے اندر محسوس ہونا...... جب تم زیادت علم میں لگے ہوئے ہو تو زیادت علم چاہتا ہے زیادت عمل کو...... پھر آپ کا وضو زیادت حسن کے ساتھ کیوں نہیں ہے؟...... پھر آپ کی نماز زیادت حسن کے ساتھ کیوں نہیں ہے؟...... یہ تکبیر تحریمہ کیوں چھوٹی ہے؟ ہاں گاہے اتفاقاً چھوٹ گئی یہ مداومت کے خلاف نہیں...... اسی طرح اخیر شب میں جاگتا ہے کبھی اتفاق سے جاگنا رہ گیا تو یہ مداومت کے خلاف نہیں...... خلاف اس کو کہتے ہیں جس میں اس چیز کے مقابل تکثیر ہو۔

الغرض مدرس کا مقام متدرس سے بلند ہے...... یہ مدرس زیادت علم میں لگا ہوا ہے...... جب معلم ایسی صفات کا ہوگا تو متعلم پر بہترین اثر ہوگا۔ (خطبات مسیح الامت)

سکوتِ شیخ بھی نافع ہے

رات کی رانی خوشبو دیتی ہے...... مگر بولتی نہیں ہے...... اور قریب والوں کا دماغ معطر کرتی رہتی ہے...... اسی طرح شیخ کا سکوت بھی نافع سمجھے...... اللہ والوں کے پاس بیٹھنا ہر حال میں نافع ہے۔ (مجالس ابرار)

توبہ واستغفار

کیا مؤمن کی یہ شان ہے...... کہ اس کے اعمال بد باقی رہیں...... جن کی نحوست میں وہ مبتلا ہو؟...... اُدھر مؤمن سے کوئی گناہ صادر ہوا...... اُدھر اس نے توبہ واستغفار کر کے اسے معاف کرالیا...... پھر شامت اعمال کہاں سے آ گئی؟...... مزید فرمایا کہ اس خیال سے توبہ کرنی چاہیے اس سے ایک تو مایوسی پیدا نہیں ہوتی ہے...... دوسرے اللہ تعالیٰ کی جانب سے معافی...... ومغفرت میں شکوک وشبہات ظاہر نہیں ہوتے...... اس لیے اگر کوئی برا کام ہو جائے...... تو دل بھر کے توبہ کرلو اور مطمئن ہو جاؤ۔ (ارشادات عارفی)

ذہن کی درستگی

ذہن کی درستگی کے لیے ہر نماز کے بعد...... "یاعلیم"...... اکیس مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ (نیز امتحان میں کامیابی کے لیے) امتحان کے روز...... یا علیم کثرت سے پڑھو۔ (ارشادات مفتی اعظم)

نجات کے چار اصول

نجات کے چار اصول ہیں...... ایک علم...... دوسرا عمل...... تیسرا اخلاص...... اور چوتھا اپنی آخرت کی فکر...... یہ چار بنیادیں ہیں جس سے آدمیت بنتی ہے...... اور انسان کی انسانیت ترقی کرتی ہے...... گویا کہ جس طرح انسان کا بدن چار چیزوں سے مل کر بنتا ہے...... (آگ، پانی، ہوا اور مٹی) اسی طرح انسان کی روح بھی چار چیزوں سے مل کر بنتی ہے...... علم...... عمل...... اخلاص...... اور فکر...... اگر یہ آگ...... پانی...... ہوا اور مٹی نہ ہو...... تو انسانی جسم ختم ہو جاتا ہے...... اسی طرح اگر یہ چار چیزیں نہ ہوں تو یہ روح ختم ہو جائے گی۔ (خطبات حکیم الاسلام)

اسلاف کی حالت

پہلے اکابر کی نظر اعمال پر تھی...... اس لیے سفر وحضر یکساں تھا...... گھر اور باہر یکساں تھا...... معمولات...... گھر پر اور مہمان بننے پر یکساں تھے...... البتہ عذر کی حالت کے احکام بھی جدا ہیں...... تو ان حضرات کے اعمال حالت عذر کو چھوڑ کر سفر وحضر میں یکساں تھے۔ (خطبات مسیح الامت)

خدائی نظام رزق

حدیث پاک میں ہے کہ تم کو موت نہ آئے گی...... یہاں تک کہ اپنا رزق مکمل طور پر نہ کھالوگے...... معلوم ہوا کہ رزق خود تلاش کرتا ہے...... اپنے کھانے والوں کو چنانچہ دیکھئے چھپکلی کے پاس پر نہیں ہیں...... لیکن پروانے خود اڑ کر...... اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ (مجالس ابرار)

دنیاوی ترقی کا حصول

خوشگوار دنیا دین ہی کے ساتھ میسر ہوتی ہے...... مسلمانوں کو تو شریعت سے الگ ہو کر...... دنیاوی ترقی...... نصیب ہو ہی نہیں سکتی۔ (ارشادات مفتی اعظم)

عالم کے لئے ضرورت اخلاق

عالم اگر کسی اللہ والے کے سامنے جھک کر اپنے اخلاق کی اصلاح نہ کرائے...... تو علم اس کے لئے اور زیادہ تباہی اور وبال جان کا ذریعہ بنے گا...... اور وہ تکبر اور نخوت اور لڑائی جھگڑا پیدا کرے گا...... جب تک اپنے اخلاق کو پامال کر کے اس کو بلند نہ کرے...... حرص کے بجائے قناعت نہ ہو...... کبر کے بجائے تواضع نہ ہو...... بخل کے بجائے سخاوت نہ ہو...... غرض جب تک اخلاق فاضلہ جمع نہ ہوں...... علم کی قدر نہیں کھل سکتی...... نہ علم کام دے سکتا ہے...... جب تک اخلاق صحیح نہ ہو تو محض علم سے آدمی منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا۔ (خطبات حکیم الاسلام)

توحید خالص

آج جو اصلاح کے اندر دیر ہوتی چلی جارہی ہے...... اس کی ایک وجہ یہی ہے کہ شیخ کی رائے کے آگے اپنی رائے چلاتا ہے...... دوسری وجہ یہ ہے کہ اپنی سعی پر نظر ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر باوجود نبی ہونے کے اپنی سعی پر نہیں...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "ھذا الجھد وعلیک التکلان"...... یہ میری کوشش ہے اور بھروسہ آپ ہی پر ہے...... تو سالک کی نظر سعی پر ہرگز نہ ہونا چاہیے...... یہ بھی شرک کی قسموں میں سے ایک قسم ہے...... حاصل یہ نکلا کہ بس حکم کی تعمیل پر نظر رہے اور دعاء مسلسل کرتا رہے...... اپنے عمل پر نظر نہ ہو...... نظر صرف اللہ کی ذات پر ہو...... توحید خالص یہی ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

ایذائے دشمن سے حفاظت

جب دشمن ستا رہا ہو تو اس کی ایذا سے حفاظت کی نیت سے ...... یا قابض بعد نماز مغرب ...... ۲۱ بار پڑھ کر دعا کر لیا کرے ...... ان شاء اللہ تعالیٰ مغلوب ہو جائے گا ...... اسی طرح صبح و شام حزب البحر کا معمول بنا لیا جائے ...... اور سورہ اخلاص و سورہ فلق و سورہ ناس ...... تین تین مرتبہ پڑھ کر صبح شام اپنے بدن پر دم کر لے۔

اور اللہ تعالیٰ کے رب العالمین ...... رحمٰن و رحیم ...... ناصر وولی ہونے کو سوچیں ...... اس کے ساتھ ساتھ مالک و حاکم و حکیم ہونے کو سوچیں ...... ہر مشکل کا حل اسی میں ہے ...... حضرت خواجہ صاحبؒ نے خوب فرمایا ہے۔

مالک ہے جو چاہے کر تصرف　　کیا وجہ کسی بھی فکر کی ہے
بیٹھا ہوں میں مطمئن کہ یارب　　حاکم بھی ہے تو حکیم بھی ہے

اور **اللھم اکفنا مما شئت** کا ورد بھی ہر نماز کے بعد ۷ مرتبہ کر لے۔ (مجالس ابرار)

ایک خطرناک جملہ

بھائی اپنے آپ کو گناہ گار کیوں کہتے ہو؟ ...... جب اللہ تعالیٰ نے توبہ و استغفار کا دروازہ کھول رکھا ہے ...... تو اس سے فائدہ کیوں نہیں اُٹھاتے؟ ...... یہ دروازہ تو اسی لیے ہے ...... کہ کوئی مؤمن گناہ گار نہ رہے۔ **لا الہ الا اللہ** اور **استغفر اللّٰہ** سے شیطان کی کمر ٹوٹ جاتی ہے ...... کیونکہ شیطان نے ایمان کو نقصان پہنچایا ...... اس کی تلافی **لا الہ الا اللّٰہ** سے ہوگئی ...... پھر اس نے اعمال کو نقصان پہنچایا اس کی تلافی استغفر اللہ سے ہوگئی۔ (ارشادات عارفی)

اہل علم کی تحقیر کا نقصان

اہل علم کی تذلیل و تحقیر میں ایک طرف تو علماء کی دنیوی رسوائی ہے ...... دوسری طرف ذلیل سمجھنے والے کے ...... دین اور ایمان کے لیے بھی بڑا خطرہ ہے ...... بعض اوقات علماء کی تذلیل کفر تک پہنچا دیتی ہے ...... اور پتہ بھی نہیں چلتا ...... اور اس سے بھی بڑا خطرہ یہ ہے ...... کہ اگر وہ عالم اللہ والا بھی ہے ...... تو ذلیل سمجھنے والے پر دنیا میں بھی عذاب کا اندیشہ ہے ...... آخرت کا معاملہ اللہ جانے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

ضرورت شکر

انسان کی ذات میں کتنا ہی علم آ جائے...... ذات تو انسان ہی کی ذات رہے گی...... ذات میں وہی کوراپن ہے...... وہی گندگی ہے...... یہی وجہ ہے کہ علم آ جانے کے بعد علم بڑھتا رہتا ہے...... اتنا ہی اہل علم تواضع سے جھکتے رہتے ہیں...... سر نیچا رکھتے ہیں...... اور غرور نہیں کرتے...... اس لئے کہ یہ جانتے ہیں کہ...... علم ہمارا کمال نہیں ہے...... غرور آدمی کرے تو اپنی چیز پر کرے...... دوسرے کی چیز پر آدمی کیا غرور کرے...... جو آ بھی سکتی ہے اور چھینی بھی جا سکتی ہے...... یہ ہماری چیز نہیں ہے...... لہٰذا اس پر اس کو شکر ادا کرنا چاہئے نہ کہ فخر و تکبر۔ (خطبات حکیم الاسلام)

طلبہ کا دارالاقامہ میں قیام

طلبہ کا قیام بھی مدرسہ ہی میں رہنا چاہیے ......اگر ہو سکے تو رہائشی دارالاقامہ (بورڈنگ) مدرسہ میں ہونا چاہیے......اور کھانے کا انتظام بھی منجانب مدرسہ ہونا چاہیے...... پورے طریقہ سے طلبہ کا قیام وہیں رہے...... بلکہ اگر ہو سکے تو نظام مدرسہ کے تحت بستی کے طلبہ کا بھی دارالاقامہ میں ہی قیام رہنا چاہیے...... کہ تعلیم کی نگرانی اور اسباق کی پابندی وقت کے ساتھ وہاں رہ کر جو ہوگی گھر جا کر نہیں ہو سکتی...... پھر پڑھے ہوئے سبق کا تکرار جس پابندی کے ساتھ وہاں رہ کر ہوگا...... گھروں سے آ کر نہیں ہو سکتا...... کیونکہ مدرسہ میں تعلیمی نگرانی آسانی سے ہو سکے گی۔ (خطبات مسیح الامت)

حفاظت نظر کا طریقہ

جن کی بدنگاہی کا مرض شدید ہو...... وہ جب گھروں سے نکلیں...... تو باوضو ہو کر ۲ رکعت نفل...... حفاظت کی نیت سے پڑھ کر حفاظت کی دعا مانگ کر نکلیں...... پھر بھی اگر کچھ کوتاہیاں ہو گئیں...... یعنی گوشہ چشم سے بھی دیکھ لیا ہو یا لباس کے اوپر نظر پڑ گئی ہو...... یا کانوں نے ان کی گفتگو سے لذت حاصل کر لی ہو...... تو گھر واپس آ کر ۴ رکعات نفل ۲،۲ توبہ کی نیت سے پڑھ کر استغفار کر لیا کریں...... تضرع اور الحاح کے ساتھ...... اور استقامت و اصلاح کی تکمیل کی دعا کر لیا کریں۔ (مجالس ابرار)

دعا ضرور قبول ہوتی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں' کہ آپؐ نے فرمایا: **ثلث دعواة مستجابات لا شک فیھن** کہ تین دعائیں ایسی ہیں' جو ضروری قبول ہوتی ہیں ان تینوں میں سے پہلی دعا ''**دعوة الوالد**'' والد کی دعا اپنی اولاد کیلئے کہ یہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے....

اس لئے اولاد کو چاہیے کہ ماں باپ کی خدمت کرتی رہے اور ان کی دعائیں لیتی رہے' اس پر میرے دوستو! میں تمہیں ایک واقعہ بتاؤں.... حضرت امام بخاریؒ جنہوں نے حدیث کی سب سے بڑی کتاب لکھی ہے' جس کا نام ہے ''بخاری شریف'' اس سے بڑا درجہ حدیث کی کسی اور کتاب کا نہیں' امام بخاریؒ بچپن میں نابینا ہو گئے تھے' اندھے ہو گئے تھے' ان کی والدہ بیٹے کے اندھا ہو جانے کی وجہ سے پریشان رہتی تھیں اور خوب اللہ رب العزت سے دعا مانگتی رہتی تھیں' ایک رات جب وہ سوئیں' تو رات کو کیا دیکھتی ہیں؟ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے اور انہوں نے یہ کہا.... تجھ کو خوش خبری ہو کہ خدا تعالیٰ نے تیرے بیٹے کی بینائی' واپس مرحمت فرما دی.... صبح کو اٹھ کر' جب انہوں نے دیکھا تو واقعی بیٹے کی آنکھیں روشن تھیں اللہ تعالیٰ نے ماں کی دعا کو قبول کیا' اور ان کو آنکھیں نصیب ہو گئیں....

اس لئے میرے نوجوان دوستو! اپنے ماں باپ کو خوش کر کے' ان کی دعائیں لو' اور کوئی ایسی حرکت نہ کرو جس سے ان کا دل دکھے' اور ان میں سے کوئی' دل سے یا زبان سے بددعاء کر بیٹھے.... کیونکہ جس طرح ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اسی طرح ان کے دکھے دل کی بددعاء بھی لگ جاتی ہے اس لئے ان کی ناراضگی سے ڈرو' ان کو خوش کرو' اگر ماں باپ خوش ہو گئے تو سمجھو کہ اللہ بھی خوش ہو گئے اور اگر ماں باپ ناراض ہیں تو سمجھو کہ اللہ بھی ناراض ہے....

جمعۃ المبارک کا ایک اہم عمل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا اس کے لئے دونوں جمعہ کے درمیان نور روشن کر دیا جائے گا.... (ترغیب صفحہ ۵۱۲)

ادب کی حقیقت

تعظیم کا نام ادب نہیں...... ادب نام ہے راحت رسانی کا...... استادوں کا ادب اور احترام نہ کرنے کی وجہ سے...... علم میں سے خیر و برکت اُٹھ جاتی ہے...... عادۃ اللہ یہی ہے کہ استاد خوش راضی نہ ہو تو علم نہیں آ سکتا۔ (ارشادات مفتی اعظم)

مثالی اخوت

قرآن نے سارے انسانوں کو...... بھائی بھائی کہہ کر...... ایک عالم گیر برادری اور حقیقی مساوات کا سبق دنیا کو پڑھایا...... اور ان کے درمیان سے منافرت کی بیخ و بنیاد اکھاڑ کر پھینک دی...... کیونکہ منافرت اور وحشت دو جنس یا دو نوعوں کے افراد میں ہو سکتی ہے ...... ایک نوع کے افراد اور ایک اصل کی دو شاخوں میں...... وحشت اور نفرت کے کوئی معنی ہی نہیں...... مجانست، موانست کی جڑ ہوتی ہے نہ کہ منافرت کی۔

جب مادۂ خلقت اور جوہر قوام بھی سب اقوام ایک ہی ہو تو عقلاً یا طبعاً اقوام عالم میں کوئی وجہ نفرت باہمی کی باقی نہیں رہتی...... بلکہ موانست باہمی کی بھی انتہائی حد آ جاتی ہے جس سے ایک کے درد کا دوسرے کو محسوس کرنا امر طبعی ہو جاتا ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

ذاکرین کی اصلاح

بعض صاحبان یہ خیال کرتے ہوں گے کہ...... اس قلیل ذکر سے تو یہ اچھا ہے دو چار دن کہیں بیٹھ کر اچھی طرح ذکر کر لیں اور بالکل خاموش رہیں...... لیکن یہ کہاں کثرت ہے؟ یہ تو ایسا ہے کہ دو چار دن بیٹھ کر خوب اچھی طرح کھالیا اور پھر تین چار دن کھانا چھوڑ دیا تو وہ کیا کثرت طعام ہوگا...... کچھ بھی نہ ہوگا اور ایک شخص قلیل، قلیل کھانا روز کھا رہا ہے تو اس سے وہ کثیر ہو رہا ہے یا قلیل؟...... ظاہر ہے کہ کثیر ہو رہا ہے اس سے صحت قائم رہے گی...... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف مالدار صحابی تھے...... کسی نے پوچھا آپ اتنے بڑے مالدار کس طرح ہو گئے؟ فرمایا میں تجارت کے اندر اس کا خیال رکھتا ہوں کہ...... قرض نہ دیا جائے نقد دیتا ہوں اور نفع کم سے کم لیتا ہوں...... وہ تجارت ہی کیا ہوئی جس میں نفع نہ ہو مگر بنسبت دوسرے تاجروں کے نفع کم لیتا ہوں...... تو میری بکری زیادہ ہوتی ہے تو یہ نفع قلیل...... زیادہ بکری پر نفع کثیر ہو گیا۔ (خطبات مسیح الامت)

علم دین کی ضرورت

مظفر نگر کا واقعہ ہے...... کہ ظہر کی چار سنتوں کو ایک بڑے میاں ۵۰ برس تک اس طرح پڑھتے رہے...... جس طرح فرض پڑھتے ہیں...... یعنی ۲ بھری اور ۲ خالی...... ایک دن وعظ میں کسی عالم سے سنا کہ...... ۴ رکعت کی سنت میں ہر رکعت بھری...... یعنی سورۃ کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں...... تو انہوں نے عرض کیا کہ میں نے تو ۲ خالی اور ۲ بھری ۵۰ برس سے ادا کی ہے...... مولانا نے فرمایا یہ سنت ادا نہیں ہوئی...... بڑے میاں سر پر ہاتھ رکھ کر رونے لگے کہ...... ہائے ۵۰ برس کی سنتیں رائیگاں گئیں...... علم صحیح نہ ہونے سے یہی مصیبت ہوتی ہے...... کہ محنت بھی کرے...... اور اجر سے بھی محروم رہے...... علم صحیح کا حاصل کرنا کس قدر ضروری ہے...... اس کا اندازہ اس حکایت سے بخوبی ہو جائے گا...... قیامت کے دن جہل عذر نہ ہوگا...... علم کا حاصل کرنا بھی تو فرض ہے۔ (مجالس ابرار)

یومیہ محاسبہ

روزانہ رات کو سونے سے قبل دن بھر کے کاموں کا جائزہ لے لیا کرو...... کہ آج صبح سے شام تک کیا کیا؟ ...... کون سے نیک کام کیے...... اور کون سے گناہ سرزد ہوئے؟ ...... گناہوں پر استغفار اور نیکیوں پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

یہ کہنا ہم گنہگار ہیں بہت بری بات ہے...... کیوں ہو گنہگار؟ ...... گنہگار ہونا کوئی اچھی بات ہے؟ ...... توبہ کرلو...... پاک صاف ہو جاؤ گے۔

توبہ واستغفار کر لینے کے بعد کبھی بھی نا اُمید نہ ہونا...... ہرگز نہیں...... جب وہ خود حکم دیتے ہیں کہ توبہ کرو...... استغفار کرو...... تو ضرور معاف فرمائیں گے۔ (ارشادات عارفی)

فرض نفل سے مقدم

ایک اللہ والے نفلی حج کے لیے چلے...... تو سفر میں ان کی ایک جگہ فرض نماز چھوٹ گئی...... تو وہ راستے ہی سے واپس لوٹ آئے...... کہ ایسے نفلی حج کو نہ جانا ہی بہتر ہے...... کہ جس کے لیے فرض نماز قضاء ہو جائے...... چنانچہ حج کو نہیں گئے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

شکر و استغفار

دو چیزیں کرنے سے اللہ تعالیٰ کا تعلق پیدا ہوتا ہے...... ایک تو اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے سے ...... اور دوسرے استغفار کرنے سے ...... جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے......: ''فسبح بحمد ربّک واستغفرہ انہ کان توابًا'' ...... اس لیے یہ دعا پڑھو: ...... ''سبحٰنک اللّٰھمّ وبحمدک استغفرک واتوب الیک'' ...... رات کو سوتے وقت تین چار مرتبہ پڑھ لیا کرو...... ان شاء اللہ حق ادا ہو جائے گا۔ (ارشادات عارفی)

جہادِ نفس

انسان کا سجدہ ...... فرشتوں کی ہزاروں برس کی عبادت سے ...... عجیب بلکہ افضل ہے ...... کیونکہ وہ نفس کشی پر مبنی ہے ...... نہ کہ نفس کے تقاضوں پر ...... یہ نفس کشی اور جہادِ نفس فرشتوں کو میسر نہیں ...... وہاں نہ نفس امارہ ہے ...... نہ ہوائے نفس کہ اس کا مقابلہ کیا جائے ...... اور جہاد کر کے نفس کو پچھاڑا جائے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

مبتدی کیلئے احتیاط

مبتدی کو مختلف اہل حق کے پاس بیٹھنا بھی مضر ہے ...... پھر اہل باطل مبتدع وغیرہ کے پاس بیٹھنے کے کیا معنی؟ ...... ہاں اگر دونوں شیخوں کا مذاق ایک ہو تو اور بات ہے۔

بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں ...... جو دوسری جگہ ہیں اپنے شیخ کے یہاں نہیں ...... مثلاً وہاں کرامات ہیں ...... اپنے شیخ میں نہیں ...... وہاں شب بیداری ہے ...... نفل روزہ داری ہے یہاں نہیں ...... اب یہ مرید خیال کر رہا ہے کہ بجائے وہاں کے ...... یہاں بیعت ہو جاتا تو اچھا تھا بس تشویش آ گئی ...... نہ اِدھر کا رہا نہ اُدھر کا، بعض مشائخ صاحب توجہ ہوتے ہیں ...... یہ مرید توجہ میں جا کر بیٹھ گیا، قلب میں سرسراہٹ اور رونق آ گئی ...... اپنے شیخ کے یہاں برسوں بیٹھا ...... ان میں سے کچھ بھی نہ ہوا بس سمجھنے لگا یہاں تری ہے ...... شیخ میں خشکی ہے تشویش پیدا ہو گئی یہ اس کو مضر ہے ...... مگر یہ حکم مبتدی کے لیے ہے ...... لیکن اگر اعتقاد میں پختگی آ گئی ہے کہ کہیں بھی جاتا ہے ...... کیسا ہی دیکھتا ہے اپنے شیخ کی طرف سے ذرا اعتقاد میں فرق نہیں آتا ...... اس کو مختلف مشائخ کے یہاں جانا مضر نہیں ...... یہ سلوک کا مسئلہ ہے جس طرح فقہ کے مسائل ہیں ...... اسی طرح تصوف کے بھی مسائل ہیں (خطبات مسیح الامت)

عوام کیلئے طریقہ اصلاح

آج دل میں یہ بات ڈالی گئی ہے کہ...... جو حضرات اصلاح میں باضابطہ مشغول نہیں ہیں...... لیکن صالحین کے پاس آمدورفت رکھتے ہیں...... ان کو مشورہ دیا جائے...... کہ وہ ایک تسبیح درود شریف...... ایک تسبیح کلمہ طیبہ ایک تسبیح اللہ اللہ کرلیا کریں...... اگر ان تینوں پر عمل نہ ہوسکے تو ان میں سے جس ایک پر بھی عمل ہوسکے...... شروع کردیں...... ان شاء اللہ تعالیٰ یہ اضافہ اور ترقی کا سبب بنے گا۔ (مجالس ابرار)

کمال بزرگی

بزرگوں کا نمونہ بننے ہی میں دین کی حفاظت ہے...... اور دنیا کی بھی عزت ہے، بزرگ کی شان کمال یہ ہے...... کہ کسی کو حقیر نہ سمجھے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

اخلاق وکردار

دنیا کی کوئی قوم کبھی ترقی نہیں کرسکتی...... نہ دولت سے...... چاہے ارب پتی بن جائے...... اور نہ کوئی قوم عددی اکثریت سے ترقی کرسکتی ہے...... کہ اس کے پاس افراد زیادہ ہوں...... اور نہ کوئی محض سیاسی جوڑ توڑ سے ترقی کرسکتی ہے...... بلکہ ملک اور قوم کی ترقی ہوتی ہے...... اخلاق اور کردار سے جب یہ ختم ہوجائے...... تو سب سے بڑا تنزل کا سبب یہ ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

مستحب اہل اللہ کے نزدیک عملاً واجب ہے

مستحب پر اعتقاد وعلم تو استحباب کا ہی رکھے...... مگر عمل فرض کی طرح کرے...... آمر پر نظر کرتے ہوئے...... اسی لیے اہل اللہ جانتے ہیں کہ تہجد فرض نہیں ہے...... لیکن معاملہ اور عمل اس کے ساتھ فرض کی طرح کرتے ہیں...... اسی لیے ان کے یہاں اس کا ترک نہیں ہے...... ہاں اگر خاص عذر ہی پیش آ گیا...... اختیاری ضروری یا غیر اختیاری تو معذوری ہے یا مازوری نہیں ہے...... یعنی گناہ نہیں ہے مازوری وزر سے ہے...... جس کے معنی گناہ کے ہیں...... تو معذوری کے وقت کوئی گناہ نہیں ہے اس لیے کچھ رنجیدگی کی بات نہیں ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

نصیحت میں دوام کی ضرورت

ذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ...... نصیحت کیجئے ...... بے شک نصیحت ایمان والوں کو نفع دیتی ہے ...... اس آیت مبارکہ کو بیان فرما کر ...... حضرت والا نے فرمایا کہ نصیحت بار بار کرتا رہے ...... کبھی بہت دن کے بعد اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے ...... پھر یہ حکایت ارشاد فرمائی کہ ...... مولوی شبیر علی صاحب نے اپنے کسی عزیز سے سگریٹ کی عادت چھڑانا چاہا ...... تو اس کو سگریٹ چھوڑنے پر نصیحت فرماتے رہے ...... سو مرتبہ تک ان کی نصیحت نے موصوف پر اثر ظاہر نہ کیا ...... تو جب ایک سو ایک مرتبہ کی تعداد ہوئی ...... تو انہوں نے سگریٹ پینا چھوڑ دیا ...... اس تجربہ سے معلوم ہوا ...... کہ ہمت نہ ہارنی چاہئے ...... اسی طرح حضرت حکیم الامت تھانوی قدس اللہ سرہ العزیز کی ایک حکایت ارشاد فرمائی ...... کہ حضرتؒ بیت الخلاء میں تھے ...... دو شخص باہر تھے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ ...... میں نے فلاں شخص کو نماز کیلئے متعدد بار کہا ...... اس نے میری نصیحت نہ مانی ...... تو میں نے پھر کہنا چھوڑ دیا ...... دوسرے نے کہا واہ میاں واہ وہ تو اپنی بری بات پر جمارہا اور آپ اپنی اچھی بات پر ...... یعنی نصیحت کرنے پر قائم نہ رہے ...... اور ترک کر دیا ...... یہ تو آپ نے اچھا کام نہ کیا ...... کہ کوئی برائی نہ چھوڑے اور آپ بھلائی کو چھوڑ دیں ...... آپ کو نصیحت کا کام جاری رکھنا چاہئے تھا ...... حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ نے اس جواب کو بہت پسند فرمایا ...... اور اپنے احباب میں اس کا ذکر فرمایا۔ (مجالس ابرار)

رحمت الٰہی

گناہ تو محدود ہیں ...... اور رحمت خداوندی غیر محدود ہے ...... تو محدود کا اتنا خیال کیا اور لامحدود رحمت پر نظر نہ کی۔ "رحمتی وسعت کل شئی" (ارشادات عارفی)

مواعظ اشرفیہ کی تاثیر

ایک شخص حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں شامل ہوا ...... تو وعظ سننے کے بعد فرمایا کہ ...... ایسا واعظ ہم نے کبھی نہیں دیکھا ...... جس کے ہر ہر لفظ میں اثر ہو۔ اگر سامنے جا کر دیکھو ...... تو بالکل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا نمونہ تھے اور جو کتابوں میں لکھ دیا ہے ...... وہ عمل کر کے دکھایا ہے۔ (ارشادات عارفی)

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی رحمہ اللہ کی جرأت

۱۹۴۷ء کے ہنگاموں کے دوران حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہارویؒ دہلی شہر کا گشت لگا رہے تھے.... اچانک دیکھا کہ کچھ نہتے مسلمان کسی مومن کی نماز جنازہ کی تیاریاں شروع کررہے ہیں.... جنازہ سامنے رکھا ہوا ہے.... مولانا تیزی سے اس مقام پر پہنچے تو صف بندی ہو چکی تھی.... مولانا کی نظر اچانک سامنے پڑی تو دیکھا کہ چند فوجی اسلحہ سے لیس چلے آ رہے ہیں.... مسلمانوں کو صف باندھے دیکھ کر فوجیوں نے گولی چلانے کا ارادہ کرلیا اور بندوقیں سیدھی کرلیں.... اگر چند لمحے اسی طرح بیت جاتے تو ان میں سے کوئی نہ بچتا.... مولانا اس منظر کو دیکھ کر موٹر سے کود ے اور آناً فاناً ان درندہ صفت فوجیوں کے سامنے جا دھمکے اور گرج کر پوچھا....

''ان نہتے مسلمانوں پر گولی چلانے کا تمہیں کس نے اختیار دیا ہے....''

فوجی مولانا کی اس بے باکی اور غیر معمولی جرأت پر حیران رہ گئے.... ان میں سے کسی نے کہا کہ: ''یہ سب مسلمان مل کر ہم پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں''....

مولانا حفظ الرحمٰن صاحبؒ نے فرمایا.... ''کیا یہ نہتے مسلمان جن کے سامنے ایک بھائی کا جنازہ رکھا ہے تم پر حملہ کرسکتے ہیں؟ اگر تم چاہتے ہو کہ مسلمانوں کے خون سے اس طرح ہولی کھیلو تو یہ حفظ الرحمٰن کی زندگی تک ممکن نہیں میں ہرگز یہ نہیں ہونے دوں گا....'' (بیس بڑے مسلمان ص۹۴۴)

پندرہ امور کی رعایت پر جمعہ کا خصوصی ثواب

حدیث شریف میں جو جمعہ کے اعمال پر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے گناہ کی معافی اور سال بھر روزے اور نماز کا ثواب ذکر کیا گیا ہے.... یہ اس صورت میں جبکہ ان سنتوں اور مستحب امور کی رعایت کی جائے گی جو تقریباً پندرہ ہیں....

۱-غسل کرنا (یا وضو پر بھی) ۲-سر کی صفائی ۳-کپڑے کی صفائی ۴-اہل کو غسل کرانا
۵-مسواک ۶-خوشبو لگانا ۷-عمدہ اچھے کپڑے پہننا ۸-صبح جلد جانا
۹-پیدل جانا ۱۰-گردن نہ پھاندنا ۱۱-دو آدمیوں کے بیچ میں نہ گھسنا
۱۲-امام کے قریب ہونا ۱۳-خطبہ دھیان سے سننا
۱۴-کوئی لغو حرکت نہ کرنا ادھر ادھر نہ کرنا ۱۵-سر میں تیل لگانا تاکہ بال کی پراگندگی دور ہو جائے

صدیق کون

شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے...... کہ جان لو...... اگر حق تعالیٰ کوئی چیز عطا نہیں فرماتے...... تو ان کا یہ نہ دینا بخل کی وجہ سے نہیں...... بلکہ عین رحمت ہے...... ان کا نہ دینا ہی دینا ہے...... لیکن نہ دینے میں دینا وہ ہی سمجھتا ہے...... جو صدیق ہے۔(ارشادات مفتی اعظم)

تقویٰ سے جرائم کا انسداد

اصل میں جرائم سے بچانے والا خدا کا خوف ہے...... پولیس جرائم سے نہیں بچا سکتی ہے...... اگر پولیس سے...... ہتھیاروں سے اور فوجی طاقتوں سے...... گناہوں سے روکا جا سکتا تو آج کی دنیا سب سے زیادہ متقی ہوتی...... اس لئے کہ آج نہ فوج کی کمی ہے...... نہ پولیس کی کمی ہے...... اور نہ ہتھیاروں کی کمی ہے...... لیکن یہ چیزیں جتنی بڑھتی جارہی ہیں...... اتنے جرائم بھی بڑھتے جارہے ہیں...... بنا وہی ہے کہ جرائم کا روک لینا پولیس کا کام نہیں ہے...... محض قانون کا کام نہیں...... جب تک انسان کی اخلاقی حالت اندر سے صحیح نہ ہو...... اور جب تک اللہ تعالیٰ کا خوف سامنے نہ ہو آدمی جرائم سے نہیں بچ سکتا۔(خطبات حکیم الاسلام)

سالک کا کمال اطاعت

جس کو چار چیزیں دی گئیں اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی دے دی گئی...... قلب شاکر...... زبان ذاکر...... جسم صابر...... اور بیوی ناظر...... جو اپنی بھی حفاظت کرتی ہے...... اور شوہر کے مال کی بھی نگرانی رکھتی ہے...... جسم صابر یہ کمال طاعت کا عنوان ہے...... کیونکہ جسم حریت چاہتا ہے اور طاعت و تعمیل حکم میں مقید ہو کر رہ گیا ہے...... یہاں تک کہ ذات باری تعالیٰ کا حکم جس کو شریعت کہتے ہیں...... اس کی طبیعت بن گئی اسی کو کمال طاعت کہتے ہیں۔(خطبات مسیح الامت)

بلاؤں سے حفاظت کا وظیفہ

ترمذی شریف کی روایت ہے کہ سورہ اخلاص...... سورہ فلق...... سورہ ناس...... صبح وشام...... تین...... تین...... بار پڑھ لیں...... تو حق تعالیٰ سب بلاؤں سے محفوظ رکھتے ہیں...... گھر کے بچوں کو بھی یاد کرا دینا چاہئے۔(مجالس ابرار)

عمل اور ردعمل

ہر عمل کا ردعمل قانون قدرت ہے...... یہ سمجھنا غلط ہے کہ اس فحاشی وعریانی کا ردعمل نہ ہوگا...... آج معاشرتی زندگی تباہ ہو رہی ہے...... زن وشوہر میں بنتی نہیں' اولاد ماں باپ کی نافرمان ہے...... بھائی بھائی کا دشمن ہے...... لڑکیوں کی جوانی ڈھل رہی ہے...... لیکن کوئی رشتہ نہیں ملتا...... دل بے چین ہے' ...... زندگی ناہموار ہے...... گھر کے گھر تباہ ہو رہے ہیں ...... طلاقوں کی کثرت ہے اور خدا جانے کیا کیا ہے...... یہ سب ردعمل ہے ان بے حجابیوں' عریانیوں اور فحاشیوں کا...... جو ہمارے معاشرے میں تیزی سے پھیل رہی ہیں...... اللہ پناہ میں رکھے۔ (ارشادات عارفی)

ضرورت تواضع

متکبر بننا...... درحقیقت اپنے نسب نامے کو شیطان کے ساتھ جوڑ دینا ہے اور متواضع بننا ...... درحقیقت اپنے نسب نامے کو آدم علیہ السلام سے ملانا ہے...... تو جتنا ہم آدم کے بیٹے بنیں گے...... اتنا ہی عزت پائیں گے...... اور جتنا اپنے کو شیطان اور کبر وانانیت سے نسبت دیں گے...... اتنے ہی پامال کئے جائیں گے...... اور ذلیل ورسوا ہوں گے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

جہاد کا مقصد رکاوٹوں کو دور کرنا ہے

جہاد عملی بمقابلہ کفار زبردستی ایمان لانے کے لیے نہیں ہے...... بلکہ وہ رکاوٹیں جو اشاعت ونشر اسلام کے لیے اور دین کی طرف آنے والوں کے لیے اغیار کی جانب سے پیش آتی رہتی ہیں...... ان رکاوٹوں کو دفع کرنا ان کو بجبر روکنا...... ان کا انسداد کرنا...... جہاد سے یہ مقصود ہے...... ورنہ جہاد کی ضرورت نہیں' جہاد میں اس کا انسداد ہے کہ جو مؤمن ہو چکے ہیں ...... ان کو کیوں پریشان کرتے ہو؟...... کیوں تنگ کرتے ہو؟...... کیوں ذلت کے ساتھ پیش آتے ہو؟...... ان کی جان' مال...... عزت وآبرو کیوں وبال ومصیبت میں ڈالتے ہو...... اور جو ایمان کی طرف آنا چاہتے ہیں...... ان کے لیے کیوں رکاوٹ بظلم وجور کرتے ہو؟...... تم خود ایمان لاؤ یا نہ لاؤ کوئی جبر نہیں' تم اپنا کام کرو ہم اپنا کام کریں۔ (خطبات مسیح الامت)

نفس وشیطان سے بچاؤ کی ضرورت

اگر کسی کار کے انجن میں پٹرول بھر دیا جائے ...... مگر پٹرول کی ٹینکی میں سوراخ ہو ...... جس سے پٹرول سڑکوں پر گرتا رہے ...... تو کچھ دیر چل کر کار کھڑی ہو جائے گی ...... اسی طرح سالک ذکر کے انوار سے اللہ تعالیٰ کا راستہ طے کرتا ہے ...... مگر دل کے نور کی ٹینکی کو شیطان اور نفس آنکھ کان اور زبان وغیرہ ...... کے گناہ سے خالی کر دیتے ہیں ...... جس سے سالک کی ترقی رک جاتی ہے ...... پس ہر گناہ کی عادت سے سچی توبہ ضروری ہے ...... بالخصوص بدنظری اور گندے خیالات ...... اور بدگمانی ...... اور غیبت سے ...... کہ اس زمانے میں ان معاصی میں بہت کثرت سے ابتلا ہے ...... اپنے شیخ و مرشد سے سب حالات کہہ کر مشورہ کرتا رہے ...... اور عمل کرتا رہے ...... تو انشاء اللہ تعالیٰ راستہ ضرور طے ہو جائے گا۔ (مجالس ابرار)

جہنم میں داخلے کی مدت

جہنم میں جو شخص داخل ہوگا ...... ادنیٰ مدت اس کے لبث ...... (ٹھہرنے) کی سات ہزار سال ہوگی۔ (ارشادات مفتی اعظم)

مکافات عمل

یہ تمام مصائب، ذلتیں ...... رسوائیاں، دلوں میں نفرتیں ...... باہمی جنگ و جدل اور نئی نئی مہلک بیماریاں ...... اتفاقات نہیں بلکہ عمل اور ردعمل ...... یعنی "قانون مکافات" ...... کے تحت ظاہر ہو رہے ہیں ...... ہم نے جیسا کچھ کیا یا کر رہے ہیں ...... اس کے نتائج سامنے آ رہے ہیں ...... لیکن یہ دانشمندی کی بات نہیں ...... کہ جن حالات و نتائج میں گرفتار ہیں ...... ان کو اپنے اوپر مسلط کر لیں ...... اور ان سے نکلنے کی فکر نہ کریں ...... اپنے مستقبل کو اگر درست کرنا ہے ...... اور حالات حاضرہ کی تباہ کاریوں سے بچنا ہے ...... تو اولاً ان گناہوں کو چھوڑیئے ...... جو اس عذاب کا سبب ہیں ...... پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز و نیاز کے ساتھ ...... سورہ بقرہ کی آخری آیت کی دعائیں کرتے رہیں ...... ان شاء اللہ تمام بادل چھٹ جائیں گے۔ (ارشادات عارفی)

عبادت کی لذت

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب قدس سرہٗ نے ایک مرتبہ فرمایا انسان کے اس نفس کولذت اور مزہ چاہئے.... اس کی خوراک لذت اور مزہ ہے.... لیکن لذت اور مزہ کی کوئی خاص شکل اس کو مطلوب نہیں کہ فلاں قسم کا مزہ چاہئے اور فلاں قسم کا نہیں چاہئے.... بس اس کو تو مزہ چاہئے.... اب تم نے اس کو خراب قسم کے مزے کا عادی بنادیا ہے.... خراب قسم کی لذتوں کا عادی بنادیا ہے.... ایک مرتبہ اس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کی لذت سے آشنا کردو.... اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زندگی گزارنے کی لذت سے آشنا کردو.... پھر یہ نفس اسی میں لذت اور مزہ لینے لگے گا....

سفر کے مسنون اعمال

رفیق سفر: سفر میں دو آدمیوں کا جانا مسنون ہے.... ایک آدمی کا جانا بہتر نہیں ہے.... ہاں اگر کوئی ضرورت یا مجبوری ہو تو ایک آدمی کے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے....

آغاز سفر کا دن: جمعرات اور ہفتہ کے دن سفر شروع کرنا سنت ہے....

قیام کرنا: سفر میں ٹھہرنے کی سنت یہ ہے کہ راستے کے درمیان جہاں مسافروں کے چلنے کی جگہ ہو وہاں نہ ٹھہرے بلکہ ایک طرف ہٹ کر ٹھہرے....

فوراً واپس لوٹ آنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس مقصد کے لئے سفر کیا تھا جب وہ حاصل ہو جائے تو واپس لوٹ آئے.... بلاضرورت سفر میں نہیں رہنا چاہئے....“

گھر واپسی کی اطلاع دے: اگر کہیں دور سفر پر گیا تھا تو اچانک گھر نہ چلا جائے بلکہ پہلے آنے کی خبر کردے پھر کچھ ٹھہر کر جائے.... اگر رات کو تاخیر سے واپس آؤ تو رات ہی کو گھر نہ چلے جاؤ بلکہ کہیں (قریب) ٹھہر کر صبح کو گھر جاؤ.... لیکن اگر گھر والوں کو آنے کی خبر ہو اور وہ لوگ انتظار میں ہوں تو رات ہی کو جانے میں کوئی حرج نہیں ہے.... یہ طریقے سنت کے ہیں جن پر عمل کرنے سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں ملتی ہیں....

گھر سے پہلے مسجد: سفر سے واپسی پر گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نفل پڑھنا سنت ہے.... سفر میں کتا اور گھونگرو ساتھ نہ رکھنا بھی سنت ہے ورنہ شیطان پیچھے لگ جاتا ہے اور سفر بے برکت ہو جاتا ہے....

سیرت وصورت

صورت ہمیشہ فتنوں میں ڈالتی ہے...... اور سیرت ہمیشہ امن اور عزت وسربلندی پیدا کرتی ہے...... حضرت یوسفؑ سے زیادہ ہم اور آپ حسین نہیں ہیں...... ان کے حسن وجمال کی اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے...... لیکن حضرت یوسفؑ جہاں جہاں مصیبتوں میں گرفتار ہوئے...... صورت کی خوبصورتی نے انہیں گرفتار کرایا...... اور جب سلطنت ملنے کا وقت آیا تو سیرت آگے بڑھی۔ (خطبات حکیم الاسلام)

تحصیل علم کتابوں پر موقوف نہیں

مقصود ومطلوب علم کا حاصل کرنا ہے...... تحصیل علم مقید ومخصوص کتب کے ساتھ نہیں ہے...... حدیث میں طلب علم کا لفظ آیا ہے......

چنانچہ ارشاد ہے: "اُطْلُبُوْا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ" (کنز العمال ص ۱۳۸) "علم طلب کرو اگرچہ چین جیسے دور دراز ملک میں ہو۔"

دوسری حدیث میں ہے: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ" (مشکوٰۃ کتاب العلم ص ۳۴) "علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد پر فرض ہے۔"

ایک روایت میں "وَمُسْلِمَۃٍ" بھی آیا ہے یعنی عورت پر بھی فرض ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

حکیم الامت رحمہ اللہ کا کمال معاشرت

مولوی شبیر علی صاحب ایک مرتبہ...... حضرت والا تھانوی رحمہ اللہ کے پاس کسی مشورے کے لئے گئے...... پھر جب اپنے دفتر میں آگئے...... تو حضرت ان کے دفتر میں تشریف لائے...... اور فرمایا میاں شبیر علی میرا فلاں کام ہے...... تو مولوی شبیر علی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت آپ کے پاس تو ابھی گیا تھا...... وہیں فرما دیتے...... تو حضرت والا نے فرمایا کہ پھر میرے پاس تمہیں آنے میں فکر ہو جاتی...... کہ بڑے ابا کوئی کام نہ بتا دیں...... اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس بے فکری سے آپکا آنا جانا ہو۔

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد　　　کسے رابا کسے کارے نباشد

(مجالس ابرار)

حیااور ایمان

خدا کے لیے رائج الوقت چیزوں سے پرہیز کرو...... اپنی آنکھوں کو بچاؤ...... اپنی حیاء کو قائم کرو...... اپنی شرم و غیرت کو قائم کرو...... بے غیرتی اور عریانی...... ابلیسی و شیطانی والی بات ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں...... کہ جس آنکھ میں حیاء نہیں...... اس کے پاس ایمان نہیں، حیاء اور ایمان دونوں ایک چیز ہیں...... حیاء ڈھلی تو ایمان گیا...... وہ عورت صحیح معنوں میں عورت نہیں...... جس کی آنکھوں میں حیاء نہیں ہے...... وہ جانور ہے انسان نہیں ہے۔ (ارشادات عارفی)

عملی تبلیغ

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ...... ہم اگر اپنی اصلاح کر لیں...... تو تمام دنیا سدھر سکتی ہے...... اور بغیر کسی ظاہری تبلیغ کے بھی بہت کچھ سدھر سکتا ہے...... ہمارے اسلاف نے الفاظ سے زیادہ کردار سے اسلام کی تبلیغ کی ہے...... (ارشادات مفتی اعظم)

شکر کا نسخہ

• دنیا کے بارے میں...... ہمیشہ اپنے سے کم تر پر نظر رہنی چاہئے...... تاکہ آدمی شکر کرے...... اور دین کے بارے میں اپنے سے برتر کو دیکھے...... تاکہ ازدیاد رغبت پیدا ہو...... اب لوگوں نے قصہ برعکس کر دیا ہے...... کہ دنیا کے بارے میں اپنے سے برتر کے اوپر نگاہ رکھتے ہیں...... اور دین کے بارے میں اپنے سے کمتر کا اقتدا کرتے ہیں...... اسی لئے بادشاہ ظفرؒ نے کیا خوب کہا ہے۔

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر	رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی خرابیوں پر جو نظر	تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا
ظفر آدمی اس کو نہ جانئے گا	گو ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی	جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

(خطبات حکیم الاسلام)

تحصیل علم میں گہرائی کی ضرورت

سرسری علم کافی نہیں بلکہ گہرائی کے ساتھ تحصیل علم ہونا چاہیے ...... صرف وسعت نظری پر اکتفاء نہیں ...... بلکہ وسعت نظری کے ساتھ عمق نظری اور گہراؤ بھی ضروری ہے۔

حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ" (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم ص ۳۴)

حدیث میں فقیہ فرمایا ہے محدث نہیں کہا یعنی جس میں دین کی باریک سمجھ بوجھ رکھی ہوئی ہے ...... وہ ایک ہزار عابدوں سے شیطان پر بھاری ہے ...... کیونکہ ایک ہزار عابدوں کو بہکانا تو آسان ہے ...... ایک فقیہ کو بہکانا مشکل ہے ...... شیطان اگر فقیہ ہوتا اس کو بہکاوٹ نفس کی طرف سے نہ آتی ...... علم تو تھا مگر فقیہ نہ تھا اس لیے بہکاوٹ ہوئی ...... نیز شیطان کا استاد نفس تھا ...... اس میں حب جاہ تھا' اخلاق کی تصحیح نہیں ہوئی تھی ...... صرف حصول علم تھا اس لیے بھی بہکاوٹ ہوئی۔ (خطبات مسیح الامت)

بے جا غصہ کا علاج

ایک صاحب کو غصہ کی بیماری تھی ...... مجھے اپنا حال لکھا ...... میں نے لکھا کہ بہشتی زیور کے ساتویں حصے میں غصہ کا جو علاج مذکور ہے ...... آپ اس کے ہر نمبر پر عمل کریں ...... اور بوقت غصہ جتنے نمبروں پر عمل نہ ہو ...... ہر نمبر پر دو روپیہ جرمانہ اپنے نفس پر کریں ...... اور خود نہ صرف کریں مجھے وکیل بنائیں ...... یہاں بھیج دیں ...... خود صرف کرنے میں بھی نفس کو کچھ حظ اور خوشی ہوتی ہے ...... اور علاجاً نفس کو پوری مشقت میں مبتلا کرنا ہے ...... چنانچہ اس تدبیر سے ان کو بہت نفع ہوا۔ (مجالس ابرار)

محبت کے کرشمے

ایک مرتبہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے جا رہے تھے ...... پیچھے پیچھے میں جا رہا تھا ...... حضرت کے قدم جہاں جہاں پڑتے تھے ...... انہی نشانات پر میں بھی قدم رکھتا جا رہا تھا ...... اور دل ہی دل میں یہ دعا کرتا جاتا تھا ...... کہ یا اللہ! مجھے حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ (ارشادات عارفی)

باپ کے مال میں بیٹے کا ابھی کوئی حصہ نہیں

آج کل معاشرہ میں رواج ہے کہ اولاد اپنے والدین کو بجائے اپنی کمائی میں سے دینے کے الٹا باپ کے مال پر قبضہ کرنا چاہتی ہے.... کہ باپ موجود ہے' زندہ ہے ٹھیک ٹھاک ہے.... ذراسی گھر میں کوئی بات ہو جائے تو بیٹا یوں کہتا ہے! لاؤ میرا حصہ مجھے بانٹ کے دے دو.... میں الگ ہو رہا ہوں.... حالانکہ باپ کی کمائی اور موروثی زمین جائیداد میں اس کا ابھی کوئی حصہ نہیں.... ارے میراث مرنے کے بعد بنتی ہے.... زندگی میں نہیں بنتی ہے.... جب تک ماں باپ زندہ ہیں اس وقت تک ان کے مال میں تیرا کوئی حصہ نہیں' ابھی تو سب کچھ ماں باپ کا ہے.... تیرا کچھ نہیں....

اور یاد رکھ اگر تو نے ان کو ناراض کر کے کچھ لے بھی لیا' تو تو پنپ نہیں سکتا تجھے چین سکون نہیں مل سکتا.... ارے جب ماں باپ ناراض ہیں تو اللہ ناراض' اور جب وہ اللہ ناراض ہو گیا جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے' اسی کے ہاتھ میں عزت ہے اسی کے ہاتھ میں ذلت ہے وہی نفع دے وہی نقصان دے' زمین اس کے قبضے میں' آسمان اس کے ہاتھ میں' زمین سے اگلنے والی چیزوں میں' نفع ہو گا یا نقصان' سب کچھ اس کے قبضہ میں' دکان اور تجارت کی ترقی اور بربادی سب کچھ اس کے حکم سے ہوتا ہے.... تو پھر زندگی میں سکون و راحت کیسے حاصل کی جاسکتی ہے لہٰذا والدین کی زندگی میں سب سے بڑی دولت یہی ہے کہ ان کو راضی و خوش رکھا جائے۔

خطرہ موجود ہے

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر جب نزع کا عالم طاری ہوا تو آپ کے بیٹے نے پوچھا:

''اے ابا جان! کیا حال ہے؟''

آپ نے فرمایا'' وقت پر خطر ہے.... جواب کا موقع نہیں ہے.... دعا سے مدد کرتے رہو.... کیونکہ جو لوگ میرے دائیں بائیں بیٹھے ہیں.... ان میں شیطان بھی ہے اور وہ سامنے کھڑا سر پر خاک ڈال کر کہہ رہا ہے کہ اے احمد! تو میرے ہاتھ سے جان سلامت لے گیا اور میں کہتا ہوں کہ جب تک ایک سانس بھی باقی ہے.... خطرہ موجود ہے....

اکابر علماء کی قدر

اگر ہم اپنے بزرگوں کے تبحر علمی ...... اور باطنی کمالات کا ...... اپنی آنکھوں سے مشاہدہ نہ کرتے ...... تو ہمیں اپنے قدیم اسلاف تابعین ...... تبع تابعین کے حیرت ناک دینی کمالات کا مشاہداتی علم نہ ہوسکتا۔ (ارشادات مفتی اعظم)

گناہوں کا تریاق

انسان کی پوری زندگی پر اتباع سنت چھا جائے ...... جب اس کے ایمان میں کمال آ جائے گا ...... اور اس کو مومن کامل کہیں گے ...... لیکن یاد رکھئے اتباع سنت کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ...... کبھی بھی غلطی نہ ہو ...... اور گناہ نہ ہو ...... یہ شان تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہے ...... ہم سے گناہ ہوتے ہیں ...... اور گناہ کرتے بھی ہیں ...... مگر اس کا حل یہ ہے کہ فوراً توبہ کرلیں ...... صدق دل سے توبہ کرنے سے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے ...... اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک میں فرمایا گیا ہے ...... کہ **التائب من الذنب کمن لاذنب له**۔ (خطبات حکیم الاسلام)

ہر مطیع ذاکر ہے

ذات باری تعالیٰ کے ساتھ ہمہ وقت ...... قلباً ولساناً وجسماً ذاکر رہنا ضروری ہے ...... اگرچہ بعض وقت بظاہر ذکر نہیں ہوتا مگر جسم اس طرح طاعت میں لگا ہوا ہے کہ ...... تمام اعضاء اپنے اپنے وقت پر میلان اور اغوا سے محفوظ رہتے ہیں ...... ایسے مطیع کو ذاکر کہتے ہیں ...... گو اس وقت زبان پر ذکر نہیں اور اس وقت دل میں یاد دھیان بھی بالفرض نہیں ...... لیکن اب بھی وہ ذاکر ہے ...... جب یہ معنی اچھی طرح ذہن نشین ہوجائیں کہ "**کُلُّ مطیع للہ فھو ذاکر**" (ہر اللہ کا مطیع ذاکر ہے) تو تفصیلات خود سمجھ میں آ جاتی ہیں۔ (خطبات مسیح الامت)

فراخی رزق کا وظیفہ

جب رزق میں تنگی ہو تو اپنے اعمال پر نظر ڈالے ...... اور گھر والوں کے اعمال پر نظر ڈالے کہ ...... حق تعالیٰ کی کوئی نافرمانی تو نہیں ہورہی ہے۔ (مجالس ابرار)

پریشانی کا آنا

اپنے بہت سے نیک بندوں کو..... اللہ تعالیٰ آزمائشوں..... میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اللہ والوں کے لیے آزمائش وتکلیف کوئی نئی بات نہیں..... وہ تو درد سران کو دیتے ہیں..... جنہیں اپنا بناتے ہیں۔
(ارشادات مفتی اعظم)

موت مصیبت بھی نعمت بھی

موت جس طرح فزع اکبر اور عظیم ترین مصیبت ہے..... ویسے ہی عظیم ترین نعمت اور عظیم ترین انعام خداوندی بھی ہے..... موت کے بارے میں صرف ایک ہی پہلو سامنے نہیں رہنا چاہئے..... یعنی ''ہائے افسوس''..... کا' بلکہ خوشی کا بھی ایک پہلو ہے..... کہ یہ تحفہ مومن بھی ہے..... اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا یہ طریقہ اور راستہ ہے..... دنیا کی آبادکاری کا یہ طریقہ ہے..... نئے نئے علوم پیدا ہونے کا یہ طریقہ ہے..... اور نئے مربیوں کے پیدا ہونے کا یہ طریقہ ہے..... اس لئے موت کا صرف ایک پہلو نہیں کہ اس سے ڈریں..... بلکہ موت میں خوشی کا پہلو بھی ہے..... کہ اس کا انتظار بھی کریں اور اس کی تمنا بھی کریں۔ (خطبات حکیم الاسلام)

تہجد کی آسان صورت

متاخرین نے ہمارے ضعف کو خیال فرماتے ہوئے فرمادیا ہے..... کہ احتیاطاً تہجد عشاء کے وقت پڑھ لو کہ شاید آنکھ نہ کھلے اور ترک ہو جائے ..... اور طبیعت تشویش میں ہو جائے ..... اس لیے تشویش سے خود کو بچانے کے لیے عشاء کے بعد ہی پڑھ لو..... احتیاطاً ادا کرلو..... اسے حفظ ماتقدم کہتے ہیں اور آج کل آخر رات میں جاگنے کا کیا اعتبار ہے..... غیر اختیاری نیند ہو جاتی ہے..... گھڑی بجتی ہے سننے میں نہیں آتی..... اس لیے حفظ ماتقدم کے طور پر عشاء کے بعد پڑھ لو..... آنکھ کھلے تو اُٹھ کر آخر رات میں بھی ادا کرلو۔ (خطبات مسیح الامت)

اہل اللہ مایوس نہیں کرتے

دنیاوی ڈاکٹر تو جسمانی مریضوں کو مایوس بھی کر دیا کرتے ہیں..... مگر اہل اللہ کے پاس ہر روحانی بیماری کا علاج ہے..... اور وہ کبھی ناامید نہیں کرتے۔ (مجالس ابرار)

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا فیض

مجھے جو کچھ ملا ہے...... حضرت حکیم الامت ہی کے توسل سے ملا ہے...... فرمایا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ وملفوظات کا روزانہ مطالعہ کرتے رہیں...... اگرچہ ایک ہی صفحہ ہو۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ و ملفوظات تو علوم کا خزانہ ہیں ...... ایسے ایسے علمی مسائل...... اور اشکالات کا حل ان میں ملتا ہے...... جو بڑی بڑی کتابوں کے مطالعے کے بعد بھی حل نہیں ہوتے۔ ہمارے حضرت اپنے وقت کے مجدد تھے...... اور اب تک جتنے مجدد ہوئے ہیں سب سے زیادہ مشقت...... حضرت والا نے برداشت کی...... ہمارے حضرت ایسے وقت میں مجدد ہوئے...... جب سب سے زیادہ بگاڑ ہر گھر میں عام تھا...... جائز' ناجائز کا اہتمام ہی نہ تھا...... ہمارے حضرت نے عقائد...... عبادات' معاشرت اور اخلاق کی...... بے مثال درستی فرمائی ہے۔ (ارشادات عارفی)

دعوت کا ایک ادب

نکیر ہمیشہ منکر پر ہونی چاہیے...... اور غیر منکر پر نکیر کرنا خود منکر ہے...... لہٰذا بعض لوگ جو مباحات پر...... یا محض آداب و مستحبات کے ترک پر نکیر کرنا شروع کر دیتے ہیں ...... ان کا طرز عمل درست نہیں ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

ضرورت فکر

آج ہمیں فکر کی ضرورت ہے...... بے فکر انسان کوئی انسان نہیں...... جس انسان کا نصب العین نہیں وہ انسان نہیں...... عقل مند انسان وہ ہے...... کہ جو اپنا نصب العین متعین کرے...... اور انسان کا نصب العین طاعت و عبادت خداوندی ہے...... دولت مند ہوگا تب بھی اطاعت کر سکتا ہے...... مفلسی میں ہوگا تب بھی یہ نصب العین اپنا سکتا ہے...... بادشاہی تخت پر ہے تب بھی یہ نصب العین قائم ہے...... غربت میں ہو تب بھی تندرستی میں ہو تب بھی...... اور انتہائی بیماری میں ہو تب بھی یہ نصب العین قائم ہے...... زندگی ہو تو یہ نصب العین قائم ہے...... موت آ جائے تو بھی یہ عجیب ترین نصب العین ہے...... کہ جو اس لمبی عمر کے ساتھ آخر تک چلتا ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

مقام معرفت

سالک نے جب آمر کو پہچان لیا تو اس کی معرفت حاصل ہوگئی...... اب یہ سالک عارف باللہ ہوگیا...... اس کی نظر ہر مصلحت اور حکمت سے ہٹ گئی...... اب کوئی سوال کسی قسم کا بھی نہ حکمت کے اعتبار سے...... نہ مصلحت کے اعتبار سے...... نہ اجر کے اعتبار سے...... نہ ثواب کے اعتبار سے...... نہ بدل کے اعتبار سے نہ عوض کے اعتبار سے...... ساری ہی چیزیں نظر انداز ہوگئیں...... بس صرف امر کی ادائیگی رہ گئی...... یہاں تک کہ...... وہ ذات جس کے امر پر ہم تگ ودو میں لگے ہوئے ہیں...... وہ ذات بھی ملے گی یا نہ ملے گی...... اس سے بھی قطع نظر ہو جاتا ہے...... پھر کسی اور چیز کے ملنے یا نہ ملنے پر کیا نظر؟...... اسی کو کہا گیا ہے کہ:

ملنے نہ ملنے کا تو وہ مختار آپ ہے　　پر تجھ کو چاہیے کہ تگ ودو لگی رہے

(خطبات مسیح الامت)

حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ کا اتباع شریعت

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے...... وصیت فرمائی تھی کہ میری جنازہ کی نماز مسجد نبوی کے اندر نہ ہو...... باہر پڑھی جائے...... کیونکہ حنفیہ کے نزدیک مسجد کے اندر جنازہ کی نماز مکروہ ہے...... یہ بزرگ جنت البقیع میں...... حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب مدفون ہیں۔ (مجالس ابرار)

مجدد وقت

ہمارے حضرت جیسا مجدد اب تک نہیں آیا...... ہمارے حضرت کی تعلیمات عجیب و غریب ہیں...... زندگی کے ہر شعبہ میں کامل...... رہبری ملتی ہے۔ ہمارے حضرت کے اسم مبارک کے ساتھ تحریر...... تقریر اور بول چال میں مجدد الملت شامل کرنا...... اب بہت ضروری ہوگیا ہے۔ حکیم الامت مجدد الملت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ...... ملفوظات اور دیگر تصانیف پڑھنے کے بعد ہماری کتاب اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت سمجھ میں آئے گی۔ (ارشادات عارفی)

گھڑی کی ضرورت

گھڑی اس نیت سے اپنے پاس رکھو...... کہ اس کے ذریعے اوقات نماز کی پابندی کر سکو گے...... اور وقت کی قدر و قیمت پہچان سکو گے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

صبر کی دعا

انا للہ و انا الیہ راجعون ...... یہ دعا صرف میت ہی پر نہیں پڑھی جاتی بلکہ اگر ایک پیسہ بھی گم ہو جائے...... تو بھی پڑھی جائے...... اس دعا کی برکت سے صبر بھی ہو جاتا ہے...... مالک کی طرف توجہ بھی ہوتی ہے...... اور نعم البدل مل جاتا ہے...... یہ اس دعا کی خاصیت ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

حکیم الامت رحمہ اللہ کا فیضان

ہر شخص کی صلاحیتیں جدا جدا ہوتی ہیں...... اللہ سبحانہ تعالیٰ کو جس سے جو کام لینا ہوتا ہے...... ویسی ہی صلاحیتیں فرماتے ہیں...... ہمارے حضرت سے مجدد وقت کا کام لینا تھا...... اس لیے ویسی ہی صلاحیتیں عطا فرمائیں...... اور مجددین سے بڑھ کر صلاحیتیں عطا فرمائیں...... ان شاء اللہ تعالیٰ...... ہمارے حضرت کا فیض...... ہمیشہ جاری رہے گا۔ ہمارے حضرت کا مذاق یہ تھا کہ...... ہمہ وقت اپنے نفس کا جائزہ اور محاسبہ فرماتے رہتے تھے...... کبھی عمر بھر اس سے غافل نہیں رہے کہ...... کہیں میرا کردار اور میری گفتار سنت کے رنگ سے جدا تو نہیں ہے...... تحدیث بالنعمت کے طور پر کسی انعام الٰہی کا ذکر فرما رہے ہیں...... کہ خدا کا یہ فضل حاصل ہے اور ذرا سی کھٹک ہوئی...... فوراً استغفار کرتے۔ (ارشادات عارفی)

ایمان کی زیادتی مطلوب ہے

اچھی چیز میں کون زیادتی نہیں چاہتا...... کاشتکار کاشت میں زیادتی چاہتا ہے...... زمین دار زمین میں زیادتی چاہتا ہے...... تاجر تجارت میں زیادتی چاہتا ہے...... تو اچھی چیز میں تو ہر ایک زیادتی چاہتا ہے...... تو اے مؤمنو! ایمان سے زیادہ اچھی چیز اور کون سی ہوگی...... پھر اس میں زیادتی کی طلب کیوں نہیں؟ (خطبات مسیح الامت)

خدمت دین کیلئے یکسوئی کی ضرورت

شاہزادوں کو گھڑی بنانا اور ہوائی جہاز بنانا نہیں سکھایا جاتا...... ان کو آداب سلطنت اور آداب خسروانہ سکھائے جاتے ہیں...... پس جن حضرات کی پوری توجہ حق تعالیٰ کی رضا اور اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف ہے...... وہ شاہزادے ہیں۔ ان کا کام فنون سیکھنا نہیں ہے...... کیونکہ اگر سرکاری آدمی کو تجارت کی اجازت دیدی جائے...... تو پھر سرکاری کام کے قابل یہ شخص نہ رہے گا...... اگر چہ تجارت کا نفع صرف ایک دن کا...... اس کا سال بھر کی تنخواہوں کے مجموعہ سے بھی بڑھ جائے...... پس تجربہ سے یہی معلوم ہوا کہ...... دین کی تعلیم کے ساتھ اگر دنیا کی تعلیم بھی دی گئی...... تو آدمی دین کا نہیں رہتا...... دنیا ہی کی طرف مائل ہو جاتا ہے...... پس مخدوم کا کام الگ ہے...... خادم کا کام الگ ہے...... اگر مخدوم بھی خادم کا کام کرنے لگے...... تو مخدوم کا کام کون کریگا اگر اسٹیشن ماسٹر کنٹرولر سگنل نہ دے...... تو گارڈ اور ڈرائیور کچھ نہیں کر سکتے...... مگر عام لوگ ریل چلانے میں گارڈ اور ڈرائیور ہی کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں...... کیونکہ بظاہر یہ نظر آتے ہیں...... اور کنٹرولر اندر ہوتا ہے نظر نہیں آتا...... نیز تجربہ ہے کہ اگر اخلاص سے دین کی خدمت میں لگا رہے...... تو دنیاوی کاموں میں حق تعالیٰ غیب سے مدد فرماتے ہیں...... اور تھوڑی روزی میں بڑی برکت دیتے ہیں اور سکون قلب اور فراغ قلب کی جو نعمت ہے...... وہ الگ ایک بڑا انعام ملتا ہے...... جو ہفت اقلیم کی سلطنت سے بھی افضل ہے۔ (مجالس ابرار)

دنیاوی معاملات کے دو ادب

کسی کی گواہی نہ دو...... اور کسی کے معاملہ میں فیصلہ کنندہ نہ ہو۔ (ارشادات مفتی اعظم)

مقام عبرت

موت کا اصل مقصد یہ ہے کہ...... اس کے ذریعے سے عبرت حاصل کی جائے...... اور اپنے اخیر وقت کو یاد کیا جائے...... اور ایسے سامان پیدا کئے جائیں کہ ہمارے لئے بھی نافع ہوں اور میت کے لئے بھی نافع ہوں۔ (خطبات حکیم الاسلام)

نماز جمعہ میں ثواب کے درجات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح (ذرا اہتمام سے) غسل کیا اور جلد چلا اس نے گویا اونٹ کی قربانی کا ثواب پایا.... (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے کہ جمعہ کے دن جلد از جلد جانے والا ایسا ہے جیسے ہدی کا جانور اونٹ قربانی کیلئے (مکہ میں) بھیجا ہو....

فائدہ: جلد از جلد جو سب سے پہلے مسجد میں جانے والا ہوتا ہے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ اس آدمی جو حرم میں قربانی کے لئے اونٹ بھیجتا ہے' ظاہر ہے حرم کی قربانی وہ بھی اونٹ کی کتنا عظیم ثواب ہے.... افسوس کہ امت اس ثواب کو کھو رہی ہے....

وضو کے بعد کی دعا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.... اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ .... سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں.... اے اللہ! آپ مجھے کثرت سے توبہ کرنیوالوں اور خوب پاک وصاف رہنے والوں میں شامل فرما دیں.... اے اللہ! آپ پاک ہیں اور میں آپ کی تعریف کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں.... میں آپ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور اے اللہ! میں (اپنے گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں...."

چند مجرب عملیات

جب گھر سے روانہ ہو تو نکلتے وقت آیۃ الکرسی اور سورۂ قریش پڑھنے سے گھر واپسی تک گھر پر کوئی آفت نہیں آئے گی.... ☆ جمعہ کے دن بعد نماز عصر پوری آیت آیۃ الکرسی ستر مرتبہ پڑھنے کے بعد جس مقصد کیلئے بھی دعا کی جائے وہ قبول ہوگی.... ☆ جو شخص کسی غم میں مبتلا ہو وہ ایک ہزار مرتبہ الباقی کا ورد کرے.... (گنجینۂ اسرار)

اعمال ظاہرہ وباطنہ

دوام طاعت سے مراد اعمال ظاہرہ اور اعمال باطنہ کی پابندی ہے...... اور کثرت ذکر سے مراد کثرت سے زبان پر ذکر جاری رہنا ہے...... جب فرصت ملے فوراً ذکر شروع کردیا جائے ...... اور اعمال باطنہ سے مراد اخلاق رذیلہ کا ازالہ اور اخلاق حمیدہ کا رسوخ وملکہ ہے...... اخلاق رذیلہ کا اصل میں تو امالہ ہے...... مگر وہ امالہ ازالہ ہی کے درجہ میں ہے...... جیسے قرأت میں جب امالہ کیا جاتا ہے تو اصل حرکت ختم ہی سی ہوجاتی ہے...... جیسے "مَجْرھا کو مَجْرِھا" پڑھتے ہیں...... تو زیر جو اصل حرکت ہے امالہ میں ختم ہی سی ہوجاتی ہے...... گو زبر کی کچھ بو باقی رہتی ہے اور اخلاق حمیدہ کا رسوخ بملکہ حاصل ہونا یہ مقصود ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

سنت وبدعت کی مثال

سیمنٹ کی سڑک پر کچے مکانات گرجائیں...... تو سڑک پر بہت کافی مٹی جمع ہوجانے سے وہ کچی سڑک معلوم ہونے لگے...... اب کوئی کہے کہ...... اس کچی سڑک کے نیچے پختہ سڑک سیمنٹ والی ہے...... تو کچھ لوگ مخالفت کریں گے کہ...... ہم تو باپ دادا سے اسی طرح کچی سڑک دیکھتے آرہے ہیں...... اور کچھ لوگ موافق ہوں گے کہ...... یہ صحیح بات ہے...... پھر جب کھدائی ہوگی اور مٹی صاف کردی جائے گی...... تب سیمنٹ کی صاف سڑک نظر آنے لگے گی ...... پس مجدد کا یہی کام ہے...... جب سنت کی سڑک پر بدعات اور رسومات کی مٹی جم جاتی ہے ...... تو اس کی کھدائی ضروری ہے...... اس کے بعد سنت کی سڑک ملتی ہے۔ (مجالس ابرار)

خدمات حکیم الامت رحمہ اللہ

ہمارے حضرت نے ۸۲ سال تک مسلسل دین کی خدمت کی ہے...... تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد ان کو کیا معلوم تھا...... کہ ان کو کتنا کام کرنا ہے...... ان کی طرح ملفوظات کس کے لکھے گئے ہیں؟...... طبیعت میں اتنی پختگی تھی کہ جو رنگ اول میں تھا...... وہی اخیر تک رہا...... حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بہت احساس تھا...... کہ دین کسی طرح لوگوں کے سینے میں ڈال دوں...... لیکن لوگوں نے اس کی قدر نہ کی۔ (ارشادات عارفی)

اولاد کا پاس ہونا

سورۂ مدثر کی آیت ...... "وَبَنِیۡنَ شُھُوۡدًا" ...... کہ اولاد کا پاس حاضر اور موجود ہونا اللہ کی ایک مستقل نعمت ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

انسان کی عظمت

بلڈنگ انسانوں کے لئے بنتی ہے ...... اور انسان اخلاق سے بنتا ہے ...... جب تک انسان کا کردار اور کریکٹر اچھا نہ ہو ...... اور اونچا نہ ہو اور اس کی اخلاقی حالت بلند نہ ہو ...... اس وقت تک وہ انسان نہیں ہے ...... انسان اچھے کپڑوں کا نام نہیں ہے ...... بلکہ انسان نام ہے اچھے کردار کا ...... اچھے کریکٹر کا ...... اور سب سے پہلی چیز ہے انسانیت اور ...... انسانیت کی سب سے پہلی بنیاد ہے ...... انس و مودۃ اور اخوت باہمی کا سلوک کہ تمام آدمی بھائی بھائی بن کر رہیں۔ (خطبات حکیم الاسلام)

شیخ کو بھی مشورہ کی ضرورت ہے

یہ طریقت کا مسئلہ ہے کہ اپنے شیخ کا انتقال ہوگیا ...... اور خود خلیفہ شیخ ہے، شیخ مرحوم کی طرف سے بیعت لینے کی اجازت ہے ...... اس خلیفہ کو کوئی بات الجھن کی پیش آ گئی تو اپنے شیخ کا کلام سامنے ہو ...... تو اس سے حل کرے لیکن اس کے باوجود حل نہ ہو ...... مزید طمانیت کے لیے کسی سے مشورہ کی ضرورت ہورہی ہے ...... تو اپنے خلفاء میں سے کسی خلیفہ سے جس سے طبیعت مل گئی ہے ...... بے تکلفی ہے یا پیر بھائیوں میں سے کسی پیر بھائی سے اس کو حل کرے ...... اور اگر ان میں سے کوئی نہیں ہے ...... تو کسی منتہی صاحب ذوق سے اس اُلجھن میں مشورہ کر لے ...... یہ مسئلہ ہے اور اسے مشورہ لینے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوسکتی ...... کیونکہ رکاوٹ جاہ سے ہوتی ہے اور یہ خلیفہ جاہ کو پھونک چکا ہے ...... فنا کر چکا ہے اگر رکاوٹ ہے تو پھر خلیفہ اور شیخ کیسا؟ (خطبات مسیح الامت)

علاج امراض کا وظیفہ

الحمد شریف ...... کثرت سے پڑھ کر ...... پانی اور کھانے پر دم کر کے مریضوں کو استعمال کرانا شفا کیلئے مجرب ہے۔ (مجالس ابرار)

بیعت کی حقیقت

بیعت ایک معاہدہ ہوتا ہے...... میں اس پر قائم رہوں گا...... اور اس سلسلے کے مسلک پر چلوں گا...... بیعت کے بعد پھر اسی مسلک پر چلنا چاہیے...... دوسرے مسلک پر نہ چلنا چاہیے...... اگر چہ سب حق ہیں...... مگر جس پر چلنے کا وعدہ کیا ہے...... اس پر بیعت کی ہے...... اس کو کبھی نہ چھوڑنا چاہیے...... حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک تو اتنا مضبوط اور مستند ہے...... کہ اس کو چھوڑ کر کہاں جائیں...... اگر کوئی جائے تو جائے...... اس خوردبینی اور خودرائی کا ہم کیا کریں...... ایک مسلک کو اختیار کر کے اپنی رائے سے چلنا...... یہ کوئی چیز نہیں...... بے ڈھنگا پن ہے...... ہمارے حضرت مفتی (مفتی محمد شفیع) صاحبؒ فرمایا کرتے تھے...... کہ ہمارے حضرت کیا عجیب تھے...... اگر اب بھی حضرت کو سمجھنا ہے...... تو ان کو ان کی تعلیم وتربیت سے سمجھیں...... جب ان کی تعلیم وتربیت میں یہ کیفیت ہے...... تو اندازہ کرو کہ ان کی مجالس و وعظ میں کیا اثر ہوگا؟ (ارشادات عارفی)

جھگڑوں کا حل

تجربہ شاہد ہے...... جب تقویٰ اور خوف خدا وآخرت غالب ہوتا ہے...... تو بڑے بڑے جھگڑے منٹوں میں ختم ہو جاتے ہیں...... باہمی منافرت کے پہاڑ گرد بن کر اُڑ جاتے ہیں۔ (ارشادات مفتی اعظم)

موت کیا ہے

موت کے معنی فنا کے نہیں ہیں...... کہ آدمی موت کے آنے کے بعد فنا ہو گیا یا ختم ہو گیا...... ایسا نہیں بلکہ موت کے معنی منتقل ہو جانے کے ہیں...... اس دار سے اس دار میں اس جہاں سے اس جہاں میں...... تو انتقال ایک دار سے دوسرے دار کی طرف...... ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف...... یہ تو ہوتا رہے گا مگر انسان مٹ جائے...... یہ نہیں ہو سکتا اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ انسان ازلی تو نہیں لیکن ابدی ضرور ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

عوام کا حدود اربعہ

تقلید کا سب سے پہلا درجہ ''عوام کی تقلید'' کا ہے.... یہاں ''عوام'' سے ہماری مراد مندرجہ ذیل اقسام کے حضرات ہیں....

1- وہ حضرات جو عربی زبان اور اسلامی علوم سے بالکل ناواقف ہوں....خواہ وہ دوسرے فنون میں کتنے ہی تعلیم یافتہ اور ماہر و محقق ہوں....

2- وہ حضرات جو عربی زبان جانتے اور عربی کتابیں سمجھ سکتے ہوں....لیکن انہوں نے تفسیر و حدیث و فقہ اور متعلقہ دینی علوم کو باقاعدہ اساتذہ سے نہ پڑھا ہو....

3- وہ حضرات جو رسمی طور پر اسلامی علوم سے فارغ التحصیل ہوں....لیکن تفسیر.... حدیث و فقہ اور ان کے اصولوں میں اچھی استعداد اور بصیرت پیدا نہ ہوئی ہو....

یہ تینوں قسم کے حضرات تقلید کے معاملے میں ''عوام'' ہی کی صف میں شمار ہوں گے.... اور تینوں کا حکم ایک ہے....اس قسم کے عوام کو ''تقلید محض'' کے سوا چارہ نہیں....کیوں کہ ان میں اتنی استعداد اور صلاحیت نہیں ہے کہ وہ براہ راست کتاب و سنت کو سمجھ سکیں.... یا اس سے متعارض دلائل میں تطبیق و ترجیح کا فیصلہ کر سکیں....لہٰذا احکام شریعت پر عمل کرنے کے لئے ان کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ وہ کسی مجتہد کا دامن پکڑیں اور اس سے مسائل شریعت معلوم کریں....عوام کیلئے اس طرز عمل کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے....ورنہ احکام شریعت کے معاملے میں جو شدید افراتفری برپا ہوگی اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا....(از تقلید کی شرعی حیثیت)

جمعہ کے دن مختصر وعظ ہونا چاہئے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وعظ جمعہ کے دن طویل نہ فرماتے، چند مختصر کلمات ہوتے....(ابوداؤد صفحہ ۱۵۸، نیل الاوطار)

فائدہ: خطبہ میں آپ وعظ فرماتے، اس سے، یہ معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن چونکہ کثیر تعداد لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے ایسے موقعہ پر وعظ اور آخرت کی ترغیب وقت کے مناسب احکام شرعیہ کا مختصر سا بیان ہونا چاہیے تا کہ دین سے تعلق باقی رہے....

بیوی سے محبت معین ولایت ہے

بیوی کے ساتھ محبت باری تعالیٰ کے ساتھ محبت میں معین ہوگی ......تو پھر یہ عشق غیر اللہ کیسے ہوا؟......ایسا شخص عفت مآب ہوگا جس کی دلیل یہ ہے کہ......رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ذات باری تعالیٰ کا کس درجہ عشق تھا......لیکن اس کے باوجود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ بھی عشق تھا باوجود اس عشق کے حقوق عدلیہ (برابری) سب کے ساتھ تھے......حالت مرض وفات میں بھی باریک باریک باتیں (حقوق سے متعلق) پوری فرمائی جارہی ہیں......لیکن آپ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری کا انتظار فرماتے ہیں......جب بقیہ بیویوں کو اس کا علم ہوا کہ آپ عائشہ کی باری کا انتظار فرماتے ہیں' ہر ایک کی باری میں تشریف لانے میں آپ کو تکلیف ہوتی ہے تو......سب نے اتفاق کر کے کہہ دیا کہ بس اب آپ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں ہی رہا کیجئے......تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ عشق تھا تو بیوی کے ساتھ عشق دوام طاعت......کے خلاف کیا ہوتا بلکہ دوام طاعت میں داخل ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

مسلمانوں کی تین قسمیں

مسلمان تین قسم کے ہیں......۱۔ فاسق......۲۔ صالح......۳۔ مصلح......جیسے مریض' تندرست......طبیب......پس جس طرح مریض سے اور تندرست سے صحت کیلئے رجوع نہیں کرتے بلکہ طبیب کے پاس جاتے ہیں......اسی طرح فاسق اور صالح سے نفس کی اصلاح نہ ہوگی......مصلح تلاش کیا جائے......جو صالح بھی ہو اور اصلاح کے فن سے واقف بھی ہو......اور مشائخ واکابر وقت اس کے مصلح ہونے کی تصدیق کرتے ہوں۔ (مجالس ابرار)

تحدیث نعمت

تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا کہ......اللہ تعالیٰ نے مجھ ناکارہ سے......حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے ذوق کو عام کرنے میں جو کام مجھ سے لیا ہے......وہ آئندہ شاید کوئی نہ کر سکے......فرمایا کہ مجھ سے یہ باتیں سن لو......پھر کوئی سنانے والا بھی نہ ملے گا۔ (ارشادات عارفی)

دو شاعر

اردو زبان میں دو شاعر ایسے ہیں ...... جنہوں نے اپنی شاعری سے ...... دین کی خدمت کی ہے ...... اور اس سے دینی فکر کی اشاعت کا کام لیا ہے ...... ایک اکبرالٰہ آبادی مرحوم اور دوسرے ڈاکٹر اقبال مرحوم۔ (ارشادات مفتی اعظم)

نصیحت کی زینت

نصیحت کی زینت یہ ہے کہ ...... وہ تنہائی میں ہو ...... بھرے مجمع میں کسی کو خطاب کر کے نصیحت کرنا اسے شرمندہ و رسوا کرنا ہے ...... اس سے بچنے کی ضرورت ہے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

ہر چیز کی زیادتی اسباب سے ہوتی ہے

ہر چیز کی زیادتی کے اسباب و ذرائع ہوا کرتے ہیں ...... کاشتکار کاشتکاری میں زیادتی چاہتا ہے ...... تو زمین اچھی طرح جوتے گا' اچھا بیج وقت پر ڈالے گا' پانی وقت پر دے گا ...... آندھی اولے سے حتی المقدور حفاظت رکھے گا ...... اسی طرح زمیندار روپیہ' پیسہ سے زمین خریدے گا ...... جب اس میں زیادتی ہوگی ...... اسی طرح سے تاجر اچھا مال وقت پر سستا خریدے اور وقت پر اچھے داموں میں بیچے ...... تب زیادتی ہوگی یا خود بخود ہی زیادتی ہو جائے گی ...... اسی طرح اے مؤمنو! تمہارے پاس جو ایمان ہے ...... اس میں زیادتی جو تم چاہتے ہو تو اس کی یہ شکل کے سوا کوئی نہیں کہ طاعت اور ذکر میں لگ جاؤ۔ (خطبات مسیح الامت)

علماء کو صلحاء کی وضع ضرور اختیار کرنی چاہیئے

دینی اساتذہ کرام کا لباس صلحاء کا ضرور ہونا چاہئے ...... تا کہ عوام سے امتیاز ہو ...... پولیس اور پولیس کے افسروں کی وردی میں فرق ہوتا ہے ...... ہمارے ایک ماسٹر صاحب جو عالم نہیں ہیں ...... ایک عالم صاحب کے ساتھ سفر کر رہے تھے ...... عالم صاحب صلحا کی وضع ولباس میں نہ تھے ...... عوام ماسٹر صاحب سے مصافحہ کرتے رہے ...... کیونکہ یہ صلحاء کی وضع میں تھے ...... اور عالم صاحب کو کوئی پوچھتا بھی نہ تھا ...... ایس پی وردی میں نہ ہو ...... اور پولیس کا سپاہی وردی میں ہو ...... تو کس کی وقعت ہوگی۔ (مجالس ابرار)

حضرت اسماءاوران کی والدہ کا واقعہ

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں: کہ ایک مرتبہ میری والدہ میرے پاس آئیں میں مسلمان ہوچکی تھی اور میری والدہ ابھی مسلمان نہیں ہوئی تھیں.... اس وقت وہ کافر ہی تھیں، میرے پاس آ کر انہوں نے مجھ سے کچھ مانگا.... میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی.... اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ آئی ہوئی ہیں اوران کی خواہش ہے کہ میں مال سے ان کی خدمت کروں.... (اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں کہ میں ان کو کچھ دوں یا نہ دوں....) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ہاں تم ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو.... اگر تمہارے پاس کچھ ہے تو ان کو دے دو.... اوران کی خدمت کرو، دوستو اس سے معلوم ہوا کہ صلہ رحمی اور خدمت گزاری میں کوتاہی نہ کرے اگرچہ ماں باپ مشرک ہی کیوں نہ ہوں.... اور جب میرے دوستوں کافر ماں باپ کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے تو جن کے ماں باپ مسلمان ہیں ان کے لئے کتنا ضروری ہے کہ وہ ماں باپ کے ساتھ ایسا سلوک کریں جس سے وہ خوش رہیں .... تو اس کے لئے تو بہت زیادہ ضروری ہے لیکن آج کی دنیا ہر معاملہ میں الٹی جارہی ہے....

دوستو! اب تو باقاعدہ اس کی تربیت دی جارہی ہے کہ ماں باپ کی فرمانبرداری، ان کا ادب احترام اوران کی عظمت اولاد کے دلوں سے نکالی جائے، اور یہ کہا جاتا ہے کہ ماں باپ بھی انسان ہیں اور ہم بھی انسان ہیں، ہم میں اوران میں کیا فرق ہے اس لئے ہم پر ان کا کوئی حق نہیں، یہ اس طرح کی باتیں اس وقت ہوتی ہیں جب انسان دین سے دور ہوجاتا ہے.... اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کا جذبہ کمزور پڑ جاتا ہے اور آخرت کی فکر ختم ہو جاتی ہے.... تو اس وقت اس قسم کی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں.... اللہ تعالیٰ اس سے ہماری حفاظت فرمائے.... (آمین)

کسی کو رخصت کرنے کی دعا

اَسۡتَوۡدِعُ اللّٰہَ دِیۡنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیۡمَ عَمَلِکَ

''میں تمہارے دین.... تمہاری امانت اور تمہارے عمل کے انجام کار کو اللہ تعالیٰ کے سپرد و حوالے کرتا ہوں....''

ضرورت محبت

عقیدت کرنے والے تو بہت ہیں ...... لیکن محبت کرنے والے کم ہیں۔ وہ آدمی کس کام کا ...... جو کسی کے کام نہ آئے۔ (ارشادات عارفی)

دین کے تمام شعبے ایک دوسرے کے معاون ہیں

تبلیغی جماعت کی بنیاد جب ایک عالم ربانی کے ہاتھ سے ہوئی ...... تو مدرسہ کا احسان ...... اور اس کے وجود کو ضروری تسلیم کرنا ہوگا ...... اسی طرح انہوں نے ایک بزرگ سے تزکیہ نفس کرایا ...... تو خانقاہ کا احسان ...... اور اس کا وجود بھی ضروری تسلیم کرنا ہوگا ...... اگر کسی غیر عالم سے اس جماعت کی بنیاد پڑی ہوتی تو اب کتنی گمراہی پھیلی ہوتی ...... پس دین کے تین شعبے ہیں ...... تعلیم ...... تزکیہ ...... تبلیغ ہر ایک شعبے والوں کو ایک دوسرے کا معاون ...... اور رفیق سمجھنا چاہئے ...... جیسے ڈاکخانہ کے محکمے میں کوئی مہر لگا رہا ہے ...... کوئی رجسٹری ...... اور خطوط تقسیم کر رہا ہے ...... کوئی پارسل کر رہا ہے وغیرہ۔ (مجالس ابرار)

تاثیر دعوت

داعی کا کام بات پہنچانا ہے ...... اگر صحیح بات صحیح طریقے سے پہنچائی جائے ...... تو کسی نہ کسی صورت میں مؤثر ضرور ہوتی ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

مقام مدرسین مخلصین

اخلاص کے ساتھ ...... قناعت کے ساتھ ...... بلا حرص و طمع و لالچ مال جو مدرس دین کی تعلیم دیتا ہے ...... اگرچہ میزان الصرف ہی کی سہی جو کہ بنیاد ہے ...... بخاری شریف کے لئے وہ مدرس اس میزان کے درس و تدریس کے وقت طاعت اور توجہ الی اللہ میں ہی ہے ...... اگرچہ "فَعَلَ فَعَلَ" کی گردان کر رہا ہے ...... یا گردان سن رہا ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

حفاظت نظر کیلئے ذاتی مجاہدہ

میں نے عرصہ دراز تک اپنی نگاہوں کی اتنی حفاظت کی ...... کہ مرد و عورت میرے لیے یکساں ہو گئے ...... اور حضرت والا کا فیضان دعا ہے ...... کہ میرا دل اس معاملہ میں بالکل پتھر ہو گیا۔ (ارشادات عارفی)

بدنظری کی اصلاح

ایک کپڑا فروش تاجر کو بدنگاہی کی شدید بیماری تھی...... انہوں نے اپنی اصلاح کا مشورہ لیا ...... میں نے ہر بدنگاہی پر ۵ روپیہ جرمانہ مقرر کیا...... اور لکھا کہ ہر دس دن پر تعداد بدنگاہی اور جرمانہ کی رقم ہر دوئی بھیجئے ...... یہ جرمانہ خود مساکین کو نہ دیں...... بلکہ مجھے وکیل بنادیں میں مساکین کو صدقہ کروں گا...... دس دن کے بعد خط آیا کہ...... میری یومیہ آمدنی تقریباً ۵۰ روپیہ ہے اگر میں نے ...... ۱۰ مرتبہ بدنگاہی کرلی تو سارا نفع تو جرمانہ میں چلا جائے گا ...... میں اور میرے بچے کیا کھائیں گے ...... بس خوب ہمت سے کام لیا...... اور دس دن ہو گئے کہ ایک بدنگاہی بھی نہ ہوئی ...... اللہ تعالیٰ نے ان کو اس مرض سے اس تدبیر کی برکت سے شفا دیدی۔ (مجالس ابرار)

علم کی افادیت

اگر ہم خیال لوگوں سے کچھ داد وصول ہو گئی...... تو کیا فائدہ...... اصل دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ...... جس مقصد کے لیے کتاب لکھی گئی تھی...... اس سے فائدہ پہنچا یا نہیں؟ (ارشادات مفتی اعظم)

سالک کو مسائل سلوک کی اشد ضرورت ہے

جیسے آپ کے فقہ کے مسائل ہوتے ہیں...... اسی طرح سلوک کے بھی مسائل ہیں ...... نماز پڑھنے والوں کو نماز کے مسئلوں کے جاننے کی نہایت ضرورت ہے...... تو ایسے ہی باطنی تزکیہ کی عبادت وطاعت میں لگنے والے کو بھی ان مسائل تزکیہ کی ضرورت ہے...... اور اہم ضرورت ہے اور جو نہ نماز پڑھے نہ قضاء کرے...... اس کو نماز کے مسئلوں کی کیا ضرورت پڑے گی؟ ...... تو ایسے ہی جو تزکیہ، تصفیہ، تخلیہ، تجلیہ کے ساتھ اصلاح نفس کی طرف نہ لگے ...... اس کو مسائل سلوک کی کیا ضرورت ہے؟ (خطبات مسیح الامت)

تفسیر بیان القرآن

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ بیان القرآن کی قدر اس کو ہوگی...... جو عربی کی تفسیریں دیکھے...... اس کے بعد اس کا مطالعہ کرے...... میں نے بڑے بڑے اختلافی مسائل کو دو لفظ بڑھا کر حل کر دیا ہے۔ (ارشادات عارفی)

زندگی کے چار اہم کام

1–گناہوں سے بچیں: دنیا میں جتنے بھی ناجائز اور گناہ کے کام ہیں ان سے سچی توبہ کرلیں اور آئندہ ان سے بچنے کا پکا عہد کرلیں اور ہمت بھی کریں اور اللہ تعالیٰ سے توفیق بھی مانگیں....

2–اللہ کی رضا کیلئے ہر کام کریں: وہ کام جن میں دین اور دنیا کا نفع ہے جن کو عبادت بھی کہہ سکتے ہیں اس کے اندر تو ہم صرف اللہ کے واسطہ کرنے کی نیت کرلیں صبح سے شام تک جتنے کام بھی ہم کریں گے ان کے اندر عبادتیں بھی آئیں گی اور وہ کام بھی آئیں گے جن کے اندر دنیا کا حلال و جائز نفع ہے....ان کے اندر بھی خالص اللہ کو راضی کرنے کی نیت کرلیں....تو سارے کے سارے کام ثواب والے ہوجائیں گے....

3–ذکر کی عادت بنائیں: رات دن اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے کے عادی بنیں یہ بہت بڑی دولت ہے اور یہی دولت حضرت حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کو نصیب تھی کہ ہاتھ سے قلم بنا رہے ہیں اور زبان اللہ اللہ کرنے میں مصروف ہے....جب کسی کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے وہ لیٹے بھی بیٹھے بھی چلتے بھی پھرتے بھی آتے بھی جاتے بھی اس کی زبان اللہ کے ذکر میں مشغول ہوجاتی ہے....جب زبان مشغول ہوجاتی ہے تو پھر آہستہ آہستہ دل بھی اس کے ساتھ مشغول ہوجاتا ہے....اس طریقہ سے سر سے پیر تک وہ سراپا ذکر بن جاتا ہے....پھر وہ اس کا مصداق بن جاتا ہے جو حدیث شریف میں آیا ہے....اللہ کے جو نیک بندے ہوتے ہیں انہیں دیکھنے سے اللہ یاد آجاتا ہے جس کو اردو میں کہا کہ

ذکر کیا ہم نے تیرا اتنا قابل ذکر ہوگئے تم بھی

تو ذکر اللہ کی کثرت وہ نعمت ہے جس کا اجر و ثواب بھی بے انتہا ہے اور اس سے انسان کی زندگی کے لمحات اللہ کی یاد میں گزر سکتے ہیں....

4–فضول کام چھوڑ دیں: جتنے بھی فضول کام ہیں فضول بحثیں اور فضول مجلسیں اور پروگرام ہیں ان سب سے اپنے آپکو بچائیں روزانہ

ان چار کاموں میں عمل کر کے اپنی صبح سے شام تک کی زندگی کا جائزہ لیں....مثلاً

رات کو سونے سے پہلے سوچیں کہ میں نے صبح ارادہ کیا تھا کہ میں فرائض وواجبات ادا کروں گا گناہوں سے اپنے آپکو بچاؤں گا.... فضول کاموں سے پرہیز کروں گا کثرت سے ذکر اللہ کروں گا اور سارے کام اللہ کی رضا کیلئے کروں گا....

اب میں نے دن کیسا گزارا.... سونے سے پہلے پانچ منٹ نکال کر جائزہ لیں.... اگر اس کے اندر کمی ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر معافی مانگیں ابھی تو اس کی تلافی بہت آسان ہے.... مرنے کے بعد بہت مشکل ہوگی.... کیا معلوم کل ہمیں نصیب بھی ہو یا نہ ہو.... اس لئے صبح سے شام تک جو نقصان ہوگیا اور اب تک پچھلی زندگی میں جو نقصان ہوگیا سب کی تلافی سونے سے پہلے کرلیں....

عورتوں کی دینی اصلاح ضروری ہے

اپنی عورتوں کو دینی باتیں سنانے کا بھی نظم ضروری ہے..... دنیا بھر کی باتیں ان سے کی جائیں..... اور دین کی باتوں سے ان کو محروم کیا جائے..... یہ سخت حق تلفی ہے..... عورتوں سے جو راحتیں ملتی ہیں..... جب وہ بیمار ہوجاتی ہیں..... تب ان کی قدر معلوم ہوتی ہے..... ان کا بہت خیال کرنا چاہئے۔ یہ بہت قابل رحم ہوتی ہیں۔ ہمارے گھروں میں مقید ہیں۔ مرد کا دل گھبرائے تو نہ جانے کتنے انسانوں سے یہ دل بہلا سکتے ہیں..... مگر یہ بے چاریاں صرف اپنے شوہر ہی سے دل بہلا سکتی ہیں..... مردوں کی دینی خدمات بھی ان کی خدمات کا صدقہ ہے ..... کہ ان کی وجہ سے گھر کے انتظام..... اور کھانے پینے کے امور سے بے فکری ہوتی ہے..... مرد دفتر گیا تو اس کے سر پر پنکھا چل رہا ہے..... اور یہ چولہے کے سامنے ہوتی ہیں..... مستورات کثرت سے ذکر..... سبحان اللہ..... الحمدللہ..... اللہ اکبر..... کرتی رہیں اس کا اثر بچوں پر بھی ہوتا ہے..... بچوں کے قلوب ذکر سے مانوس ہوجاتے ہیں۔ (مجالس ابرار)

غلو سے اجتناب

عربی کا یہ مقولہ بکثرت فرمایا کرتے..... ''الاستقصا شوم''..... ہر کام کو انتہا تک پہنچانے کی فکر میں نحوست ہوتی ہے..... استقصا کے انتظار میں..... ٹلانے سے ضروری بات بھی رہ جاتی ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

جس قدر زیادہ درود بھیجا جاتا ہے اسی قدر زیادہ پہچانتا ہوں

ایک شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں سستی کرتا تھا...ایک رات بخت بیدار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا...آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانب التفات نہیں فرمایا...جس جانب سے وہ آتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منہ پھیر لیتے...اس نے وجہ دریافت کی اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے خفا ہیں...آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں...اس نے کہا پھر کیوں میری جانب التفات نہیں فرماتے...آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے نہیں پہچانتا کیونکر التفات کروں...اس نے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں اور میں نے عالموں سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو باپ سے زیادہ پیار کرتے ہیں...آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ سچ ہے مگر تو مجھ کو درود کے ساتھ یاد نہیں کرتا اور جس قدر زیادہ میرا کوئی امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے اسی قدر زیادہ میں اسے پہچانتا ہوں...خواب سے بیدار ہونے کے بعد اس نے پابندی سے ہر روز ۱۰۰ بار درود شریف پڑھنی شروع کر دی...اس کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے پھر مشرف ہوا...آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا...کہ اب میں تجھے خوب پہچانتا ہوں اور قیامت میں تیری شفاعت کروں گا...(دینی دسترخوان جلد اوّل)

روزے کی خاصیت

روزہ کی خاصیت یہی ہے...کہ اگر ڈر کم ہو...اللہ کا خوف کم ہو تو اس کو بھی بڑھا دے...عظمت ومحبت کے کام کرنے سے عظمت ومحبت پیدا ہوتی ہے...ہر چیز کا اثر پڑا کرتا ہے...اس لئے روزہ رکھنے سے اس کا بھی اثر پڑے گا...لہٰذا ہمت کر کے روزہ رکھے اور گناہ سے بچے...ان شاء اللہ اس کی برکت سے قوت پیدا ہو جائے گی...جب اللہ کا خوف ومحبت پیدا ہو جائیں...تو پھر کیا کہنا ہے...انسان ولی اللہ بن جائے گا...دین میں مضبوطی ہوگی۔ (مجالس ابرار)

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت

قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حکایت یاد آ گئی...... حضرت والا سناتے تھے کہ مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ آخر عمر میں فرماتے تھے کہ...... اب جا کے اتنا ہوا ہے کہ نماز کے مسئلہ کے لیے کسی کتاب کو دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی...... اس سے اندازہ کر لیجئے کہ اتنی مدت میں جا کر نماز کے مسئلوں میں یہ حال ہوا ہے کہ...... کتاب دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی...... اس میں بتلایا کہ دوسری عبادتی چیزوں میں چاہے...... وہ من حیث العبادات ہوں یا من حیث المعاملات ہوں ...... ان میں کتاب دیکھنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

اتباع شیخ واوصاف شیخ

شیخ کا مذاق دیر سے معلوم ہوتا ہے...... اور دیر سے سمجھ میں آتا ہے...... لیکن شیخ کے رنگ میں رنگ جانا چاہیے۔ شیخ ایسا ہونا چاہیے...... جو متبع شریعت وسنت ہو...... جس کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی یاد تازہ ہو...... دنیا سے نفرت ہو جائے...... ایسا اگر شیخ مل جائے تو غنیمت جانو...... اگر ایسا شیخ نہ ملے تو میری تعلیم وتربیت کو غور سے پڑھا کرو یہ بھی کافی ہے۔ (ارشادات عارفی)

علماء واعظین کو نصیحت

مختلف مساجد میں خود جائے...... اور دین کی باتیں خواہ دس منٹ کی ہوں سنا دے...... اس سے بہت نفع ہوتا ہے...... اہل علم کو اس کا انتظار نہ کرنا چاہئے...... کہ جب وعظ کیلئے بلایا جائے تب ہی جائیں...... اور اگر کام مسلسل ہو...... نظام سے ہو تو بہت ہی برکت ہوتی ہے...... منہیات میں بدگمانی...... بدنظری...... غیبت سے احتیاط کا مضمون اہتمام سے بیان کیا جائے...... مامورات میں نماز کی پابندی...... اسلامی وضع قطع کا اہتمام...... پردہ شرعی...... قرآن شریف کی تلاوت کا اہتمام صحت حروف کے ساتھ بار بار بیان کرے...... عورتوں کے لباس اور زبان کی حفاظت پر خاص طور پر بیان کرے۔ (مجالس ابرار)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پھیرنے سے مفلوج آدمی کا ٹھیک ہونا

حضرت سید حسن رسول نما دہلوی کی اولاد میں سے ایک خاندان آباد تھا.... اس گھرانے کے ایک نامور بزرگ حکیم فضل محمد جالندھری تھے.... جن کا ۹۵ برس کی عمر میں انتقال ہوا.... پیشہ کے اعتبار سے حکیم تھے وہ بھی شاہی اور بافراغت زندگی گزارتے تھے.... حکیم اجمل خاں کے ہم درس تھے.... دینی تعلیم دارالعلوم دیوبند میں حاصل کی.... اس شہرہ آفاق درس گاہ کے اولین تلامذہ میں سے تھے.... مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ہم سبق اور حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کے شاگرد رشید تھے اور محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سنتے ہی رقت طاری ہو جاتی.... اور زار و قطار رونے لگتے تھے.... تقریباً ۶۵ برس کی عمر میں فالج کا حملہ ہوا اور اطباء زندگی سے مایوس ہو گئے.... غشی کی کیفیت طاری تھی اور تیمارداروں کو یقین ہو گیا تھا کہ آپ کے چل چلاؤ کا وقت قریب آن پہنچا ہے کہ اچانک رات کے تیسرے پہر بے ہوش وجود میں حرکت پیدا ہوئی اور اسی عالم میں آپ چلائے یا حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ میرا پاؤں ہے.... (دینی دسترخوان جلد اوّل)

آپ کے اعزہ لواحقین جو آپ کے گرد جمع تھے اس جملہ پر حیرت زدہ تھے.... کہ حکیم صاحب نے اپنی مفلوج ٹانگوں کو بڑی تیزی سے سمیٹا اور فوراً ہی یوں بھلے چنگے ہو کر اٹھ بیٹھے جیسے کبھی بیمار ہی نہ تھے.... اور بتایا ابھی ابھی خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک میرے جسم پر پھیرا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک میرے پاؤں کے قریب پہنچا تو میں نے فرط ادب سے پاؤں سکیڑ لیا چنانچہ پاؤں میں خفیف سا لنگ باقی عمر موجود رہا.... اور حکیم صاحب اس واقعے کے تقریباً تیس برس بعد تک کامل تندرستی کے ساتھ زندہ سلامت رہے.... اس واقعہ کے چشم دید گواہ آج بھی زندہ ہیں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تصرف باطنی کے عینی شاہد ہیں.... (دینی دسترخوان جلد اوّل)

جیسی کرنی ویسی بھرنی

اگر آج جوانی کے نشہ میں ماں باپ کا خیال نہ کیا' تو کل کو تو بھی باپ بننے والا ہے اور تیری اولاد بھی جوان ہونے والی ہے' اور پھر وہ تیری نافرمانی کرے گی جب تجھے پتا چلے گا....

دوستو میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں' اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے....اور اس طرح فرمایا: ''برُّوا آبائکم تبر کم ابنائکم'' تم اپنے والد کے ساتھ اچھا سلوک کرو' ایسا کرنے سے تمہارے بیٹے' تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے.... بھائیو ظاہری سبب کے اعتبار سے تو یہ بات بالکل واضح ہے کیونکہ جب تم کو اولاد دیکھے گی کہ ماں باپ کے ساتھ ادب واحترام کیساتھ پیش آتے ہو' اور جان و مال سے خدمت کرتے ہو' تو تمہارے عمل سے بچے بھی سبق سیکھیں گے اور سمجھیں گے کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا' ہمارے معاشرے کا حصہ ہے' ہم کو بھی اپنے ماں باپ کیساتھ یہی کرنا چاہیے' جیسے ہمارے والدین نے اپنے ماں باپ کے ساتھ کیا ہے....

اور باطنی طور پر اس کو اس طرح سمجھ لو کہ ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے'' جب تم نے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا تو اس کے بدلے میں اللہ جل شانہٗ' تمہاری اولاد کو تمہاری خدمت کی طرف' متوجہ فرمائے گا اور اولاد کے دلوں میں تمہاری عزت اور وقعت ڈال دے گا' اور پھر اولاد تمہاری خدمت کرے گی' لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کا دوسرا پہلو بھی سمجھ لینا چاہیے' کہ اگر تم نے ماں باپ کے ساتھ برا سلوک کیا' تو تمہاری اولاد تم سے یہ ہی سیکھے گی جو تم نے اپنے ماں باپ کے ساتھ کیا تھا....

جمعہ کے دن درود کی فضیلت

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود جمعہ کے دن خوب کثرت سے پڑھا کرو.... ہماری امت کا درود ہر جمعہ کو مجھ پر پیش کیا جاتا ہے جس کا درود تم میں سے زائد ہوگا میرے نزدیک اس کا مرتبہ سب سے زائد ہوگا....(جلاء الافہام صفحہ ۱۲۲۷' الترغیب صفحہ ۵۰۳)

آنکھ کی تکلیف کے لیے نسخہ

ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھ میں سفیدی پڑ گئی تھی....میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی....آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہد میں مشک ملا کر آنکھ میں سرمہ کی طرح لگا....(دینی دسترخوان جلد اوّل)

وقت کی قدر

وقت زندگی کا بڑا قیمتی سرمایہ ہے......اس لیے اس کی بڑی قدر کرنا چاہیے......اس کے لیے ضروری ہے کہ......صبح وشام تک کی زندگی میں جس قدر مشاغل ہیں......ان کے لیے نظام الاوقات مرتب کیا جائے ......تاکہ ہر کام مناسب وقت پر آسانی سے ہوجائے....(ارشادات عارفی)

نظر بد کا مجرب عمل

نظر بد کا علاج مجرب ہے......جس پر نظر لگی ہو سات سرخ مرچوں پر......"وان یکاد الذین کفروالیز لقونک بابصارھم "......سے "الاذکر للعالمین"...... تک ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کریں......یا الگ الگ مرچ سے ایک ایک بار پھر پڑھ کر دم کریں ......پھر ایک ایک مرچ کو اس کے جسم سے......یعنی سر سے پیر تک دونوں طرف لگا کر جلا دیں......اگر دھانس آنے لگے تو سمجھ لیجئے کہ نظر اتر گئی......اور اگر دھانس نہ آئے تو دوبارہ یہی عمل کیا جائے....(مجالس ابرار)

دنیا کے لئے دین فروشی

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان تاریک فتنوں کی آمد سے پہلے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی تہ بہ تہ تاریکیوں کے مثل ہوں گے' آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر' شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر' دنیا کے چند ٹکوں کے بدلے اپنا دین بیچتا پھریگا''....(معاذ اللہ) (صحیح مسلم)

چند اعمال باطنی

اپنے موجودہ حالات پر...... قناعت کر کے ہر وقت شکر ادا کرتے رہنا...... اپنے رہنے سہنے...... اپنی ضروریات زندگی...... اپنے ماحول...... اپنے اہل وعیال پر ہر وقت نظر رکھے...... اور سمجھے کہ جو بھی موجودہ حالت ہے...... اس میں سب سے بڑی نعمت تو سلامتی ایمان...... و دین اسلام پر...... ہونا ہے جو بغیر کسی استحقاق کے اللہ تعالیٰ نے ہم کو عطا فرمایا ہے...... پھر اپنے وجود کی نعمتوں پر نظر کرے...... اپنے ماحول کی راحتوں پر نظر ڈالے...... اپنے اہل وعیال کی عافیت کو دیکھے...... دوسروں سے اپنے تعلقات کی خوشگواری کا اندازہ کرے اور پھر دل کی گہرائیوں کے...... ساتھ ان انعامات الٰہیہ پر شکر ادا کرے...... اس کے علاوہ جو بھی موجودہ حالت ہے...... اگر غور کرے تو لاکھوں مخلوق خدا اس سے محروم ہیں...... اس حالت کو محض اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھ کر شکر ادا کرے...... اسی طرح ایک ایک چیز پر قدر کے ساتھ نظر ڈالنے کی عادت ڈالے...... یہ کیمیا کا نسخہ ہے...... اس پر عمل کر کے دیکھا جائے...... اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے...... کہ جب تم ہماری نعمتوں پر شکر ادا کرو گے...... تو ہم ان نعمتوں میں ضرور اضافہ برکت اور ترقی عطا فرمادیں گے....(ارشادات عارفی)

اہل اللہ دل کے معالجین

بیماری کی دو قسمیں ہیں...... اصلی اور عارضی...... جیسے قبض سے دردسر ہو تو اصلی بیماری قبض ہے...... اور دردسر عارضی ہے اسی طرح قلب کی غفلت اور خرابی اور سختی اصلی بیماری ہے...... پھر اس کی خرابی سے اعمال میں خرابی عارضی بیماری ہے...... پس اصلی بیماری کا علاج کرنا چاہئے...... یعنی دل کا علاج اللہ والوں سے کرانا چاہئے...... پھر دل کی درستی سے اعمال اور اخلاق کی درستی خود بخود ہونے لگتی ہے....(مجالس ابرار)

آخری زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس امت میں خاص نوعیت کے چار فتنے ہوں گے ان میں آخری اور سب سے بڑا فتنہ راگ ورنگ اور گانا بجانا ہوگا''....(اخرجہ ابن ابی شیبہ وابوداؤد)

ایک بیمار عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لی مکہ مکرمہ پہنچادی گئی

سکندریہ کی ایک بی بی حج کے قصد سے مدینہ منورہ تک آئیں....مدینہ منورہ سے جب قافلہ کوچ کرنے کا وقت آیا تو ان کا پاؤں اس قدر ورم کر آیا کہ جنبش محال ہوگئی....قافلے والے انہیں مدینہ منورہ چھوڑ کر مکہ مکرمہ روانہ ہوئے....انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آہ وزاری شروع کردی....اسی حالت میں کیا دیکھتی ہے کہ تین نوجوان آئے اور آواز دی کہ کون شخص مکہ مکرمہ کا ارادہ رکھتا ہے....بی بی نے کہا میرا ارادہ ہے....انہوں نے کہا اٹھ چل....بی بی نے کہا ورم کی وجہ سے تو پاؤں کو جنبش بھی نہیں دے سکتی....انہوں نے میرا پاؤں دیکھ کر شغدف پر سوار کرا لیا اور مکہ مکرمہ کی راہ لی....میں نے ان سے دریافت کیا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ کوئی مکہ مکرمہ کا قصد رکھتا ہے....انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا....آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا....کہ مسجد میں جا کر اس عورت کو ہمراہ لے لو جو جنبش نہیں کر سکتی....اس نے میری پناہ لی ہے....بعدہ میں با آرام مکہ مکرمہ پہنچ گئی....(دینی دسترخوان جلد اوّل)

سورۃ الحاقہ

۱......اگر کسی خاتون کا حمل ساقط ہو جاتا ہو تو حمل کے دوران سورۃ الحاقہ لکھ کر اس کو پہنائی جائے اس کا حمل محفوظ رہے گا....

۲......بچہ کی پیدائش ہوتے ہی اسے سورۃ الحاقہ سے دم کیا ہوا پانی پلا دیا جائے تو وہ بچہ بہت ذہین ہوگا اور بچوں کو پہنچنے والی ہر تکلیف و بیماری سے محفوظ رہے گا....

۳......اگر بچہ کے بارے میں حشرات الارض کے تکلیف پہنچانے کا خطرہ ہو تو زیتون کے تیل پر سورۃ الحاقہ پڑھ کر اس تیل سے بچہ کی مالش کی جائے اللہ کے فضل سے کوئی کیڑا مکوڑہ وغیرہ بچہ کے پاس نہیں آئے گا....

۴......بچہ کے جسم میں درد کی شکایت ہو تو زیتون کے تیل پر سورۃ الحاقہ پڑھ کر اس تیل سے بچہ کے جسم کی مالش کی جائے....

شیطان کی کیا مجال کہ مؤمن کو بہکائے

شیطان کی کیا مجال کہ ایک مؤمن کو بہکائے...... اس کا مکر ضعیف ہے...... کیونکہ فرمایا گیا:......"انّ کید الشیطان کان ضعیفًا"......صاحب ایمان کے سامنے شیطان کے کید نہیں چل سکتے...... اللہ تعالیٰ نے نفس اور شیطان کو ہمارا معین و مددگار اور مصاحب بنایا ہے...... تا کہ ہم صراط مستقیم پر قائم و دائم رہیں...... یہ نفس و شیطان بظاہر حاوی ہوتے ہیں ...... اور باطن معاون ہوتے ہیں...... نفس و شیطان میں فرق ہے کہ...... شیطان امور زندگی میں مصالح پیش کر کے ان کی طرف متوجہ کرتا ہے...... تاویلات کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وقت کا تقاضا یہ ہے...... کہ یوں کرلو...... یوں کرلو علماء اور صوفیاء کی طرف وہ عالمانہ انداز میں متوجہ ہوتا ہے...... اور نفس تاویلیں کرتا ہے...... نفس کی فطرت اور مادہ لذت گیری کا ہے جس کو جس سے لذت حاصل ہو وہ اس کی طرف مائل کرتا ہے...... کسی کی طبیعت کھٹائی کی طرف ہے تو...... کسی کی مٹھاس کی طرف...... لذت حاصل کرنے کے لیے مختلف تاویلیں کرتا ہے...... وہ مختلف مواقع کے حصول میں رہتا ہے...... جب اس کو کوئی موقع اچھا مل جاتا ہے...... تو اس سے بھرپور فائدہ اُٹھاتا ہے....(ارشادات عارفی)

تیرے منہ سے حقے کی بو آتی ہے

ایک شخص جنگل میں تنہا چلا جا رہا تھا اتفاقاً اس کی سواری کے جانور کا پیر ٹوٹ گیا.... پریشانی کے عالم میں اس نے درود شریف کا ورد شروع کیا.... دیکھتا کیا ہے تھوڑی دیر بعد تین بزرگ تشریف لائے ان میں اس ایک دور کھڑے رہے اور دو صاحبان نزدیک تشریف لائے اور اس کے جانور کا پیر درست کر دیا.... اس شخص نے دریافت کیا کہ آپ حضرات کون ہیں.... ان دونوں صاحبان نے فرمایا کہ ہم حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ جو دور کھڑے ہیں وہ ہمارے نانا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں.... اس شخص نے فریاد کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو قدم بوسی سے کیوں محروم فرمایا.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے منہ سے حقے کی بو آتی ہے....(دینی دستر خوان جلد اوّل)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درویش کی رہائی کا حکم فرمایا

ابومسلم صاحب دعوت کے عہد میں ایک بے قصور درویش کو چوری کے الزام میں گرفتار کر کے جیل خانہ میں ڈال دیا....رات ہوئی تو ابومسلم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا....آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابومسلم! مجھے اللہ تعالیٰ نے تیرے پاس بھیجا ہے کیونکہ میرے دوستوں میں سے ایک دوست بغیر قصور تیری قید میں ہے....اٹھ اور اس کو اسی وقت قید سے رہا کر....ابومسلم اسی وقت اپنے بستر سے کودا اور ننگے سر ننگے پاؤں جیل خانہ کے دروازے کے پاس پہنچا اور داروغہ کو حکم دیا دروازہ جلدی کھولو اور اس درویش کو باہر لاؤ....جب وہ باہر آیا تو ابومسلم نے اس سے معافی چاہی اور کہا کہ اگر کوئی حاجت ہو تو بلا تکلف فرمایئے....تعمیل کے لیے حاضر ہوں....درویش نے جواب دیا اے امیر جو شخص ایسا مالک رکھے جو ابومسلم کو آدھی رات کے وقت بستر سے اٹھا لائے تا کہ وہ مجھے اس بلا سے نجات دے....تو اس شخص کے لیے کب جائز ہے کہ وہ اپنے ایسے مالک کو چھوڑ کر دوسروں سے سوال کرتا پھرے....اور اپنی ضروریات طلب کرے....یہ سن کر ابومسلم نے رونا شروع کر دیا اور درویش اس کے سامنے سے چلا گیا....(دینی دسترخوان جلد اوّل)

نفس وشیطان کے دھوکہ میں فرق ہے

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ...."انسان کو دھوکہ....شیطان بھی دیتا ہے اور نفس بھی....مگر دونوں کے طریقہ کار میں فرق ہے....شیطان کسی گناہ کی ترغیب اس طرح دیتا ہے کہ اس کی تاویل بجھا دیتا ہے....کہ یہ کام کرلو اس میں دنیا کا فلاں فائدہ....اور فلاں مصلحت ہے....جب کسی گناہ کے لیے تاویل ومصلحت دل میں آئے....تو سمجھ لو کہ یہ شیطان کا دھوکہ ہے....

اور نفس گناہ کی ترغیب لذت کی بنیاد پر دیتا ہے....کہتا ہے یہ گناہ کرلو....بڑا مزہ آئے گا....جب کسی گناہ کا خیال لذت حاصل کرنے کے لیے آئے....تو سمجھ لو کہ یہ نفس کا دھوکہ ہے....شیخ کی ضرورت نفس و شیطان کے دھوکوں ہی سے بچنے کے لیے ہوتی ہے....(ارشادات عارفی)

ایک گریجویٹ اور فہم حدیث

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں: راقم الحروف کے ایک گریجویٹ دوست مطالعے کے شوقین تھے.... اور انہیں بطور خاص احادیث کے مطالعہ کا شوق تھا اور ساتھ ہی یہ بات بھی ان کے دماغ میں سمائی ہوئی تھی کہ اگر چہ میں حنفی ہوں لیکن اگر حنفی مسلک کی کوئی بات مجھے حدیث کے خلاف معلوم ہوئی تو میں اسے ترک کر دوں گا.... چنانچہ ایک روز انہوں نے احقر کی موجودگی میں ایک صاحب کو یہ مسئلہ بتایا کہ ''ریح خارج ہونے سے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا جب تک کہ ریح کی بد بو محسوس نہ ہو یا آواز نہ سنائی دے'' میں سمجھ گیا کہ وہ بیچارے اس غلط فہمی میں کہاں سے مبتلا ہوئے ہیں.... میں نے ہر چند انہیں سمجھانے کی کوشش کی لیکن شروع میں انہیں اس بات پر اصرار رہا کہ یہ بات میں نے ترمذی کی ایک حدیث میں دیکھی ہے.... اس لئے میں تمہارے کہنے کی بناء پر حدیث کو نہیں چھوڑ سکتا.... آخر جب میں نے تفصیل کے ساتھ حدیث کا مطلب سمجھایا اور حقیقت واضح کی تب انہوں نے بتایا کہ میں تو عرصہ دراز سے اس پر عمل کرتا آ رہا ہوں اور نہ جانے کتنی نمازیں میں نے اس طرح پڑھی ہیں کہ آواز اور بو نہ ہونے کی وجہ سے میں سمجھتا رہا کہ میرا وضو نہیں ٹوٹا.... دراصل وہ اس سنگین غلط فہمی میں اس لئے مبتلا ہوئے کہ انہوں نے حدیث کے ظاہری الفاظ سے یہی سمجھا کہ وضو ٹوٹنے کا مدار آواز یا بو پر ہے.... حالانکہ تمام فقہاء امت اس پر متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اُن وہمی قسم کے لوگوں کے لئے ہے جنہیں خواہ مخواہ وضو ٹوٹنے کا شک ہو جاتا ہے.... اور مقصد یہ ہے کہ جب تک خروج ریح کا ایسا یقین حاصل نہ ہو جائے جیسا کہ آواز سننے یا بو محسوس ہونے سے حاصل ہوتا ہے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا.... جیسا کہ دوسری احادیث میں اس کی وضاحت ہے.... (از شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی مدظلہ)

جب دعوت کا کھانا کھائے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ''اے اللہ! آپ اس کو کھلایئے جس نے ہمیں کھلایا اور آپ اس کو پلایئے جس نے ہمیں پلایا....''

اللہ اس وقت بھی وہی کر رہا ہے جو ازل سے کر چکا ہے

علامہ ابن جوزی دو برس تک آیت کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ کے معنی بیان کرتے کرتے ایک دن اپنی معنی آفرینی پر ناز کرنے لگے... ایک شخص نے کہا ہمارا خدا اس وقت کس شان میں ہے کیا کر رہا ہے؟ علامہ لاجواب ہو گئے... متواتر تین روز تک یہ شخص یہی سوال کرتا رہا اور ابن جوزی کو سوائے خاموشی کے کوئی جواب نہ بن پڑا... چوتھی شب کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا... ابن جوزی یہ سائل خضر ہیں تم ان کو یہ جواب دے دینا کہ ہمارا خدا اپنی اصلی اور قدیمی شانوں کو وقتاً فوقتاً ظاہر کرتا ہے... کسی جدید شان کی ابتداء نہیں کرتا... اسلیے اس وقت بھی وہی کر رہا ہے جو ازل میں کر چکا ہے... حضرت خضر علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا اے ابن جوزی ان پر درود بھیجئے جنہوں نے خواب میں آپ کو تعلیم دی... (دینی دسترخوان جلد اوّل)

اصلاح ظاہر مقدم ہے

وائرنگ کے بعد کرنٹ آتا ہے... اسی طرح ظاہر کے باطن عطا ہوتا ہے... پہلے ظاہری حالت کو سنت اور شریعت کے مطابق بنادے... اللہ تعالیٰ ظاہر کی صلاحیت کی برکت سے باطنی صلاحیت بھی عطا فرمادیتے... اگر کوئی شخص وائرنگ ہی نہ کرائے تو کرنٹ (بجلی) اس کے گھر میں کیسے دی جاسکتی ہے... (مجالس ابرار)

معرفت الٰہی

معرفت الٰہیہ کے عنوانات لامحدود ہیں... ہر شخص کے معرفت کے طریقے جدا ہیں... ہر شخص کی زندگی اپنے ہی مذاق کے مطابق معرفت حاصل کرتی ہے... سالکین... ذاکرین... علما صوفیا اور عوام مختلف طریقوں سے معرفت حاصل کرتے ہیں۔ (ارشادات عارفی)

سورۃ الصّف

یریدون لیطفؤ انور اللہ بافواھھم ...... قریب

جو آدمی ان آیات کو سفید ریشم میں کستوری' زعفران اور چنبیلی کے پانی سے لکھ کر اپنی قمیص کے گھیرے میں رکھے' وہ جہاں جائے گا اس کا احترام ہوگا' عزت اور غلبہ حاصل ہوگا۔

جنازہ میں تاخیر ودیگر رسومات

آج کل تاخیر جنازہ کی بیماری امت میں عام ہورہی ہے...... جذبات محبت وعقیدت میں...... اہل علم حضرات کے ماحول میں بھی یہ مسئلہ نظر انداز ہوجاتا ہے...... کہیں تو جنازہ کو منتقل کرنے کی غلطی ہوتی ہے ...... اور کہیں رونمائی میں تاخیر کی جاتی ہے ...... حالانکہ ''اسرعوا بالجنازة دونٔ الجنب'' ...... کا حکم ہے جنازہ کو جلد دفن کرنے کا حکم ہے ...... اس میں دو حکمت ہے ...... اگر نیک ہے ...... تو اپنے عیش وآرام کی جگہ جلد پہنچ جائے ...... اور اگر بد ہے ...... تو اس کو اپنے کندھوں پر دیر تک کیوں رکھا جائے ...... اس مسئلہ کی فقہاء نے تصریح فرمادی ہے ...... کہ اگر جمعہ سے قبل تدفین ممکن ہے ...... تو جمعہ کا انتظار کرنا جائز نہیں ...... تھوڑے آدمی سنت اور رضائے حق کے مطابق نجات اور مغفرت کیلئے کافی ہیں ...... برعکس کثیر تعداد جو خلاف سنت اور خلاف رضا حق ہو ...... یہ کچھ مفید نہیں .... حدیث پاک میں ہے کہ مسافرت کی موت سے شہادت کا درجہ ملتا ہے ...... پھر جنازہ کو وطن لانے کی کیا ضرورت ہے ...... بے اصولی اور قانون شکنی جب اہل علم کی جانب سے ہونے لگے گی تو عوام کو کون سمجھا سکتا ہے ...... بعض اہل علم ایسے وقت اکابر کا عمل پیش کرتے ہیں ...... تو سوال یہ ہے کہ کیا فقہ کی یہ سب کتابیں عمل کیلئے نہیں لکھی گئیں ہیں ...... عمل کو کتاب سے ملایئے نہ کہ اشخاص سے ...... البتہ کتاب کو اشخاص سے سمجھئے۔

جن اکابر کے ساتھ ایسا کوئی معاملہ پیش آچکا ہے ...... وہ پسماندگان کے معاملات ہیں ...... جذبات کہیں غلبہ عقیدت کہیں خاموشی کہ شاید وہ کہیں گے شاید وہ کہیں گے بروقت نکیر کرنی چاہیئے۔ (مجالس ابرار)

قاریوں کی بہتات

''میری امت پر ایک زمانہ آئے گا جس میں ''قاری'' بہت ہوں گے مگر ''فقیہہ'' کم، علم کا قحط ہوجائے گا اور فتنہ وفساد کی کثرت .... پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا جس میں میری امت کے ایسے لوگ بھی قرآن پڑھیں گے جن کے حلق سے نیچے قرآن نہیں اترے گا (دل قرآن کے فہم اور عقیدت واحترام سے پورے ہوں گے) پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا مومن سے دعویٰ توحید میں حجت بازی کرے گا'' .... (کنز العمال)

مجوسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ایمان لے آیا

''تاتارخانیہ'' میں تحریر ہے کہ بغداد میں ایک کمیٹی تھی جس کو امراء کی کمیٹی کہتے تھے اس کا دستور تھا کہ جب کسی کو ضرورت ہوتی تو سب لوگ چندہ کر کے اس کی ضرورت پوری کر دیتے.... ایک مرتبہ ایک مسلمان شخص کو پانچ ہزار روپے کی ضرورت پیش آئی.... کمیٹی والوں نے چندہ سے روپیہ جمع کرنے کی تجویز کی.... اتنے میں ایک مجوسی نے چپکے سے دس ہزار روپیہ لاکر اس کے حوالے کر دیا.... پانچ ہزار قرضہ کے لیے اور پانچ ہزار تجارت کے لیے.... اسی رات اسی مجوسی نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ تو نے ایک مسلمان کی مشکل حل کی.... خدا تیری سعی کو قبول کرے.... اس نے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں.... فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ایمان لے آیا اور صبح جامع مسجد میں حاضر ہو کر مسلمانوں کے روبرو تمام واقعہ دہرادیا.... (دینی دسترخوان جلد اوّل)

اسکول کالجوں میں مخلوط تعلیم

جوان لڑکے.... جوان لڑکیاں سر کھلا.... سینہ کھلا.... نیم برہنہ لباس شرم وحیا سے بے نیاز بے باکانہ آپس میں ملتے جلتے ہیں اس طرح تمام تعلیم گاہیں ایمانی واسلامی حمیت وغیرت سے بے گانہ ہو چکی ہیں اور اس کو تہذیب حاضر کا سرمایہ ناز سمجھا جاتا ہے کوئی ان سے پوچھے کیا تم مسلمان ہو اور کیا اسلام کا یہی تقاضا ہے؟ تجارت گاہوں پر نظر ڈالو ناقص اشیاء چور بازاری.... ملاوٹ ذخیرہ اندوزی کا بازار گرم ہے ان لوگوں میں انسانی محبت وغیرت کا شائبہ تک نہیں.... دفاتر میں جا کر دیکھ لو؟ دھڑے کے ساتھ بہ بانگ دہل رشوتیں لی جارہی ہیں.... مخلوق خدا کو ستایا جارہا ہے.... کیا ان کے پاس شرم وغیرت کا نام بھی ہے.... جو محکمے عوام الناس کی فلاح وحفاظت کیلئے تھے چاہے وہ ہسپتال ہوں.... میونسپل ادارے ہوں.... عدالتیں ہوں.... ان سب میں حقوق تلفی ستم رانی اور ظلم کا دور دورہ ہے.... شرم وحیا سب مٹ گئی ہے نہ شرافت ہے نہ انسانیت.... نہ ایمان ہے نہ اسلام.... (پردہ ضرور کرو گی)

موئے مبارک کی ناقدری کی وجہ سے بہت کچھ کھو دیا

ابوحفص سمرقندی اپنی کتاب ''رونق المجالس'' میں لکھتے ہیں کہ بلخ کے شہر میں تاجر نہایت مالدار اس نے دو بیٹے چھوڑے دونوں نے آدھا آدھا ترکہ بانٹ لیا....اس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین موئے مبارک بھی تھے....ایک ایک لینے کے بعد بڑے نے کہا تیسرے بال کو کاٹ کر آدھا آدھا کر لیں....مگر چھوٹا راضی نہ ہوا اور کہا ایسا کرنا بے ادبی ہے.... بڑے نے کہا اگر تجھے رغبت ہے تو ان تینوں موئے مبارک کو اپنی میراث اور ترکہ کے عوض لے لے....چھوٹا بھائی راضی ہو گیا اور ان تینوں بالوں کے عوض اپنا سارا مال بڑے بھائی کو دے دیا.... کچھ عرصہ کے بعد بڑے بھائی کا سارا مال غارت ہو گیا اور وہ بالکل محتاج ہو کر رہ گیا.... مایوسی کے عالم میں ایک دن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی....اس نے اپنی مفلسی اور محتاجی کا رونا رویا....آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بدنصیب تو نے ان بالوں سے بے رغبتی کر کے ان پر دنیا کو ترجیح دی....جبکہ تیرے چھوٹے بھائی نے خوشی اور شوق کے ساتھ انہیں لے لیا....جب انہیں دیکھتا مجھ پر درود پڑھتا اللہ تعالیٰ نے اس کے صلے میں اس کو سعادت دارین عطا فرمائی....خواب سے بیدار ہو کر بڑا بھائی چھوٹے بھائی کے خادموں میں سے ایک خادم بن گیا....(دینی دسترخوان جلد اوّل)

حسن قراءت کے مقابلوں کا فتنہ

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن کو عرب کے لب ولہجہ اور آواز میں پڑھا کرو' بوالہوسوں کے نغموں کی طرح پڑھنے اور یہود و نصاریٰ کے طرز قراءت سے بچو' میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن کو موسیقی اور نوحہ کی طرح گا گا کر پڑھا کریں گے' (قرآن ان کی زبان ہی زبان پر ہوگا) حلق سے بھی نیچے نہیں اترے گا' ان کے دل بھی فتنہ میں مبتلا ہوں گے اور ان لوگوں کے دل بھی جن کو ان کی نغمہ آرائی پسند آئے گی''....(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

شیطان میں تین عین ہیں

شیطان میں تین عین ہیں...... یعنی عابد بہت بڑا ہے...... عالم بہت بڑا ہے...... عارف بہت بڑا ہے...... لیکن چوتھا عین نہیں ہے یعنی عاشق نہیں ہے...... اگر عاشق ہوتا تو سجدہ ضرور کرتا...... بھائی ہم کو نہ عابد بننا ہے...... نہ عارف بننا ہے...... صرف عاشق بننا ہے...... ہم عاشق بنیں تا کہ ہمارا اللہ میاں سے محبت کا ایسا علاقہ اور واسطہ رہے...... جو کبھی منقطع نہ ہو...... پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو...... تو بس یہ کرو کہ میرے محبوب کی اتباع کرو...... جس نے میرے محبوب کی اتباع کی وہ میرا محبوب ہے....(ارشادات عارفی)

دین کو مقدم رکھا جائے

جب دین شکنی اور دل شکنی کا تقابل ہو تو دین کو مقدم رکھا جائے...... اور سب مصالح کو قانون شریعت کے...... احترام و عظمت پر مثل مصالحہ پیس دینا چاہئے...... ایسے مواقع پر جذبات پر شریعت کو ترجیح دینی چاہئے....(مجالس ابرار)

بے عمل آدمی کی حالت

جب توراۃ پر عمل نہ کرنیوالوں کو قرآن پاک میں گدھا قرار دیا گیا...... تو قرآن پاک جو توراۃ سے افضل ہے...... اسکے علم رکھنے کے بعد بے عمل ہونیوالا...... کیا مستحق وعید نہ ہوگا۔ (مجالس ابرار)

سورۃ النباء

۱...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو سورۃ النباء پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ٹھنڈا مشروب پلائیں گے۔

۲...... سورۃ النباء کی تلاوت کا معمول رکھنے سے آدمی چوری کے خطرات سے محفوظ رہتا ہے۔

۳...... جہاں کسی بھی موذی کی ایذا کا خطرہ ہو وہاں سورۃ النباء کی تلاوت کرنے سے آدمی موذی کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کا استغناء اور جرأت

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں کہ: حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ جب پاکستان تشریف لائے تو اس وقت حکومت نے دستور ساز اسمبلی کے ساتھ ایک ''تعلیمات اسلامی بورڈ'' بنایا تھا.... حضرت کو بھی اس کا ممبر بنایا گیا.... یہ بورڈ حکومت ہی کا ایک شعبہ تھا.... ایک مرتبہ حکومت نے کوئی کام گڑبڑ کر دیا تو حضرت صاحب نے اخبار میں حکومت کے خلاف بیان دے دیا کہ حکومت نے یہ کام غلط کیا ہے.... بعد میں حکومت کے کچھ لوگوں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے حضرت صاحب سے کہا کہ حضرت! آپ تو حکومت کا حصہ ہیں.... آپ نے حکومت کے خلاف یہ بیان دیدیا؟ حالانکہ آپ ''تعلیمات اسلامی بورڈ'' کے رکن ہیں.... اور یہ بورڈ ''دستور ساز اسمبلی'' کا حصہ ہے.... حکومت کے خلاف آپ کا یہ بیان دینا مناسب بات نہیں ہے....

جواب میں حضرت نے فرمایا کہ میں نے یہ رُکنیت کسی اور مقصد کے لئے قبول نہیں کی تھی صرف دین کی خاطر قبول کی تھی اور دین کے ایک خادم کی حیثیت سے یہ میرا فرض ہے کہ جو بات میں حق سمجھوں وہ کہہ دوں.... چاہے وہ بات حکومت کے موافق پڑے یا مخالف پڑے .... میں اس کا مکلف نہیں.... بس اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو بات حق ہے وہ واضح کروں.... رہا رکنیت کا مسئلہ.... یہ رکنیت کا مسئلہ میری ملازمت نہیں ہے.... آپ حکومت کے خلاف بات کہتے ہوئے ڈریں.... کیونکہ آپ حکومت کے ایک ملازم افسر ہیں.... آپ کی تنخواہ دو ہزار روپے ہے اگر یہ ملازمت چھوٹ گئی تو پھر آپ نے زندگی گزارنے کا جو نظام بنا رکھا ہے.... وہ نہیں چل سکے گا.... میرا یہ حال ہے کہ جس دن میں نے رکنیت قبول کی تھی اسی دن استعفیٰ لکھ کر جیب میں ڈال لیا تھا کہ جب کبھی موقع آئے گا پیش کر دوں گا.... جہاں تک ملازمت کا معاملہ ہے تو مجھ میں آپ میں یہ فرق ہے کہ میرا سر سے پاؤں تک زندگی کا جو خرچہ ہے وہ دو روپے سے زیادہ نہیں ہے.... اس لئے اللہ کے فضل و کرم سے میں اس تنخواہ اور اس الاؤنس کا محتاج نہیں ہوں.... یہ دو روپے اگر یہاں سے نہیں ملیں گے تو کہیں بھی مزدوری کر کے کما لوں گا اور اپنے ان دو روپے کا خرچہ پورا کر لوں گا اور آپ نے اپنی زندگی کو ایسا بنایا ہے کہ دو سو روپے سے کم میں آپ کا سوٹ نہیں بنتا.... اس وجہ سے آپ حکومت سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ملازمت نہ چھوٹ جائے.... مجھے الحمدللہ اس کا کوئی ڈر نہیں ہے.... (اصلاحی خطبات جلد نمبر ۸)

یہ دعا پڑھا کرو

ایک نیک اور صالح مرد نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حق میں دعا فرمایئے....آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک کھول دیئے اور دعا فرمائی اور بعدہ ارشاد فرمایا کہ اکثر یہ دعا پڑھا کرو.....

"اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ لَنَا بِالْخَيْرِ" (المقاصد الحسنہ) (دینی دسترخوان جلد اوّل)

سورۃ الدھر

۱.....رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو آدمی سورۃ الدھر پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر اس کی جزا جنت وریشم کی شکل میں دنیا لازم ہے۔

۲.....ہر قسم کی آفات سے حفاظت کے لئے سورۃ الدھر کو قربانی کے مینڈھے کے چمڑے کے ٹکڑے میں کسی عالم کی قلم دوات سے لکھ لے اور اس پر موم چڑھا دے جو آدمی اسے اپنے پاس رکھے گا وہ ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے گا۔

اگر باطن ناقص ہے تو ظاہر بھی ضرور ناقص ہوگا

اگر باطن ناقص ہے.....تو ظاہر بھی ضرور ناقص ہوگا.....آپ ہزار ظاہر کو بنائیں....... مگر باطن کے ذریعے.....ظاہر کے نوک پلک درست کیے بغیر اس میں تناسب پیدا نہیں ہوتا ......کیونکہ باطن تناسب پیدا کرتا ہے.....تناسب کے معنی صراط مستقیم کے ہیں.....صراط مستقیم بغیر باطن کے حاصل نہیں ہوتا....(ارشادات عارفی)

خیر القرون میں دینی ذوق

دین سیکھنے کیلئے پہلے زمانے میں کیسا ذوق تھا.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ تعالیٰ کے زمانے میں.....ایک شخص دمشق سے مدینہ شریف حاضر ہوا.....صرف التحیات سیکھنے کیلئے کہ ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے التحیات پڑھا کرتے تھے.....ویسی التحیات سکھا دیجئے....حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسکے اس جذبہ سے رونے لگے.....اور فرمایا اللہ اکبر کیا طلب ہے.....جنتی کا نمونہ معلوم ہوتا ہے....(مجالس ابرار)

آسان معاش کا نسخہ

تھوڑی آمدنی میں...... کام چلانے کے لیے بخل کی نہیں...... انتظام اور قناعت کی ضرورت ہے...... اگر انسان اپنی آمدنی کو انتظام کے ساتھ خرچ کرے...... تو تھوڑی رقم میں بھی کام بن جاتا ہے...... اور بدنظمی سے کرے...... تو قارون کا خزانہ بھی کافی نہ ہو....(ارشادات مفتی اعظم)

ایک دیندار خاتون کا سوال

ایک عورت نے مسئلہ معلوم کرایا ہے کہ...... میرے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے، بعض غیر محرم مرد اجازت لے کر اندر نہیں آتے بس ذرا کھانسے اور اندر چلے آئے، معتدہ کی ان پر نظر پڑ گئی تو...... مسئلہ معلوم کرایا ہے کہ ان پر نظر پڑنے سے میری عدت تو نہیں ٹوٹ گئی...... زمانہ جہالت کی بعض باتیں ایسی ذہنوں میں بیٹھی ہوئی ہیں...... بڑی مشکل سے نکلتی ہیں...... تو دیکھئے اس عورت کو ضرورت پڑی تو اس نے مسئلہ معلوم کرایا...... جواب یہ ہے کہ وہ تو پیشاب کو باہر نکلے گی...... روٹی پکانے کے لیے نکلے گی، اگر گھر میں کوئی نہیں ہے...... اور اگر کوئی ہو بھی تو اس کو تکلیف وغیرہ ہونے کی وجہ سے ضرورت پڑ جاوے...... تو گھر کا جو آخری دروازہ باہر نکلنے کا ہے اس سے باہر نہ جاوے...... اور گھر میں چاہے کوئی نظر آ جاوے...... تو اس سے عدت نہیں ٹوٹتی، رہا پردہ تو جس سے پردہ ہے...... ہر وقت پردہ ہے چاہے عدت میں ہو یا نہ ہو....(خطبات مسیح الامت)

تقریبات

شادی اور غم کی تقریبات میں...... جہاں ہر طرح کی بدعات اور خلاف شرع باتیں...... ہوتی ہیں جہاں تک ممکن ہو سکے...... ان میں شرکت سے اجتناب کیا جائے...... اور خود اپنے یہاں سختی سے شرع پر عمل کیا جائے...... کیونکہ خلاف سنت امور میں کبھی برکت نہیں ہوتی...... بلکہ بیشتر دنیاوی نقصان کے علاوہ...... مواخذہ آخرت کا باعث ہوتے ہیں....(ارشادات عارفی)

ندامت بڑی چیز ہے

یہ ندامت بڑی چیز ہے...... یہ روح کی چیز ہے...... نفس نے شرارت کی لذت گناہ حاصل کی...... مگر نماز پڑھنے سے روح غالب آ گئی...... نفس شرمندہ ہوا...... اور اس کو توبہ کی توفیق ہوگئی...... تو روحانی اور نفسانی لذات کی کیفیات میں یہ فرق ہے۔

مختصر بات یہ ہے کہ ہم اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے...... چاہے سمجھ میں آئے ...... یا نہ آئے...... نماز کی جماعت کے ساتھ پابندی کریں...... اس میں روحانی اور ایمانی قوت ہے...... اس قوت کو بیدار کرتے رہو...... کچھ تھوڑے سے وظائف استغفار...... سوم کلمہ...... دُرود شریف کی تسبیحات بھی پڑھتے رہو...... یہ وظائف روح کے لیے مقویات ہیں...... ایمان ان سے قوی ہوتا ہے...... یہ خوراک نفس کو دیتے رہو...... دیتے رہو...... اس طرح نفس اثر قبول کرتا رہے گا...... پھر ایک دن ایسا آئے گا کہ نفس میں گناہوں سے نفرت اور عناد پیدا ہو جائے گا...... جنہوں نے کچھ حاصل کیا ہے انہیں چیزوں سے حاصل کیا ہے۔ (ارشادات عارفی)

پختہ خام سالک

جو آدمی خام ہوتا ہے...... وہی اہل دولت کے ہاتھ فروخت ہو جاتا ہے یا خوف مخلوق سے...... یا طمع مال سے...... اپنا دینی رنگ اور مذاق اور اصول شریعت کو توڑ دیتا ہے...... اس کی ایک عجیب...... مثال اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے...... صراحی خام میں پانی ڈالئے وہ مٹی گھل کر اپنا وجود بھی غائب پائے گی...... اور اگر آگ میں پکا دی جائے...... تو پختہ صراحی کا پانی صراحی کے وجود کو نہیں مٹا سکتا...... بلکہ صراحی اس کو اپنے فیض سے ٹھنڈا کرے گی...... یہی حال اس عالم ربانی کا ہے...... جو بزرگوں کی صحبت میں پختہ ہو جاتے ہیں...... پھر مخلوق سے اختلاط اشاعت دین کیلئے ان کو مضر نہیں ہوتا...... نہ جاہ نہ مال نہ شہرت کوئی فتنہ ان کو خراب نہیں کرتا...... استقامت کی نعمت ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے...... اور ہر وقت صاحب نسبت ہونے کے سبب حق تعالیٰ پر نظر ہوتی ہے کہ قبر میں...... صرف رضائے حق کام آئے گی نہ جاہ نہ شہرت نہ ہجوم خلق...... یعنی معتقدین کا مجمع وہاں کام نہ آئے گا۔

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہیں گے تہہ خاک ہم تو اکیلے رہیں گے

پس صراحی کی مثال سے خام سالک...... اور پختہ سالک کے...... حالات خوب سمجھ میں آسکتے ہیں خام سالک دوسروں سے متاثر ہو جاتا ہے اور پختہ سالک دوسروں کو متاثر کر دیتا ہے۔ (مجالس ابرار)

اجتماعی کاموں کی اہمیت

عالمگیری میں یہ مسئلہ تصریح سے منقول ہے کہ...... ایک کمرے میں کوئی شخص ذکر کر رہا ہے...... اور دوسرے کمرے میں وعظ ہو رہا ہے...... تو ذکر ملتوی کر کے وعظ میں شرکت کرے بعض لوگ دینی مذاکرہ کے وقت ذکر میں مشغول رہتے ہیں...... حالانکہ استماع کا حق یہ ہے کہ کان سے بھی سنے...... اور قلب بھی متوجہ رکھے...... حضرت اقدس حکیم الامت تھانویؒ سے کسی نے معلوم کیا کہ...... ذکر کامل کا کیا طریقہ ہے...... فرمایا کہ زبان سے ذکر کرے اور قلب کو بھی متوجہ رکھے.... (مجالس ابرار)

قناعت کی ضرورت

لوگ معاشی تنگی دور کرنے کے لیے...... آمدنی بڑھانے کی فکر میں رہتے ہیں حالانکہ آمدنی کا بڑھنا غیر اختیاری ہے...... اور جو کام اپنے اختیار میں ہے...... اسے پہلے کرنا چاہیے یعنی یہ کہ اخراجات کم کیے جائیں...... اور قناعت اختیار کی جائے.... (ارشادات مفتی اعظم)

مجلس شیخ کیا ہے؟

مجلس شیخ یہ سالکوں کے لیے مجلس علمیہ سلوکیہ ہوتی ہے...... مجلس علم تزکیہ ہوتی ہے اس میں صرف ذکر کی تعلیم نہیں ہوتی بلکہ علم ذکری کے لیے ہوتی ہے...... یعنی آثار ذکر کے ظہور پر جن علموں کی ضرورت ہوتی ہے...... ان علموں کے بیان کے لیے مجلس ہوتی ہے اسی طرح دوام طاعت مع الذکر پر جو آثار مرتب ہوتے ہیں...... ان کے علم کے لیے مجلس ہوتی ہے تعلیم تسبیح و ذکر کے لیے مجلس نہیں ہوتی.... (خطبات مسیح الامت)

مراقبہ برائے معالج

فرمایا: نسخہ لکھنے سے قبل اول اللہ سے رجوع کرتا ہوں...... اور دعا کرتا ہوں...... کہ باری تعالیٰ اس دوا کو حکم تاثیر و شفاء عطا فرما.... (ارشادات عارفی)

تعلقات

تعلقات زندگی کے ساتھ وابستہ ہیں...... لیکن ان کو بھی بہت ہی ضروری تعلقات...... پر بقدر ضرورت محدود رکھا جائے...... غیر ضروری تعلقات خواہ اعزہ اور اقرباء سے ہوں...... یا دوست و احباب سے ہوں...... یا کاروباری زندگی میں ہوں...... کسی نہ کسی درجے ضرور پریشان کن ثابت ہوتے ہیں...... کیونکہ سب کا حق ادا کرنا عادتاً دشوار ہوتا ہے...... اس وجہ سے قلب مشوش رہتا ہے...... کیونکہ ایسے غیر ضروری تعلقات میں اکثر اپنے کسی عذر کی وجہ سے دوسرے کی توقعات کو پورا نہ کر سکنے کی وجہ...... سے تو اس کو رنج وشکایت ہوتی ہے...... اور پھر خود اپنے کو بھی ندامت وخفت ہوتی ہے...... محض رسمی تعلق اور دوستی رکھنے والے اکثر بیجا مروت سے فائدہ اُٹھاتے ہیں...... جن سے بعض وقت مالی نقصان اُٹھانا پڑتا ہے...... یا عافیت سوز معاملہ درپیش ہوجاتا ہے...... ہر شخص پر اعتماد نہ کرنا چاہیے۔ (ارشادات عارفی)

شیخ کامل کا طریقہ اصلاح

حضرت شبلیؒ کے ایک مرید میں عجب کی بیماری پیدا ہوگئی...... شیخ نے فراست سے محسوس کرلیا...... علاج یہ تجویز کیا کہ اخروٹ کی ٹوکری سر پر رکھا...... اور فرمایا کہ کسی محلے میں جا کر یہ کہو کہ جو بچہ میرے سر پر ایک دھپ لگائے گا...... اس کو ایک اخروٹ دوں گا...... بس لڑکوں کا کیا کہنا تھا دھپ لگانے کا مزہ الگ...... اور اخروٹ کا لطف الگ...... تھوڑی دیر میں ٹوکری خالی ہوگئی...... اور کھوپڑی بھی عجب سے خالی ہوگئی...... مال اور جاہ سے آدمی تباہ ہوجاتا ہے...... اس وقت مرشد کامل اور مربی ہی کے فیضان سے سالک محفوظ ہوسکتا ہے۔ (مجالس ابرار)

ادائیگی زکوٰۃ کا طریقہ

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے یہی کافی نہیں ہے...... کہ روپیہ اپنے پاس سے نکال دیا جائے...... بلکہ اس کو صحیح مصرف تک پہنچانا بھی انسان کی اپنی ذمہ داری ہے...... اس لیے حکم یہ نہیں ہے کہ...... ''زکوٰۃ نکالو''...... بلکہ حکم یہ ہے کہ...... ''زکوٰۃ ادا کرو''۔ (ارشادات مفتی اعظم)

خواب کے بارے میں میرا طرزِ عمل

میں اپنے بارے میں کہتا ہوں...... میرا معاملہ تو اس سلسلے میں...... ٹھوس ہے...... خدا معلوم میرے دل پر کیا کیفیت ہے...... ہزار بشارتیں آپ سنا جائیں...... خواب سنائیں ...... مگر مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا...... ایک صاحب نے مجھے اپنا خواب بیان کیا کہ...... میں نے آپ کو نہایت اچھے...... عمدہ سفید لباس میں دیکھا اور یہ دیکھا کہ آپ امامت کرا رہے ہیں ...... میں نے (جواباً) کہا کہ آپ کو مبارک ہو...... کیونکہ یہ میری چیز نہیں ہے...... یہ آپ کا دیکھنا ہے میرا نہیں...... میرے ساتھ تو میرا عمل ہے چاہے وہ ناقص کیوں نہ ہو...... اپنے عمل کو دیکھوں کہ...... لوگوں کی بشارتوں کو دیکھوں۔ (ارشادات عارفی)

اصلاح منکرات

ایک صاحب نے کہا کہ فلاں شادی میں شرکت سے بڑا صدمہ ہوا...... فوٹو کھینچے گئے ...... اور ریکارڈنگ بھی ہوئی...... گانا بجانا اور تصویر کھینچانے کے گناہ میں ہم بھی مبتلا ہو گئے ...... وہاں سے اٹھنے میں خاندان کے لوگوں کا لحاظ اور دباؤ معلوم ہوا...... میں نے کہا اچھا اگر شادی والے...... ایک خوبصورت پلیٹ میں چاندی کے ورق کے ساتھ...... مکھی کی چٹنی پیش کرتے تو آپ خاندان کے لحاظ اور دباؤ سے کھا لیتے...... یا نہیں یا اٹھ کر چلے آتے...... کہنے لگے اٹھ کر چلا آتا...... فرمایا کہ پھر حسی منکر کے ساتھ جو معاملہ ہے...... کم از کم وہی معاملہ شرعی منکر سے بھی کیجئے...... ایک صاحب نے کہا کہ...... مکھی کی چٹنی تو طبعی منکر بھی ہے ...... طبعی کراہت معلوم ہوتی ہے اور گناہوں سے اس طرح کی طبعی کراہت نہیں معلوم ہوتی ...... میں نے کہا...... اچھا سنکھیا اگر کھلائی جائے...... کسی شادی میں تو آپ کھا لیں گے...... کیا سنکھیا بھی طبعی منکر ہے...... طبعی کراہت تو اس سے نہیں ہوتی...... پس جس طرح یہ عقلی منکر آپ نہیں کھا سکتے...... اسی طرح گناہ کے ساتھ معاملہ کیجئے۔ (مجالس ابرار)

سورۃ عبس

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو سورۃ عبس پڑھتا رہے تو وہ قیامت کے دن اس شان سے آئے گا کہ اس کا چہرہ چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔

تعلیم سلوک

حق تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ...... اللہ تعالیٰ مؤمنین کے دل میں سکینہ پیدا فرمادیتے ہیں...... اس سے معلوم ہوا کہ ہر مؤمن کے دل میں تحمل کا ہونا ضروری ہے...... جس کا دوسرا نام وقار بھی ہے یعنی دوسروں کی طرف سے خلاف طبیعت پیش آنے پر یا پیش آتے رہنے...... پر سکینہ ہونا چاہیے تحمل ہونا چاہیے' وقار سے باہر نہ نکل جائیں...... تیزی آواز کے اندر' تیزی کلام کے اندر' تیزی الفاظ کے اندر نہ آنے پاوے...... اس کڑوی چیز کو میٹھا گھونٹ سمجھ کر پی جائے اور میٹھا گھونٹ بنا کر کب پئے گا...... جبکہ سلوک کی چیز اندر دبی ہوئی ہوگی...... تزکیہ نفس باطنی دل میں خوب بیٹھا ہوا جما ہوا ہوگا...... جو چیز اندر بیٹھی ہوئی ہے اس کا خیال آ گیا...... اس جمی ہوئی چیز کا تصور آ گیا...... وہ جمی ہوئی چیز یاد آ گئی' اس اندر کی چیز نے کڑوی چیز کو میٹھا کر کے پلادیا...... وہ چیز کیا ہے جو اندر بیٹھی ہے وہ ہے رضا اس رضاء نے تمام تلخیوں کو میٹھا بنادیا۔ (خطبات مسیح الامت)

دوستی کے اصول اور انتخاب احباب

ہمیشہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا چاہیے...... دوستوں کے انتخاب میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے...... ظاہری اخلاق سے متاثر نہ ہونا چاہیے...... بلکہ اصل معیار صداقت وخلوص تو دینداری اور صفائی معاملات ہے۔

جن لوگوں سے زندگی میں برابر سابقہ پڑتا ہے...... ان کو بھی خوب سمجھ کر...... منتخب کرلینا چاہیے...... مثلاً ڈاکٹر' حکیم...... وکیل اور تاجر وغیرہ۔ (ارشادات عارفی)

حکیم الامت رحمہ اللہ کی فراست

ایک مرید نے بعض خلفاء کے خطوط...... تربیت السالک سے نقل کر کے حضرت تھانویؒ کو لکھنا شروع کردیا...... کہ اس طرح ان کو بھی خلافت مل جائے گی...... حضرت والا نے ان کے خطوط پڑھ کر فرمایا کہ...... جانور پالنے والے اپنے بچھڑوں کے دانت سمجھتے ہیں ...... کہ کتنے دانت نکالے ہیں۔ (مجالس ابرار)

درس قناعت

ہمارے بزرگ حضرت قمر الدین شاہ صاحب مدظلہ نے ایک واقعہ سنایا کہ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ مجھ سے پان منگوایا کرتے تھے.... جن دنوں پان کی قیمتیں کافی تھیں ایک جگہ انتہائی ارزاں نرخ پر ملنے کی میں نے حضرت کو اطلاع دی.... میرا گمان یہ تھا کہ کم قیمت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت کافی مقدار میں خرید لیں گے.... لیکن حضرت نے سن کر صرف اتنا فرمایا ''نہیں ابھی ضرورت نہیں'' اس مختصر سے جملہ میں حضرت نے قناعت وکفایت شعاری کا جو عظیم سبق دیا وہ ہم سب کیلئے مشعل راہ ہے....

جمعہ کے دن عصر کے بعد درود کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک حدیث میں نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسّی مرتبہ درود پڑھے تو اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسّی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا.... ''**اللھم صلی علی محمد النبی الامی وعلی آله و سلم تسلیماً....**'' (القول البدیع صفحہ ۱۸۸)

حضرت سہیل بن عبداللہ کی روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کے بعد یہ درود شریف اسّی مرتبہ پڑھے گا اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے.... ''**اللّٰھم صلی علیه محمد النبی الامی وعلی آله وسلم**--(القول البدیع صفحہ ۱۸۹)

فائدہ: اس دوسری حدیث میں اسی جگہ بیٹھ کر جس جگہ نماز پڑھی ہے قید نہیں ہے.... اس حدیث کے اطلاق سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اگر کسی وجہ سے متصلاً اسی وقت اسی جگہ نہ پڑھ سکے تو مغرب سے قبل جب بھی جہاں بھی موقعہ ملے اسّی مرتبہ یہ درود شریف پڑھ لے گا تو اس فضیلت کا حامل اور حاصل کرنے والا ہو جائے گا....

جب کوئی خوشی کی بات دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ

''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جسکے انعام سے نیک کام پورے ہوتے ہیں....''

مکاشفات کا اعتبار نہیں

بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے...... کہ ذاکر و شاغل شخص یہ سمجھتا ہے کہ...... مجھ پر تجلیات کا ظہور ہو...... یہ چیزیں نظر آئیں...... وہ چیزیں نظر آئیں...... اس پر وہ خوش ہوتا ہے...... حالانکہ بعض اوقات یہ سب شیطانی تصرف ہوتا ہے...... شیطان بھی اس میں دھوکہ دے دیتا ہے...... اس لیے تجلیات...... کیفیات مکاشفات کو مکمل طور پر معتبر نہ سمجھا جائے...... قابل اعتبار تو آپ کے قدم ہیں...... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم کے مطابق ہیں یا نہیں۔ (ارشادات عارفی)

تاثیر صحبت اہل اللہ

بعض وقت روشنی ہے...... علم ہے یقین بھی ہے...... مگر عمل کی قوت نہیں ہوتی.... مثلاً کمرے میں روشنی ہے...... اور الماری میں سیب نظر آرہا ہے...... اور اس کے وجود اور نافع ہونے پر یقین بھی ہے...... ڈاکٹروں نے اس کو کھانے کیلئے حکم بھی دیا ہوا ہے ...... اور دل بھی چاہتا ہے مگر سیب تک اٹھ کر جانے کی قوت نہیں ہوتی...... پھر ڈاکٹر طاقت کا انجیکشن لگاتا ہے...... اور وٹامن کے کیپسول کھلاتا ہے...... جب طاقت آجاتی ہے...... تو خود اٹھ کر الماری تک جا کر سیب کھاتا ہے.... یہی حال ان اہل علم کا ہے ...... کہ علم کی روشنی بھی ہے...... یقین بھی ہے...... مگر عمل کی قوت نہیں ہے...... اللہ والوں کی صحبت میں...... آنے جانے سے کچھ ہی دن میں قوت آنی شروع ہو جاتی ہے...... اور اعمال میں ترقی شروع ہو جاتی ہے۔ (مجالس ابرار)

صحت کے لیے دعا کی تعلیم

ایک بزرگ تین ماہ سے اسقدر سخت بیمار تھے کہ لوگ بس ان کے سانس گنتے تھے اسی حالت میں ان کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ دعا پڑھو "اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ" انہوں نے خواب کے اندر ہی اس دعا کو پڑھا اور جب بیدار ہوئے تو بالکل تندرست تھے.... (دینی دسترخوان جلد اوّل)

نظر کا دھوکا

آج کا انسان...... دنیا کے ہوشیار ترین جانور سے زیادہ کچھ نہیں رہا...... اس کو احسان و انعام صرف وہ چیز نظر آتی ہے...... جو اس کے پیٹ...... اور نفسانی خواہشات کا...... سامان مہیا کرے...... اس کے وجود کی اصل حقیقت جو اس کی روح ہے...... اس کو خوبی اور خرابی سے وہ یکسر غافل ہو گیا ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

سلوک کی برکات

اس سلوک کے حاصل کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے...... اگر ایک ساتھ نہیں ہو تو تدریجاً (آہستہ آہستہ) چونکہ فکر میں لگا ہوا ہے...... اثر آتا چلا گیا تدریجاً یہ حال ہو گیا کہ ...... اگر کسی نے گالی دے دی افسوس نہیں ہوتا...... اگر ہوا تو آن، فان، اِدھر آیا اُدھر گیا...... اس تاثر (افسوس) کو لے کر نہیں بیٹھ گیا...... اگر کسی نے مکا مار دیا تو پیچھے گھوم کر بھی نہیں دیکھا کہ کس نے مارا...... وہ تو تزکیہ میں لگا ہوا ہے اس درجہ پر کہ کڑوی چیز کو...... کڑوے کلام کو میٹھا کلام کر کے پی لیا.... (خطبات مسیح الامت)

اخفاءِ راز

اپنے خانگی حالات ...... اور راز کی بات ہرگز کبھی کسی سے نہ کہنا چاہیے ...... خصوصاً عورتوں سے.... (ارشادات عارفی)

گناہوں سے بچنے کی ضرورت

جس طرح نیکی و ثواب کا کام کرنا مطلوب ہے...... اسی طرح اس کے ثواب کا بقاء بھی مطلوب ہے...... زبان کی حفاظت نہ کرنے سے غیبت کے سبب ...... یا اذیت مخلوق کے سبب اس عورت کا کیا حال ہوا...... جو نماز روزہ اور کثرت عبادت کے باوجود بھی ...... فی النار کے لائق ہوئی جیسا کہ حدیث میں وارد ہے...... پس ثواب کو ضائع کرنے والے اسباب سے بھی بچنا ضروری ہے...... یعنی گناہوں سے حفاظت کا اہتمام...... (بالخصوص حقوق العباد کا اہتمام) (مجالس ابرار)

اعمال آخرت میں تصحیح نیت

سورہ مزمل، سورہ یٰسین کے فضائل اپنی جگہ مکمل اور اٹل ہیں..... مگر دنیا کے فوائد حاصل کرنے کی نیت ہوتو وہ صرف دنیا ہے..... اس میں آخرت کا کوئی حصہ نہیں..... ہاں! یہ نیت کرو کہ سورہ یٰسین قلب قرآن ہے..... آخرت کے حصول کا ذریعہ ہے..... اور پھر تیسرے درجہ میں دنیا کے فوائد بھی ہیں.... (ارشادات مفتی اعظم)

اہل حق پر اعتراض کرنا باعث عتاب ہے

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ..... کے زمانہ میں کسی نے سوال کیا تھا کہ..... کوا حلال ہے یا نہیں؟..... تو آپ نے جواب دیا کہ حلال ہے..... نہ کھانا الگ بات ہے..... یہ میں کہہ رہا ہوں اس وقت ایک اچھے خاصے بزرگ تھے..... ان کو جب یہ بات پہنچی تو فرمایا کہ..... اچھا کل کو چیل کو بھی کہہ دینا کہ حلال ہے اس کہنے پر ان بزرگ کی نسبت میں فرق آ گیا..... ان کے اندر وہ ذوق وشوق، ذائقہ وحلاوت قلب کے اندر نہیں رہی جو پہلے تھی..... انہوں نے کسی اور بزرگ سے اپنی یہ حالت ذکر کی کہ میری ایسی حالت ہوگئی..... ان بزرگ نے فرمایا کہیں ایسا تو نہیں کہ تم نے کسی کے ساتھ بے ادبی کی بات کی ہو..... پہلے بزرگ نے فرمایا کہ مجھے تو یاد نہیں دوسرے بزرگ نے فرمایا اچھا تو سوچ لینا..... سوچنے پر مذکورہ واقعہ یاد آ گیا اور عرض کیا کہ..... سوچنے پر مجھے حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ واقعہ یاد آیا..... ایسا ہوا تھا..... دوسرے بزرگ نے فرمایا معافی مانگ لو تو چونکہ وہ بیچارے خود بھی نیک آدمی تھے..... سچے تھے طالب تھے معافی مانگی..... حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا..... یہ کوئی بات نہیں معاف ہے، معاف فرماتے ہی نسبت کا اثر لوٹ آیا..... باادب بانصیب..... بے ادب بے نصیب.... (خطبات مسیح الامت)

سورۃ الذاریات

۱..... اگر مریض کے پاس سورۃ الذاریات پڑھی جائے تو وہ تندرست ہو جاتا ہے۔

۲..... اگر بچہ جننے کے وقت سورۃ الذاریات لکھ کر عورت کو پہنا دی جائے تو بچہ کی پیدائش آسانی سے ہو جاتی ہے۔ (الدر النظیم)

اخلاقیات، حقوق وفرائض، تقویٰ واستغفار اور تواضع

فرمایا:...... اپنے اوقات...... اور نظام زندگی میں...... یہ دو چیزیں شامل کرلو:

۱- رجوع الی اللہ اور ۲- طلب مغفرت

اس سے ان شاء اللہ آپ کو نور حاصل ہوگا...... اور ظلمتیں سب ختم ہو جائیں گی۔ (ارشادات عارفی)

ارباب اقتدار کی غلط روش کے خلاف جہاد کے تین درجے

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں میری امت کو ارباب اقتدار کی جانب سے (دین کے معاملہ میں) بہت سی دشواریاں پیش آئیں گی، ان (کے وبال) سے صرف تین قسم کے لوگ محفوظ رہیں گے، اول: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو ٹھیک ٹھیک پہچانا، پھر اس کی خاطر دل، زبان اور ہاتھ (تینوں) سے جہاد کیا، یہ شخص تو (اپنی تینوں) پیش قدمیوں کی وجہ سے سب سے آگے نکل گیا، دوم: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا، پھر (زبان سے) اس کی تصدیق بھی کی (یعنی برملا اعلان کیا) سوم: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا تو سہی مگر خاموش رہا، کسی کو عمل خیر کرتے دیکھا تو اس سے محبت کی اور کسی کو باطل پر عمل کرتے دیکھا تو اس سے دل میں بغض رکھا) پس یہ شخص اپنی محبت و عداوت کو پوشیدہ رکھنے کے باوجود بھی نجات کا مستحق ہوگا۔'' (مشکوٰۃ شریف)

سورۃ التطفیف

۱...... جو آدمی اس سورۃ کی تلاوت کرتا رہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کی شراب رحیق مختوم پلائیں گے۔

۲...... اگر کسی سٹور کی ہوئی چیز کی حفاظت مقصود ہو تو اس سورۃ کو پڑھ کر اس چیز پر دم کر دیں، ان شاء اللہ آپ کا مال محفوظ رہے گا۔

فائدہ:۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ جو لوگ ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور ناجائز منافع خوری کے لئے غلہ اور دیگر اشیائے ضرورت کا سٹاک کرتے ہیں.... ان کے لئے کوئی فائدہ نہ ہوگا جو کام شرعاً ممنوع ہے اس کی حفاظت کے لئے شرعی چیزوں کا سہارا لینا الٹا گناہ ہے۔

جمعیت خاطر

غیر ضروری مشاغل بھی...... جمعیت خاطر کو برباد کرنے والے ہوا کرتے ہیں...... مثلاً خواہ مخواہ دوسروں کے معاملات میں دخل دینا...... یا کسی کی خاطر مروت سے کام کی ذمہ داری...... لے لینا یا مروتاً امانت رکھنا...... یا کسی کی ضمانت کرنا...... کیونکہ فی زمانہ یہ چیزیں بھی...... اکثر مفسدہ سے خالی نہیں ہوتیں...... توقعات کے خلاف ہونے سے باہمی شکایات کے دفتر کھل جاتے ہیں...... لہٰذا اپنی جمعیت خاطر برباد ہو جاتی ہے۔ (ارشادات عارفی)

حدیث فہمی کیلئے فقہ کی ضرورت

حدیث کو فقہ کی روشنی کے سمجھنے میں غلطی ہو جاتی ہے...... چنانچہ ایک محدث صاحب نے جب یہ حدیث دیکھی...... "من استجمر فلیوتر" ...... یہ صاحب اس کا ترجمہ لغت سے یہ سمجھے...... کہ جب استنجا کرے تو وہ وتر پڑھے...... پس وہ استنجا کے بعد وتر پڑھا کرتے تھے...... ایک فقیہ نے کہا کہ نہیں بھائی مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب استنجا کرے تو طاق ڈھیلے استعمال کرے ۳ یا ۵.... (مجالس ابرار)

آدمیوں کی زیارت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد نقل فرمایا کہ...... ہم تو آدمی نہ بن سکے...... لیکن ہم نے ایسے آدمیوں کو دیکھا ہے...... کہ ان کے بعد ہمیں کوئی دھوکا نہیں دے سکتا۔ فرماتے کہ میرا بھی یہی حال ہے...... بزرگوں کے واقعات پر یہ مصرعہ پڑھا کرتے:

ایک محفل تھی فرشتوں کی جو برخاست ہوئی

(ارشادات مفتی اعظم)

قبولیت کا یقین رکھو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں دُعا کیا کرو کہ تم قبولیت کا یقین رکھا کرو اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غفلت سے بھرے دل سے دُعا قبول نہیں کرتا۔ (ترمذی)

نقل کی برکت

نقل کی برکت اصل تک پہنچا دیتی ہے...... ڈرائیور کی نقل کرتے کرتے آدمی ڈرائیور ہو جاتا ہے...... جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وضع قطع اور لباس کی نقل کی تھی...... نقل کی برکت سے سیرت بھی بدل دی گئی...... اور سب کو ایمان عطا کر دیا گیا...... اور سب کے سب کافر سے صحابی ہو گئے... اسی طرح شیطان کی نقل سے...... شیطان کی سیرت بھی آجاتی ہے...... مثلاً شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے...... تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرما دیا کہ...... ہرگز ہرگز کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے...... اس قدر اہتمام سے منع فرمایا جو نہایت ہی بلیغ انداز ہوتا ہے...... اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ فاسقین کی نقل سے سخت پرہیز کرنی چاہئے...... اور راز اس میں یہ ہے کہ...... جس کی نقل کی جاتی ہے...... اس کی یا محبت یا عظمت دل میں ہوتی ہے...... پھر اس کی عادتیں اندر آنے لگتی ہیں...... دل میں جس کی عظمت و محبت ہوتی ہے...... اعمال اس عظمت و محبت پر شہادت پیش کرتے ہیں...... چنانچہ انگریز کو دیکھئے بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں...... ان کے اندر شیطان کی خود بینی تکبر اور بڑوں پر اعتراض کا مادہ ہوتا ہے...... اور جو لوگ پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکاتے ہیں...... چونکہ یہ متکبرین کی وضع ہے...... اس لئے اس کی نقل کرنے والوں میں تکبر...... اور اپنے بڑوں پر اعتراض.... بدگمانی وغیرہ کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے...... اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے...... ٹخنہ سے نیچے پائجامہ یا لنگی کو...... یا کرتا وقمیض و عبا کو لٹکانے سے منع فرمایا...... (احقر جامع عرض کرتا ہے کہ...... بعض اہل علم نے...... بعض روایت کی تکبر کی قید سے اس کو قید احترازی سمجھ کر یہ سمجھ گئے کہ اگر تکبر سے نہ ہو تو درست ہے...... یہ ان کو سخت علمی دھوکہ شیطان نے دیا ہے...... علمائے محققین فرماتے ہیں کہ تکبر یہاں قید واقعی جو بھی لٹکاتا ہے...... ٹخنے کے نیچے وہ تکبر ہی سے لٹکاتا ہے...... (البتہ وہ بیمار جن کا پیٹ آگے نکل آتا ہے)...... اس کی ایک نظیر قرآن پاک میں ارشاد ہے...... "لا تقتلوا اولادکم من خشية املاق"...... تنگ دستی کے خوف سے اپنے بچوں کو مت قتل کرو...... تو کیا مالداروں کو قتل اولاد جائز ہو جائے گا...... بلکہ یہاں وہی قید واقعی ہے کہ...... جو بھی قتل کرتا تھا بخوف تنگ دستی کرتا تھا.... (مجالس ابرار)

طلباء وعلماء سے شکایت

فروع تو تعمیل کے لیے ہیں...... عمل میں لانے کے لیے دلائل نہیں ہوتے...... عمل تو بلا دلیل یوں ہی کیا جاتا ہے...... جب قطعی طور پر پانچ وقت کی نماز کا فرض ہونا جس طرح سے بھی پہنچا مان لیا تو پھر اب سوال کیسا؟...... جب مان لیا تو مان لینے کے معنی ہیں عمل میں لانا' تسلیم کرنا' سر جھکا ہوا ہے عمل کرنے کے لیے...... الاسلام گردن نہادن بطاعت...... اسلام کے معنی ہیں فرمانبرداری کے لیے گردن رکھ دینا' جب اس درجہ کا اعتقاد وعقیدہ ہو جائے تو پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ...... یہ اصلاح میں دیر کیوں ہو رہی ہے؟...... کیا بات ہے کہ اخلاق میں کمزوری سے کمزوری کیوں چلی جا رہی ہے...... پختگی سے پختگی کیوں نہیں آتی جا رہی ہے...... اب تک حسد کا مرض ہی نہیں نکلا...... اب تک تکبر ہی نہیں گیا...... واہ رے طالب اصلاح' واہ رے طالب علم...... ابھی تک پانچوں وقت کی نماز با جماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کا شوق نہیں ہوا...... واہ طالب علم...... واہ شاباش' یہ بات تمہاری پیٹھ ٹھوکنے کی ہے...... شاباش' شاباش دیکھو کیسا اچھا علم پڑھا ہے...... یہ بھی پڑھ لیا "وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوْا" (ہر ایک کو اس کے اعمال کے موافق درجات ملیں گے) پھر مشکوٰۃ شریف بھی پڑھ لی...... اس کے بعد دس کتابیں دورہ حدیث شریف کی بھی پڑھ لیں...... اب تک پنج وقتہ نماز کا باہتمام تکبیر اولیٰ پابند نہیں ہوا' سردیوں میں سردی لگنے کا ہیر پھیر ہے...... اس لیے تاویلیں کرتا ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

سورۃ النجم

ا...... اگر کوئی آدمی ناکامیوں کا سامنا کر رہا ہو تو وہ ہرن کے چمڑے کے ٹکڑے پر سورۃ النجم لکھ کر گلے میں یا بازو میں لٹکائے تو وہ جس سے بحث کرے گا اس پر غالب آئے گا جہاں بھی جائے گا کامیاب ہو کامران ہو گا۔

والنجم اذھوی ...... الکبری اگر کسی آدمی کو حافظہ کی کمزوری' دل کی کمزوری وغیرہ کی شکایت ہو' بھول جانا ہو' قرآن کریم حفظ کرنے میں مشکل ہے تو وہ مذکورہ آیات کو شیشہ کے برتن میں عرق گلاب اور کستوری سے لکھے' آب زمزم سے دھوئے اور سات دن مسلسل نہار منہ پیئے تو اس کا دل ودماغ تروتازہ اور حافظہ مضبوط ہو جائے گا۔ (الدر النظیم)

صحت

جسمانی صحت وتندرستی...... بڑی قابل حفاظت نعمت ہے...... اس کے زائل ہونے سے طبیعت میں سکون باقی نہیں رہتا...... اس کے تحفظ کے لیے خاص اہتمام رکھنا چاہیے ...... اوراس کے اہتمام کے لیے نظام الاوقات کا قائم رکھنا نہایت ضروری ہے...... یعنی وقت کے تعین کے ساتھ کھانا...... پینا...... سونا' آرام کرنا...... تفریح کرنا...... کچھ ہلکی سی ورزش کرنا...... ان سب کے لیے روزمرہ کی زندگی میں وقت کا تعین ضروری ہے...... تاکہ ہر بات اپنے وقت پر ادا کرنے کی عادت ہوجائے...... اگر خدانخواستہ کوئی بیماری لاحق ہوجائے...... تو اس سے بے فکری نہ کی جائے...... اور جلد اس کا تدارک کرلیا جائے...... ورنہ بعض وقت مرض پیچیدہ...... اور دشوار ہوجاتا ہے۔ (ارشادات عارفی)

دوسروں سے حسن ظن کی حالت

حسن ظن کا حکم دوسروں کے ساتھ ہے...... اور بدظنی سے بچنا دوسروں سے ہے مگر معاملہ برعکس ہے...... کہ اپنے ساتھ حسن ظن...... اور دوسروں سے بدظنی ہے۔ (مجالس ابرار)

اللہ والوں کی ضرورت

کہ مجھے دارالعلوم کے لیے کسی بڑے محقق کی ضرورت نہیں...... مجھے تو اللہ والے چاہئیں...... خواہ محقق بالکل نہ ہوں۔ (ارشادات مفتی اعظم)

دعا سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ...حادثات سے بچنے کیلئے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ
یَشَاْ لَمْ یَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ
اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ
مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا
صِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (صبح شام ایک مرتبہ)

اقسام حقوق

(۱) حقوق اللہ...... (۲) حقوق العباد...... (۳) حقوق النفس

''حقوق۔حدود'' ...... کے زیرعنوان تحریر فرمایا: ...... ''حضرت مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے ان دو لفظوں میں کل راز بندگی اور حقیقت زندگی کو بتادیا...... کل شریعت یہی ہے' کل طریقت یہی ہے۔ زندگی میں سب سے زیادہ حفاظت...... (ان امور کی) ضروری ہے......

(۱) دین وایمان کی...... (۲) اعمال صالحہ کی...... (۳) عزت وناموس کی......

(۴) صحت وقوت کی...... (۵)...... مال ومتاع کی (۶) وعدہ وقول کی۔ (ارشادات عارفی)

فساد دل کی خرابی

ظاہری اعمال کا فساد اس کے دل کے فساد وخرابی پر دلالت کرتا ہے...... دلیل حدیث یہ ہے ...... "اذا فسدت فسدت کله" جب دل صالح ہوجاتا ہے...... تو تمام اعضاء صالح ہوجاتے ہیں...... اور جب دل فاسد ہوجاتا ہے...... تو تمام اعضاء فاسد ہوجاتے ہیں۔ (مجالس ابرار)

عید کے کپڑوں کا انتظام کرادیا:

ابوالحسن تمیمی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خرچ سے بہت تنگ تھا.... سخت عیدالفطر کو سخت اضطراب میں تھا کہ کل عید کا خرچہ کہاں سے کروں.... بچوں کے لیے کپڑوں وغیرہ کا انتظام کیسے ہوگا.... ناگاہ دروازے سے کسی نے آواز دی.... میں باہر آیا تو ابن ابی عمر تھے.... انہوں نے کہا میں نے خواب میں ابھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ ابوالحسن تمیمی اور ان کی اولاد بڑی تنگی میں ہے اسی وقت ان کی کچھ مدد کرکہ ان کی بھی عید ہوجائے.... میں نے بیدار ہوکر فوراً کپڑے وغیرہ خریدے اور وہ لیکر اب آپ کے پاس آیا ہوں اور اس طرح ابوالحسن تمیمی اور ان کے گھر والوں کا پورا انتظام ہوگیا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

سورۃ المزمل کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی سورۃ المزمل پڑھے اللہ تعالیٰ اس سے دنیا وآخرت کی تنگی دور کردیں گے۔

کیا والدہ کے احسان کا بدلہ ہوسکتا ہے؟

ایک صحابیؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور آ کر عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا امّی کے احسان کا بدلہ ہوسکتا ہے....آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ولادت میں جو بار بار درد ہوا ہے' پوری زندگی کی خدمات' ایک بار کے درد کا بھی بدلہ نہیں ہوسکتیں....لیکن آج کا نوجوان سب کچھ بھول گیا' اسے کچھ پتا نہیں کہ ماں کے کتنی مشقتیں اٹھائی ہیں....ارے تیرے تھوک رینٹ صاف کئے' تیرے پیشاب پاخانے صاف کئے اور جو پریشانیاں آئیں وہ سب برداشت کیں اور اپنے آرام اور راحت کو قربان کیا....اور آج تو بڑے ہوکر ماں کو آنکھیں دکھاتا ہے....ماں کو کچھ سمجھتا ہی نہیں' آج تو ماں کی کوئی بات برداشت نہیں کرسکتا....اور آج تو ان کی خاطر' کوئی پریشانی اٹھانے کو تیار نہیں....ارے سوچ تو سہی' جب تو بچہ تھا' تیری ماں' تیری نیند سوتی تھی اور تیری نیند جاگتی تھی....تو سوتا تو تیری ماں بھی سوتی اور اگر تو جاگتا تو فوراً وہ بھی جاگتی....تجھے کوئی تکلیف ہوتی تو تجھ سے زیادہ تیری ماں کو تکلیف ہوتی....اور اگر تو خوش ہوتا تو تجھ سے زیادہ' تیری ماں تجھے دیکھ کر خوش ہوتی....اس بیچاری نے سارا سرمایہ تجھ پر لگا دیا....سوچ تو سہی' اس سے بڑی کوئی اور محسنہ تیرے لئے ہوسکتی ہے....

اور وہ باپ جو تیرے بچپن میں تیری خاطر چوبیس گھنٹہ اسی فکر و دھن میں رہے کہ کیسے میرے بیٹے کی زندگی بن جائے....جو موٹا کھاتے رہے....موٹا پہنتے رہے اور بچے کو بہترین جوتے' بہترین کپڑے' اچھا کھانا دیتے رہے کہ بچہ ہے کچھ بن جائے گا تو آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں گی....سارا بوجھ ابو نے اپنے سر پر رکھا اور تمام ضروریات پوری کرنے میں انتہائی درجہ کی' انہوں نے کوشش کی اور اپنی جان مال کا سرمایہ لگا کر تجھے کسی لائق کردیا....

اور آج تو یہ سمجھتا ہے کہ ماں باپ کا میرے اوپر کوئی حق نہیں....ارے تیرا تو وجود ہی ماں باپ کی وجہ سے ہے....تیرے جسم کا خون کا قطرہ قطرہ' ان کا دیا ہوا ہے تیری ساری طاقت ان کی دین ہے....تو بھی انکا تیرا مال بھی انکا....

دوستو! یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ اللہ کے نبیؐ نے کہی ہے جبکہ آج کا نوجوان یوں سمجھتا ہے کہ میری محنت کا کمایا ہوا' سب کچھ میرا ہے' ارے جسے تو اپنا سمجھ رہا ہے وہ سب کچھ تیرے ماں باپ کا ہے....

امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کے آخری لمحات

ابوزرعہ علم حدیث کے مشہور امام ہیں....ان کے انتقال کا واقعہ بھی عجیب ہے....ابوجعفر تستری کہتے ہیں کہ ہم جان کنی کے وقت ان کے پاس حاضر ہوئے اس وقت ابوحاتم، محمد بن مسلم، منذر بن شاذان اور علماء کی ایک جماعت وہاں موجود تھی ان لوگوں کو تلقین میت کی حدیث کا خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے....اپنے مُردوں کو لا اله الا اللّٰه کی تلقین کیا کرو مگر ابوزرعہؒ سے شرما رہے تھے....اور ان کو تلقین کی ہمت نہ ہو رہی تھی....آخر سب نے سوچ کر یہ راہ نکالی کہ تلقین کی حدیث کا مذاکرہ کرنا چاہیے....چنانچہ محمد بن مسلم نے ابتداء کی حدثنا الضحاک بن مخلد عن عبدالحمید بن جعفر اور اتنا کہہ کر رُک گئے باقی حضرات نے بھی خاموشی اختیار کی، اس پر ابوزرعہؒ نے اسی جان کنی کے عالم میں روایت کرنا شروع کیا حدثنا بندار حدثنا ابو عاصم حدثنا عبد الحمید بن جعفر عن صالح بن ابی عریب عن کثیر بن مرة الحضرمی عن معاذ بن جبل رضی الله عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم " من کان آخر کلامه لا الٰه الا اللّٰه "اتنا کہہ پائے تھے کہ طائر روح قفس عنصری سے عالم قدسی کی طرف پرواز کر گیا، پوری حدیث یوں ہے "من کان آخر کلامه لآ اله الا اللّٰه دخل الجنة (یعنی جس کی زبان سے آخری الفاظ لا الٰہ الا اللّٰہ نکلے وہ جنت میں داخل ہوگا)

سبحان اللہ! کیا خوش نصیب تھے اور حدیث شریف سے ان سعید روحوں کو کیسا گہرا تعلق تھا کہ دمِ واپسیں تک علم وعمل کا ساتھ رہا .... جزاهم الله عنا وعن جمیع المسلمین الی یوم الدین ....(جواہر پارے)

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

"میں اللہ تعالیٰ ہی کا نام لے کر گھر سے نکلتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ پر جو میرے رب ہیں بھروسہ کرتا ہوں....گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکیوں کے کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے...."

علم یقینی سے عمل مختلف نہیں ہوتا

کسی چیز کا علم یقینی ہونے کے بعد...... عمل کے ترک کا سوال پیدا نہیں ہوتا...... اسی طرح بعلم مضرت یقینی اس عمل کے کرنے کا بھی سوال پیدا نہیں ہوتا...... دیکھو دھار دار آلہ کے انگلی پر چلانے سے یقین کٹنے کا ہے...... حالانکہ یہ احتمال بھی ہے کہ نہ کٹے لیکن کٹنے کا ایسا یقین ہے کہ نہ کٹنے کا احتمال ذہن میں نہیں آتا...... اسی طرح اس دھار دار آلہ کو انگلی پر نہیں چلاتا...... ہاں اندھا ہی ہو تو دوسری بات ہے اسی طرح جس قدر ...... شریعت میں ممنوع چیزیں ہیں چاہے بڑے ہوں یا...... چھوٹے وہ مضرتی (نقصان دہ) ہیں خواہ زیادہ مضرت ہو یا کم' سب سے بچنا ضروری ہے...... کیونکہ چھوٹی مضرت ہو ہو کر بڑی مضرت ہو جاتی ہے...... پھر ان گناہ کی چیزوں کے پاس قصداً بار بار جانے کا کیا سوال ہے؟ (خطبات مسیح الامت)

بیماری سے پناہ

بیماری بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نعمت ہے...... لیکن اس سے پناہ مانگتا رہے...... اور اس کو دور کرنے کی تدبیر...... اور دعا دونوں کرنی چاہیے...... پھر صبر بھی کرے۔ (ارشادات عارفی)

تلاوت میں صحت حروف کی ضرورت

آج کل جو خوش آواز ہو...... اور قرآن پاک کے حروف کو صحت سے ادائیگی نہ کرتا ہو ...... اس کو اس شخص سے مقدم رکھتے ہیں...... جو خوش آواز نہ ہو...... اور صحت حروف کا پابند ہے حالانکہ معاملہ برعکس ہونا چاہیے۔ (مجالس ابرار)

نگرانی کی ضرورت

کہ کسی ذمہ دار کی ذمہ داری صرف اسی پر ختم نہیں ہوتی...... کہ وہ کسی اہل...... صالح اور دیانت دار آدمی کا...... انتخاب کر کے فارغ ہو جائے...... بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس کی ذمہ داری میں اس کی نگرانی بھی داخل ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

نوافل محبت الٰہی میں ترقی کا ذریعہ

عشق مؤمن کی فطرت ہے ...... زیادتی کا طالب ہونا چاہیے اسی لیے فرائض کے ساتھ نوافل رکھ دیئے کہ ...... طلوع وغروب وزوال کے علاوہ نوافل کی بھی اجازت ہے کہ ...... اے عاشق! جب تیرا جی چاہے ...... جب تیرا ذوق چاہے تو اپنا ذوق طلب زیادت نوافل سے پورا کرلے ...... یہ عاشقوں کی پرواز ہے تو جو مؤمن بھی اپنے اپنے اوقات میں پنجگانہ نماز پر ماشاء اللہ پابندی کے ساتھ چل رہے ہیں ...... وہ سارے کے سارے سلوک طے کررہے ہیں ...... اور سالک ہیں اور جو اس کے ساتھ نوافل کے درپہ ہورہے ہیں ...... تو وہ سلوک کے ساتھ جذب میں ہیں ...... سالک کے ساتھ مجذوب بھی ہیں ...... یعنی سالک عاشق ہیں وہ درجہ عشق میں ہیں ...... جبکہ مجذوب درجہ تعشق میں ہیں کہ پنجگانہ ہی پر قناعت نہیں کرتے ...... بلکہ آگے اور خدمت کو بھی جی چاہ رہا ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

احکام شریعت

جہاں تک ممکن ہو ...... احکامات شریعت اور اتباع سنت کا ہر معاملہ ...... زندگی میں اہتمام رکھنا چاہیے۔ (ارشادات عارفی)

محاسبہ کیلئے بہتر وقت

محاسبہ کیلئے مشائخ کرام نے سونے کا وقت تجویز کیا تھا ...... لیکن اب لوگوں کے دماغ کمزور ہیں ...... چارپائی پر پڑے اور نیند آئی ...... اس لئے ہر نماز کے بعد ہی ایک نماز سے دوسری نماز تک کے اعمال کا محاسبہ کرلیا کرے کہ ...... مجھ سے کیا کیا اچھا عمل ہوا ...... اور کیا کیا برا عمل ...... پس اچھے اعمال پر شکر کرے ...... اور برے اعمال سے استغفار کرے۔ (مجالس ابرار)

مالی فتنوں کا دور

''حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے اور میری امت کا خاص فتنہ مال ہے''۔ (جامع ترمذی)

تعلقات اور توقعات سے تکلیف نہ ہونے کا نسخہ

تعلقات وتوقعات ...... فطری امر ہے کہ ...... ہر تعلق کسی نہ کسی توقع پر ہوتا ہے، معاملات میں یا توقع کے موافق نتیجہ ہوتا ہے ...... یا پھر توقع کے خلاف ...... اگر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہر تعلق کو منسوب کر دیا جائے ...... تو اہل تعلق سے کوئی شکایت ہی نہ ہو ...... بلکہ موافقت توقع پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے ...... اور مخالفت پر صبر کیا جائے ...... دونوں مامور بہ ہیں ...... اور دونوں پر اجر کا وعدہ ہے۔

معرفت الٰہیہ کے عنوانات لامحدود ہیں ...... ہر شخص کے معرفت کے طریقے جدا ہیں ...... ہر شخص کی زندگی اپنے ہی مذاق کے مطابق معرفت حاصل کرتی ہے ...... سالکین، ذاکرین، علماء ...... صوفیاء اور عوام ...... مختلف طریقوں سے معرفت حاصل کرتے ہیں۔ (ارشادات عارفی)

اصلاح ظاہر کی اہمیت

میں نے ایک جگہ ظاہر کی اصلاح پر بہت تاکید کی ...... تو ایک صاحب نے کہا کہ ...... اگر باطن ٹھیک ہو ...... تو ظاہری وضع قطع ...... یعنی داڑھی وغیرہ کے اوپر سختی کی کیا ضرورت ہے میں نے کہا کہ آپ تاجر ہیں ...... آپ اپنی دکان کا سائن بورڈ الٹ کر لگا دیجئے ...... تو کہنے لگے لوگ مجھے پاگل کہیں گے ...... اور دماغی توازن کے خراب ہونے پر دلیل قائم کرلیں گے ...... تو میں نے کہا کہ اس وقت اس سائن بورڈ کا باطن تو ٹھیک ہوگا ...... صرف ظاہر خراب ہوگا ...... تو آپ نے کیوں پاگل ہونے ...... اور دماغی توازن کی خرابی کا سرٹیفکیٹ خود ہی دیدیا ...... تو کہنے لگے مولانا اب سمجھ میں بات آ گئی ...... بعض وقت مثالوں سے بات خوب سمجھ میں آ جاتی ہے۔ (مجالس ابرار)

سورۃ المدثر کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی سورۃ المدثر پڑھے اللہ تعالیٰ اسے مکہ میں رہنے والے تمام مومنین کی تعداد کے برابر اجر عطا فرمائیں گے۔

تہذیب اخلاق

راہ سلوک میں اصل وظائف نہیں ...... بلکہ تہذیب اخلاق ہے ...... پہلے آدمیت آ جائے ...... تو بہت جلد وصول ہو جاتا ہے ...... جب تک آدمی رگڑے نہ کھائے ...... آدمی نہیں بنتا اور رگڑے لگتے ہیں ...... شیخ کی خدمت میں رہ کر ...... اس کی خدمت اور اس کے کام دھندے کرنے میں ...... کیونکہ کام دھندا کرنے اُٹھنے بیٹھنے میں اس کی غلطیاں معلوم ہوتی ہیں ...... پھر ان پر تنبیہ کی جاتی ہے ...... نہ یہاں برکت ہے ...... نہ علم غیب ...... یہاں تو حرکت کی ضرورت ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

عذر میں رخصت پر عمل

رخصت ایک نعمت ہے اور شریف الطبع کی طبیعت میں ذات باری تعالیٰ کی اشد محبت ہے ...... تو رخصت کی نعمت استعمال کرنے پر محبت اور بڑھتی چلی جائے گی ...... یہ سوچے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے مصالح ...... کی کیسی رعایت فرمائی ہے ...... لیکن یہ رخصت ضرورت کے وقت ہے، کاہلی یا سستی سے نہیں ...... کیونکہ طالب صادق کے اندر تساہل سستی، کاہلی کیسی؟ اگر کاہلی سستی ہے تو ...... طالب صادق نہیں جھوٹا ہے ورنہ یہ سستی مانع کیسی؟ یہ تساہل مانع کیسا؟ ہاں واقعی علالت، واقعی ضعف ہو تو ...... انہوں نے خود ہی رعایت فرما دی بلکہ ایسے ضعف و علالت کی صورت میں رخصت پر عمل نہ کرے ...... تو اظہار ناراضگی ہے.... ارشاد نبوی ہے: "**من شاق شاق اللّٰه عليه**" ...... (جس نے اپنے کو جان بوجھ کر مشقت میں ڈالا ...... اللہ تعالیٰ اس پر اور مشقت ڈال دیں گے) اپنے اوپر جان کر شدت مت کرو ایسا کرو گے ...... تو تم تھک کر بیٹھ جاؤ گے .... وہ (اللہ تعالیٰ) تو خود ہی ...... عاشق کے عشق کو دیکھ کر رحم و کرم فرماتے ہیں ...... رعایت فرماتے ہیں ...... ہاں عشق کا ظہور اخلاص و صدق کے ساتھ۔ (خطبات مسیح الامت)

دعا نہ کرنے پر اللہ کی ناراضگی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے دُعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرتا ہے.... (ترمذی)

تضیع اوقات

مشغلہ اخبار بینی ......یا غیر ضروری کتابوں کا مطالعہ کرنا......یا رسمی تقریبات میں شرکت کرنا یا فضول ولایعنی تفریحات میں وقت صرف کرنا......ان امور میں جو وقت ضائع ہوتا ہے......اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ضروری باتیں سرانجام دینے سے رہ جاتی ہیں......اور طبیعت میں فکر وتشویش پیدا ہو جاتی ہے....(ارشادات عارفی)

مختصر وعظ بھی نافع ہے

پانچ منٹ کا وعظ بھی کافی اور نافع سمجھنا چاہئے......سول سرجن سے وقت چند منٹ کا بھی کافی سمجھتے ہیں......اور انجیکشن میں تو ایک منٹ سے بھی کم لگتا ہے......کوئی یہ نہیں کہتا کہ ۵ منٹ تک سوئی گوشت میں چبھوئے رکھے......تو دین کی باتیں بھی اگر تھوڑی دیر ہوں......اس کو بھی مفید اور غنیمت سمجھنا چاہئے......آج کل جب تک ایک دو گھنٹہ کا بیان نہ ہو......اس کو وعظ ہی نہیں سمجھتے....جسمانی معالج کی اہمیت ہے......روحانی معالج کی اہمیت نہیں......ورنہ دین کی ایک بات سن کر بھی خوش ہو جاتے....(مجالس ابرار)

شیخ سے مناسبت

شیخ سے مناسبت پیدا کرنی چاہیے......تب جا کر کچھ حاصل ہوتا ہے......اور مناسبت اس طرح پیدا ہوتی ہے......کہ شیخ کی عادات و اخلاق دیکھ کر......ویسی ہی اپنی عادت بنانے کی کوشش کرے......اور سارے سلوک کا خلاصہ سنت کی پیروی کرنا ہے......اور کچھ نہیں....(ارشادات مفتی اعظم)

دوا کیا کرو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کہ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں چیزیں اتاریں اور ہر بیماری کے لیے دوا بھی بنائی....سو تم دوا کیا کرو اور حرام چیز سے دوا مت کرو....(ابوداؤد)

حقوق والدین

اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق کے بعد...... والدین کے حقوق واجب کیے ہیں...... ان کی زندگی میں ان کی خدمت کرنا...... ان کو دماغی وجسمانی راحت پہنچانا...... ان کو ہر طرح سے خوش رکھنا اور ان کی دعائیں حاصل کرنا شرعاً واجب ہے...... ان کی وفات کے بعد التزاماً ان کے لیے ایصال ثواب کرتے رہنا...... تلاوت کلام مجید' نوافل...... اور دیگر اوراد مسنونہ سے بھی اور مالی صدقہ وخیرات سے بھی...... خصوصاً خیرات جاریہ سے...... اولاد کا صالح ہونا...... اور نیک اعمال کا عادی ہونا...... خود مرحوم والدین کے لیے خیرات جاریہ کا درجہ رکھتا ہے...... حدیث شریف میں ہے کہ ہر ہفتہ اولاد کے اعمال ...... ان کے والدین کے سامنے عالم برزخ میں پیش کیے جاتے ہیں...... اچھے اعمال سے ان کو خوشی اور برے اعمال سے رنج ہوتا ہے...... اس لیے بڑے اہتمام کی ضرورت ہے...... کہ والدین کی روح کو اذیت نہ پہنچے بلکہ اس کا خیال رکھنا چاہیے...... کہ نیک اعمال سے اور ایصال ثواب سے ان کو نفع پہنچے....(ارشادات عارفی)

دیدار کا سوال کرتا ہے اور بیٹھتا ہے ظالموں کی مسند پر

قطب ربانی امام شعرانی ''میزان'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ سید محمد بن زین ایک مداح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور اکثر بحالت بیداری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیا کرتے تھے....ایک بار ایک شخص نے ان سے اپنے لیے حاکم کی سفارش چاہی....یہ گئے اور حاکم نے ان کو اپنی مسند پر بٹھایا....اس دن سے زیارت منقطع ہوگئی....پھر وہ ہمیشہ مدح میں سوال کرتے رہے کہ مجھے اپنے جلوے سے مشرف فرمایئے مگر کامیاب نہ ہوئے.... یہاں تک کہ ایک مرتبہ ایک خاص شعر پڑھا تب آپ کو دور سے کچھ دکھائی دیئے اور فرمایا کہ تو دیدار کا سوال کرتا ہے اور بیٹھتا ہے ظالموں کی مسند پر....ہمیں خبر نہیں کہ پھر ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے ہوں یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔(دینی دسترخوان جلد اول)

مؤمن بندہ سے عشق باری تعالیٰ کا مطالبہ

حق تعالیٰ فرمارہے ہیں:...... ''وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ'' (مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ سے اشد محبت ہے) اور اشد محبت کا نام عشق نہیں ہے...... تو اور کیا ہے تو مؤمن کو ذات باری تعالیٰ عاشق ہونے کی سند دے کر مسند عشق پر بٹھارہے ہیں...... اب مسند کی لاج رکھنا موت کے وقت تک یہ بہت مشکل ہے...... تسبیح پڑھنا بہت آسان ہے...... اشراق پڑھنا آسان ہے' تہجد پڑھنا آسان ہے حالانکہ اصل یہ ہے کہ ...... اے مؤمن اپنے عاشق ہونے کا ثبوت دے جس کو دیکھو معمولی وظیفہ کو لکھ رہا ہے ...... اور حق تعالیٰ مربی حقیقی فرمارہے ہیں کہ تو اپنے عاشق ہونے کا ثبوت دے' عشق اختیار کر...... حق تعالیٰ فرمارہے کہ میرے عشاق بن کر رہو پھر کسی حکم کی تعمیل میں حکمت وغیرہ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا...... اس طرح ممنوع چیزوں سے پرہیز میں بھی کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا...... غذا کھائیں اور ساتھ ہی کوئی ایسی چیز کھالیں جو غذا کو نقصان دے کیا یہ ٹھیک ہے...... دوا کھائیں اور دوا کے ساتھ کوئی ایسی چیز کھالیں...... جو دوا کی خاصیت اور اثر کے زور کو دور کردے یا زائل کردے تو کیا یہ ٹھیک ہے؟...... کوئی عقلمند اسے ٹھیک نہیں کہے گا.... (خطبات مسیح الامت)

مشورہ واعتبار

اپنے کسی اہم کام کے پورا کرنے کے لیے...... کسی ناتجربہ کار آدمی کے مشورے پر ...... بلا سمجھے عمل کرنا...... یا کسی اجنبی آدمی پر محض حسن ظن کی وجہ سے اعتبار کر لینا...... اکثر دل کی پراگندگی کا باعث ہوتا ہے...... اور نقصان بھی اُٹھانا پڑتا ہے۔

دین و دنیا کا اگر کوئی اہم معاملہ پیش ہو...... تو کسی ہمدرد مخلص اہل علم و تجربہ کار سے ...... ضرور مشورہ کر لینا چاہیے...... اور سب سے زیادہ ضروری بات تو یہ ہے کہ...... اللہ تعالیٰ سے مسنونہ استخارہ کر لینا چاہیے...... یعنی بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھ کر...... دعائے استخارہ پڑھی جائے.... (ارشادات عارفی)

نماز میں خشوع کی مثال

خشوع فی الصلوٰۃ کا حاصل...... قلب کا حق تعالیٰ کی عظمت کے استحضار سے حق تعالیٰ کے سامنے جھک جانا ہے...... اور اگر جسم کے تمام اعضاء جھک گئے...... اور قلب نہ جھکا تو اس کی مثال ایسی ہے...... کہ ایس پی کسی تھانہ پر معائنہ کیلئے گیا...... وہاں چوکیدار اور سپاہی باادب کھڑے ہیں ...... اور تھانے دار صاحب لاپتہ ہیں...... پس ایسی صورت میں کیا ایس پی خوش ہوگا۔

احقر جامع ملفوظات عرض کرتا ہے کہ اس مثال سے یہاں کے احباب اور بعض اہل علم کو بہت نفع ہوا دل کے حاضر رکھنے میں یہ مثال بہت نافع ہے۔ (مجالس ابرار)

مطالعہ کتب کا مقصد

تبلیغ دین امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ تو اس لیے پڑھوائی تھی...... کہ تم اپنے عیوب تلاش کرو...... خالی مطالعہ مقصود نہیں۔ (ارشادات مفتی اعظم)

گناہ طاعت کے اثر کو کمزور کر دیتے ہیں

قوت جسم کے لیے غذا جسمانی کا کھانا اور مضر چیزوں سے پرہیز رکھنا ضروری ہے ...... ایسے ہی قوت روح کے لیے اعمال صالحہ کا بجالانا اور تمام ظاہری و باطنی گناہوں سے پرہیز ضروری ہے...... ظاہراً و باطناً، مامور بہا نماز کو بھی ادا کیا اور منہی عنہا حسد کو بھی کیا...... اب حسد...... مامور بہا نماز کا جو اثر ہے...... اس کو اندر ہی اندر کمزور کر رہا ہے...... اندر ہی اندر جھلسا رہا ہے...... اسی طرح رکوع، سجدہ...... جھک کر قدموں پر سر رکھ کر اظہار محبت سے روح میں جو اثر ہوا تھا...... مسجد سے باہر نکل کر کسی رنگین (خوبصورت) شکل پر نظر پڑی...... اس کو دیکھ رہا ہے...... تو اس طرح دیکھنے نے، اس بدپرہیزی نے قلب کے اندر کسر نفس کے ساتھ جو انکسار و محبت کی شدت کا اثر ہوا تھا...... اس کو مضمحل کر دیا وہ اثر کمزور ہو گیا.... یہ ایک مثال دی ہے...... اسی پر تمام اخلاق رذیلہ تکبر وغیرہ کو قیاس کر لیجئے.... (خطبات مسیح الامت)

بے پردگی کے مفاسد

بے پردگی کے مفاسد کو اہل فتاویٰ سے پوچھئے ..... ایک عورت نے خط لکھا کہ میری بہن بے پردہ آتی جاتی تھی ..... میرے شوہر کا دل اس پر آ گیا ہے ..... مجھے بھنگن کی طرح ذلیل رکھتا ہے ..... کوئی تعویذ دیدیجئے ..... بعض لوگ دل صاف اور نظر پاک یا نظر صاف دل پاک کا بہانہ کرتے ہیں ..... ان سے پوچھتا ہوں کہ ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کا دل اور ان کی نظر کے بارے میں کیا خیال ہے ..... کہنے لگے کہ ارے صاحب کیا کہنا ہے ..... ان کا دل تو پاک اور نظر بھی پاک تھی ..... میں نے کہا پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو کیوں حکم دیا ..... کہ اے علیؓ پہلی اچانک نظر معاف ہے ..... مگر خبردار دوسری نظر مت ڈالنا ..... پھر میں نے پوچھا کہ ..... کیا آپ لوگوں کی نظر اور آپ لوگوں کا دل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ صاف اور پاک ہے۔

دیکھئے اگر بجلی کا تار ننگا ہو ..... اور پاور ہاؤس سے اس وقت بجلی نہ آرہی ہو ..... تو بھی اس کو عقلمند نہیں چھوتے اور کہتے ہیں ..... کہ ارے بھائی پاور ہاؤس سے بجلی آنے میں دیر تھوڑا لگتی ہے ..... بس یہی حال نظر کا ہے ..... ابھی پاک ہے مگر اسی نامحرم سے جس سے نظر ابھی پاک ہے ..... ذرا تنہائی ہوئی تو ناپاک ہونے میں ایک سیکنڈ کی بھی دیر نہیں لگتی ..... جنہوں نے اپنے نفس پر بھروسہ کیا ..... عمر بھر کا تقویٰ اور دین ذرا سی دیر میں غارت ہو گیا ..... اسی کو حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا:

نفس کا اژدہا دلا دیکھ ابھی مرا نہیں　　　غافل ادھر ہوا نہیں اس نے ادھر ڈسا نہیں

(مجالس ابرار)

دین کے لئے مشکلات کا پیش آنا

''لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں اپنے دین پر ثابت قدم رہنے والے کی مثال ایسی ہوگی جیسے کوئی شخص آگ کے انگاروں سے مٹھی بھر لے''..... (ترمذی)

قرض

بغیر شدید ضرورت کے قرض لینا...... اور خصوصاً جبکہ وقت پر ادائیگی کا...... کوئی یقینی ذریعہ نہ ہو تو بجائے قرض لینے کے...... کچھ دنوں کی تنگی و کلفت برداشت کر لینا زیادہ بہتر ہے...... یا مروتاً قرض دینا...... جبکہ خود اس کی استطاعات نہ ہو...... اکثر شدید خفت اور کلفت کا باعث ہوتا ہے...... اس لیے شروع ہی میں کچھ بے مروتی سے کام لیا جائے...... اسی میں مصلحت ہے.... (ارشادات عارفی)

واعظ کو بھی نفع ہوتا ہے

"وذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین" ...... اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نصیحت فرماتے رہیں...... یہ نصیحت کرنا ایمان والوں کے لئے نفع بخش ہے...... اب چونکہ واعظ بھی مومن ہے.... اس لئے اس کو بھی نفع ہوتا ہے.... (مجالس ابرار)

تبلیغ کا ادب

مسلمان جن غلطیوں میں مبتلا ہیں...... ان کو بیان کرے...... اور ان کا صحیح طریقہ بتلائے...... اور جو تکالیف آئیں...... ان پر صبر کرے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

گناہوں پر اصرار کیسا؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ...... میں غیور ہوں...... غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ تو انتہائی غیور ہیں...... لامتناہی غیور ہیں...... تو یہ تمام گناہ جن سے بچنے کا حکم دیا ہے یہ من حیث الغیور ہیں کہ جب گناہوں کا بندہ سے ارتکاب ہوتا ہے...... تو اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور جب ذات حق کو غیرت آتی ہے...... تو اے سالک تجھ کو کتنی غیرت آنا چاہیے کہ یہ گناہ تو غیر ہے' بھلا اس غیر کا صدور کیوں ہوگیا...... غیرت آنا چاہیے اور اگر بتقاضاء بشریت کبھی شر ہوگیا...... ہوگیا لیکن یہ بار بار شر کے اندر اصرار کرنا کیسا؟...... کیونکہ تیرا اقدام تو قلب میں ذات حق کے ساتھ انابت اور رجوع قائم کرنے کا تھا...... پھر بار بار اس کے خلاف کرنا جائے تعجب ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

امانت

اس زمانے میں...... جبکہ دلوں میں خلوص نہیں ہے...... اور معاملات میں صفائی نہیں ہے...... کسی کی مالی امانت رکھنا...... بھی بعض پریشانی خاطر کا باعث ہوجاتا ہے...... اس لیے رسمی تعلقات والوں کی امانت کبھی نہ رکھنا چاہیے...... اور جو امانت رکھی بھی جائے...... تو امانت رکھوانے والے کی تحریری یادداشت مع تاریخ کے ضرور لے لینا چاہیے۔ (ارشادات عارفی)

عدم صحبت کی تباہ کاریاں

ہر فتنے کے بانی کو غور سے فکر کیجئے...... تو یہی معلوم ہوگا...... کہ یہ کسی بڑے کے زیر تربیت نہیں رہا ہے...... جب آدمی بے لگام ہوتا ہے اور کوئی اس کا مربی اور بڑا نہیں ہوتا...... تو بگاڑ شروع ہوجاتا ہے...... جاہ اور مال کے فتنے میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ (مجالس ابرار)

معیت صادقین

"کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ"...... کے امر سے یہ معلوم ہوتا ہے...... وہ صادقین ہر زمانے میں موجود رہیں گے...... کوئی زمانہ ان سے خالی نہ ہوگا...... ورنہ یہ جو امر الٰہی ہے کہ ...... "سچوں کے ساتھ ہوجاؤ"...... اس پر حرف آئے گا کہ جب صادقین نہیں ہیں...... تو کس کے ساتھ ہوجائیں سو جب تک کونو کا امر ہے صادقین کا وجود بھی ضروری ہے...... مَنْ جَدَّ وَجَدَ۔ (ارشادات مفتی اعظم)

سورۃ الرحمٰن کے خواص

۱...... اگر کسی کو آشوب چشم ہو تو وہ سورۃ الرحمٰن لکھ کر گلے میں پہنے' تندرست ہوجائے گا۔

۲...... اگر کسی کو تلی کا مرض ہو تو سورۃ الرحمٰن لکھ کر پاک پانی سے دھولے اور وہ پانی پی لے۔

۳...... اگر کسی مکان میں کیڑے مکوڑے اور حشرات الارض تنگ کرتے ہوں تو جس دیوار کی طرف زیادہ ہوں اس پر سورۃ الرحمٰن لکھ دی جائے تو سب بھاگ جائیں گے۔

یامعشر الجن والانس ...... من نار ونحاس

جو آدمی مذکورہ آیات کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھے وہ ہر خطرہ سے محفوظ رہے گا۔ (الدر النظیم)

مختلف پرندوں کی بولیاں

۱	دراج تیتر	یقول الرحمن علی العرش استویٰ کہتا ہے رحمٰن نے قرار پکڑا عرش پر
۲	قنبر چنڈول (چکاوک)	یقول اللھم العن مبغضی محمد و مبغضی ال محمد اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل سے دشمنی رکھنے والوں پر لعنت فرما
۳	دیک مرغا	یقول اذکروا اللہ یاغافلون کہتا ہے اے غافلو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو
۴	ضفدع مینڈک	یقول سبحان المعبود فی لجج البحار کہتا ہے معبود کی پاکی ہے سمندر کی گہرائیوں میں
۵	حمار گدھا	یقول اللھم العن العشار کہتا ہے اے اللہ ناجائز ٹیکس لینے والوں پر لعنت فرما
۶	فرس گھوڑا	یقول سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہتا ہے پاکی ہے اس پروردگار کی جو فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے۔
۷	زرزور زرزور	یقول اللھم انی اسئلک قوت یوم بیوم کہتا ہے اے اللہ میں آپ سے ہر دن ایک دن کی غذا مانگتا ہوں۔
۸	ورشان کبوتر	یقول لدوا للموت وابنوا للخراب کہتا ہے جیؤ مرنے کے لئے اور عمارت بناؤ ویران ہونے کے لئے
۹	فاختہ فاختہ	تقول لیت ھذا الخلق لم یخلق کہتی ہے کاش کہ یہ مخلوق پیدا نہ کی جاتی
۱۰	طاؤس مور	یقول کما تدین تدان کہتا ہے جیسا کرو گے ویسا بھرو گے
۱۱	ھدھد ہدہد	یقول من لا یرحم لا یرحم کہتا ہے جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا

۱۲ صرد يقول استغفروا الله يامذنبون
لٹورا کہتا ہے استغفار کرو اے گناہ گارو

۱۳ طیطوی يقول كل حى ميت و كل جديد بال
طیطوی کہتا ہے ہر زندہ مرنے والا ہے اور ہر نئی چیز پرانی ہونے والی ہے۔

۱۴ خطاف يقول قدموا خيرا تجدوه
ابابیل کہتا ہے آگے بھیجو بھلائی کو پالو گے۔

۱۵ حمامة تقول سبحان ربى الاعلى ملاء سماواته وارضه
کبوتری کہتی ہے پاکی ہے میرے پروردگار کی جو بلند ہے ایسی جو آسمان و زمین کو بھر دے

۱۶ قمری يقول سبحان ربى الاعلى
قمری کہتا ہے پاکی ہے میری پروردگار کیلئے جو بلند ہے

۱۷ غراب يقول يدعوا على العشار
کوا ناجائز ٹیکس لینے والوں پر بددعاء کرتا ہے

۱۸ حداة تقول كل شى هالك الا الله
چیل کہتی ہے اللہ کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے

۱۹ قسطاة تقول من سكت سلم
قسطاۃ کہتی ہے جو خاموش رہتا ہے وہ صحیح سالم رہتا ہے

۲۰ ببغآء يقول ويل لمن الدنيا همه
طوطا کہتا ہے ہلاکت ہے اس کے لئے جسکا مقصد یا غم دنیا ہے

۲۱ باری يقول سبحان ربى وبحمده
باری کہتا ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے میرے پروردگار اپنی تعریف کے ساتھ

۲۲ ضفدعه تقول سبحان المذكور كل لسان
مونث مینڈک کہتی ہے پاک ہے وہ ذات جس کا ذکر ہر زبان پر ہے

۲۳ بلبل يقول اكلت نصف تمرة فعلى الدنيا العفى
بلبل کہتا ہے آدھی کھجور میں نے کھالی بچی ہوئی دنیا پر پھینک دی

۲۴ نسر یقول ابن ادم عشق ماشت اخرہ الموت
گدھ کہتا ہے اے انسان عشق لگا لے جس سے چاہے اس کا انجام موت ہے

۲۵ عقاب یقول السلامة فی البعد من الناس
عقاب کہتا ہے سلامتی لوگوں سے دور رہنے میں ہے

۲۶ خطاف یقول الحمد لله رب العالمین ویقرا والاالضالین کما یقرا لقاری
ابابیل پڑھتا ہے الحمد للہ رب العالمین اور ولا الضالین کی مدقاری کی طرح کرتا ہے

وہ جانور جو جنت میں جائیں گے

۱- جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی (ناقہ)
۲- جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری معراج (براق)
۳- جناب ابراہیم علیہ السلام کا بچھڑا (عجل ابراہیم)
۴- حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی (ناقہ صالح)
۵- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گائے (بقرۃ موسیٰ)
۶- حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی (حوت یونس)
۷- حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا دنبہ (کبش اسمٰعیل)
۸- حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی (نملہ سلیمان)
۹- حضرت عزیر علیہ السلام کا گدھا (حمار عزیر)
۱۰- حضرت یعقوب علیہ السلام کا بھیڑیا (ذئب یعقوب)
۱۱- حضرات اصحابہ کہف کا کتا (کلب اصحاب کہف)
۱۲- بلقیس کی ہدہد (ہدہد بلقیس) (الاشباہ والنظائر والشرح للحموی ص ۵۸۳)

فائدہ:- صفحہ نمبر ۷۸ اور ۷۹ اور ۸۰ چونکہ خالی بچتے تھے اس لئے علمی فائدے کے لئے جانوروں کی بولیاں عربی اور اردو میں تحریر کیں۔ تاکہ ہم جانوروں سے سبق حاصل کر کے تمام گناہوں سے بچنے کی فکر کریں۔ اور نماز باجماعت اور دیگر ضروریات دین کی پابندی کریں۔ نیز جو جانور (انسانی شکل میں) جنت میں جائیں گے ان کے نام بھی لکھ دیئے ہیں۔ تاکہ ہمیں بھی جنت والے کام کرنے کا شوق پیدا ہو۔ (علم کی بارش)

فضیلت ایسی کہ دشمن بھی گواہی دے

مشہور کالم نگار عطاء الحق قاسمی اپنے کالم ''روزن دیوار سے'' میں لکھتے ہیں.... ''چند برس پہلے ایک پارٹی میں میری ملاقات ایک امریکی لڑکی سے ہوئی اس کا نام غالباً بار برامٹکاف تھا میں اس سے گفتگو کے لیے امریکہ کے زمانے کی اپنی بچی کھچی انگریزی ''جمع'' کرنے میں مشغول تھا کہ اس نے میرے قریب سے گزرتے ہوئے مجھے ''ہیلو'' کہا میں نے اپنا تعارف کرایا کہ میرا نام عطاء الحق قاسمی ہے وہ یہ سن کر میرے قریب آ گئی اور اس نے نہایت شستہ اردو میں کہا ''تب تو آپ یقیناً دیوبندی مسلک کے مسلمان ہیں آپ دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی کے حوالے سے قاسمی کہلاتے ہوں گے'' ایک امریکن لڑکی کی زبان سے یہ مکالمے سن کر میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے تاہم میں نے اپنے حواس مجتمع کیے اور کہا ''ہمارے اپنے خاندان میں ایک مولانا محمد قاسم گزرے ہیں ہم ان کی نسبت سے قاسمی کہلاتے ہیں....'' کچھ دیر بعد اس نے جامعہ اشرفیہ لاہور کا ذکر کیا پھر خیر المدارس ملتان کا حوالہ دیا اور آخر میں یہ بھی بتایا کہ وہ دیوبندی مسلک سے متعلق اداروں اور افراد پر امریکہ کی کسی یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کر رہی ہے اور چلتے چلتے اس نے اس امر پر افسوس کا اظہار بھی کیا کہ تمہارا تعلق علماء کے خاندان سے ہے اور تم نے ڈاڑھی نہیں رکھی بلکہ قلمیں بڑھائی ہوئی ہیں جین پہنی ہوئی ہے اور پھر اس قسم کا کوئی مصرعہ بھی پڑھا کہ تفو..... بر تو اے چرخ گردوں تف وغیرہ (نوائے وقت ۱۱ دسمبر 1985)

جمعرات کی شام سے ہی جمعہ کا اہتمام

حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل ہے کہ جب جمعرات کے دن عصر کا وقت ہوتا ہے تو اللہ پاک آسمان سے ملائکہ کو نازل فرماتے ہیں جن کے پاس چاندی کے صحیفے' سونے کا قلم ہوتا ہے جو شخص جمعہ کی شب سے لے کر جمعہ کے غروب شمس تک درود پڑھتا ہے اسے وہ لکھ لیتے ہیں.... (بیہقی فی الشعب صفحہ ۱۱۲' القول صفحہ ۱۸۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو نازل فرماتے ہیں جن کے پاس چاندی کے رجسٹر سونے کا قلم ہوتا ہے' جمعرات اور جمعہ کی شب کو جو بکثرت درود پڑھتا ہے اسے لکھ لیتے ہیں.... (القول صفحہ ۱۸۶)

بھائی بہنوں میں محبت

بھائیوں میں آپس میں محبت ...... قائم رکھنا بہت ضروری ہے ...... ورنہ تمام زندگی لطف زندگی حاصل نہیں ہوتا ...... اور زندگی میں قوت نہیں محسوس ہوتی ...... بڑی تباہی کی علامت ہے کہ بھائی بھائی آپس میں اتفاق نہ کرسکیں ...... سارا فساد بچوں سے ...... بیویوں سے شروع ہوتا ہے اور آپس میں غلط فہمی ...... اور بدمزگی پیدا ہونے لگتی ہے ...... خوب سمجھ لیا جائے ...... کہ یہ فتنہ شروع ہی نہ ہونے پائے ...... ورنہ آخر میں جب دل برے ہونے لگتے ہیں ...... اس وقت جذبات سے متاثر ہوکر عقل بھی ماؤف ہوجاتی ہے ...... اور یہی خانہ بربادی کا باعث ہوتی ہے ...... ہر شخص کو فرداً فرداً رواداری ...... ایثار ...... چشم پوشی ...... اور معمولی معمولی باتوں کو درگزر کرنے کی عادت ڈالنا چاہیے ...... اسی طرح آپس میں محبت قائم رہتی ہے ...... اور جو معاملہ غلط فہمی پر مبنی ہو ...... اس کو فوراً صاف کرلینا چاہیے ...... اور قصور ہو تو اعتراف کرلے ...... اور معافی مانگ لے۔ (ارشادات عارفی)

اخلاص وصدق

صرف اخلاص قبول نہیں ...... اگر شریعت اور سنت کے مطابق وہ عمل نہ ہو اس لئے قانون کا معلوم کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے ...... اس کی مثال یہ ہے ...... کہ ایک شخص اللہ تعالی کی محبت میں نماز عصر کے بعد تنہائی میں گھر کے اندر ۲۰ رکعت نفل پڑھتا ہے ...... اور یہ سمجھ رہا ہے ...... کہ میں خدا کے قریب ہو رہا ہوں ...... لیکن کیا اس کا یہ اخلاص قبول ہوگا ...... اور کیا اس کو قرب ملے گا؟ ...... کیونکہ عصر کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ...... پس اس صورت میں اخلاص تو ہے ...... مگر مقبول نہیں کیونکہ اخلاص کے ساتھ صدق شرط ہے ...... یعنی قانون کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ (مجالس ابرار)

سورۃ الھمزہ کی فضیلت

مالی پریشانی اور رزق کی تنگی کے شکار لوگ اگر روزانہ نفل نماز پڑھ کر اس کے بعد سورۃ الھمزہ کا معمول رکھیں تو ان کی یہ پریشانی دور ہوجائے گی۔

اصلاح میں دیر کیسی؟

اگر کسی کو منزل پر پہنچنا ہے اور راستہ معلوم نہیں تو جگہ جگہ پوچھتا چلا جاتا ہے...... تاکہ منزل تک پہنچ جائے...... اسی طرح طالب حق کو منزل پر پہنچنے کی طلب ہوتی تو پوچھتا...... بندوں کے حقوق کا کچھ خیال نہیں' کسی کا قرضہ ہے نہ ادا کرتا ہے نہ معافی مانگتا ہے...... کسی کے ساتھ کچھ کلام کرنے میں غلطی ہوئی' معافی نہیں مانگتا...... حالانکہ جانتا ہے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے...... میں نے اس طرح کلام کیا کہ دوسرے کا دل دکھ گیا...... لیکن معافی نہیں مانگتا...... تو نہ آنکھ قابو میں آ رہی ہے نہ زبان...... نہ کان قابو میں آ رہے ہیں...... نہ دل اور نہ پیر قابو میں آ رہے ہیں کہ...... جہاں چاہا اُٹھ کر چل دیا نہ ہاتھ قابو میں آ رہے ہیں کہ ہاتھ اُٹھا کر مارنے کا ارادہ کررہا ہے...... یہ موٹی' موٹی باتیں ہیں...... یہ تو اچھا طالب ہے...... آخر دیر کیوں ہوتی چلی جارہی ہے...... اگر نیت واقعی خالص...... فکر آخرت اور بصدق اصلاح کی تھی تو دیر لگنے کی کوئی بات نہیں۔ (خطبات مسیح الامت)

ضمانت

اس زمانے میں...... ہر شخص کی ضمانت بھی نہیں کرنا چاہیے...... کسی کی بے جا مروت سے بعض وقت ضمانت کر لینے سے...... بہت سے خطرات و پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (ارشادات عارفی)

اہل اللہ کی رحمت و شفقت

ایک صاحب نے اشکال کیا کہ...... حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی کے یہاں اصلاح کیلئے آنے والوں کو چاء تک بھی نہ پلائی جاتی تھی تو کیا تعجب ہے...... جج کے پاس وکیل کے پاس ڈاکٹر کے پاس جب آپ جاتے ہیں...... تو کیا وہ چاء پلاتے ہیں...... بلکہ فیس بھی دینی پڑتی ہے...... ان خدام دین کا احسان ہے...... اگر چاء بھی پلادیں...... اگر رہنے کا انتظام کردیں...... ورنہ جسمانی معالج کے یہاں جایئے...... تو ڈاکٹر فیس اور کمرہ رہائش کا کرایہ بھی وصول کرتا ہے۔ (مجالس ابرار)

اہتمام اصلاح

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ...... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہوا تھا ...... کہ مجھے میرے عیوب کی اطلاع دے دیا کرو ...... اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے تو خود کو رہبر کامل ...... نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا ہوا تھا ...... "المیت فی یدالغسال" کی طرح رہتے تھے ...... نیز صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپس میں اپنے متعلق پوچھ گچھ رکھتے تھے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

استقامت کی برکات

استقامت' مضبوطی' جماؤ کا اثر کہ ...... فرشتوں کے ذریعے سے رنج وغم دور کیا جاتا ہے ...... جب یہ استقامت حاصل ہوجاتی ہے تو ...... حضر میں بھی' سفر میں بھی' گھر میں بھی' مہمان داری میں بھی ...... خوشنودی میں بھی ...... رنجیدگی میں بھی' فراخدستی میں بھی ...... تنگدستی میں بھی ...... صحت میں بھی ...... علالت میں بھی معمولات پر جما رہتا ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

دینی معلومات

دینی معلومات کا حاصل کرنا بھی ...... نہایت اشد ضروری ہے ...... کیونکہ بغیر اس علم کے زندگی کے مقصد کا تعین نہیں ہوتا ...... چند کتابوں کا مطالعہ بہت اہم ...... اور ضروری ہے ...... مثلاً سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... حالات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ...... و حالات بزرگان دین' تاریخ اسلام ...... حضرت حکیم الامت شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ العزیز کی تصانیف ...... خصوصاً مواعظ وملفوظات' بہشتی زیور وغیرہ ...... ان کے مطالعہ سے دین و دنیا کی بہت گراں قدر کافی وشافی معلومات حاصل ہوتی ہیں ...... فضول اور بے مصرف کتابیں ...... مثلاً اخبار' ناول ...... رسالے وغیرہ پڑھنے میں وقت ضائع نہ کرنا چاہیے ...... ان سے قلب میں ظلمت اور عقل وفہم میں پستی پیدا ہوتی ہے ...... اور دوسرے مذاہب کی کتابیں تو ہرگز نہ پڑھنا چاہئیں ...... کیونکہ بغیر اپنے مذہب کے علم کے راسخ ہونے کے دوسرے مذاہب کے عقائد اور فلسفہ سے ذہن ضرور منتشر ہوتا ہے ...... اور گمراہی کا اندیشہ ہے ...... اپنے مذہب میں اگر کوئی اشکال وشک پیدا ہو ...... تو ضرور کسی اہل علم سے حل کرلینا چاہیے۔ (ارشادات عارفی)

تربیت اولاد

اولاد کی پرورش...... ونگہداشت...... بہت اہم ذمہ داری ہے...... ان کو ابتداء ہی سے جب ان میں سمجھ پیدا ہونے لگے...... اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سکھانا...... شروع کردینا چاہیے...... پھر ابتدائی عمر میں قرآن شریف کا ختم کرنا...... اور ضروری مسائل پاکی وناپاکی کے جائز وناجائز...... حلال وحرام چیزوں سے ضرور مطلع کردینا چاہیے...... پھر ابتداء ہی سے نماز کی عادت ڈالنا چاہیے...... ان کا لباس' پوشاک صرف اسلامی طرز کا رکھنا چاہیے...... ان کے اخلاق کی نگرانی رکھنا چاہیے...... ان کو نشست وبرخاست...... اور کھانے پینے کے آداب...... سکھانا چاہئیں' بری صحبتوں سے ان کو...... خاص طور پر بچانے کی فکر رکھنا چاہیے...... اس کے علاوہ اور رشتہ داروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہیے۔ (ارشادات عارفی)

تین قسم کے لوگ

حق تعالیٰ شانہ نے تین قسم کے لوگوں کا ذکر سورہ فاتحہ میں فرمایا ہے...... ایک وہ لوگ ہیں...... جنہوں نے صراط مستقیم کا علم ہی نہیں حاصل کیا...... ان کا لقب ضالین ہے...... یہ من مانی زندگی گزارتے ہیں...... دوسرے وہ لوگ ہیں...... جنہوں نے صراط مستقیم معلوم کرلیا...... مگر اس پر عمل نہ کیا یہ لوگ مغضوب کہلاتے ہیں...... تیسرے وہ لوگ جنہوں نے علم بھی سیدھے راستہ کا حاصل کیا...... اور اس پر عمل بھی کیا یہ لوگ منعم علیہم...... (انعام والے لوگ) کہلاتے ہیں۔ (مجالس ابرار)

عرب کی تباہی

''حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرب قیامت کی ایک علامت عرب کی تباہی بھی ہے''۔ (اخرجہ ابن ابی شیبہ)

ظاہری وضع درست کرنے کی ضرورت

صالحین کی وردی ولباس میں محبوبیت ہے...... جس طرح پوسٹ مین کی وردی میں محبوبیت ہے...... اور پولیس مین کی وردی میں نہیں...... میں پیرس گیا انگریز افسر نے سب کی تلاشی لی...... اور میں طالبعلموں کی وضع میں تھا...... ہماری تلاشی نہ لی گئی...... اور ادب سے کہا تشریف لے جایئے۔ (مجالس ابرار)

شیخ کا ایک ادب

شیخ سے مناسبت کا مقصد یہ ہے...... کہ اسے یوں سمجھے...... کہ دنیا میں میری اصلاح کے لیے ان سے بہتر اور کوئی نہیں ہے...... شیخ کی خدمت میں لگا رہے...... بغیر خدمت کے مناسبت پیدا نہیں ہوتی...... اور خدمت کرتے کرتے دل سے دعا نکلتی ہے...... بس اسے ہی نظر کہتے ہیں اس دعا سے کام بن جاتا ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

اصلاح میں تاخیر کی وجہ

اس زمانہ میں اصلاح میں دیر کیوں ہو رہی ہے؟...... جواب نکل آیا کہ وجہ تاخیر یہ ہے کہ پیر بنانے کے بعد جو دیکھ بھال کر بنایا جاتا ہے...... دو پیر بنا رکھے ہیں...... ایک وہ جس کو پیر بنایا ہے اور ایک خود پیر ہے...... خود اپنا شیخ ہے کہ جو بات اپنی مرضی کے موافق تھی وہ تو مان لی اور مرضی کے موافق نہ تھی وہ نہیں مانی تو دو شیخ ہو گئے...... اگر ایک بیوی کے دو خاوند ہو جائیں تو بیوی کی جان تباہی میں آ جائے گی...... کبھی وہ بلا رہا ہے، کبھی وہ بلا رہا ہے...... یہ بیوی میں شرک ہو گیا...... اسی طرح ایک مرید کے دو پیر...... کبھی پیر کی بات مانتا ہے کبھی اپنی مانتا ہے...... یہ تو ویسی مثال ہوگئی: ''اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ'' (کیا بعض کتاب پر ایمان لاتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو) یہ شرک نہیں تو اور کیا ہے؟...... تعجب کی بات ہے کہ اصلاح کا طالب بھی ہے اور اپنی چلاتا ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

ایک نصیحت آموز واقعہ

ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور شکایت کی کہ میرے باپ نے میرا مال لے لیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے والد کو بلا کر لاؤ' یہ شخص تو اپنے والد کو بلانے کے لئے چلے گئے ادھر آپ کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لے آئے' اور آ کر یہ کہا کہ جب اس کے والد آ جائیں تو آپ ان سے یہ پوچھیں کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ جو آپ نے اپنے دل میں کہے تھے' جن کو خود تمہارے کانوں نے بھی نہیں سنا جب وہ شخص اپنے والد کو لے کر آئے تو آپ نے والد سے کہا کیا بات ہے آپ کا بیٹا آپ کی شکایت کر رہا ہے' کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اسکا سب مال آپ رکھیں.... والد نے کہا کہ ٹھیک ہے میں اس کا مال لیتا ہوں.... لیکن آپ اس سے یہ پوچھیں کہ میں اس مال کو کہاں خرچ کرتا ہوں.... اس کی پھوپھی اور اس کی بہن اور اپنے نفس کے سوا' کہاں خرچ کرتا ہوں.... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بس حقیقت معلوم ہوگئی (اب اور کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں) اس کے بعد اس کے والد سے پوچھا (کہ جب یہ بیٹا آپ پر ناراض ہو رہا تھا اس وقت) آپ نے اپنے دل میں کیا کہا تھا.... جس کو خود تمہارے کانوں نے بھی نہیں سنا.... اس شخص نے عرض کیا: کہ یارسول اللہ! ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ آپ پر ہمارا ایمان' اور یقین بڑھا دیتے ہیں (کہ جو بات کسی نے نہیں سنی' اس کی آپ کو اطلاع ہوگئی) پھر اس نے عرض کیا ہاں میں نے کچھ کہا تھا میں نے چند اشعار دل میں کہے تھے جن کو میرے کانوں نے بھی نہیں سنا' آپ نے فرمایا کہ وہ اشعار کیا ہیں.... ہمیں بھی تو سناؤ (جن کو سن کر اللہ کو بھی اتنا ترس آیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو میرے پاس بھیجا تو اس شخص نے یہ اشعار سنائے....

غدو تک مولودا ومنتک یافعا   تعل بما اجنی علیک و تنهل

میں نے تجھے بچپن میں غذا دی' اور جوان ہونے تک تمہاری ذمہ داری اٹھائی' تمہارا سب کھانا پینا میری ہی کمائی سے تھا....

اذا لیلة ضافتک بالسقم لم ابت   لسقمک الا ساهرا اتململ

اگر کسی رات تمہیں کوئی بیماری پیش آ گئی تو تمام رات تمہاری بیماری کی وجہ سے میں

جاگتا رہا' اور تمام رات بے قراری سے گزاری....

کانی انا المطروق دونک بالذی طرقت به دونی فعینی تهمل

گویا کہ تمہاری بیماری مجھے ہی لگی ہے.... تمہیں نہیں.... جس کی وجہ سے (میں بے چینی میں) تمام رات روتا رہا....

تخاف الردی نفسی علیک و انها لتعلم ان الموت وقت مؤجل

میرا دل تمہاری موت سے ڈرتا رہا' حالانکہ میں جانتا تھا کہ موت کا ایک دن مقرر ہے.... آگے پیچھے نہیں ہو سکتی....

فلما بلغت السن و الغایة التی الیها مدی ماکنت فیک اؤمل

پھر جب تم اس عمر اور اس جوانی کو پہنچ گئے' جس کی میں تمنا کیا کرتا تھا اور آرزو کیا کرتا تھا (کہ کب وہ عمر آئے اور کب میں تمہیں دیکھ کر خوش ہوؤں)

جعلت جزائی غلظة و فظاظة کانک انت المنعم المتفضل

تو تم نے میرا بدلہ' سختی اور سخت کلامی سے دیا گویا کہ تم ہی باپ پر احسان اور انعام کر رہے ہو' باپ نے کوئی احسان نہیں کیا....

فلیتک اذلم ترع حق ابوتی فعلت کما الجار المصاقب یفعل

ارے' اگر تم سے میری باپ ہونے کا حق ادا نہیں ہو سکتا تو کم از کم ایسا ہی کر لیتا جیسا کہ ایک شریف پڑوسی کیا کرتا ہے....

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اشعار سننے کے بعد بیٹے کا گریبان پکڑ لیا اور فرمایا: "انت و مالک لابیک" کہ جا تو بھی اور تیرا مال بھی سب کچھ تیرے باپ کا ہے....

جب کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ

"تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جن میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں اور ان سے اپنی زندگی میں زینت حاصل کرتا ہوں...."

استعاذہ

اپنی کوتاہیوں..... لغزشوں' غفلت اور معاصی کا احساس کر کے..... ہمیشہ اپنے اور مسلمانوں کے لیے پناہ مانگتا رہے..... ان شاء اللہ ہر طرح محفوظ رہیں گے۔ (ارشادات عارفی)

رزق کے اکرام کا حکم

انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام سے مصافحہ کے وقت..... ہاتھوں کے دھونے کا حکم نہیں دیا گیا..... لیکن کھانے کا یہ اکرام کہ کھانے سے قبل ہاتھ دھونا..... سنت قرار دیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ..... رزق کا کتنا اکرام ہے..... اور ہاتھ دھوکر کھانے کیلئے جب بیٹھے تو تولیہ یا کسی رومال سے نہ پونچھے..... تا کہ یہ ہاتھ دھلنے کے بعد رزق ہی سے لگیں..... دستر خوان پر جو کھانے کے ذرات گریں..... ان کو اٹھا کر کھالے..... یا چیونٹیوں کے بلوں کے پاس ڈال دے..... کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے..... پلیٹ اور پیالہ بھی کھانے کا صاف کرلیں..... کہ برکت نہ جانے کس جزء میں ہو..... جب رزق کی برکت سے انسان محروم کر دیا جاتا ہے..... تو روتے پھرتے ہیں کہ میری روزی میں برکت نہیں ہوتی..... تعویذ دیجئے۔ (مجالس ابرار)

انفاق کی ضرورت

نماز کی ادائیگی کی..... ظاہری و باطنی اصلاح کرے..... اور کچھ نہ کچھ انفاق بھی کیا کرے..... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کمائی کا ایک تہائی خیرات کر دیا کرتے تھے..... اس لیے عالم کو انفاق فرض کے ساتھ کچھ انفاق نفل بھی کرنا چاہیے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

سورۃ القمر

۱..... جو آدمی کسی مشکل میں مبتلا ہو وہ جمعہ کے دن سورۃ القمر لکھ کر اپنے سر پر لٹکائے تو اس کی مشکلات آسان ہو جائیں گی۔

۲..... جو آدمی سورۃ القمر جمعہ کے دن لکھ کر اپنے سر لٹکائے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا مرتبہ پائے گا۔ (الدر النظیم)

ہمایوں کے سر سے شاہی تاج اتار کر شیر شاہ سوری کے سر پر رکھا

ایک بار شیر شاہ سوری نے خواب میں دیکھا کہ دربار حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہیں.... نصیر الدین ہمایوں بھی موجود ہیں.... جس نے تاج پہنا ہوا ہے.... حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمایوں کے سر سے تاج شاہی اتار کر شیر شاہ سوری کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا ''عدل و انصاف سے حکومت کرنا''.... پھر شیر شاہ سوری کی آنکھ کھل گئی.... اس خواب کے تھوڑے عرصہ بعد شیر شاہ سوری کی قلیل اور ہمایوں کی کثیر فوج کے درمیان زبردست مقابلہ ہوا جس میں شیر شاہ سوری کامیاب رہا اور ہمایوں شکست کھا کر بمشکل جان بچا کر ایران چلا گیا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

اولاد اور گھر والوں کے حقوق

سادہ زندگی اختیار کیجئے.... خوراک میں.... لباس میں.... اپنے گھروں سے تصاویر، ٹیلی ویژن.... راگنی، نجس اور مکروہ چیزیں نکال دیجئے.... مخرب اخلاق کتابیں جن سے بچوں کے اخلاق بگڑ رہے ہیں.... پھینک دیجئے.... محرم نامحرم کا اختلاط بڑا فتنہ ہے.... آج کل سکولوں میں مخلوط تعلیم.... اور فنون لطیفہ کے نام سے.... بے دینی اور شیطان ابلیس کے طریقے نئی نسلوں کو سکھائے جا رہے ہیں.... ان سے اپنی اولاد کو بچائیے.... آپ نے کہاں تک یہ حقوق ادا کیے ہیں.... ان کا کبھی مراقبہ کیجئے۔ (ارشادات عارفی)

متبع سنت کا مقام

غیر متبع سنت جو ہوا پر اڑنے والا ہے.... وہ استدراج میں مبتلا ہے.... اور متبع سنت سے افضل نہیں ہوسکتا.... اس کی مثال ایسی ہے.... جیسے کہ وزیراعظم ہوائی جہاز اڑا نہیں سکتا مگر ایک پائلٹ ہوائی جہاز اڑا کر وزیراعظم کو بھی بٹھا کر سفر کرا سکتا ہے.... تو درجہ کس کا افضل ہے۔

بعض وقت.... ہوائی جہاز اڑانے والا غیر مسلم ہوتا ہے.... اور اس ہوائی جہاز پر بیٹھنے والے اولیاء اللہ ہوتے ہیں۔ (مجالس ابرار)

اہل دنیا اور اہل دین

فرمایا کہ آج کل طبیعتوں میں فساد اس درجہ آ گیا ہے کہ...... علو اور بلندی کو پستی اور سفل اور پستی کو بلندی سمجھا جاتا ہے...... دیکھئے اہل دنیا اپنی دنیا کو اس میں لگے لپٹے رہنے کو بلندی اور عمدگی کی چیز سمجھتے ہیں اور اہل دین کو جو بظاہر ٹوٹے حال میں رہتے ہیں...... ان کو پست اور حقیر سمجھتے ہیں...... یہ فسادِ طبیعت و مذاق کی بات ہے...... جیسے اگر کسی کو سانپ کاٹ لے تو اس کو نیم کے پتہ کڑوے معلوم نہیں ہوتے ہیں...... تو یہ فساد مذاق کی بات ہے...... کہ کڑوی چیز میٹھی معلوم ہو رہی ہے اور جس پر صفرا کا غلبہ ہو جاتا ہے...... اس کو میٹھی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے...... اسی طرح اہل دنیا پر چونکہ دنیا کے صفرے کا زہر چڑھا ہوا ہے...... وہ دنیا کو میٹھا اور دین کو کڑوا سمجھتے ہیں...... حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

جنت اور دوزخ

دوزخ جلوہ گاہ جلال ہے...... ہر شخص دیکھے گا...... خواہ کافر ہو یا مؤمن...... اور جنت جلوہ گاہ جمال ہے...... اس کو بھی ہر شخص دیکھے گا...... مؤمن ہو یا کافر...... اپنے اپنے ٹھکانوں پر پہنچ کر مؤمن شکر ادا کرے گا...... اور الحمدللہ رب العالمین کہے گا...... اور کافر کی حسرت بڑھے گی...... اور مایوس ہو جائے گا۔ (ارشادات عارفی)

شرعی و طبعی مکروہات

منکرات اور بدعات کے بارے میں...... بعض لوگ کہتے ہیں...... کہ صاحب باپ دادا سے یہی رسم دیکھتے چلے آرہے ہیں...... تو میں پوچھتا ہوں کہ...... اگر سات پشت سے باپ دادا چاء میں مکھی پیتے آرہے ہوں...... تو کیا آپ پی لیں گے...... تو طبعی مکروہات کے ساتھ جو معاملہ کیا جاتا ہے...... اس سے بڑھ کر احتیاط شرعی مکروہات اور منکرات سے ہونی چاہئے۔ (مجالس ابرار)

خشوع و خضوع

خشوع ظاہری سکون...... اور خضوع باطنی سکون کو کہتے ہیں...... نماز کے اندر خشوع اور خضوع دونوں ہونے چاہئیں۔ (ارشادات مفتی اعظم)

خانگی ماحول

گھر کا معاشرہ بالکل اسلامی طرز کا رکھنا چاہیے...... اور یہ اس زمانے میں واجب ہے۔
تصاویر...... اور ریڈیو ٹیلی ویژن ہرگز گھروں میں نہ ہونا چاہیے...... اس سے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے اخلاق ضرور خراب ہوتے ہیں۔

شریف گھر کی عورتوں...... میں آج کل کے معاشرے میں...... آزادی بہت بڑھتی جارہی ہے...... روایات شرم وحیا...... اور پردہ داری ختم ہوتے جارہے ہیں...... محرم و نامحرم کا امتیاز ختم ہوتا جارہا ہے...... جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ناگفتنی واقعات کثرت سے رونما ہورہے ہیں...... جنسی قانون فطرت کبھی نہیں بدل سکتا...... اس لیے سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ (ارشادات عارفی)

اصلاح برائے واعظین

جب کہیں وعظ کیلئے کوئی بلائے...... تو اہل علم کو شرط کرلینا چاہئے...... کہ کوئی ہدیہ نقدیا کسی صورت میں ہوگا قبول نہ کریں گے...... کیونکہ معاوضہ کی صورت سے بھی بچنا چاہئے۔
"اتبعوا من لا یسئلکم اجرا"...... پرعمل ہونا چاہئے...... اور اس سے سامعین کو اتباع کی توفیق بھی ہوتی ہے...... جب اخلاص ہوتا ہے تو اثر بھی ہوتا ہے۔ (مجالس ابرار)

سورۃ الجن کے خواص

۱...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو آدمی سورۃ الجن پڑھے اسے ہر ایک جن وشیطان کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

۲...... اگر کسی آدمی کو بادشاہ' حاکم یا افسر کا خوف ہو تو سورۃ الجن پڑھ' وہ اس پر کوئی زیادتی نہ کرسکے گا۔

۳...... کوئی چیز اگر رکھی ہے اور چوری وغیرہ سے حفاظت کی فکر ہے تو اس کی حفاظت کی نیت سے سورۃ جن پڑھ لیں ان شاء اللہ محفوظ رہے گی۔

دین کے فیوض وبرکات

دنیا خوبی اور کمال کی چیز نہیں ہے...... بلکہ نقص اور زوال کی چیز ہے۔ برخلاف اس کے دین ہمیشہ باقی رہنے والا ہے دنیا میں بھی کام دینے والا ہے...... اور آخرت میں بھی ساتھ رہے گا۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ...... جب مردہ قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو کبھی عذاب اس کے داہنی جانب سے آئے گا...... تو نماز آڑے آجائے گی، کبھی بائیں جانب سے آئے گا تو روزہ آجائے گا کبھی سر کی طرف سے سے عذاب آئے گا...... کوئی اور دینی بات آڑ بن جائے گی...... تو دیکھئے آنکھیں بند ہوتے ہی دنیا اور مافیہا تو یہیں رہ گیا...... کچھ بھی کام نہ آیا اگر آیا تو دین کام آیا...... پھر جنت میں پہنچ کر ہر قسم کی غیر فانی نعمتیں ہوں گی...... اور دنیا میں بھی دین کی برکت سے عزت وعظمت حاصل ہوتی ہے...... دیکھئے بزرگ اور عالم دین حضرات کے پاس دین کے سوا اور کیا ہے ...... اس کے باوجود بڑے بڑے رؤسا...... امراء...... سلاطین ان کے پاس آکر سر جھکاتے ہیں...... دیکھ لیجئے حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ جو اس وقت حیات بھی نہیں ہیں...... بلکہ زیر زمین ہیں مگر بڑے بڑے امراء...... رؤسا ان کے در پر جا کر سر جھکاتے ہیں...... یہ الگ بات ہے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا ناجائز ہے...... مگر اس وقت جواز و ناجواز سے بحث نہیں ہے...... مقصد یہ ہے کہ ان کو یہ مقام کس چیز سے حاصل ہوا ہے...... صرف دین کی پابندی سے حاصل ہوا ہے۔

ایک انگریز سیاح عرس کے زمانہ میں اجمیر شریف...... کی سیر کرتا ہوا گیا...... سیر و سیاح سے فارغ ہو کر جب لندن پہنچا اور اپنا سفر نامہ لکھا...... تو اس میں لکھتا ہے کہ میں نے ایک مردہ کو دیکھا کہ...... پورے ہندوستان پر حکومت کر رہا ہے۔ (خطبات مسیح الامت)

زندگی کا نچوڑ

میں نے ایک صاحب سے کہا تھا کہ...... میں تم کو ساری زندگی کا نچوڑ اور کیمیا کا نسخہ بتاتا ہوں...... کہ جہاں تک ہو سکے بزرگوں کی دعائیں...... اور عمر رسیدہ حضرات کا ادب کرو اور ہر نعمت موجود پر شکر ادا کرو۔ (ارشادات عارفی)

والدین کا مقام

وہ سب سے بڑا اللہ تجھے حکم دے رہا ہے' قرآن پاک میں جگہ جگہ تجھ سے کہہ رہا ہے' کہیں اللہ کہتا ہے "وبالوالدین احساناً" او بندے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا' کہیں اس طرح کہتا ہے "ووصینا الانسان بوالدیه احساناً" ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ' اچھائی کرنے کی نصیحت کی ہے اور کہیں کہتا ہے....

"واخفض لهما جناح الذل" ان کے سامنے چھوٹا بن کے رہنا' اور کہیں یوں حکم کرتا ہے کہ "فلا تقل لهما اف ولا تنهر هما" کبھی انکو اُف بھی مت کرنا اور ان سے جھڑک کر کے بات مت کرنا....اور آگے یوں فرماتا ہے...."وقل لهما قولا کریما" ماں باپ سے خوب ادب سے بات کرنا' اچھی باتیں کرنا' جوان کے دل کو خوش کر دیں اور میرے دوستو! آج کے بیٹے کو تو ماں باپ کی باتیں اچھی ہی نہیں لگتیں....کسی بات پر ان کا بولنا اس کو گوارا ہی نہیں....ان کی باتیں اس کو ناگوار معلوم ہوتی ہیں' ان کی ذرا سی بھی غلط بات آج یہ برداشت نہیں کرسکتا' ارے! انہوں نے ہی تجھے بولنا سکھایا تھا تو چھوٹا سا تھا تو تیری غلط سلط باتوں پر بھی وہ خوش ہوتے تھے....اس پر میں تمہیں ایک واقعہ بتاؤں میں نے یہ واقعہ سنا بھی ہے اور کتابوں میں بھی پڑھا ہے لیکن پتا نہیں سچا ہے یا جھوٹا بہر حال واقعہ ہے بڑا نصیحت آموز....اللہ ہم کو نصیحت لینے کی توفیق عطا فرمائے....

جب مجلس سے فارغ ہو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

"اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور انہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں....اے اللہ! میں آپ ہی کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرتا ہوں....میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے....میں آپ ہی سے مغفرت چاہتا ہوں اور آپ ہی کی طرف سے رجوع کرتا ہوں....(توبہ کرتا ہوں)"

دل کی دنیا بدلنے پر رنڈی کا پردہ کرنا

حاجی ترنگ زیب صاحب رحمہ اللہ کے ایک مشہور خلیفہ حاجی محمد امین رحمہ اللہ تھے....

وہ اکثر طوائف (رنڈیوں) کی محفلوں میں وعظ ونصیحت کیلئے جایا کرتے تھے....ایک دفعہ ایک متشدد اور سخت قسم کے آدمی کے ہاں رنگا رنگ محفل ہو رہی تھی....اس نے ساتھیوں سے کہا تھا کہ اگر حاجی محمد امین میرے گھر آیا....پھر خیر سے واپس نہیں جائے گا....حاجی صاحبؒ اپنی دھن کے پکے تھے....انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کو نیک مشورہ دینا ہے....قبول کرلے تو بہتر نہ کرے تو نہ سہی....میرا فرض ادا ہو جائے گا....آپ اسی محفل میں چلے لیکن سب دروازوں کو بند پا کر اپنے مریدوں سے کہا کہ باہر تم کلمہ طیبہ کا ذکر کرو....آخر صاحب خانہ نے دروازہ کھولا....اندر پہنچے تو کسی سے بات نہیں کی....اپنی وہ مبارک چادر جس میں ذکر....اذکار اور مراقبے کرتے تھے اتاری اور رنڈی کے سر پر دوپٹے کی جگہ ڈال کر کہا ''لو یہ میری بیٹی ہے....تجھے میں اپنے پردے میں لیتا ہوں'' رنڈی کے دل کو یہ بات لگ گئی اس نے کہا حاجی صاحب! اب اس چادر کی میں بھی عزت قائم کروں گی....آج سے اس گناہ کے پیشے سے میری توبہ ہے....یہ نورانی اور مبارک چادر ہمیشہ سے میرے لیے ستر اور پردہ ہی رہے گی....(دروس القرآن)

عالمگیر اور لا علاج فتنہ

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا جس کے مقابلہ کے لئے کچھ مردان خدا کھڑے ہوں گے اور اس کی ناک پر ایسی ضربیں لگائیں گے جس سے وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی کچھ مرد کھڑے ہوں گے اور اس کی ناک پر ضرب لگا کر ختم کر دیں گے' پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی کچھ مردان کار کھڑے ہوں گے اور اس کا منہ توڑ دیں گے' پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی اللہ کے کچھ بندے کھڑے ہوں گے اور اسے مٹا کر دم لیں گے۔ پھر پانچواں فتنہ برپا ہوگا جو عالمگیر ہوگا یہ تمام روئے زمین میں سرایت کر جائے گا جس طرح پانی زمین میں سرایت کر جاتا ہے''۔ (اخرجہ ابن ابی شیبہ)

شیخ کے علاوہ دیگر مشائخ کے حقوق

شوہر سے تعلق خاص عورت کو ہوتا ہے...... مگر کیا بھائی بہن اور والدین اور دوسرے رشتہ داروں کے حقوق ختم ہو جاتے ہیں...... اسی طرح شیخ کے حقوق تو خاص ہیں...... مگر دوسرے اکابر و مشائخ اور علمائے کرام کا اکرام و ادب...... اور ان کی خدمت میں حاضری...... اور دعا کی درخواست کرنا...... ان کی مہمان نوازی...... کیا ان کے حقوق میں سے نہیں ہے...... کیا باپ کے بھائیوں کے حقوق...... یعنی چچا کا اکرام و ادب نہیں ہوتا...... ہاں باپ جیسا معاملہ تو نہیں کیا جا سکتا پس اپنے مرشد کے علاوہ اصلاح نفس کا تعلق تو نہ رکھے...... لیکن دوسرے اکابر و بزرگان دین کی محبت اور ان کا اکرام نہ کرنا یہ کوئی دینداری کی بات نہیں...... بجز جہل و نادانی یا غلو کے...... بعض لوگ مجھے ایسے ملے...... جو احقر کے وعظ میں شرکت کیلئے آپس میں پوچھنے لگے...... کہ شریک ہوں یا نہ ہوں...... حالانکہ یہ ایک ہی سلسلے کے حضرات تھے...... بعض لوگ وحدت مطلب کا مفہوم غلط سمجھتے ہیں کہ شیخ کے علاوہ کسی بزرگ سے ملاقات بھی نہ کرے...... یہ نادانی ہے...... ہمارے اکابر کے معمولات اور اصول کے خلاف ہے...... ہمارے اکابر اپنے شیخ کے علاوہ دوسرے بزرگان دین کی زیارت بھی کرتے تھے...... چنانچہ حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب...... تھانہ بھون سے واپسی پر...... حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے۔ (مجالس ابرار)

ہر قسم کی بیماری کیلئے

"لَا یَسْتَوِیْ" اخیر تک ۳ بار، سورۂ مزمل ایک بار، سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورہ کافرون ایک بار، ہر بیماری کے واسطے مجرب ہے، پڑھ کر دم کرے۔ یا پانی وغیرہ میں دم کر کے پلائے۔

برکت کی حقیقت

برکت کی تشریح یہ ہے...... کہ آمدنی اپنی ہی ذات پر خرچ ہو...... دوسروں پر نہ لگے جیسے ڈاکٹر، وکیل وغیرہ...... برکت والی کمائی ان پر خرچ ہونے سے بچی رہتی ہے...... حلال کمائی کی برکت سے اللہ تعالیٰ ایسی آفتوں سے اسے بچائے رکھتے ہیں۔ (ارشادات مفتی اعظم)

گھر والوں سے معاشرت کا انداز

ہماری حالت یہ ہے کہ...... جب ہم گھر جاتے ہیں...... تو اپنی اہمیت اور عظمت کا ایک تاثر لے کر داخل ہوتے ہیں...... اگر گھر والوں نے کوئی بات کہہ دی...... تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ میں نے یہ کام کرنا ہے...... بگڑ جاتے ہیں...... تندخوئی سے کام لیتے ہیں...... کہ ہم بڑے عالم فاضل ہیں وغیرہ...... بیوی کہتی ہے نہ ہم تمہیں عالم سمجھیں نہ صوفی سمجھیں...... جو کچھ ہو گے تم ہو گے...... لیکن میرے نزدیک تم صرف میرے شوہر...... اور بس...... اسے کیا ضرورت کہ آپ بڑے عالم ہیں...... یا مفکر ہیں۔

جب تم اپنے گھر میں داخل ہو...... تو سب اپنے لوازمات و تاثرات بھول جاؤ' بیوی' اولاد...... عزیز و اقارب سب سے خندہ پیشانی سے پیش آؤ...... یہ صرف ایک دن کا کام نہیں یہ کام عمر بھر کرنا ہے...... بس زندگی کا جائزہ لیتے رہو...... اور اپنے اعمال و نفس کا محاسبہ کرتے رہو۔

آج ہی مجھ سے کسی نے پوچھا...... کہ جب کوئی شخص...... خلاف طبیعت بات کرتا ہے تو فوراً طبیعت میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے...... میں نے ان صاحب سے کہا...... اور یہی خطوط کے جواب میں بھی لکھا کرتا ہوں...... کہ یہ تغیر تو غیر اختیاری طور پر ہوا...... لیکن ایک چیز تو تمہارے اختیار میں ہے کہ...... بعد میں اختیار سے لہجہ نرم کر لو...... اس طرح سے اگر عادت ڈالو گے تو رفتہ رفتہ لہجہ میں تغیر پیدا ہو جائے گا...... اور طبیعت میں نرمی پیدا ہو جائے گی۔ (ارشادات عارفی)

باوجود غلبہ حال شریعت کا خیال رہنا چاہیئے

غلبہ حال میں چند روز حضرت شاہ فتح قلندر جون پوری سے نماز ترک ہو گئی۔ ان ہی ایام میں ایک روز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں آپ کو فرمایا کہ" باوجود غلبہ حال شریعت کا خیال رہنا چاہیئے" اسی روز سے ایسی پابندی اختیار کی کہ مرض الوصال میں بھی کسی وقت کی نماز قضا نہ ہوئی۔ کچے گھڑے پاس رکھے رہتے۔ ان پر تیمم کر کے نماز ادا کرتے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

اتباع قانون اسلام

اسلاف نے قانون اسلام کو تسلیم کر کے......اور اس پر عمل پیرا ہو کر......سارے عالم کو سرنگوں کیا......اور بادشاہت کی...... تم اس کو چھوڑ کر اور نا قابل عمل کہہ کر غلام در غلام ہو گئے۔ (ارشادات عارفی)

روحانی غذا مقدم ہے

کہ آج کل مشائخ اور بزرگوں کو اپنے اپنے گھروں پر برکت کیلئے بلاتے ہیں......اور ان کے پیٹ میں کچھ ڈالنا بھی چاہتے ہیں...... خواہ بھوک ہو یا نہ ہو......مگر ان بزرگوں کے سینے میں جو ہے......وہ روحانی غذائیں......اپنے پیٹ میں ان سے نہیں مانگتے......حالانکہ یہ زیادہ اہم اور ضروری تھا...... کہ ان سے کچھ لیکر اپنے دل میں بھر لیتے......مگر استفادہ کی فکر نہیں ہے......حالانکہ ایک مسئلہ سیکھنے کی فضیلت سو رکعات نوافل سے بھی زیادہ ہے......میں اسی لئے ایسے لوگوں کی دعوت ہی قبول نہیں کرتا...... جہاں کم از کم دس منٹ کے وعظ کا...... بھی سلسلہ نہ قائم کیا جائے......اگر متعدد جگہ جانا ہو اور ہر جگہ چاء کا انتظام ہو......تو ہر جگہ دس منٹ کے وعظ کا بھی نظم ہونا چاہئے۔ (مجالس ابرار)

صحبت اہل اللہ کی ضرورت

فرمایا:......عمل کی ہمت و توفیق......کسی کتاب کے پڑھنے یا سمجھنے سے پیدا نہیں ہوتی ......اس کی صرف ایک ہی تدبیر ہے......کہ اللہ والوں کی صحبت......اور ان سے ہمت کی تربیت......حاصل کرنا اسی کا نام تزکیہ ہے......قرآن کریم نے تزکیہ کو مقاصد رسالت میں ایک مستقل مقصد قرار دے کر اسلام کی نمایاں خصوصیت کو بتلایا ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

حاکم کو مطیع کرنے کیلئے

الف یا، سین، میم ان چار حروف کو اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں پر پڑھ کر حاکم کو سلام کرے اور فوراً مٹھی بند کر لے حاکم مطیع ہو جائے گا"۔ (بیاض اشرفی)

ندامت قلب

ندامت قلبی عجیب چیز ہے...... یہ مسلمان کو جہنم کے قابل نہیں چھوڑتی...... جنت کا اہل اور دوزخ کا نااہل بنادیتی ہے...... حسنات کی تکمیل اس سے ہوتی ہے...... گناہوں کو یہ نہیں چھوڑتی اور یہ اختیاری چیز ہے...... جب چاہے بندہ نادم ہوجائے...... اور اصل ندامت...... ندامت عقلی ہے...... اور اگر طبعی بھی ہوتو نور علیٰ نور۔ (ارشادات عارفی)

طریقہ تلاوت

۱۔ تلاوت کے وقت یہ نیت کرے کہ...... اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے...... اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ...... ہمارا کلام ہم کو سناؤ...... دیکھیں کیسا پڑھتے ہو۔

۲۔ یہ بھی سوچے کہ ہمارے دل سے زنگ دور ہورہا ہے...... جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ترقی ہورہی ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کا نوران حروف کے واسطوں سے میرے قلب میں آرہا ہے۔

۵۔ ہر حرف پر دس نیکی مل رہی ہے...... اور ایک پارہ کے حروف کو شمار کرنے سے ایک لاکھ نیکی بنتی ہے...... لہٰذا اگر ایک پارہ تلاوت کرلیا...... تو ایک لاکھ نیکی جمع ہوگئی۔

۶۔ تلاوت کو اس کے حقوق کے ساتھ ادا کیا جائے...... تو اہل اللہ ہوجائے گا...... اہل القرآن کو حدیث میں اہل اللہ کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔ (مجالس ابرار)

رحمت الٰہی

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ...... چالیس سال تک...... رحمت باری تعالیٰ کے موضوع پر وعظ فرماتے رہے...... اس کے بعد خیال آیا کہ...... کبھی لوگ رحمت باری تعالیٰ کو سن کر...... اعمال صالحہ کرنے سے نہ رُک جائیں...... چنانچہ ایک روز شیخ نے خوف خدا باری تعالیٰ کے موضوع پر وعظ فرمایا...... جس کا لوگوں پر اتنا اثر ہوا کہ...... جلسہ میں سے چار پانچ آدمی فوت ہوگئے...... شیخ پر عتاب ہوا کہ کیا میری رحمت چالیس سال میں ختم ہوگئی؟ (ارشادات مفتی اعظم)

ایک عبرت ناک واقعہ

والدین کی نافرمانی کا وبال جہاں اور بہت سے ہیں وہیں یہ بھی ہوتا ہے کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہیں ہوتا.... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاحب کے انتقال کا وقت قریب آ گیا.... علقمہ ان کا نام تھا.... ان کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو بھیج کر' اس واقعہ کی اطلاع کرائی' کہ باوجود کلمہ تلقین کے ان کی زبان سے نہیں نکل رہا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا کہ علقمہ کے والدین زندہ ہیں یا نہیں؟ معلوم ہوا کہ والدہ زندہ ہیں اور وہ علقمہ سے ناراض ہیں.... آپؐ نے ان کی والدہ کو اطلاع کرائی کہ میں تم سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں' تم میرے پاس آتی ہو یا میں تمہارے پاس آؤں.... علقمہ کی بوڑھی امی نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ' آپ پر فدا ہوں' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا نہیں چاہتی' بلکہ میں خود ہی آپؐ کے پاس حاضر ہوتی ہوں.... چنانچہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں.... آپؐ نے علقمہ کے متعلق دریافت کیا.... تو انہوں نے کہا کہ علقمہ نہایت نیک آدمی ہے.... نماز' روزہ کا پابند ہے' لیکن وہ اپنی بیوی کے مقابلے میں ہمیشہ میری نافرمانی کرتا ہے.... اس لئے میں اس سے ناراض ہوں' آپؐ نے فرمایا: کہ اگر تو اسکی خطا معاف کر دے تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا.... لیکن ماں نے انکار کر دیا.... تب آپؐ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لکڑیاں جمع کرو اور علقمہ کو جلا دو.... بوڑھی امی یہ سن کر گھبرا گئیں اور انہوں نے حیرت کے ساتھ پوچھا کیا میرے بچے کو آگ میں ڈالا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اللہ کے عذاب کے مقابلے میں ہمارا عذاب ہلکا ہے.... خدا کی قسم جب تک تم اس سے ناراض ہو نہ اس کی نماز قبول ہے اور نہ کوئی صدقہ قبول ہے.... بڑھیا امی نے کہا میں آپ کو اور لوگوں کو گواہ بناتی ہوں کہ میں نے علقمہ کے قصور کو معاف کر دیا اور اس کی غلطیوں کو درگزر کیا.... جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ماں نے غلطیوں کو معاف کر دیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: کہ دیکھو علقمہ کی زبان پر کلمہ جاری ہوا یا نہیں؟ لوگوں نے آ کر بیان کیا' یا رسول اللہ علقمہ کی زبان سے کلمہ جاری ہو گیا.... اور کلمہ شہادت کے ساتھ ان کا انتقال ہوا.... رضی اللہ عنہ....

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے غسل اور کفن کا حکم دیا اور خود بھی جنازہ کے ساتھ تشریف لے گئے.... ان کو دفن کرنے کے بعد آپؐ نے فرمایا: مہاجرین اور انصار میں سے جس شخص نے اپنی ماں کی نافرمانی کی یا ان کو تکلیف پہنچائی تو اس پر اللہ کی لعنت' فرشتوں کی لعنت' اور سب لوگوں کی لعنت ہو.... خدا تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرتا ہے اور نہ نفل یہاں تک کہ وہ اللہ سے توبہ کرے' اور اپنی ماں کے ساتھ اچھائی کا معاملہ کرے.... اور جس طرح بھی ممکن ہو' ان کو راضی کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی پر موقوف ہے.... اور اللہ تعالیٰ کا غصہ ان کے غصہ کے ساتھ ہے....

فنائیت

مولانا عبداللہ رومی حضرت رائے پوریؒ سے بیعت تھے.... لاہور دہلی مسلم ہوٹل میں برسہا برس خطیب رہے.... ان کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مولانا مدنی کے ہاں قیام کیا.... ایک روز جب مولانا کے ساتھ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے گیا تو میں نے مولانا کا جوتا اٹھالیا.... مولانا اس وقت تو خاموش رہے دوسرے وقت جب ہم نماز پڑھنے کیلئے گئے تو مولانا نے میرا جوتا اٹھا کر سر پر رکھ لیا میں پیچھے بھاگا....

مولانا نے تیز چلنا شروع کر دیا.... میں نے کوشش کی کہ جوتا لے لوں.... نہیں لینے دیا.... میں نے کہا خدا کیلئے سر پر تو نہ رکھئے.... فرمایا کہ عہد کرو کہ آئندہ حسین احمد کا جوتا نہ اُٹھاؤ گے.... میں نے عہد کرلیا.... جوتا سر پر سے اُتار کر نیچے رکھا.... (خزینہ)

جب نیا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ

''اے اللہ! آپ اس چاند کو برکت و ایمان.... سلامتی و اسلام اور ہر اس نیک عمل کی توفیق کے ساتھ نکالئے جو آپ کو پسند ہو اور جس سے آپ راضی ہوں.... اے چاند! میرا اور تیرا دونوں کا رب اللہ تعالیٰ ہے....''

محقق شیخ کی ضرورت

شیخ کیلئے صرف اہل حق ہونا کافی نہیں...... بلکہ محقق ہونا شرط ہے...... فرمایا کہ نواب صاحب ڈھاکہ نے...... جب حضرت اقدس تھانویؒ کو دعوت نامہ بھیجا...... تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شرط لگائی...... کہ مجھے وہاں ہدیہ نہ پیش کیا جائے...... دوسرے یہ کہ ہر روز تھوڑی دیر تنہائی میں ملاقات کا موقع دیا جائے...... اور میری قیام گاہ ایسی عام جگہ ہو...... جہاں بے تکلف غربا و مساکین بھی مل سکتے ہوں...... نواب صاحب نے سب شرطیں تحریری طور پر قبول کرلیں...... جب حضرت والا تشریف لے گئے...... تو انہوں نے حضرت سے اپنے بچے کی بسم اللہ کرائی...... اور بسم اللہ کرا کے ایک طشت پر تکلف سرپوش سے ڈھکا ہوا پیش کیا...... جس میں اشرفیاں تھیں...... حضرت والا نے اس وقت سب کے سامنے لے لیا...... جب تنہائی میں حسب وعدہ ملاقات ہوئی...... تو حضرت والا نے یہ کہہ کر ہدیہ واپس فرما دیا کہ...... آپ نے شرط کی خلاف ورزی کی...... ہمارا معاہدہ تھا کہ آپ ہدیہ نہ پیش کریں گے...... لیکن ہم نے اس وقت اس وجہ سے لے لیا کہ...... سب کے سامنے نہ لینے میں آپ کی سبکی ہوتی...... اور میری عزت ہوتی...... اور لے لینے میں ہماری سبکی ہوئی...... اور آپ کی عزت ہوئی میں نے اپنی سبکی گوارا کرلی...... کیونکہ آپ اہل وجاہت ہیں۔...... یہاں آپ کو وجاہت کی ضرورت بھی ہے...... اور اب تنہائی ہے اس لئے حسب شرط اسے واپس کرتا ہوں...... نواب صاحب رونے لگے...... اور کہا کہ آپ نے ہماری دنیا ہمارے ہی پاس چھوڑ دیا...... اور ہم کو دین دے کے جا رہے ہیں۔ (مجالس ابرار)

عذاب الٰہی کے اسباب

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت میں زمین میں دھنسنے.... شکلیں بگڑنے اور آسمان سے پتھر برسنے کا عذاب نازل ہوگا.... کسی صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟

فرمایا: جب گانے اور ناچنے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان ظاہر ہو جائے گا اور شرابیں اڑائی جائیں گی'' ....(ترمذی شریف)

علم کی تعریف اور اصلاح علماء

علم تو اصل میں وہی ہے...... جو عمل میں آ کر زندگی میں...... "بہتر تغیر"...... پیدا کردے...... ورنہ اور بہت سی لذتیں ہیں...... "علم کی صورت کتابوں سے ملتی ہے...... علم کی حقیقت عمل سے ملتی ہے...... اور علم کی لذت بزرگان دین کی صحبت سے ملتی ہے۔"

ظاہر بین خشک علماء...... جو بزرگوں کی صحبت سے استفادہ نہیں کرتے...... ان کے متعلق آپ بکثرت فرمایا کرتے تھے...... کہ علماء میں الا ماشاء اللہ یہ امراض...... (مندرجہ ذیل) عموماً پائے جاتے ہیں۔

(۱) تاویل کوشی...... (یعنی اپنی غلطی اور کوتاہی کا اعتراف نہ کرنا...... اور اسکی تاویل کرنا)

(۲) جمود (...... یعنی حق پرستی کے بجائے...... اپنی رائے پر جمے رہنا)

(۳) خود بینی وخود رائی...... (یعنی اپنے کمالات پر ناز اور خود جو بات سمجھ میں آ جائے...... اس پر مطمئن ہو جانا...... دوسروں کے مشورے کی پرواہ نہ کرنا)

(۴) حب جاہ (یعنی لوگوں کے دلوں میں اپنی عظمت پیدا ہو جانے کی خواہش) (ارشادات عارفی)

برکات درود شریف

اگر درود شریف کم از کم تین سو مرتبہ روز پڑھ لیا جائے...... تو بڑی برکتیں حاصل ہوں گی...... اور بہت نور قلب میں پیدا ہوگا...... اور ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے پر دس نیکی کا ملنا دس گناہ کا معاف ہونا دس درجہ بلند ہونا...... حدیث پاک میں موعود ہے۔ (مجالس ابرار)

اکابر کا علمی حلقہ

امام غزلی رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں...... پانچ صد پگڑیاں...... شمار کی جاتی تھیں۔ مراد اس سے علماء ہوتے تھے...... اس زمانہ میں طلبہ پگڑی نہیں باندھا کرتے تھے...... بلکہ پگڑی پورا عالم ہی باندھا کرتا تھا...... غور کرو...... طلبہ اور عوام کی کتنی کثرت ہوگی۔ (ارشادات مفتی اعظم)

قیدی کی خلاصی کیلئے

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْن. سوالاکھ مرتبہ عصر یا مغرب کے بعد پڑھے۔

ایجادات وتہذیب کا فرق

آج ایجادات میں تو ضرور ترقی ہوئی ...... لیکن ایجادات کا اطلاق ...... تہذیب پر نہیں ہوسکتا۔ اگر موجودہ تہذیب کا تعلق انسان سے ہے ...... تو یقیناً یہ تہذیب انسان کے لیے ...... قابل ملامت اور لائق ماتم ہے ...... (یعنی موجودہ تہذیب جس طرح بے حیائی ...... بے شرمی کی آئینہ دار ہے ...... اسے ترقی کہنا قابل مذمت ہے ...... یہ ترقی ترقی نہیں بلکہ قابل ملامت اور لعنت ہے ...... ایجادات کی ترقی کو ترقی کہنا درست ہے ...... مگر تہذیب کی اس بے راہ روی کو ترقی نہیں کہا جا سکتا۔) (ارشادات عارفی)

مفضول سے نفع اور اسکی مثالیں

کبھی افضل سے نفع نہیں ہوتا ...... اور مفضول سے نفع ہوجاتا ہے ...... جیسے مٹکے سے پانی پینا ...... بعض لوگ کنوئیں سے براہ راست استفادہ نہیں کرسکتے ...... حالانکہ کنواں افضل ہے ...... مٹکے سے ...... بعض وقت روٹی سینکنے کیلئے توا ...... آگ پر رکھتے ہیں اور روٹی کو توا پر گرم کرکے سنکائی کرتے ہیں ...... براہ راست آگ پر روٹی رکھیں تو جل جائے ...... پس توا کی گرمی اگرچہ آگ سے کمزور اور مفضول اور کمتر ہے ...... لیکن نافعیت اسی مفضول اور کمتر ہی سے ہے ...... پس مشائخ کبار سے استفادہ مشکل ہو تو ان کے خدام سے بھی عار نہ ہونا چاہیئے۔ (مجالس ابرار)

مضامین خوف کا مطالعہ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ...... احیاء العلوم کی کتاب الخوف کا مطالعہ نہ کرنا چاہیے ...... کیونکہ یہ امام صاحب نے اس حالت میں لکھی ہے ...... جب کہ ان پر خوف کا غلبہ تھا اس کے پڑھنے سے ...... بعض دفعہ انسان خدا کی رحمت سے مایوس ہوکر ...... خیال کرنے لگتا ہے ...... کہ میری مغفرت بھی ہوگی یا نہ ہوگی؟ (ارشادات مفتی اعظم)

ترقی کیلئے

فرمایا "یَالَطِیْفُ" کی گیارہ تسبیح ترقی کیلئے مفید ہے۔ عشاء کے بعد پڑھی جائیں ،اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔ (الکلام الحسن)

متقی بننے کا گمان کبھی نہ ہونے پائے

متقی بننا اچھی بات ہے اس کی تمنا رکھو...... لیکن خبردار یوں نہ سمجھنا کہ کبھی تم متقی بن بھی جاؤ گے...... متقی ہو جانے کا احساس کبھی نہ ہونے پائے...... تقویٰ پیدا کرنے کے طریقے اختیار کرتے رہو...... تقویٰ پیدا ہوتا ہے...... خدا تعالیٰ کے حضور عجز و نیاز کرنے سے...... جتنا عجز و نیاز بڑھتا چلا جائے گا...... جتنی شکستگی بڑھتی چلی جائے گی...... جتنی ندامت قلب بڑھتی چلی جائے گی...... اتنا ہی تقویٰ بڑھتا چلا جائے گا...... تقویٰ سے ایمان میں ترقی ہوتی رہے گی...... اور انعامات الٰہیہ کے شکر ادا کرنے سے معرفت و محبت خداوندی میں ترقی ہوتی رہے گی...... یہ دونوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں۔ (ارشادات عارفی)

سورة الطارق

۱...... پینے والی دوائیوں پر اگر اس سورة کو پڑھ کر دم کر لیا جائے گا تو ان کی (جزوی) مضرتوں سے حفاظت ہو جائے گی۔

۲...... اگر کسی آدمی کو احتلام کی بیماری ہو تو وہ سونے سے پہلے اس سورة کو پڑھ لے، ان شاء اللہ محفوظ رہے گا۔

ولایت کا مختصر راستہ

جیسے کسی کا مکان ہو...... اور اسے وہاں جانا ہو تو عموماً مکان کی طرف جانے کیلئے کئی راستے ہوتے ہیں...... بعض تو جلدی پہنچنے کے ہوتے ہیں...... یعنی ان سے فاصلہ مختصر ہوتا ہے...... بعض دیر میں پہنچنے کے ہوتے ہیں...... کہ فاصلہ اس سے طویل ہوتا ہے...... اسی طرح اللہ کا ولی بننا یہ ہر مومن کی خواہش ہوتی ہے...... تو ایک تو ولی بننے کا راستہ ہے...... طویل وہ یہ کہ احکام کی پابندی اور ہر گناہ سے بچتے رہنا...... اور ایک دوسرا راستہ جو کہ نہایت مختصر ہے...... وہ حج اور رمضان شریف ہے...... حج تو ہر ایک کو میسر نہیں ہوتا...... مگر رمضان شریف یہ ہر ایک کو میسر بھی ہے...... اور آسان بھی ہے...... مگر اس کے روزے قاعدے سے رکھے۔ (مجالس ابرار)

فراغت

دفتری اور کاروباری مشاغل...... پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ...... اکثر لوگ شکایت کرتے ہیں کہ...... فراغت نہیں...... سکون نہیں...... مصروفیات زیادہ ہو گئیں...... میں کہتا ہوں کہ اگر فرصت و فراغت مل گئی تو کیا کرو گے...... کبھی سوچا ہے...... گر فراغت کے لمحات کو بے جا صرف کر کے ضائع کر دیا...... اور مزید گندگی میں جا گھسے...... تو اس سے بہتر تو یہی مصروفیات ہیں...... جب یہ ہے تو لگے رہئے کام میں۔ (ارشادات عارفی)

تعلیم شریعت

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ...... کھانے کے بعد جو دعا پڑھی جاتی ہے اس میں...... "وجعلنا من المسلمین" بھی ہے...... تو کھانے کے شکر کے ساتھ اسلام پر شکر کا کیا ربط ہے...... تو بات یہ ہے کہ جس نعمت کا تسلسل ہوتا ہے اس کا احساس نہیں ہوتا...... جیسے صحت بر عکس کھانے میں بھوک لگتی ہے...... پھر حاجت تازہ ہو جاتی ہے...... تو یہ شریعت کا احسان ہے کہ ایمان کی نعمت کا احساس جو تسلسل کے سبب بعض وقت نہیں رہتا...... کھانے کی حسی نعمت کے ساتھ باطنی اور معنوی نعمت ایمان اور اسلام کی طرف بھی متوجہ کرا دیا...... اور نعمت کے شکر پر زیادتی نعمت کا وعدہ ہے پس حسی نعمت (کھانے کی)...... اور معنوی نعمت...... (ایمان و اسلام) دونوں میں اس شکر کے سبب اس دعا سے ترقی ہو گی۔ (مجالس ابرار)

ذکر کی بنیاد

ذکر کی بنیاد یہ ہے کہ...... ذکر توجہ سے کرے...... اور انسان کا دل...... ہر وقت اللہ کی طرف متوجہ رہے...... اور یہ دولت...... کثرت ذکر اور صحبت اولیاء...... سے حاصل ہوتی ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

کسی طرح کا کام اٹکنا

بارہ روز تک روز اس دعا کو بارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر ہر روز دعا کیا کرے۔ ان شاء اللہ کیسا ہی مشکل کام ہو پورا ہو جائے گا **یَا بَدِیْعُ العَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ.**

احساس معصیت

اہتمام نہ بن پڑے حسنات کا یہ اتنا مضر نہیں ...... جتنا معصیت کا احساس مٹ جانا...... یہ تو قیامت ہے...... اس سے زیادہ مہلک اور خطرناک کوئی چیز نہیں...... اس میں یہاں تک ہوسکتا ہے...... کہ کفر ہو جائے اور پتہ بھی نہ چلے...... اللہ بچائے بڑا سنگین معاملہ ہے...... پس لرزاں ترساں ہی رہے...... خطا کار شرمسار مسلمان کے لیے کچھ ڈر نہیں...... ڈر تو عاصی طاغی اور باغی کے لیے ہے۔ (ارشادات عارفی)

وعظ اور دعوت کے اجتماع کی رسم

آج کل وعظ اور دعوت کو جمع کیا جارہا ہے...... اس رواج ورسم کو توڑنے کی ضرورت ہے...... اس میں حسب ذیل مفاسد ہیں۔

۱۔ اہل خانہ کھانے اور چاء کی فکر میں وعظ سننے نہیں پاتے ...... اور اگر سنتے بھی ہیں ...... تو گھر والوں کا دل ...... آنے والوں کی تعداد ...... اور اپنے کھانے کی مقدار میں ...... توازن اور تناسب کی ضرب اور تقسیم میں مشغول رہتا ہے۔

۲۔ جو خاندان کے لوگ غریب ہیں ...... ان کی ہمت وعظ کہلانے کی نہ ہوگی ...... کیونکہ وہ اس رسم دعوت سے گھبرائیں گے...... کہ وعظ کیلئے اتنا روپیہ کہاں سے لائیں ...... اور اگر قرض لے کر دعوت کا انتظام کریں تو یہ اور مصیبت کا سبب ہے۔

۳۔ علماء کی بے وقعتی بھی ہے...... عوام یہ سوچنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ...... بدون لقمہ تر مولویوں کے قدم کہاں اٹھتے ہیں...... حالانکہ مولوی کے صدقے میں بہت سے لوگ مال اڑائیں گے لیکن بدنام بے چارہ مولوی ہوگا۔ (مجالس ابرار)

مقدمہ کی کامیابی کیلئے عمل

ایک شخص نے مقدمہ کی کامیابی کے لئے تعویذ کی درخواست کی تو تعویذ بھی لکھ دیا اور فرمایا تمہارے گھر والے سب لوگ "**یَاحَفِیۡظُ**" بغیر کسی تعداد کے ہر وقت پڑھتے رہیں۔

دو بیویوں میں انصاف

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں.... ان میں سے جس کی باری کا دن ہوتا اس دن دوسری کے گھر سے وضو نہ کرتے حتیٰ کہ پانی بھی نہ پیتے....

پھر دونوں بیویاں آپؓ کے ساتھ ملک شام گئیں اور وہاں دونوں اکٹھی بیمار ہوئیں اور اللہ کی شان دونوں کا ایک ہی دن میں انتقال ہوا.... لوگ اس دن بہت مشغول تھے اس لئے دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا.... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دونوں میں قرعہ ڈالا کہ کس کو قبر میں پہلے رکھا جائے.... (حیاۃ الصحابہ)

شفقت کی انتہاء

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رمضان کے مہینے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر آپ نے کھڑے ہو کر غسل فرمایا تو میں نے آپ کے لئے پردہ کیا.... (غسل کے بعد) برتن میں کچھ پانی بچ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو اسی سے غسل کرلو اور چاہو تو اس میں اور پانی ملالو میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کا بچا ہوا یہ پانی مجھے اور پانی سے زیادہ محبوب ہے.... چنانچہ میں نے اسی سے غسل کیا اور حضور میرے لئے پردہ کرنے لگے تو میں نے کہا کہ آپ میرے لئے پردہ نہ کریں.... حضور نے فرمایا نہیں جس طرح تم نے میرے لئے پردہ کیا اسی طرح میں بھی تمہارے لئے ضرور پردہ کروں گا.... (حیاۃ الصحابہ)

ایک حدیث قدسی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میں نے تجھ کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا تو تو لہو ولعب میں نہ لگ اور میں نے تیرے رزق کو مقدر کر دیا ہے تو تو (اس کے حصول میں) مت تھک اگر تو میری تقسیم پر راضی ہو گیا تو میری عزت وجلال کی قسم میں تیرے دل اور جسم کو راحت دوں گا اور تو میرے نزدیک پسندیدہ بن جائے گا اور اگر تو میرے تقسیم کردہ رزق پر راضی نہ ہوا تو میں تجھ پر دنیا کو مسلط کر دوں گا پھر تو ایسا مارا مارا پھرے گا جیسا کہ وحشی جانور پھرتے ہیں اور میری تقسیم سے زیادہ تو تجھے ملے گا نہیں اور تو میرے نزدیک ناپسندیدہ بن جائے گا....

تقویٰ کے معنی خلش

ہمارے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں..... کہ تقویٰ کے معنی..... خلش کے ہیں..... اور استدلال میں آپ نے یہ آیت پڑھی:

"فاما من اعطٰی ..... واتقٰی ..... وصدق بالحسنٰی ..... فسنیسرہٗ للیُسرٰی واما من بخل واستغنٰی ..... وکذب بالحسنٰی ..... فسنیسرہٗ للعسرٰی"

اس آیت میں ترتیب ہے..... چند چیزوں کا..... دوسری چند چیزوں سے..... مقابلہ کیا گیا ہے..... یہاں واتقٰی کے مقابلہ میں واستغنٰی ہے..... اور استغنٰی بے حسی کا نام ہے..... یہ کوئی اچھی چیز کا نام نہیں ہے..... تو اس طرح بے حسی کے مقابلہ میں خلش ہے..... اب تقویٰ کا یہ معنی جہاں جہاں قرآن مجید میں تقویٰ کا لفظ آئے..... منطبق کرتے چلے جایئے..... فرمایا: "ھدی للمتّقین" ..... یعنی یہ قرآن ان لوگوں کے لیے ہدایت ہے..... جن کے دلوں میں اس بات کی خلش ہے..... کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟ (ارشادات عارفی)

ماہ مبارک اور روحانی شفا

رمضان شریف میں شیطان تو بند ہو جاتا ہے..... اور نفس تہارہ جاتا ہے..... لہٰذا اب اس کو روزے کے ذریعہ سے اپنا تابع بنالیا جائے..... جیسے جسمانی مرض کے علاج کیلئے پہاڑوں پر چلے جاتے ہیں..... اور وہ آسان لگتا ہے..... کوئی پریشانی محسوس نہیں ہوتی ہے..... اسی طرح رمضان المبارک میں روحانی مرض کی شفا کیلئے بھی اہتمام کی ضرورت ہے۔ (مجالس ابرار)

جیسی تمہاری اولاد ویسی میری اولاد

حضرت شاہ ولی اللہ جو مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو بمقتضائے بشریت بچوں کی صغر سنی کا تردد تھا۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ فکر کیوں کرتے ہو جیسی تمہاری اولاد ویسی ہی میری اولاد۔ یہ سن کر آپ کو اطمینان ہو گیا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

مصلحت بینی

لوگ مصلحت بینی میں...... بہت افراط میں مبتلا ہیں...... حتیٰ کہ اچھے خاصے دیندار سمجھ دار لوگ بھی مبتلا ہیں...... اور کہتے ہیں...... بھئی کیا کریں حالات نے ایسا مجبور کیا ہے...... کرنا ہی پڑا ایسا ہرگز نہیں ہے...... بلکہ مصلحت بینی دفع مضر تک تو جائز ہے...... جلب منفعت کے لیے جائز نہیں۔ (ارشادات مفتی اعظم)

بندگی کی تعریف

ہمارے حضرت فرمایا کرتے تھے...... کہ دوسرے کی چیز کو اپنی سمجھنا...... انتہائی حماقت ہے۔ ہمارا کیا کمال ہے...... جو ہم دیکھ رہے ہیں یا پڑھ رہے ہیں...... روشنی ان کی، بینائی ان کی، عقل ان کی، ہر چیز انہی کی عطا ہے...... پس ان چیزوں کا صحیح استعمال ہی بندگی ہے۔ (ارشادات عارفی)

سورہ فاتحہ سورہ شفا

مریضوں کی صحت کیلئے کم از کم...... ۱۱ بار الحمدللہ شریف پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے...... اور کثرت سے یہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے پانی پر پلاتے رہیں...... جس قدر زیادہ تعداد الحمد شریف کی ہوگی...... اثر بڑھتا جائے گا...... مریضوں کو اس عمل سے بہت جلد حق تعالیٰ کی رحمت سے شفا ہوتی ہے...... اس کا نام سورہ شفا بھی ہے۔ (مجالس ابرار)

دل لگانے کا مقصد

دل لگانے بھی آئے ہو اور دل دینے بھی آئے ہو...... اور پھر اس کو اپنا بنانا بھی چاہتے ہو...... دل کو تو ان کی نظر کے قابل بنانا ہے...... اور انہوں نے اپنی نظر کا اعلان فرما دیا کہ...... ہم ایسا دیکھنا چاہتے ہیں۔

آرزوئیں خون ہوں یا حسرتیں پامال ہوں ۔۔۔ اب تو اس دل کو بنانا ہے ترے قابل مجھے

(ارشادات عارفی)

نفع کا مدار

جب تک آدمی شیخ کی صحبت میں نہ رہے...... اس کی سختی برداشت نہ کرے (بلکہ اس زمانہ میں تو لوگ نرمی بھی برداشت نہیں کرتے)...... فائدہ نہیں ہوتا۔ (ارشادات مفتی اعظم)

ذکر میں کثرت و تسلسل کی ضرورت

ذکر کا نفع جب ہوتا ہے کہ کثیر بھی ہو...... اور تسلسل بھی ہو...... جیسے پیاس لگی ہو اور کوئی ایک چمچہ پلا دے...... تو کیا پیاس کو تسکین ہوگی...... اسی طرح اگر ایک مرتبہ خوب سیر ہو کر پلا دیا جائے...... اور پھر پانی نہ پلایا جائے تو کیا وہ عمر بھر کیلئے کافی ہے...... پس معلوم ہوا ذکر کثیر ہو...... اور اس کا تسلسل بھی ہو اور ذکر کی تعداد کی کثرت کسی اہل اللہ سے...... یعنی اپنے دینی مشیر سے تجویز کرالے۔ (مجالس ابرار)

شور و غل

کان میں شور و غل کی آواز آنا بھی عذاب ہے...... اور بڑی تکلیف ہے۔ دیکھو حدیث شریف میں ہے کہ...... حضرت جبریل علیہ السلام نے...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ خدیجہ کو اس کے رب کی طرف سے...... اور میری طرف سے سلام دیجئے ...... اور جنت میں ان کے لیے ایک ایسے گھر کی خوشخبری دیجئے...... جو موتی کا ہوگا...... جس میں نہ شور و شغب ہوگا نہ کوئی تھکان ہوگی...... معلوم ہوا کہ شور و غل کی آواز سے محفوظ رہنا ...... ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

سورۃ الطّور

۱۔ قیدی اگر سورۃ الطّور کی تلاوت کی کثرت رکھے تو اس کی رہائی کے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

۲...... مسافر اگر سورۃ الطّور کی تلاوت کرتا رہے تو ہر تکلیف و پریشانی سے محفوظ رہے گا۔

۳...... اگر سورۃ الطّور پانی پر دم کر کے وہ پانی بچھو پر چھڑکا جائے تو بچھو مر جاتا ہے۔ (الدر النظیم)

مسلمان ہونا بڑی نعمت

پہلے مسلمان بچوں کے لیے ابتدائی کتابیں بڑی ایمان افروز ہوتی تھیں...... پہلا جملہ ''راہ نجات'' کا ہمیں یاد ہے...... یہ تھا ''عزیزو! سمجھو تم اس بات کو مسلمان ہونا بڑی نعمت ہے۔'' آج بلی اور کتے ابتداء میں بچوں کو رٹوائے جاتے ہیں...... اور جب بڑے ہو گئے تو انسان نما حیوان بن گئے۔ (ارشادات عارفی)

اہل دین کو اخلاص وتوکل سے روزی ملتی ہے

اگر کسی فوجی سے کوئی کہے کہ بھائی کھانے کمانے کی بھی فکر میں لگو...... تو وہ جواب دیتا ہے کہ ہم کو سرکاری خزانے سے ملے گا...... اسی طرح جو دین کے خدام ہیں...... ان کو حق تعالیٰ شانہ کے سرکاری خزانے سے روزی ملتی ہے...... اخلاص...... اور جانبازی...... اور توکل...... شرط ہے ان شاء اللہ تعالیٰ دیکھئے کیسی روزی ملتی ہے۔ (مجالس ابرار)

دو چکیاں

کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو چکیاں عطا فرمائی ہیں...... ایک پیٹ میں...... یعنی معدہ اور دوسری منہ میں...... یعنی دانت اور یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے...... کہ بڑھاپے میں اندر کی چکی خراب ہوتی ہے...... تو باہر کی چکی کو بھی ناکارہ کر دیا جاتا ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

عورت اور غیرت

غیرت ایک طبعی اور فطری چیز ہے.... انسان تو انسان جانوروں میں بھی غیرت پائی جاتی ہے انسان میں ذاتی غیرت کے علاوہ ایک قومی غیرت بھی پائی جاتی ہے جس انسان میں ذاتی غیرت نہیں ہوتی وہ ذلیل وخوار ہوتا ہے اور جانور سے بھی بدتر ہوتا ہے اور جس کے اندر قومی غیرت نہیں ہوتی اگر وہ قوم کا سربراہ ہوتا ہے تو پوری قوم کو ذلیل ورسوا کر دیتا ہے.... (پردہ ضرور کرو گی)

شکر بصورت استغفار

ہمیں رمضان کے انعامات...... پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے...... اب شکر کیسے ادا کرنا ہے...... شکر ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ استغفار کیا جائے...... کیونکہ شکر کی تکمیل استغفار سے ہوتی ہے...... اللہ تعالیٰ کی نعمتیں شمار سے باہر ہیں...... ہماری صلاحیتیں اور قابلیتیں...... اس بات سے جواب دے رہی ہیں...... کہ ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مکمل طور پر شکر ادا کرسکیں...... تو اللہ تعالیٰ نے آسان تجویز کرتے ہوئے فرمایا...... "**واستغفرهٗ انه كان توّابا**" استغفار کر لیجئے' شکر کی تکمیل ہو جائے گی۔ (ارشادات عارفی)

گناہ ہونے پر فوراً توبہ کرے

بعض مرتبہ ایسا ہو جاتا ہے...... کہ ناواقفیت کی وجہ سے انسان سے گناہ ہو جاتے ہیں...... اس لئے دو رکعت نماز پڑھے اور توبہ کرے...... بہت عمدہ چیز ہے...... ایسے ہی روزہ رکھے گا...... تو گناہ کم ہوں گے...... روزہ کی برکت سے طاقت وقوت پیدا ہوگی۔ (مجالس ابرار)

امت کے زوال کی علامتیں

''حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ امت شریعت پر قائم رہے گی جب تک کہ ان میں تین چیزیں ظاہر نہ ہوں' جب تک کہ ان سے علم (اور علماء) کو نہ اٹھالیا جائے اور ان میں ناجائز اولاد کی کثرت نہ ہو جائے اور لعنت باز لوگ پیدا نہ ہو جائیں' صحابہؓ نے عرض کیا ''لعنت بازوں'' سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آخری زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو ملاقات کے وقت سلام کے بجائے لعنت اور گالی گلوچ کا تبادلہ کیا کریں گے''۔ (اخرجہ احمد)

سورۃ الجمعہ کی فضیلت

جو آدمی سورۃ الجمعہ کی تلاوت ہمیشہ کرتا رہے وہ شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہتا ہے۔

ذلک فضل الله ...... مکمل آیت

اس آیت کو کسی سیپ میں جمعہ کے دن لکھ کر اپنے مال وغیرہ میں رکھ دے تو اس میں برکت ہوگی اور اللہ کے حکم سے وہ محفوظ رہے گا۔

آرڈر کس کا جاری ہے؟

عالم اسباب پر نظر کی جائے ...... تو ہزاروں عیب نظر آئیں گے...... حکومت میں، سیاست میں ...... اہل علم ...... سب میں نظر آئیں گے...... مگر دیکھنا یہ ہے کہ مشیت کس کی جاری ہے...... کیا کوئی سیاست ...... حکومت اس کی مشیت کے خلاف ہو سکتی ہے؟ ...... بالکل نہیں ...... سب ان کی مشیت کے عین مطابق ہو رہا ہے ...... مثال اس کی سوئیوں ہے جیسے قطب نما ...... اس کی سوئیوں کو چاروں طرف گھمائیے ...... اس کا رجوع اور اس کی توجہ مرکز کی طرف ہوگی ...... اور اس کا قرار اسی طرف ہوگا ...... اسی طرح ایک صاحب ایمان ہے ...... جس کے اندر ایمانی قوت ہے ...... وہ ہزار مرتبہ متزلزل ہو ...... ہزاروں پریشانیاں آئیں ...... مصیبتیں آئیں مگر جونہی اس کو سکون ہوگا ...... فوراً توجہ الی اللہ ہوگی ...... ایمانی تقاضے اُبھر آئیں گے ...... کیونکہ اس کی خاصیت ہی یہی ہے ...... کہ وہ اپنے مرکز کی طرف ضرور متوجہ ہوتا ہے ...... ہم لوگوں کے پاس جو ایمانی قطب نما ہے ...... اس کا رجوع ہمیشہ مرکز کی طرف ہونا چاہیے۔ (ارشادات عارفی)

اصلاح برائے مبلغین

ڈاکٹر شہزادہ کو جب انجیکشن لگاتا ہے ...... تو اپنے کو شہزادہ سے افضل نہیں سمجھتا ...... اسی طرح دین کی بات سنانے والے کو سامعین سے اپنے کو افضل نہ سمجھنا چاہئے ...... ماہر فن کو اکمل سمجھنا جائز ...... مگر افضل سمجھنا حرام ہے ...... کیونکہ فضیلت کا مدار قبولیت عنداللہ پر ہے ...... جو دنیا میں نہیں معلوم ہو سکتی ...... ہر مومن کی قلب میں عظمت ہو ...... کسی عالم اور شیخ کامل کیلئے بھی جائز نہیں کہ کسی گنہگار مسلمان کو حقیر سمجھے ...... باپ کے اوپر چھوٹا بچہ اگر پیشاب کردے ...... تو کپڑا باپ کا ناپاک سمجھا جائے گا ...... لیکن باپ کی عظمت میں کمی نہ ہو ...... حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ...... میں جب کسی پر دارو گیر کرتا ہوں ...... تو خود سے اس کو افضل سمجھتا ہوں ...... اسی طرح میں بھی اپنی ماں بہنوں کو ...... اور آپ لوگوں کو ...... اپنے سے افضل سمجھتا ہوں ...... مگر خدائے تعالیٰ کا حکم سنا رہا ہوں۔ (مجالس ابرار)

اتباعِ سنت سے ہی سکون مل سکتا ہے

دوسری مثال کہ سمندر میں زبردست طوفان برپا ہے... طلاطم ہے... تھپیڑے لگ رہے ہیں... بجلی چمک رہی ہے، بادل گرج رہے ہیں... ایک صاحب جہاز میں بیٹھے ہوئے انتہائی خوفزدہ ہیں... وہ سمجھ رہے ہیں کہ اب یہ جہاز ڈوب کر رہے گا اور ہم نہیں بچ سکتے... اسی حالت میں وہ لرزاں و ترساں کیپٹن کے کمرے میں پہنچ گیا... کیا دیکھتا ہے کہ کیپٹن صاحب نہایت آرام سے بستر پر لیٹے ہوئے اخبار پڑھ رہے ہیں... اس شخص نے جاتے ہی کہا کہ صاحب! آپ غضب کر رہے ہیں... جہاز طلاطم اور طوفان میں پھنسا ہوا ہے، ڈوبنے کا شدید خطرہ ہے اور آپ اپنے کمرے میں آرام سے لیٹے ہوئے ہیں... کیپٹن نے آرام سے جواب دیتے ہوئے کہا کہ تم نووارد معلوم ہوتے ہو... معلوم ہوتا ہے تم نے پہلے کبھی بحری جہاز کا سفر نہیں کیا... ہم روز اسی طرح سفر کرتے ہیں، روزانہ یہ سمندر اور یہی طلاطم ہوتا ہے... یہی امواج اور تاریک راتیں ہوتی ہیں... ہمارا کمپریسر ٹھیک کام کر رہا ہے... ہمارے جہاز کا باؤلر پوری قوت کے ساتھ کام انجام دے رہا ہے... آپ فکر نہ کریں ہم صبح ۷ بجے اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے... تم جاؤ اور اطمینان سے لیٹ جاؤ... اس سے معلوم ہوا کہ جس مؤمن کا رُخ قبلے کی طرف ہے اور اس کا تعلق گنبد خضرا والے سے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے والا ہے... اس کو کیا پرواہ اور کیا ڈر... وہ جہاز جس کے چلانے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں... وہ کبھی نہیں ڈوب سکتا، چاہے جتنی موجیں آئیں اور شب تاریک کیوں نہ ہو۔

چہ غم دیوار اُمت را کہ دارد چوں و پشتیباں!
چہ باک از موج بحر آں را کہ باشد نوح کشتیباں!

ترجمہ: ... ''اس اُمت کو کیا غم ہے... جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا سہارا رکھتی ہو اور سمندر کی موجوں سے اُس کشتی کو کیا ڈر... جس کا ملاح اور محافظ نوح علیہ السلام جیسا ہو؟ (ناقل) جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس اُمت کے پشتیباں ہیں... تو پھر اس کو کیا ڈر ہے؟... اب کشتی ڈوب نہیں سکتی۔ ان شاء اللہ'' (ارشاداتِ عارفی)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کا واقعہ

حضرت سعدؓ فرماتے ہیں: کہ قرآن پاک میں جو یہ آیت ہے "و ان جاھداک علی ان تشرک بی" یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی، جس کا واقعہ یہ ہے کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرتا تھا، جب میں مسلمان ہو گیا تو وہ کہنے لگیں اے سعد! یہ کیا نیا دین تو نے اختیار کر لیا.... اس نئے دین کو یا تو چھوڑ دے .... یعنی اسلام کو چھوڑ دے.... ورنہ میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی حتیٰ کہ یوں ہی مر جاؤں گی اور لوگ تجھے عار دلایا کریں گے اور کہا کریں گے کہ او اپنی ماں کے قاتل! میں نے کہا کہ اے امی ایسا نہ کرو.... کیونکہ میں، اپنے دین اسلام کو کسی بھی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا ہوں، اس کے بعد میری امی نے ایک دن ایک رات کچھ نہیں کھایا، جس کی وجہ سے بھوک پیاس لگنے لگی اور تکلیف کا احساس ہونے لگا، اس کے بعد ایک دن رات اور کچھ نہیں کھایا، جس کی وجہ سے اور زیادہ تکلیف محسوس ہونے لگی، اس کے بعد اسی طرح تیسرا دن بھی گزر گیا.... کہ کچھ نہ کھایا نہ پیا، اور بہت زیادہ تکلیف محسوس ہونے لگی جب میں نے یہ ماجرا دیکھا تو عرض کیا کہ اے امی! آپ کو معلوم ہے اللہ کی قسم! اگر آپ کی سو جانیں بھی ہوں اور ہر ایک جان ایک ایک کر کے نکل جائے تب بھی میں اپنے دین کو چھوڑنے والا نہیں ہوں، آپ کا جی چاہے کھائیں، جی نہ چاہے نہ کھائیں میرے اس کہنے پر انہوں نے کھانا شروع کر دیا....

بہر حال میرے دوستو! اگر ماں باپ ناجائز کام کا حکم دیں تو ان کا حکم نہیں مانا جائے گا، ہاں اگر جائز کام کا حکم کریں تو اس میں ان کا حکم مانا جائے گا اور ضرور مانا جائے گا.... ورنہ تو گنہگار ہو گا جس کی وجہ سے جنت میں بھی پہنچنا مشکل ہو جائے گا....

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عمر

حافظ ذھبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آپ کی عمر کے بارے میں جس قدر اقوال ہیں وہ سب اس پر متفق ہیں کہ آپ کی عمر ڈھائی سو سال سے متجاوز ہے.... رضی اللہ عنہ

کتاب شفاء الاسقام کا مقام

شیخ عبدالجلیل بن محمد لکھتے ہیں کہ ''شفاء الاسقام'' میں تصنیف کر رہا تھا خواب میں دیکھا کہ ایک خچر پر سوار ہوں اور چاہتا ہوں کہ ایک قافلے سے جاملوں جو آگے نکل گیا ہے۔ مگر میرا خچر سست ہو گیا جھڑکی دینے پر چلا آگے ایک مرد نظر آیا جس نے مضبوطی سے میرے خچر کی باگ پکڑ لی اور قافلہ سے جا ملنے میں مانع ہوا میں گھبرایا مگر اسی وقت ایک خیر و صلاح سے آراستہ حسن و جمال سے پیراستہ بزرگ نظر آئے جنہوں نے مجھے اس مرد سے چھڑایا اور فرمایا اسے چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کی ہے اور اس کے اہل میں اس کی شفاعت ہو گی۔ دل نے گواہی دی کہ یہ بزرگ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ خواب سے بیدار ہو کر بہت خوش تھا اس خواب کے کچھ عرصہ بعد میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ میرے مکان کی کوٹھڑی میں تشریف لائے مکان نور علی نور ہو رہا ہے۔ میں نے تین بار عرض کیا۔ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں ہوں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا طالب ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور بوسہ دیا اور مسکراتے ہوئے فرمایا۔ ''ای و اللہ ای و اللہ ای و اللہ'' پھر میں نے دیکھا ایک مرد پڑوسی جو مر چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تم تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام میں سے ہو۔ میں نے کہا تم کو کیونکر معلوم ہوا۔ اس نے کہا واللہ تمہاری خدمت کا ذکر آسمان والے کرتے تھے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ گفتگو سن کر چپکے چپکے مسکراتے تھے۔ بعدہ میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا اور بہت خوش پایا ان سے دریافت کیا۔ بابا۔ مجھ سے آپ نے کچھ نفع بھی پایا۔ فرمایا تم نے ہمیں فائدہ دیا درود شریف کی یہ کتاب تالیف کر کے۔ میں نے کہا آپ کو کیونکر علم ہوا۔ فرمایا ملاء اعلیٰ میں تمہاری دھوم ہے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

فتنہ و فساد کا دور

''حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بعد ایسا دور ہوگا جس میں علم اٹھا لیا جائے گا اور فتنہ و فساد عام ہوگا' صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! فتنہ و فساد سے کیا مراد ہے؟ فرمایا قتل''۔ (ترمذی شریف)

تجوید قرآن کی اہمیت

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ...... کلام پاک کے ......۴حق ہیں ا۔عظمت ...... ۲۔محبت ...... ۳۔تلاوت مع الصحت ...... ۴۔احکام کی متابعت ...... حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حروف قرآن کو غلط پڑھنا ...... یعنی جیسے صاد کو سین پڑھنا یہ لحن جلی کہلاتا ہے ...... جوحرام ہے ...... تھانہ بھون میں بعض محدثین کو بھی نورانی قاعدہ پڑھنا پڑا ...... مکان کے رنگ روغن کی فکر ہے ...... تا کہ جمال پیدا ہو ...... لیکن قرآن پاک کے جمال کی فکر کیوں نہیں ...... تھانہ بھون میں جمال القرآن کی تعلیم کا سالکین کیلئے اہتمام تھا ...... جہاں ضروریات دین کا اہتمام نہ ہو...... تو پھر وہاں معارف ودقائق تصوف ان کو کیا نفع دے سکتا ہے۔ (مجالس ابرار)

دارالعلوم دیوبند کا ابتدائی زمانہ

دارالعلوم دیوبند کا ایک وہ زمانہ تھا...... کہ مہتمم سے لے کر...... دربان اور چپڑاسی تک ...... ہر شخص صاحب نسبت تھا۔ (ارشادات مفتی اعظم)

بڑا دھوکا

دنیا اور آخرت کا کوئی کام ہو...... اس کو اس اُمید پر منحصر کرنا کہ...... کسی فرصت کے وقت اطمینان سے کرلیا جائے گا...... یہ ایک ایسا فریب ہے...... جو اکثر بڑے نقصان وخسران کا باعث ہوتا ہے۔ (ارشادات عارفی)

معیار مدرس

میں مدرسین میں محققین تلاش نہیں کرتا...... جو شخص کتاب اچھی طرح سمجھا دے......اسی سے کام چلا لیتا ہوں...... آدمی مدرس ہو' مفہم ہو' صالح ہو...... مفسد نہ ہو...... بس یہ کافی ہے اگر محقق ہو...... اور مفسد ہوا تو مدرسہ اور طلبہ کا علم وعمل سب تباہ ہو جائے گا۔ (ارشادات مفتی اعظم)

سورۃ الممتحنۃ

جس آدمی کی تلی کی کوئی بیماری ہو وہ سورۃ الممتحنۃ لکھ کر اس کا پانی پیئے' تین دن مسلسل ایسا کرے اللہ تعالیٰ کے حکم سے صحت یاب ہو جائے گا۔

اظہار حق فرض ہے

اظہار حق انبیاء علیہم السلام پر فرض ہے...... ہر حال میں خواہ جان بھی چلی جائے...... لیکن علماء کیلئے گنجائش ہے کہ...... اگر قتل کا خطرہ ہو تو سکوت جائز ہے...... لیکن اظہار حق افضل ہے۔ (مجالس ابرار)

نماز میں سبقت

جو لوگ وضو کر کے باتوں میں...... یا منہ پونچھنے میں مشغول رہ جاتے...... اور یہ سمجھتے ہیں...... کہ رکوع سے پہلے پہلے مل جائیں گے...... ان سے فرماتے کہ جیسے ہی آ ؤ امام کے ساتھ مل جاؤ...... جتنی نماز نکل جائے گی...... اس کا ثواب کم ہو جائے گا...... اس سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد...... مؤطا امام مالک سے نقل فرماتے تھے...... کہ (یعنی جس سے سورہ فاتحہ کی قرأت چھوٹ گئی...... تو اس سے بہت زیادہ خیر فوت ہوگئی۔) (ارشادات مفتی اعظم)

سورۃ المنافقون

۱...... اگر کسی کو آشوب چشم ہو اس پر سوۃ المنافقون بڑھ کر دم کرنے سے صحت ہو جاتی ہے۔
۲...... اگر کسی کو پھوڑے ہوں تو اس پر سورۃ المنافقون دم کرنے سے صحت ہو جاتی ہے۔
۳...... کسی قسم کا درد ہو اس پر سورۃ المنافقوں دم کرنے سے صحت ہو جاتی ہے۔

واذا رایتھم ...... انی یؤ فکون

اگر کسی ظالم دشمن کا خوف ہو تو مذکورہ آیت پاک مٹی پر پڑھ کر اس کے چہرے کی طرف چھڑ کے بشرطیکہ اسے معلوم نہ ہو تو وہ ظالم اپنے ارادہ سے باز آ جائے گا۔

اپنی اور اولاد کی اصلاح کیلئے مجرب عمل

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی
وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ
اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

اگر آپ اپنی اولاد کی فرمانبرداری چاہتے ہیں اور خدا کے لئے پسندیدہ عمل کرنا چاہتے ہیں تو مذکورہ آیت تین مرتبہ روزانہ پڑھیں.... ان شاء اللہ مفید ثابت ہوگی....

استغفار مقام عبدیت کی انتہا ہے

استغفار بہت بڑی چیز ہے...... اور مقام عبدیت کی انتہا ہے...... اہل حق اور اہل باطل میں یہی فرق ہے...... کہ اہل ھویٰ و ہوس اور اہل باطل...... اپنے کاموں اور عبادتوں پر شکر تو ادا کرتے ہیں...... مگر استغفار نہیں کرتے...... ان کو صرف اپنے کاموں پر ناز ہوتا ہے...... وہ سمجھتے ہیں بس عبادت کر لی اب استغفار کی کیا ضرورت ہے...... اور اہل حق ہمیشہ ڈرتے ہیں...... جہاں وہ شکر کرتے ہیں وہاں ڈرتے ہوئے استغفار بھی کرتے ہیں۔ (ارشادات عارفی)

سورۃ القیامۃ

۱...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو سورۃ القیامۃ پڑھے وہ قیامت کے دن روشن چہرے کے ساتھ اٹھے گا۔

۲...... اگر کوئی آدمی گناہ میں پھنس چکا ہو اور اسے گناہ چھوڑنا مشکل لگتا ہو تو وہ سورۃ القیامۃ پڑھے اس سے وہ گناہ سے ہٹ کر توبہ تائب ہو جائے گا۔

نیکی کا ثواب بقدر اخلاص

دنیا ہی میں دیکھو ایک بیج سے کتنے بیج تیار ہو جاتے ہیں...... اسی طرح انسان کی اخلاص کے اعتبار سے اس کی نیکی بھی بڑھتی رہتی ہے...... جس درجہ کا اخلاص ہوتا ہے...... اسی اعتبار سے نیکیاں بڑھتی رہتی ہیں...... یہاں تک کہ ایک نیکی سات سو نیکیوں کے برابر ہو جاتی ہے۔ (مجالس ابرار)

مشکل سے مشکل کام مومن ہونا ہے

عارف باللہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شاہ عبدالغنی نقشبندی ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چونکہ تم میرے دین کی خدمت کرتے ہو اور خدا کے بندوں کو ذکر الٰہی کے نور سے منور کرتے ہو۔ لہٰذا تمہارا نام ''عبدالمؤمن'' رکھا جاتا ہے۔ عابد ہونا آسان ہے زاہد ہونا آسان ہے۔ صوفی ہونا آسان ہے ذاکر ہونا آسان ہے۔ مگر مشکل سے مشکل کام مومن ہونا ہے۔ جب انسان مؤمن ہوا تو تمام بزرگی اور مرتبہ کا جامع ہو گیا۔ (دینی دستر خوان جلد اول)

اپنے عمل پر نظر نہ ہو

عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ روزے رکھے ہیں..... بس دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے..... ارے تمہیں اپنے عمل پر کیوں نظر ہے..... قبولیتوں کے ساتھ ہی تو رحمتوں کی بارش ہو رہی ہے تمہارا اور تمہارے عمل کا اس میں کیا دخل ہے..... اعمال کی حدود سے بالاتر ہو کر آؤ یہاں تو بے حد..... بے گمان اور بے قیاس مل رہا ہے عطا ہی عطا ہے رمضان میں پہلے دس دن رحمت کے ہیں..... آپ بتائیے! اعلان ہے یا مورد بنایا ہے..... دس روز مغفرت کے ہیں..... صرف اعلان ہے یا تمہیں مورد رحمت بنایا ہے اور دس روز دوزخ کی آگ سے خلاصی کے ہیں..... صرف اعلان ہے یا مورد بھی بنایا ہے؟ (میں کہتا ہوں) کہ یہ اعلان نہیں بلکہ بغیر کسی استحقاق اور صلے کے..... تمہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا مورد بنا دیا ہے..... اور صرف اس بناء پر بنا دیا ہے..... کہ تم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہو..... صرف یہ ایک نسبت ہے اور اسی نسبت کا صلہ ہے۔ (ارشادات عارفی)

حکیم الامت رحمہ اللہ کا طرز معاشرت

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی مجلس سہ دری میں..... حضرت والا کیلئے حضرت خواجہ صاحبؒ نے قالین بچھا دی..... حضرت نے اٹھوا دی..... پھر ارشاد فرمایا اس سے آنے والوں پر ہیبت ہوتی ہے..... میں اپنے احباب کو بے تکلف رکھنا پسند کرتا ہوں..... تا کہ ہر عامی بے تکلف دینی استفادہ کر سکے۔ (مجالس ابرار)

اکابر کی شان

اکابر دیوبند کے کمالات کا ذکر فرما کر..... ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ..... میں نے ایک مصرع کہا ہے جس کا مصرع ثانی اب تک کوئی نہ کر سکا۔

ایک مجلس تھی فرشتوں کی جو برخاست ہوئی (ارشادات مفتی اعظم)

مقدمہ سے نجات کا وظیفہ

جس پر مقدمہ دائر ہو وہ یا حفیظ کثرت سے پڑھے..... اور جو خود کسی پر مقدمہ دائر کرے تو یا لطیف کی کثرت کرے۔ (مجالس ابرار)

کلام اللہ اور ہمارا طرز عمل

اس سے انکار نہیں..... کہ کلام اللہ سے وابستگی میں..... مسلمانوں کے لیے بڑے درجات ہیں مگر جس طرح میلے کپڑے پر عطر لگانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اسی طرح کلام اللہ پڑھنے سے..... اخلاق اور اعمال اور حالات اور معاشرہ کی درستگی کا معاملہ ہے اور شریعت کا مقصود یہ ہے کہ..... اخلاق کے درست نہ ہونے سے..... تمام اعمال اور شریعت کے احکام خراب ہیں..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ کی حکمت بتاتے ہیں اور تزکیہ نفوس کرتے ہیں..... یعنی نفس کے رذائل کو پاکیزہ کرتے ہیں..... اور یہ بنیادی چیز ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد..... کے کچھ عرصہ بعد مسلمانوں کے اخلاق عیش وعشرت کی بناء پر بگڑنے شروع ہو گئے..... جبکہ مسلمان جھوٹ بولنے اور دھوکا بازی کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے..... اور یہ جملہ کہ..... ''تم کو خدا کا خوف نہیں ہے''..... مسلمانوں کی تنبیہ کے لیے کافی ہوتا تھا۔ (ارشادات عارفی)

ایک شبہ اور اس کا جواب

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

پردہ کی آیت کے متعلق کسی صاحب نے ذکر کیا کہ اس (حکم) کی مخاطب تو ازواج مطہرات ہیں..... فرمایا لوگوں (کی سمجھ) میں بڑی کجی ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ ایمان محفوظ رکھے..... اس قدر فتنے ہیں..... حالانکہ یہ موٹی سی بات ہے کہ اگر اس کو مان بھی لیا جائے تو سمجھنا چاہئے کہ وہاں تو فتنہ کا احتمال کم تھا جب وہاں انسداد کیا گیا (یعنی پردہ کا حکم کیا گیا) یہاں تو بدرجہ اولی اور زیادہ ضروری ہے (کیونکہ یہاں تو واقعی فتنہ کا احتمال ہے) فرمایا تعجب نہیں کچھ زمانہ بعد یہ کجی پیدا ہو کہ کلام مجید کے ہم مخاطب ہی نہیں کیونکہ (اس وقت) ہم موجود ہی نہیں تھے..... (نمبر احسن العزیز نمبر اص ۱۶۳ ملفوظ ص ۲۶۱)

مدارس کے طلبہ

فوجی نوجوان..... جس طرح ملک وملت کی مادی طاقت ہیں اسی طرح نوجوان طلبہ اس کی اخلاقی اور روحانی طاقت بن سکتے ہیں..... جو مادی طاقت سے کہیں زیادہ کامیاب اور ناقابل تسخیر طاقت ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

جمعہ کا خطبہ خاموش ہو کر سنے....اور سکون سے رہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کرے اچھی طرح وضو کرے، پھر جمعہ میں آئے امام کے قریب رہے، خاموشی سے رہے اور سنے تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بلکہ تین دن کے زائد گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں....اگر اس نے ایک کنکری بھی (بیٹھے ہوئے) چھوا تو لغو حرکت کی....(سنن کبری صفحہ ۲۲۳)

برکات نبوت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جس طرح تیرے ساتھی مجھ سے مال غنیمت مانگتے ہیں تم نہیں مانگتے میں نے عرض کیا میں تو آپ سے یہ مانگتا ہوں کہ جو علم اللہ نے آپ کو عطا فرمایا ہے آپ اس میں سے مجھے بھی سکھائیں....اس کے بعد میں نے کمر سے دھاری دار چادر اتار کر اپنے اور حضور کے درمیان بچھا دی....پھر آپ نے مجھے حدیث سنائی جب میں نے وہ حدیث پوری سن لی تو حضور نے فرمایا اب اس چادر کو سمیٹ کر اپنے جسم سے لگا لو (میں نے ایسا ہی کیا) اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی ارشاد فرماتے مجھے اس میں سے ایک حرف بھی نہیں بھولتا تھا....

عمل: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شروع دن میں آیت الکرسی اور سورۃ مومن کی پہلی تین آیات پڑھ لے وہ اس دن ہر برائی اور تکلیف سے محفوظ رہے گا....

☆ حق تعالیٰ فرماتے ہیں جب بندہ میرے سامنے (دعا کے لئے) ہاتھ اُٹھاتا ہے تو ان ہاتھوں کو خالی لوٹاتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے (ترمذی)

☆ برا آدمی کسی کے ساتھ نیک گمان نہیں رکھتا کیونکہ وہ ہر ایک کو اپنے جیسا خیال کرتا ہے....

جب کسی منزل پر اترے تو یہ دعا پڑھے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ''میں ہر اس چیز کے شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں....''

نیک بیوی کا درجہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنے شوہر کی فرمانبردار ہو اُس کیلئے پرندے ہوا میں.... مچھلیاں دریا میں.... فرشتے آسمانوں میں درندے جنگلوں میں استغفار کرتے ہیں.... (تفسیر بحر محیط)

انمول آنسو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ جبرائیل امین تشریف لائے تو وہاں کوئی شخص خوف خدا سے رو رہا تھا تو جبرائیل نے فرمایا کہ انسان کے تمام اعمال کا تو وزن ہوگا مگر خدا اور آخرت کے خوف سے رونا ایسا عمل ہے جس کو تولا نہ جائے گا.... بلکہ ایک آنسو بھی جہنم کی بڑی سے بڑی آگ کو بجھا دے گا.... (معارف القرآن)

انسان کے تین دوست

علم.... دولت اور عزت تینوں دوست تھے....

ایک مرتبہ انکے بچھڑنے کا وقت آ گیا....

علم نے کہا مجھے درسگاہوں میں تلاش کیا جا سکتا ہے....

دولت کہنے لگی مجھے امراء اور بادشاہوں کے محلات میں تلاش کیا جا سکتا ہے....

عزت خاموش رہی علم اور دولت نے عزت سے اسکی خاموشی کی وجہ پوچھی تو عزت ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہنے لگی کہ جب میں کسی سے بچھڑ جاتی ہوں تو دوبارہ نہیں ملتی....

انار میں جنت کا ایک دانہ

حضرۃ ابن عباس رضی اللہ عنہ انار کا ایک ایک دانہ کھاتے تھے پوچھا گیا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: ''بات یہ ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ زمین میں جو بھی انار پکتا ہے تو اس میں جنت کے انار کا ایک دانہ ضرور ہوتا ہے لہٰذا ہو سکتا یہی وہ دانہ ہو.... (۳۱۳ روشن ستارے)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح کو ستر مرتبہ پابندی سے یہ آیت پڑھا کرے وہ رزق کی تنگی سے محفوظ رہیگا اور فرمایا کہ بہت مجرب عمل ہے....

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ (معارف القرآن)

عبدیت کا جوہر استغفار

استغفار عبدیت کا خاص الخاص جوہر ہے...... اور شکر...... تعلق مع اللہ اور معرفت الٰہی کا خاص الخاص جوہر ہے...... اور انعامات الٰہیہ کا شکر ادا کرنے سے...... اللہ تعالیٰ سے محبت اور معرفت بڑھتی ہے...... استغفار مقام عبدیت تک لے جانے والی چیز ہے...... یہ عجز و انکساری اور ندامت قلب کے ساتھ بارگاہ الٰہی کی طرف توجہ کرنا ہے...... استغفار محدود ہے اور شکر لامحدود ہے...... شکر کے بجالانے میں جتنی کمی اور تقصیر ہو جائے استغفار کرتے رہو...... اس سے شکر کی تکمیل ہوتی رہے گی۔

شکر کو اپنا وظیفہ بنالو...... جتنے اعمال کی توفیق ہو جائے...... اس پر شکر ادا کرنا چاہیئے ناقص عمل پر بھی شکر ادا کرو...... پھر احساس نقص پر استغفار کرلو...... اللہ تعالیٰ کی طرف سے بار بار شکر کا مطالبہ ہے...... جیسا کہ فرمایا:

"اعملوا آل داؤد شکر او قلیل من عبادی الشکور" (ارشادات عارفی)

عمل کیلئے طاقت کی ضرورت

علم الگ چیز ہے...... عمل الگ چیز ہے...... عمل کیلئے قلب میں جذبہ اور داعیہ پیدا ہوتا ہے...... اور علم سے قلب میں روشنی پیدا ہوتی ہے...... عمل کیلئے طاقت وقوت کی ضرورت ہے...... جسمانی عمل ہے...... تو جسمانی طاقت وقوت کی ضرورت ہے...... اور اگر روحانی عمل ہے...... تو اس کیلئے روحانی طاقت وقوت کی ضرورت ہے۔ (مجالس ابرار)

جنت البقیع میں تدفین کا حکم

حضرت شاہ محمد امین قلندری بہاری حضرت سید فتح قلندر جونپوری کے مرید وخلیفہ تھے۔ سیر وسیاحت کرتے بغداد شریف وغیرہ ہوتے مدینہ طیبہ پہنچے اور وہیں وصال فرما گئے۔ لوگوں نے لاعلمی میں ایک ویرانہ میں دفن کر دیا۔ اسی روز وہاں کے ایک بزرگ سے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فقیر ولی ہند تھا اس کو وہاں کیوں دفن کیا۔ تب لوگوں نے وہاں سے آپ کی لاش لاکر جنت البقیع میں دفن کی۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

محافل قرآن کی ابتداء اگرچہ نیک مقصد کیلئے ہے مگر......!

جب اخلاق گرنے لگے......تو بزرگوں نے شریعت......اور طریقت......بتلانا شروع کردی......اور شریعت اور طریقت دو الگ الگ چیزیں ہوگئیں......تو آج کل یہ چیز زیادہ مضر ہے کہ ہمارے اخلاق صحیح نہیں ہیں......رذائل موجود ہیں......ہمارے اندر اچھی اور بری......خیر اور شر دونوں خصلتیں موجود ہیں......لیکن اچھی خصلت اور جذبات کو ابھارنے کے مواقع بہت کم ہیں......یہ اس وقت کے چند لمحات ہیں......کہ اچھے جذبات اُبھریں......اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کرنے کی بناء پر......تو آج کل خیر کے محرکات کم ہیں......اور شر اور برائی کے محرکات بہت زیادہ......اس لیے ہماری طبیعتیں شر سے متاثر ہوجاتی ہیں......اگر تو نیت ہو اللہ کے کلام کی......محفل سے اخلاص اور نیکی تو درست اور ٹھیک ہے......لیکن ہمارے اندر حسد......کینہ......حب جاہ اور دیگر رذائل زیادہ ہیں......لہٰذا ان محافل کی ابتداء اگرچہ نیک مقاصد پر مبنی ہوتی ہے......مگر آخر کار باعث مفسدہ ہوتی ہیں۔ (ارشادات عارفی)

انسداد بدعات کا طریقہ

بدعت کا گندہ پانی نکالنے کا سہل طریقہ یہ ہے......کہ سنتوں کی خوب اشاعت کی جائے......جب سنت کے صاف پانی کا بہاؤ آئے گا......گندہ پانی خود بخود ختم ہوجائے گا۔ (مجالس ابرار)

خواتین اور شاپنگ

حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آج کل بازار سے خریداری کے نام پر جس طرح عورتیں کھلے بازاروں میں گھومتی نظر آتی ہیں اس کے بے شمار نقصانات کھلی آنکھوں نظر آرہے ہیں اور کئی ناگفتنی واقعات بھی رونما ہورہے ہیں جبکہ شدید ضرورت میں عورت گھر سے باہر جاسکتی ہے.... (پردہ ضرور کرونگی)

حصول معاش میں اعتدال

ضرورت کے بقدر کمایا کرو......اگر خرچ پانچ روپے ہے......تو سات کمانے کی فکر مت کرو......(اس چھوٹے سے فقرہ میں مسلمانوں کی زندگی کے لیے بیش بہا نصیحت ہے...... زندگی کی آدھی دوڑ کم ہوجاتی ہے) (ارشادات مفتی اعظم)

رسمی محفل قرآن کے نقصانات

دوسرا نقصان یہ ہے ...... کہ محفل قرآن کے بعد جذبات اُبھریں گے ...... کہ ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی مذاق ...... ایک دوسرے کی تضحیک ...... غیبت اور برائی شروع ہوجائے گی چونکہ ہمارے اندر یہ جذبات تو موجود تھے ...... لیکن اب جب یہ موقع آیا تو اُبھر گئے ...... اس لیے عارفین دین نے فرمایا کہ ...... چیز تو اچھی ہے ...... لیکن مختلف جذبات والے لوگ جمع ہوجائیں ...... تو اس سے یہ مضرات شروع ہوں گی ...... اس لیے کہ کسی کے مزاج میں حرص اور ہوس اور غصہ ہے ...... اور جاہ اور کبر اور ریا ہے ...... (یہ نفس کے رذائل کہلاتے ہیں) اس کے ساتھ پیار و محبت ...... و دل سوزی و سچائی بھی سب میں موجود ہیں ...... لیکن اچھے جذبوں کے محرک کم ہیں ...... تو اب ہمارے سامنے جب کوئی سائل آتا ہے ...... تو اصولاً دل سوزی اور محبت کا جذبہ ابھرنا چاہیے ...... لیکن پیشہ ور اور مکار وغیرہ کا' برا جذبہ ابھرتا ہے ...... تو ماحول نے اچھا جذبہ نہیں اُبھرنے دیا ...... اور بدظنی اور بدگمانی اور حب مال کا جذبہ اُبھار دیا ...... ان حالات سے روزانہ سابقہ پڑتا ہے ...... تو ایسی حالت میں معاشرہ کو سدھارنا ہوگا۔ (ارشادات عارفی)

بیوی کی دلجوئی ضروری ہے

اپنے بھائی بہن کو دینے سے اگر بیوی کو ناراضگی ہوتی ...... ہو تو بیوی پر ظاہر نہ کرے ...... چھپا کر دینا چاہئے ...... اور یوں کہہ دے کہ کسی کار خیر میں اتنی رقم خرچ کی ...... اس طرح کام بھی چلتا ہے اور بیوی کی دلجوئی بھی رہتی ہے۔ (مجالس ابرار)

مخاطب کی رعایت

کسی سے بات کرتے وقت یہ دیکھنا چاہیے ...... کہ اس کو کس چیز کی کتنی ضرورت ہے ...... اسی کے مطابق وہ چیز گفتگو میں ڈالنی چاہیے ...... محض اپنی طبیعت سے مغلوب ہو کر حد سے تجاوز نہ کرنا چاہیے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

ناشکری کا ثمرۂ بد

جب انسان احسانات و انعامات الٰہیہ سے منحرف ہوجاتا ہے...... تو یہ امر اس کی ہلاکت روحانی و ایمانی کا سبب بن جاتا ہے...... اللہ تعالیٰ کی تمام ظاہری و باطنی نعمتوں کو وہ اپنی ہوس رانی...... اور نفسانی خواہش کے مطابق استعمال کرتا ہے...... یعنی ان راستوں کا غیر صحیح و غیر فطری استعمال کرتا ہے...... نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ...... اس کے بد اثرات مرتب ہونا شروع ہوجاتے ہیں...... اور آخر کار یہاں تک نوبت پہنچتی ہے...... کہ قلبی استعداد...... و صلاحیت اور قابلیت صحیحہ مسخ ہوجاتی ہے...... اور فسق و فجور و کفر کے اثرات راسخ ہوجاتے ہیں...... پھر کوئی استحضار یا احساس ظاہری و باطنی نعمتوں کا باقی نہیں رہتا...... جب نعمتوں کا احساس...... و استحضار ہی فطرت سے مفقود ہوجاتا ہے...... تو اب محسن و منعم حقیقی کا تخیل و تصور ہی باقی نہیں رہتا...... اسی کا نام الحاد ہے۔ (ارشادات عارفی)

جلسوں میں تلاوت سے پہلے اس کے فوائد بتلانا چاہیے

عام طور پر جلسوں میں قرآن پاک کی تلاوت کرائی جاتی ہے...... مگر اس کے پڑھنے کا مقصد ہی بدل گیا...... اس وجہ سے ہمارے یہاں طلبہ کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے...... کہ وہ جب بھی مجمع میں قرآن پاک کی تلاوت کریں...... تو پہلے اس کے فوائد و آداب بیان کر دیا کریں...... تاکہ اصل مقصد واضح ہوجائے...... پھر تلاوت کریں...... تاکہ تلاوت کا پورا نفع ہو۔ (مجالس ابرار)

ترقی پسندانہ ٹھاٹ باٹ

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو ٹھاٹھ سے زین پوشوں پر بیٹھ کر مسجدوں کے دروازوں تک پہنچا کریں گے' ان کی بیگمات لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی' ان کے سروں پر لاغر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح بال ہوں گے' ان پر لعنت کرو' کیونکہ وہ ملعون ہیں' اگر تمہارے بعد کوئی اور امت ہوتی تو تم ان کی غلامی کرتے جس طرح پہلی امتوں کی عورتیں تمہاری لونڈیاں بنیں''۔ (اخرجہ الحاکم)

رسمی قرآن خوانی

اصل بات یہ ہے...... کہ اصلاح نفس ہونی چاہیے...... آپ ان اجتماعات...... رسم و رواج وغیرہ...... اور سیرت کے جلسوں کی خوبیاں اور نقصانات بیان کر کے دیکھیں...... تو پتہ چل جائے گا کہ...... اس کے مضرات کتنے ہیں...... جہاں تک بزرگوں سے سنا ہے...... اور ہماری سمجھ میں آیا ہے کہ ہر وہ چیز جو دین سمجھ کر ایجاد کی جائے...... مگر اس پر بزرگوں کا عمل نہ ہو...... اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہو...... تو وہ کام اگر چہ کتنا ہی اچھا اور نیک کیوں نہ ہو...... چونکہ زمانہ فساد کا ہے...... اس میں فساد کا موجب زیادہ ہے...... محفلوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے...... کہ چند لوگ جمع ہو جاتے ہیں...... اور قرآن شریف پڑھ کر دعا کرتے ہیں...... اسی طرح عورتیں جمع ہو کر اجتماع کرتی ہیں...... اور قرآن شریف پڑھتی ہیں...... اس میں مفسدہ زیادہ ہے...... اس لیے کہ پہلے تو عقیدت مندانہ آئیں گی...... پھر وہ عادت بن جائے گی...... اور پھر عادتاً آئیں گی...... اور جذبہ عقیدت ختم ہو جائے گا...... اس کے بعد غیبت اور آپس میں تقابل شروع ہو جائے گا...... اور مفسدہ پیدا ہو جائے گا...... جب شریعت نے اس کام کا حکم نہیں دیا تو کیوں کریں؟ (ارشادات عارفی)

اللہ کو ناراض کرنا بے عقلی ہے

کوئی شخص کلکٹر کو ناراض کر کے تحصیلدار کو نہیں راضی کرتا...... لیکن ہم لوگوں کا کیا حال ہے کہ مخلوق کو راضی کرنے کیلئے حق تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں...... حالانکہ چھوٹوں کو راضی کرنے کیلئے بڑوں کو ناراض کرنا سب کے نزدیک بے عقلی ہے۔ (مجالس ابرار)

والدین کی خدمت

میں نے اپنی زندگی میں...... ماں باپ کی خدمت کر کے...... دعائیں لینے والا کوئی شخص محروم نہیں دیکھا...... اس کا اجر آخرت میں تو ملتا ہی ہے...... دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ اس کا صلہ ضرور دیتا ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

قرآن خوانی سے برکت ہوتی ہے تو اجتماع کی کیا ضرورت ہے؟

کہتے ہیں کہ برکت ہوتی ہے...... بے شک ٹھیک ہے قرآن مجید پڑھنے سے برکت تو ہوتی ہے...... لیکن اس سے مقصد کیا ہے؟...... انفرادی برکت...... یا پڑھنے والوں کی برکت؟ انفرادی برکت اور نفع مراد ہے...... تو گھر میں خود بھی قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں...... اجتماع کی کیا ضرورت ہے؟...... خود گھر میں پڑھے تو برکت بھی ہوتی...... پھر ان میں انہماک کرنے سے اور کتنے مفسدے پیدا ہوتے ہیں...... ابتداء تو ذہن میں یہ بات آ جاتی ہے کہ...... ہم نیک کام کر رہے ہیں...... لیکن بعد میں اس کے ساتھ دوسرے غلط داعیے شروع ہو جاتے ہیں...... مثلاً دُرود و سلام اور دوسری بدعات...... الحاصل جو چیز بزرگوں سے منقول نہیں...... اس میں مفسدہ کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے...... اسی لیے علماء کرام نے اس سے منع کیا ہے۔ (ارشادات عارفی)

دین میں کمی گوارا کیوں؟

چاہ میں شکر ذرا بھی کم ہو...... گوارا نہیں...... اسی طرح کھانے میں نمک ذرا بھی کم ہو تو گوارا نہیں...... لیکن دین کے اندر ہر کمی کو گوارا کر لیا جاتا ہے...... یہ بات قابل عبرت ہے۔ (مجالس ابرار)

اللہ کی اطاعت

بندہ اللہ تعالیٰ کا تابعدار ہو جائے...... تو دنیا کی ہر شے اس کی تابعدار ہو جاتی ہے۔
(ارشادات مفتی اعظم)

عورت اور تجارت

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت سے کچھ پہلے یہ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ خاص خاص لوگوں کو سلام کہنا، تجارت کا یہاں تک پھیل جانا کہ عورتیں مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک اور مددگار ہوں گی، رشتہ داروں سے قطع تعلق، قلم کا طوفان برپا ہونا، جھوٹی گواہی کا عام ہونا اور سچی گواہی کو چھپانا''۔ (اخرجہ احمد والبخاری فی الادب المفرد)

ایجادات وتہذیب کا فرق

آج ایجادات میں تو ضرور ترقی ہوئی...... لیکن ایجادات کا اطلاق تہذیب پر نہیں ہوسکتا...... اگر موجودہ تہذیب کا تعلق انسان سے ہو تو...... یقیناً یہ تہذیب انسان کیلئے قابل ملامت اور لائق ماتم ہے...... یعنی موجودہ تہذیب جس طرح بے حیائی...... بے شرمی کی آئینہ دار ہے...... اسے ترقی کہنا قابل مذمت ہے...... یہ ترقی نہیں بلکہ قابل ملامت اور لعنت ہے اور ایجادات کی ترقی کو ترقی کہنا درست ہے...... مگر تہذیب کی اس بے راہ روی کو ترقی نہیں کہا جا سکتا۔ (ارشادات عارفی)

انسان کو گناہ سے بچنا چاہئے

انسان تقویٰ اختیار کرے...... جو ذریعہ رزق بھی ہے...... کیونکہ اس کی وجہ سے دین کے کاموں میں آسانی ہو جاتی ہے...... اور جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے...... اللہ تعالیٰ اس کو رزق اس جگہ سے عطا کرتے ہیں...... جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا ہے...... اس لئے بھائی...... انسان کو چاہئے کہ گناہ سے بچے۔ (مجالس ابرار)

سورۃ المرسلات

۱...... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جس نے سورۃ المرسلات پڑھی وہ شرک سے بری ہو گیا۔

۲...... اگر کسی دشمن ومقابل سے مقابلہ چل رہا ہو تو سورۃ المرسلات کی تلاوت کر لے یا لکھ کر اپنے پاس رکھ لے تو دشمن مغلوب ہو جائے گا۔

۳...... جس آدمی کو پھوڑے پھنسیاں نہ چھوڑتی ہوں وہ سورۃ المرسلات لکھ کر گلے میں لٹکائے' ان شاء اللہ تندرست ہو جائے گا۔

مساجد کی بے حرمتی

''حضرت حسن رحمہ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جبکہ لوگ مسجدوں میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کیا کرینگے' تم انکے پاس نہ بیٹھنا' اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں''۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ہمیشہ باوضور ہنے کی برکت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر سنتیں ایسی ہیں کہ ہمارے کمزور ایمان کو دیکھتے ہوئے ان پر عمل کے اثرات اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں دکھاتے ہیں اوراس کا مزہ اوراثر جیتے جی ہی ہمیں محسوس ہوتا ہے، اسی میں سے ایک سنت ہمیشہ باوضور ہنے کی بھی ہے، وضو کے ساتھ اور وضو کے بغیر کیے جانے والے کسی بھی کام کے درمیان فرق کو برکت کے اعتبار سے ہم خود محسوس کر سکتے ہیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ وضو صرف نمازوں کی ادائیگی اور قرآن شریف کو چھونے اور اس کی تلاوت کے لئے ہے جبکہ ایسا نہیں ہے، ہر اچھا کام باوضو کرنا چاہیے اور دن بھر ہر مسلمان کو باوضور ہنے کی کوشش کرنا چاہیے، اس وضو کی پابندی نے انسان کو کہاں سے کہاں پہنچایا اس کے متعلق صرف ایک واقعہ سنئے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے محبوب حضرت بلال حبشی سے پوچھا کہ اے بلال:۔ بتاؤ تو سہی آخر تم کیا عمل کرتے ہو کہ میں نے تم کو جنت میں اپنے سے آگے چلتے دیکھا، سیدنا بلال نے جواب دیا کہ حضور:۔ میں ہمیشہ باوضو رہتا ہوں اور ہر اذان کے بعد دو رکعت ضرور پڑھتا ہوں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان ہی دونوں خوبیوں کی وجہ سے، نیز آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص باوضور ہنے کے باوجود وضو کرتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔

استاد کا دیندار ہونا ضروری ہے

استاد اگر دیندار ہو تو اس سے انگریزی پڑھنے والے بھی منور اور دیندار ہوں گے...... اور اگر معلم بددین ہو...... تو اس سے قرآن اور حدیث پڑھنے والے بھی بددین ہی پیدا ہوں گے۔ (مجالس ابرار)

اکابر کی تعلیمات کا اثر

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ وملفوظات دیکھا کریں...... ان کے پڑھنے میں بہت نفع ہے...... کیونکہ یہ حضرات ابناء آخرت میں سے تھے...... ان کے کلام پڑھنے والے کو بھی آخرت کی فکر ہو جاتی ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

والدین کی اطاعت واجب ہے لیکن ایک شرط کیساتھ

بہر حال مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ماں باپ کی اطاعت واجب ہے اگر والدین کسی کام کا حکم دیں تو وہ کام کرنا اولا کے ذمہ شرعاً فرض ہو جاتا ہے....اور بالکل ایسا فرض ہو جاتا ہے جیسا کہ نماز پڑھنا فرض ہے....اور اگر اولا دوہ کام نہ کرے' تو اس پر اس فرض کے چھوڑنے کا گناہ ہو گا....لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ماں باپ جس کام کا حکم دے رہے ہیں وہ شرعاً جائز ہو' اگر ماں باپ ناجائز کام کا حکم دینے لگیں تو پھر ان کا حکم نہیں مانا جائے گا ماں باپ کتنے ہی محسن سہی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر نہیں ہیں....اگر ماں باپ اللہ کی کسی نافرمانی کا حکم دیں بلکہ اس پر زور بھی ڈالیں' تب بھی ان کی اطاعت نہیں کی جائے گی....مثلاً فرض نماز روزہ سے روکیں.... یا فرض' حج کے ادا کرنے سے روکیں' یا شادی میں باجے گاجے بجانے کا حکم دیں' یا حرام کمانے کے لئے کہیں' تو ایسی صورتوں میں ان کا حکم ماننے کی کوئی گنجائش نہیں ہے....

اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے....''**لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق**'' کسی مخلوق کی اطاعت' اللہ کی نافرمانی میں نہیں کی جائے گی....ماں باپ ہوں' یا پیر و مرشد ہو استاد ہو یا کسی درجہ کا کوئی حاکم ہو....ان سب کی فرمانبرداری' صرف اسی صورت میں ہے جس صورت میں اللہ کی نافرمانی نہ ہوتی ہو....

جب کوئی مصیبت پیش آئے تو یہ دعا پڑھے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْهَا خَيْرًا

''بے شک ہم تو اللہ تعالیٰ ہی کے (بندے) ہیں اور بے شک ہم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں....اے اللہ! میں آپ کی بارگاہ میں یہ مصیبت پیش کرتا ہوں....پس آپ مجھے اس مصیبت پر اجر عطا فرمائیں اور اس کے بدلے اس سے بہتر (نعمت) عطا فرمائیں....''

قرآن خوانی کی خودساختہ حکمت کا جواب

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ...... محلے والے آپس میں ایک دوسرے سے ...... ملتے نہیں' اجنبیت رہتی ہے...... اس کو دور کرنے اور آپس میں اُنس پیدا کرنے کے لیے...... ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں...... اب جب جمع ہوں گے...... تو لہو ولعب سے بچنے کے لیے محفل قرآن کر لیتے ہیں تاکہ اجتماع بھی ہو جائے ...... اور اُنس بھی پیدا ہو جائے ...... اور ثواب بھی مل جائے ...... فرمایا کہ شریعت مطہرہ نے اس کا بھی بندوبست کر دیا ہے ...... کہ پانچ وقت کی نماز میں جماعت کا اہتمام ...... اسی لیے ہے کہ...... آپس میں ایک دوسرے کے حالات معلوم ہوں ...... اور ایک دوسرے کے دُکھ درد میں شریک رہیں ...... اور اجنبیت ختم ہو اور ملاقات سے اُنسیت پیدا ہو...... پھر ان محافل کے اندر نام ونمود اور ریاکاری اور دسروں کی خوشنودی زیادہ ہوتی ہے...... اور اخلاص کم ہوتا ہے۔ (ارشادات عارفی)

سورۃ الحدید

۱...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ اسم اعظم سورۃ حدید کی چھ آیات میں ہے۔

۲...... اگر جنگ میں جانے والا سورۃ الحدید لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اسے کوئی دشمن کا کوئی ہتھیار نقصان نہ پہنچائے گا۔

۳...... جسے بخار ہو اس پر سورۃ الحدید پڑھی جائے۔

۴...... جسے ورم ہو اس پر سورۃ الحدید پڑھ کر دم کیا جائے۔ (الدر النظیم)

مصائب میں اعمال کا محاسبہ

علامہ عبدالوہاب شعرانیؒ نے لکھا ہے کہ...... جب کوئی پریشانی آئے ...... تو اپنے اعمال کو سوچے کہ...... ہمارے اعمال تو زیادہ پریشانی اور مصائب کے لائق ہیں...... لیکن الحمد للہ کہ حق تعالیٰ کی رحمت سے سستے چھوٹے۔ (مجالس ابرار)

احساس گناہ

اہتمام نہ بن پڑے حسنات کا...... یہ اتنا مضر نہیں...... جتنا گناہ کا احساس مٹ جانا ...... یہ تو قیامت ہے...... اس سے زیادہ مہلک اور خطرناک کوئی چیز نہیں...... اس میں یہاں تک ہوسکتا ہے کہ...... کفر ہو جائے اور پتہ بھی نہ چلے...... اللہ بچائے! بڑا سنگین معاملہ ہے ...... پس لرزاں ترساں ہی رہے...... خطا کار شرمسار مسلمان کیلئے کچھ ڈر ہے...... ڈر تو عاصی ...... طاغی اور باغی کیلئے ہے۔ (ارشادات عارفی)

سورۃ الانشقاق کے خواص

۱...... جس عورت کو بچہ نہ ہوتا ہے تو یہ سورۃ لکھ کر اس کے گلے میں لٹکائی جائے تو اس کے بچے ہونے لگیں گے۔

۲...... جس آدمی کو زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہو اور شدید درد ہو تو اس پر سورۃ الا نشقاق پڑھ کر دم کریں۔

۳...... اس سورۃ کو لکھ کر گھر میں رکھنے سے کیڑے مکوڑوں اور دیگر حشرات الارض سے حفاظت رہے گی۔

محبت یا خوف

روزہ وہی رکھے گا جس کو اللہ تعالیٰ سے محبت یا اس کا ڈر ہو...... کیونکہ کام دو وجہوں سے ہوتا ہے...... یا تو انڈے ملیں گے کھانے کیلئے...... اگر کام نہیں کریں گے...... تو پھر ڈنڈے ملیں گے...... کام یا محبت کی وجہ سے ہوتا ہے...... یا خوف کی وجہ سے...... روزہ نہ رکھیں گے...... تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں گے...... کہ جیل خانہ میں نہ بھیج دیئے جائیں تو روزہ وہی رکھے گا...... جس کو اللہ تعالیٰ سے پوری محبت ہو...... یا اللہ تعالیٰ سے پورا ڈر ہو...... بعض لوگ روزہ تو رکھتے ہیں...... مگر ان سے بعض گناہ بھی ہو جاتے ہیں...... تو یہ نشانی ہے کہ ان میں محبت یا ڈر کی کمی ہے...... جتنی محبت یا ڈر ہونا چاہئے...... اگر اتنا ہوں تو پھر گناہ نہیں ہوتے۔ (مجالس ابرار)

اللہ تعالیٰ سے دو باتیں

دو باتیں ...... دو منٹ کے لیے اللہ تعالیٰ سے کر لیا کرو ...... کسی وقت ان سے یہ کہہ لیا کرو کہ ...... اے اللہ! ...... میں عاجز ہوں ...... ناتواں ہوں ...... نالائق ہوں ...... کچھ کرتے بن نہیں پڑتا ...... آپ ہی اپنا فضل فرما دیں ...... یہ تو کہہ لیا کرو ...... کیا اتنا بھی نہ کر سکو گے؟ ...... اتنا تو اختیار رکھتے ہو کہ زبان سے کہہ لو ...... دیکھو پھر تغیر ہوتا ہے یا نہیں؟ ...... یہ نسخہ اکسیر ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا بتایا ہوا ہے۔ (ارشادات عارفی)

صالح معلم کی برکات

حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحبؒ ...... خلیفہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ یونیورسٹی میں پڑھاتے تھے ...... لیکن مولانا کی برکت سے شاگرد تہجد گزار ہونے لگے۔ (مجالس ابرار)

مشکلات کا وظیفہ

"حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعمَ الْوَکِیْل" ...... تین سو اکتالیس مرتبہ ...... پڑھنا حل مشکلات کا وظیفہ ہے۔ (ارشادات مفتی اعظم)

اخلاص نیت بڑا سرمایہ ہے

زاویہ نگاہ بدلتے بدلتے بدلتا ہے ...... لیکن جب ایک چیز کی اہمیت ...... معلوم ہو گئی تو زاویہ نگاہ بدل ڈالو ...... ہزار دفعہ شیطان بہکائے ...... پھر اپنے مرکز پر آ جاؤ ...... اخلاص نیت ہی سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ (ارشادات عارفی)

شان صحابہ رضی اللہ عنہم

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی تکلیف پہنچی ...... تو فرمایا "الحمدللہ الذی لم یذھب السمع والبصر" ...... شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہماری سماعت اور بصارت نہیں سلب فرمائی ...... کیا ان حضرات کی دینی فہم تھی۔ (مجالس ابرار)

ضرورت اصلاح

لغزشیں ہونا فطرت انسانی ہے...... اگر لغزشیں نہ ہوں...... تو ترقی نہ ہو...... مگر ان لغزشوں سے بچنے کیلئے...... اور متنبہ ہونے کے لیے...... تمام بڑے بڑے علماء اور صوفیاء نے اللہ والوں سے اصلاحی تعلق قائم کیا...... اور اپنی طرف کسی کمال کو منسوب کرنا چھوڑ دیا۔ (ارشادات عارفی)

اپنے اعمال کا محاسبہ کرو

صبح سے شام تک...... اپنی زندگی کا جائزہ لو...... اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرو...... ان دونوں چیزوں کی اشد ضرورت ہے۔

محاسبہ کا مطلب یہ ہے کہ...... ہمارا معاملہ اپنی بیوی...... اپنی اولاد...... عزیز و اقارب سے کس طرح ہے...... کس حد تک ہم ان کے حقوق ادا کر رہے ہیں...... اور کہاں ہمارے جذبات کام کر رہے ہیں؟...... اس بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے...... جو تعلیمات اور جو حدیں مقرر کی ہیں...... روزمرہ کی زندگی میں ان تعلیمات کو جاری کرتے رہو۔ (ارشادات عارفی)

گناہوں کا زہر

سانپ جس عضو کو بھی کاٹتا ہے...... آدمی مر جاتا ہے...... کیونکہ اس عضو سے پھر تمام بدن میں زہر پھیل جاتا ہے...... اسی طرح گناہ کا زہر ہے...... جس عضو سے بھی معصیت کی جائے گی...... اس کا زہر تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ (مجالس ابرار)

یہ بے دینی ہے

بڑے بڑے صوفی لوگ بھی بیویوں کو بازار ساتھ لے جاتے ہیں.... وہ بھاؤ تاؤ کرتی ہیں.... حالانکہ عورت کا خریداری کیلئے بازار جانا کسی صورت میں بھی جائز نہیں.... کہتے ہیں کہ اگر بیویاں بازار نہیں جائیں گی تو ان کی ضرورت کیسے پوری ہوگی.... میں پوچھتا ہوں کہ بتایئے وہ کون سی ضرورت ہے جو کل تک گھر بیٹھے پوری ہو جاتی تھی آج نہیں ہو سکتی.... اس کا کوئی جواب نہیں.... معلوم ہوا کہ صرف بے دینی ہے بے حیائی ہے.... (پردہ ضرور کرو نگی)

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا محاسبہ نفس

ایک دفعہ دہلی میں ...... بہت بڑا مجمع تھا...... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرمارہے تھے...... دوران وعظ فرمایا اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ...... اس وقت ایسی بات مجھ پر وارد ہوئی ہے...... جو آپ نے کبھی نہیں سنی ...... اور بڑی مفید بات ہے ...... میں تحدیث نعمت کے طور پر اس کو بیان کرتا ہوں ...... پھر آپ یکا یک خاموش ہو گئے...... اور کہا حضرات!...... ایک بات ہے اس میں مجھ سے انفرادیت کا دعویٰ ہو گیا کہ...... یہ نئی بات مجھ پر وارد ہوئی ہے ...... اور آپ لوگوں نے کبھی نہیں سنی ہوگی...... اگر چہ میرے لفظ تحدیث نعمت کے ہیں...... لیکن پھر بھی میں سب کے سامنے اس دعویٰ سے توبہ کرتا ہوں۔

یہ واقعہ مجھ کو مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے سنایا...... انہوں نے فرمایا کہ...... وہ اس مجلس میں شریک تھے۔ مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ میں نے اس دن حضرت کا مرتبہ پہچانا۔ (ارشادات عارفی)

بری صحبت کے نقصانات

پانی نرم ہے...... لیکن اپنی صحبت سے لوہا کو زنگ آلود کر کے اس کی صورت اور سیرت خراب کر دیتا ہے...... اسی طرح بری صحبت انسان کے اخلاق کو خراب کر دیتی ہے۔ (مجالس ابرار)

کیا ایسا بھی ہوگا؟

''موسیٰ بن ابی عیسیٰ مدینی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تمہارے نوجوان بدکار ہو جائیں گے اور تمہاری لڑکیاں اور عورتیں تمام حدود پھلانگ جائیں گی صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا: ہاں اور اس سے بھی بڑھ کر۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب نہ تم بھلائی کا حکم کرو گے نہ برائی سے منع کرو گے، صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں! اور اس سے بھی بدتر، اس وقت تم پر کیا گزرے گی جب تم برائی کو بھلائی اور بھلائی کو برائی سمجھنے لگو گے''۔ (کتاب الرقائق لابن مبارک)

بلا نیت بھی اتباع سنت میں ثواب ملے گا

محض اتباع کی نیت کرلو...... اور کوئی مقصود پیش نظر نہ رکھو...... ان شاء اللہ تمام مقاصد جتنے بھی ہیں ...... سب خود بخود حاصل ہوں گے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ایسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہر ادا کو محفوظ فرمالیا ہے...... اگر کوئی بے خیالی میں بھی اتباع کرلے گا...... تو بھی اسے ثواب ملے گا...... (مثال کے طور پر اپنے عزیز دوستوں میں ایک مریض ہے...... ہم بے تکلفانہ اس کو پوچھنے چلے گئے...... نہ سنت کی نیت کی اور نہ ہی اتباع کی)...... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ...... کیونکہ عمل اتباع کے مطابق ہوگیا ...... چاہے نیت کی ہو یا نہ کی ہو ثواب ملے گا۔ (ارشادات عارفی)

کاروبار کے دوران مغفرت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ دستکاری سے شام کو تھک جائے تو اسے بخش دیا جائے گا۔ (طبرانی)

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: دو شخص بازار میں تھے اور ایک نے دوسرے سے کہا: آؤ! لوگوں کی اس غفلت کے وقت میں ہم اللہ سے استغفار کریں' انہوں نے کہا: ان میں سے ایک کا انتقال ہوگیا۔ تو خواب میں یہ مرنے والا اس زندہ کو ملا تو اس مرنے والے نے کہا کہ: تجھے معلوم بھی ہے کہ جس شام کے وقت ہم دونوں بازار میں تھے اس روز اللہ تعالیٰ نے ہم کو بخش دیا تھا۔ (ابن ابی الدنیا)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص معاملہ کرنے میں نرم' سہولت دینے والا' قریب کرنیوالا ہو' اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے (حاکم)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے بیع میں اقالہ کیا (یعنی بیچی ہوئی چیز واپس لے لی) تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کی لغزشیں معاف فرمائیں گے۔ (ابوداؤد)

شکر تعلق مع اللہ اور معرفت الٰہیہ کا خاص الخاص جوہر ہے

شکر کے بہت سے مقامات ......اور کیفیات ہیں ......اس میں تعلق مع اللہ ہے، استغفار ہے......خشیت ہے......اور خشیت کی کیفیات صرف اہل حق کو نصیب ہوتی ہیں ......اہل حق ہر مقام پر شکر ادا کریں گے......استغفار کریں گے......کامل شکر اور کامل استغفار نہ کر سکنے کی وجہ سے ان دونوں کو ناقص سمجھتے ہوئے......اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں......کانپتے ہیں......اور اس کے سامنے گڑگڑاتے ہیں......اسی کا نام خشیت ہے......اسی کے بارے میں فرمایا گیا ہے......"ربّنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم"......وقت کے نبی کہہ رہے ہیں......یعنی کہ عمل تو میں کر رہا ہوں لیکن شرف قبولیت صرف آپ ہی دینے والے ہیں......یہ مقام مقام خشیت ہے......اور یہ بہت اونچا مقام ہے......اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقام خشیت عطا فرمائے......(آمین) خشیت کے ادا کرنے کے لیے اور بھی الفاظ ہیں......یعنی شکر ہو......استحضار قلب کے ساتھ......اور استغفار ہو ندامت قلب کے ساتھ ......جب یہ دونوں ملتے ہیں......تو خشیت پیدا ہو جاتی ہے۔ (ارشادات عارفی)

تلاش گمشدہ کا وظیفہ

گم شدہ چیز یا جانور......یا انسان کی واپسی کیلئے یہ وظیفہ مجرب ہے......حضرت ڈاکٹر عبدالحئی دامت برکاتہم نے مجھ کو عطا فرمایا۔

۲ رکعت نماز حاجت پڑھ کر پھر سورہ اخلاص ۵ مرتبہ......مع سورۃ فاتحہ......اول آخر درود شریف پڑھے......پھر یاحی یاقیوم ۵۰۰ مرتبہ پڑھے اور دعا کرے۔ (مجالس ابرار)

زاویہ نظر بدلنے کی ضرورت

نیت بدل جانے سے احکام بدل جاتے ہیں......ڈاکٹر سوئی لگاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں......اور اس کو فیس بھی دیتے ہیں......اور کوئی دشمن اتنی ہی بڑی سوئی چبھو دے تو اس سے لڑتے ہیں......پس اس مثال کو سمجھنے کے بعد حق تعالیٰ کی حکمت......ورحمت پر ......نظر رکھنے سے تمام تکالیف کا تحمل آسان ہو جاتا ہے۔ (مجالس ابرار)

ختم نبوت زندہ باد

جن دنوں ختم نبوت کی تحریک زوروں پر تھی.... ختم نبوت کے پروانے گولیوں.... لاٹھیوں.... جیلوں اور حوالاتوں کے مزے لے رہے تھے.... ایک مسلمان نے سڑک کے درمیان آ کر بلند آواز میں نعرہ لگایا ''ختم نبوت زندہ باد....''

جونہی اس نے نعرہ لگایا.... پولیس والا آگے بڑھا اور اس کے گال پر زوردار تھپڑ مارا.... تھپڑ کھاتے ہی اس نے پھر کہا.... ''ختم نبوت زندہ باد....'' اس بار پولیس والے نے اسے بندوق کا بٹ مارا.... بٹ کھا کر وہ پہلے سے زیادہ بلند آواز میں گرجا.... ''ختم نبوت زندہ باد....''

اب تو پولیس والے اس پر جھپٹ پڑے.... ادھر وہ ہر تھپڑ.... ہر لات اور ہر بٹ پر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگاتا چلا گیا.... وہ مارتے رہے.... یہاں تک کہ زخموں سے چور چور ہو گیا.... اسی حالت میں اٹھا کر فوجی عدالت میں پیش کیا گیا.... اس نے عدالت میں داخل ہوتے ہی نعرہ لگایا.... ''ختم نبوت زندہ باد''....

فوجی نے فوراً کہا.... ''ایک سال کی سزا....'' ایک سال کی سزا کا سن کر اس نے پھر نعرہ لگایا.... ''ختم نبوت زندہ باد''....

فوجی نے فوراً کہا.... ''دو سال سزا......''

اس نے پھر نعرہ لگایا.... ''ختم نبوت زندہ باد......''

فوجی نے پھر کہا.... ''تین سال سزا......''

اس نے پھر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا.... غرض وہ ایک ایک سال کر کے سزا بڑھاتا چلا گیا.... یہ ختم نبوت کا نعرہ لگاتا چلا گیا.... یہاں تک کہ سزا بیس سال تک پہنچ گئی.... بیس سال کی سزا سن کر بھی اس نے کہا.... ''ختم نبوت زندہ باد....''

اس پر فوجی نے جھلا کر کہا.... ''باہر لے جا کر گولی مار دو....''

اس نے گولی کا حکم سن کر کہا.... ''ختم نبوت زندہ باد....''

ساتھ ہی خوشی کے عالم میں ناچنے لگا.... ناچتے ہوئے بھی برابر نعرے لگا رہا تھا...''
ختم نبوت زندہ باد...... ختم نبوت زندہ باد...... ختم نبوت زندہ باد......''

عدالت میں وجد کی حالت طاری ہوگئی.... یہ حالت دیکھ کر عدالت نے کہا....''یہ دیوانہ ہے.... دیوانے کو سزا نہیں دی جاسکتی.... رہا کردو......''

رہائی کا حکم سنتے ہی اس نے پھر کہا....''ختم نبوت زندہ باد......'' (میں بھی کہتا ہوں ختم نبوت زندہ باد.... آپ سب بھی کہیں.... ختم نبوت زندہ باد)

عافیت

عافیت بہت بڑی چیز ہے اس کے مقابلے میں ساری دولتیں ہیچ ہیں۔ عافیت دل ودماغ کے سکون کو کہتے ہیں اور یہ سکون اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ دولت بلا کسی سبب اور استحقاق کے عطا فرماتے ہیں۔ عافیت کوئی نہیں خرید سکتا۔ نہ روپیہ سے خرید سکتا ہے نہ سرمایہ سے نہ منصب سے، عافیت کا خزانہ صرف خدا کے پاس ہے خدا کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

بندے کو چاہئے کہ وہ خدا کے سامنے اپنے عجز و نیاز کو پیش کر کے اور کبھی کبھی یہ دعا پڑھ لیا کرے۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ فِیْ اَھْلِیْ وَمَالِیْ''

یہ دعائیہ کلمات بہت بڑی چیز ہیں۔ اس کے مقابلے میں ساری دولتیں ہیچ ہیں۔

شکر واستغفار کا حاصل

شکر واستغفار دونوں عبدیت کی اساس اور کلید کامیابی ہیں۔ استغفار سے عبدیت اور شکر سے معرفت حاصل ہوتی ہے۔

جب سونے لگے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

''اے اللہ! میں آپ کے نام سے ہی مرونگا اور آپکے نام سے ہی جیتا ہوں....''

بیماری اللہ کی رحمت

بیماری بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نعمت ہے...... لیکن اس سے پناہ مانگتا رہے...... اور اس کو دور کرنے کی تدبیر...... اور دُعا دونوں کرنی چاہیے...... پھر صبر بھی کرے۔ (ارشادات عارفی)

ناقص عمل بھی کار آمد ہے

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ اگر برا لکھنے والا لکھنا چھوڑ دے...... تو یہ کبھی اچھا لکھنے والا نہ بنے گا...... پس ہر عمل ناقص عمل کامل کی بنیاد ہے...... جو کچھ ہو سکے اصول کے موافق عمل شروع کر دے جی لگنے نہ لگنے کی پرواہ نہ کرے۔ (مجالس ابرار)

اللہ کی رحمت سب کو بقدر ظرف حاصل ہوتی ہے

فرمایا:...... رمضان المبارک کے گزر جانے پر ایک شعر یاد آ گیا:

آئے بھی وہ' چلے بھی گئے پاکے بے خبر
ہم اپنی بے خودی میں نہ جانے کہاں رہے

ماہ مبارک آئے...... اور اپنی برکات وثمرات دے کر چلے بھی گئے...... ہم جہاں تھے...... وہیں رہ گئے...... مگر واقعۃً ایسا نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو موعود ہیں...... وہ سب مسلمانوں میں بقدر ظرف اور بقدر استطاعت پہنچی ہیں...... سب کو ملی ہیں...... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھی محروم نہیں رہا۔

اس کی مثال ایسی ہے کہ...... بادل آئے...... بارش خوب تیز ہوئی...... جب وہ تھم گئی...... اب پتھروں پہ بھی نمی آ گئی...... لیکن وہ تھوڑی دیر میں خشک ہو گئے...... زمین بھی خشک نظر آتی ہے...... لیکن اس نے تمام پانی جذب کر لیا' چاہے محسوس ہو یا نہ ہو۔ (ارشادات عارفی)

بدگمانی سے بچو

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ کوئی رقم کسی سے لے...... تو دوبارہ گن لے...... مگر اس نیت سے کہیں شاید زیادہ نہ دیدیئے ہوں...... کیونکہ کم دینے کا گمان کرنا بدگمانی ہے۔ (مجالس ابرار)

انعامات الٰہی کے استحضار سے معرفت حاصل ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ کے انعامات...... کے استحضار کرنے سے...... معرفت خداوندی حاصل ہوتی ہے......اور ندامت قلب سے عبدیت پیدا ہوتی ہے...... نہ اس کی انتہا ہے...... نہ اس کی انتہا ہے۔ یہی بات عالم امکان میں...... سب سے بڑے عارف کہتے ہیں...... "ماعرفناک حق معرفتک، ماعبدناک حق عبادتک"......اور "الالیعبدون" کے معنی "الالیعرفون" کے ہیں...... عبادت اس لیے کرتے ہیں...... کہ آپ کی معرفت حاصل ہوجائے کیونکہ (عبادت کے لیے) جو بندہ...... مخصوص ہوجاتا...... تو پھر اس کو اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتے ہیں...... اور اپنی معرفت کے دروازے اس پر کھول دیتے ہیں۔ (ارشادات عارفی)

تدریس اور ثواب

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت مولانا محمد سہول عثمانی رحمہ اللہ نے حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ: "حضرت! ہم دینی علوم پڑھاتے ہیں اور ان پر تنخواہ بھی لیتے ہیں تو کیا ایسی تدریس پر کچھ ثواب بھی ملے گا"؟ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے فرمایا: "مولوی صاحب! ثواب کی بات کرتے ہو اس تدریس میں جو کچھ کوتاہیاں ہم سے ہوتی ہیں اگر ان پر مواخذہ نہ ہو تو اسی کو غنیمت سمجھو"۔

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ واقعہ نقل کرنے کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ حضرت رحمہ اللہ کا مقصد یہ نہیں تھا کہ تنخواہ لینے کے بعد ثواب کی کوئی امید نہیں کیونکہ اگر نیت بخیر ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس میں بھی ثواب کی امید ہے۔

لیکن یہ اس وقت ہے جبکہ تنخواہ کا حق پورا پورا ادا کیا ہو اور اگر مقررہ وقت سے کم پڑھایا، غیر حاضریاں کیں اور پڑھانے کیلئے جس محنت اور مطالعے کی ضرورت ہے اس وقت میں کوتاہی کی تو تنخواہ کا حلال ہونا بھی مشکوک ہے۔ حضرت شیخ الہندؒ نے اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ (البلاغ مفتی اعظم رحمہ اللہ)

جس علم پر عمل نہ ہو وہ رائیگاں ہے

یہ بات ضروری ہے کہ...... دین کی بات سن کر اس پر عمل کیا جائے...... کیونکہ وہ علم رائیگاں ہے...... جس پر عمل نہ ہو...... پھر یہ بھی اس علم اور دین کی برکت ہے کہ...... اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو قبول کر لیا...... تو ان شاء اللہ عمل کی بھی توفیق ہوگی...... (علم دین میں یہ برکت ہے)...... دیگر علوم تو بیکار محض ہیں...... چاہے وہ سائنس ہو...... یا فلسفی علوم...... بہرحال اللہ تعالیٰ کے دین کا علم...... بذات خود ایک نعمت ہے...... اور یہ نعمت دونوں جہان میں کام آنے والی ہے۔ (ارشادات عارفی)

وصول الی اللہ کے ضامن دو کام

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دو کام کرلو...... تو میں ذمہ لیتا ہوں وصول الی اللہ کا۔
ا۔ گناہوں سے حفاظت...... ۲۔ کم بولنا...... اور ذکر کیلئے خلوت کا اہتمام...... اور دو چیزوں سے بہت بچے...... عورتوں سے...... اور امردوں سے...... (لڑکوں سے)۔ (مجالس ابرار)

گناہوں کی مثال

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم کو گناہ اس طرح لذیذ معلوم ہوتے ہیں...... جس طرح سانپ کے کاٹے کو نیم کی پتی لذیذ معلوم ہوتی ہے...... لیکن جب زہر کا اثر ختم ہو جاتا ہے...... تو پھر نیم کی پتی تلخ معلوم ہوتی ہے...... دنیا کی محبت اور آخرت سے بے فکری کا زہر ہر گناہ کو لذیذ کر دیتا ہے۔ (مجالس ابرار)

سورۃ التحریم کے خواص

ا...... اگر کوئی بیمار ہو تو سورۃ التحریم پڑھنے سے شفاء ہوگی۔
۲...... اگر کسی کو بے خوابی کا مرض ہو تو وہ سورۃ التحریم پڑھے اس کی یہ تکلیف جاتی رہے گی۔
۳...... اگر کوئی مقروض ہے تو وہ سورۃ التحریم پڑھے، اس کا قرضہ اترنے کے راستے پیدا ہو جائیں گے۔

علم کا حاصل عمل ہے

ساری طریقت...... ساری سنت...... ساری شریعت ...... تمام دفاتر اس بات کی تفصیلات سے بھرے ہوئے ہیں...... کہ علم کا حاصل عمل ہے...... اگر عمل نہیں تو علم رائیگاں ہے۔ شریعت کے تمام علوم...... عمل کا تقاضا پیدا کرتے ہیں...... وہ علم، علم نہیں جو عمل کا تقاضا اور رغبت پیدا نہ کرے...... چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا......"الا الذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت" جب اللہ تعالیٰ نے تقاضا پیدا فرمایا...... تو ساتھ ساتھ ہم میں تقاضا پورا کرنے کی...... صلاحیتیں بھی رکھ دیں تا کہ عمل میں آسانی رہے۔ (ارشادات عارفی)

اسمائے حسنیٰ کی برکات

ہم نے اپنے بچوں کو اسمائے حسنیٰ یاد کرانا شروع کرادیا ہے...... اوراس کے معانی کو بھی یاد کرایا ہے...... اب تک ۷۵ اسماء کو یاد کرلیا ہے...... اس سے حق تعالیٰ کی عظمت ومعرفت پیدا ہوگی...... اور جو حاجت پیش ہوگی...... اس نام کے واسطہ سے دعا کی توفیق ہوگی۔ (مجالس ابرار)

عورتوں کی فرمانبرداری

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مال غنیمت کو دولت' امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے' دنیا کمانے کے لئے علم حاصل کیا جائے' مرد اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی' اپنے دوست کو قریب کرے اور باپ کو دور اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں' قبیلے کا بدکار ان کا سردار بن بیٹھے' اور رذیل آدمی قوم کا قائد (چوہدری) بن جائے۔ آدمی کی عزت محض اس کے ظلم سے بچنے کیلئے کی جائے۔ گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان عام ہو جائے۔ شرابیں پی جانے لگیں اور پچھلے لوگ پہلوں کو لعن طعن سے یاد کریں۔ اس وقت سرخ آندھی' زلزلہ' زمین میں دھنس جانے' شکلیں بگڑ جانے' آسمان سے پتھر برسنے اور طرح طرح کے لگاتار عذابوں کا انتظار کرو جس طرح کسی بوسیدہ ہار کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے موتیوں کا تانتا بندھ جاتا ہے''۔ (جامع ترمذی)

دینی مجلس کی برکات لینے کا طریقہ

جب کسی دینی مجلس میں بیٹھو...... تو استغفار پڑھ کر بیٹھا کرو...... تا کہ پاک صاف ہو جاؤ ...... اور جب کبھی اچھی باتیں سنو...... تو کہیں جا کر انہیں دہرایا کرو...... خصوصاً اپنے اہل وعیال کے ساتھ ضرور ایسا کیا کرو...... اور دعا کرو کہ...... یا اللہ! اس مجلس کی برکات ہم کو عطا فرمائیے ...... اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا کیجئے ...... اور جب کبھی اچھی بات سنو تو اللہ کا شکر ادا کرو ...... اس سے صلاحیتیں درست ہوتی ہیں ...... اور پھر اچھی بات سننے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد بھی مانگا کرو...... دعائیں بگڑے ہوئے قلب کی صلاحیت درست کر دیتی ہیں ...... پہلے اس کو رسماً کر کے ہی دیکھ لو...... پھر قلب میں حقیقت خود بخود اُتر جائے گی۔ (ارشادات عارفی)

عقل کا ضعف

عقل ایسی ضعیف چیز ہے کہ وہم سے بھی مغلوب ہو جاتی ہے...... مثلاً مردہ بے ضرر ہے کوئی حرکت نہیں کر سکتا...... لیکن اس کے پاس سونے سے انسان ڈرتا ہے ...... کتنا ہی اطمینان دلایا جائے ...... لیکن سو نہیں سکتا اس کے باوجود بعض انسان اپنی عقل کو خدا بنالیتا ہے۔

بولے کہ اس خدا پہ جو آتا نہیں نظر ہے عقل سے بعید کہ ایمان لایئے
میں نے کہا بجا ہے یہ فرمان آپ کا لیکن ذرا وہ عقل بھی ہم کو دکھایئے

ہر شے کو اس کے علامات سے پہچان لیتے ہیں۔

تغیرات جہاں سے خدا کو دیکھ لیا اڑی جو خاک تو ہم نے ہوا کو دیکھ لیا

(مجالس ابرار)

مینا بازار سے خریداری

بعض لوگ کہتے ہیں کہ مینا بازار میں بیچنے والی عورتیں ہوتی ہیں تو کیا اس طرح عورتوں کا عورتوں سے خریداری کرنا صحیح ہے.... یہ اگرچہ جائز تو ہے مگر اسکے علاوہ یہ مسائل بھی ہیں....

1.... بے دین ماحول کا اثر.... 2.... عورت کا بلاضرورت گھر سے نکلنا ناجائز....

3.... وہاں عورتوں کا آپس میں ایک دوسرے کے کپڑوں اور زیور اور فیشن کو دیکھنا.... اس سے حب مال بڑھتی ہے....

4.... دکانوں پر مختلف چیزوں کو دیکھنے سے مال کی ہوس بڑھتی ہے.... (پردہ ضرور کرونگی)

حاصل طریقت

ساری طریقت کا حاصل رجوع الی اللہ ہے...... اور ہمارے حضرت (تھانویؒ) فرمایا کرتے تھے کہ...... اہل علم کسی نہ کسی طرح اپنا کام چلا لیتے ہیں...... گنجائش نکال لیتے ہیں ...... یہ عوام الناس کہاں جائیں ...... ان کی طرف سے میں گنجائش نکالتا ہوں...... عوام الناس میں سے جاہل سے جاہل آدمی بھی یہ کام کرسکتا ہے...... کہ جس کام میں دقت ہو' پریشانی ہو...... فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے یہی کہہ لیا کرے...... یااللہ! میں اس کام میں کیا کروں؟...... ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی نہ کوئی صورت...... ضرور پیدا فرمادیں گے...... اور رجوع الی اللہ کے بعد پریشانی نہیں رہے گی...... یوں سمجھے گا کہ بس یہی مقتضائے حکمت ہے۔ (ارشادات عارفی)

کعبہ شریف دربار شاہی

ایک کافر نے مجھ سے پوچھا کہ...... ہم آپ کو اپنے مندر میں آنے کی اجازت دیتے ہیں...... آپ لوگ ہم کو کعبہ شریف کیوں نہیں جانے دیتے...... میں نے کہا مسجد میں آپ بھی آسکتے ہیں...... مگر کعبہ شریف شاہی حرم ہے...... آپ بادشاہ کے محل سرا میں بدون اجازت نہیں جاسکتے ...... جو شخص بادشاہ کو نہ تسلیم کرے...... تو اس کو تو اس کے ملک میں داخلہ بھی نہیں ملتا۔ (مجالس ابرار)

قرآنی دعوت کا دعویٰ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم کے اٹھ جانے سے پہلے پہلے علم حاصل کرلو' علم کا اٹھ جانا یہ ہے کہ اہل علم رخصت ہوجائیں' خوب مضبوطی سے علم حاصل کرو' تمہیں کیا خبر کہ کب اس کو ضرورت پیش آجائے یا دوسروں کو اس کے علم کی ضرورت پیش آئے اور علم سے فائدہ اٹھانا پڑے۔ عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جن کا دعویٰ یہ ہوگا کہ وہ تمہیں قرآنی دعوت دیتے ہیں حالانکہ کتاب اللہ کو انہوں نے پس پشت ڈال دیا ہوگا' اس لیے علم پر مضبوطی سے قائم رہو' نئی اپج' بے سود کی موشگافی اور لایعنی غور و خوض سے بچو (سلف صالحین کے) پرانے راستہ پر قائم رہو۔ (سنن دارمی)

طریقت کا مقصد

طریقت..... بلکہ زندگی کا واحد مقصد صرف تعلق مع اللہ ہے..... ساری جدوجہد اسی کے درست ہونے کے لیے ہے..... اللہ تعالیٰ اس کے حصول کی خود ہی..... توفیق عطا فرمادیں اور مساعی میں اعانت فرمادیں..... آمین۔ من جملہ..... اور تدابیر کے یہ تدبیر بھی موثر ہوسکتی ہے کہ ہر تعلق دنیوی..... کو تعلق مع اللہ پیدا کرنے کا ذریعہ بنالیا جائے..... جس سے بھی تعلق رکھا جائے ..... اللہ تعالیٰ ہی کے لیے رکھا جائے..... جو کام کیا جائے..... اللہ ہی کے لیے کیا جائے..... گویا زندگی اس کا مصداق ہو....." ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للّٰہ رب العالمین"..... اس بات کا استحضار صبح ہی سے شروع کیا جائے..... اور بار بار اس عمل کی طرف توجہ دی جائے..... رات میں سوتے وقت جس قدر کوتاہیاں اور فروگذاشت ہوئی ہوں..... ان پر ندامت اور استغفار کیا جائے..... ان شاء اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ میں عادت ہونے لگے گی۔

فرمایا:..... مطالبات زندگی یہ ہیں: ۱-حقوق شناسی..... فرائض..... وواجبات

۲-حقوق ادائیگی..... طریق سنت

۳-حفظ حدود..... سلوک وطریقت (ارشادات عارفی)

روحانی امراض کے علاج کی ضرورت

علاج سے نفع ہوتا ہے..... اور اگر علاج نہ کرے تو ڈاکٹر بھی بیمار ہی رہے گا۔ اسی طرح ریا..... غصہ..... تکبر..... عالم بننے سے نہیں جاتا..... بلکہ اور بڑھ جاتا ہے..... خاندانی تکبر تو پہلے ہی سے تھا..... اور علم کا نشہ اور آگیا اور عبادت کرنے لگے تو یہ مرض اور بھی بڑھ جائے گا ..... پس معلوم ہوا کہ بیماری تو علاج ہی سے جاتی ہے علم اور عبادت سے نہیں جاتی۔ (مجالس ابرار)

سورۃ المجادلۃ

۱..... مریض اگر بے چین ہو تو اس کے پاس سورۃ المجادلہ پڑھنے سے اسے تسکین ملے گی اور سو جائے گا اگر تکلیف و درد ہے تو جاتا رہے گا۔

۲..... جو آدمی دن رات کو سورۃ المجادلہ پڑھے تو وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔ (الدرالنظیم)

رمضان کے آخری روزہ کی اہمیت

حدیث شریف میں ہے: بے شک اللہ تعالٰی رمضان میں ہر روز بوقت افطار دس لاکھ ایسے گنہگاروں کو آتش دوزخ سے آزاد کرتا ہے جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہوں اور جمعہ کی شب ہر گھنٹے میں ایسے ہی دس لاکھ گنہگاروں کو آزادی دیتا ہے.... جب رمضان شریف کا آخری دن ہوتا ہے تو اس دن اتنے لوگوں کو آزادی دیتا ہے جتنے سارے مہینے میں آزاد ہوئے تھے....

اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور معلوم ہوئے:....

۱- ہر افطار کو دس لاکھ انسانوں کو معاف کیا جاتا ہے.... ۳۰ میں ضرب دینے سے تین کروڑ ہوئے....

۲- مہینہ میں چار جمعہ اور ہر جمعہ کے ۲۴ گھنٹہ ہوتے ہیں.... ہر گھنٹہ میں دس لاکھ کے حساب سے ۹ کروڑ ۶۰ لاکھ آدمی ہوئے جن کو آتش دوزخ سے آزادی دی جاتی ہے....

۳- کل تعداد ۱۲ کروڑ ۶۰ لاکھ ہوئی....

۴- جتنے گناہ گاروں کو سارے مہینے میں بخشا گیا تھا.... رمضان شریف کے صرف آخری دن میں اتنے انسانوں یعنی ۱۲ کروڑ ۶۰ لاکھ کو بخش دیا جاتا ہے....

اب آپ سوچیں کہ رمضان شریف کا آخری روزہ کتنا اہم ہے (فلکیات جدیدہ)

دعا استخارہ: دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا.... (یہاں پر اس مقصد کا ذکر یا تصور کرے) اَلْاَمْرَ خَیْرٌلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا (یہاں پر اس مقصد کا ذکر یا تصور کرے) اَلْاَمْرَ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ

غلط تاویل اور مصلحت اندیشی گمراہ فرقوں کی بنیاد ہے

تاویلات بڑی ناجائز چیز ہیں...... اہل حق کے علاوہ ...... سب تاویلات سے بنے ہیں...... یا مصلحت اندیشی سے...... جہاں مصلحت یا تاویل آئی...... فرقہ بن جائے گا...... آپ چاہتے ہیں...... کہ فرقوں میں موافقت ہو...... **لاحول ولا قوة** بالکل ناممکن محالات میں سے ہے...... آپ کبھی اس میں نہ پڑیئے۔ (ارشادات عارفی)

اہل حق کا غیر منقطع سلسلہ

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی' انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا' نہ ان کی مدد سے دست کش ہونے والے' نہ ان کی مخالفت کرنے والے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ (قیامت) آ جائے گا اور وہ حمایت حق پر قائم ہوں گے''۔ (مشکوۃ شریف)

مقدمہ سے نجات کا وظیفہ

سنگین مقدمہ میں جو پھنس گیا ہو وہ شخص...... **یا حلیم یاعلیم یا علی یا عظیم** ایک لاکھ اکیاون ہزار صاف کپڑے پہن کر عطر لگا کر پڑھے...... نہ وقت کی قید...... نہ عمر کی قید نہ...... مرد اور نہ عورت کی قید...... ایک جوڑا کپڑا اس کیلئے الگ رکھے۔ یہ عمل برائے سنگین مقدمہ مجرب ہے۔ (مجالس ابرار)

حکام جج کو نرم کرنے کیلئے

ان اسماء کو حاکم کے سامنے پڑھتا رہے۔ حاکم نرم ہو جائے گا۔ "یَا سُبُّوحُ یَاقُدُّوسُ یَاغَفُوْرُ یَاوَدُوْدُ"

نگاہ کی کمزوری کا علاج

پانچوں نمازوں کے بعد یَانُوْرُ گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

چند اہم مسنون دُعائیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ مبارک دعائیں جو اللہ کی بارگاہ میں جلد قبول ہوتی ہیں دنیا و آخرت کی کوئی خیر و برکت نہیں جو مسنون دعاؤں میں موجود نہ ہو تمام شرور و فتن سے بچاؤ کی یہی صورت ہے کہ ہر وقت اللہ سے پناہ مانگی جائے لہٰذا ان دعاؤں کو اپنا معمول بنایا جائے۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ"

''اے اللہ! میں عاجز ہو جانے سے' کاہلی سے' بزدلی سے' زیادہ بوڑھا ہو جانے سے اور کنجوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ایک روایت میں یہ ہے کہ قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ اور دباؤ سے (تیری پناہ چاہتا ہوں)۔'' (اخرجہ الشیخان)

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّمَا لَمْ اَعْمَلْ"

''اے اللہ! میں نے اب تک جو کیا اسکے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور جو نہیں کیا اسکے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں''۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفَجْأَةِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ"

''اے اللہ! میں تیری نعمت کے چلے جانے سے' تیری دی ہوئی عافیت کے ہٹ جانے سے' اور تیری اچانک پکڑ سے اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں''۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّالْغِنٰی وَالْفَقْرِ"

''اے اللہ! آگ کے فتنے سے' آگ کے عذاب سے اور مالداری اور فقیری کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ"۔

''اے اللہ! میں برے اخلاق واعمال سے اور بری نفسانی خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' (الترمذی)

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ".

''اے اللہ! برص (پھلبری) سے، دیوانگی سے، کوڑھ پن سے اور تمام بری اور موذی بیماریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ"

''اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ بھوک بہت برا ساتھی ہے اور خیانت سے تیری پناہ چاہتا ہوں اس لئے کہ یہ بدترین خصلت ہے۔ (النسائی)

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ".

''اے اللہ! میں آپس کے جھگڑے، فساد، نفاق اور برے اخلاق سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔ (النسائی)

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَّیْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ".

ترجمہ:۔ ''اے اللہ! برے دن سے، بری رات سے، بری گھڑی سے، برے ساتھی سے اور (مستقل رہائش والے) وطن کے برے پڑوسی سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' (الطبرانی) (حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم)

صالحین کی معیت کا فائدہ

"کونوا مع الصادقین"...... کی تشریح کرتے ہوئے...... حضرت مولانا مجدد الامتؒ فرماتے ہیں...... جب گیہوں کا وزن کیا جاتا ہے...... اس میں تنکے روڑے کنکر بھی ہوتے ہیں...... لیکن یہ سب اسی بھاؤ جاتے ہیں...... جس بھاؤ گندم جاتی ہے...... بس یہاں یہی مقصود ہے کہ صادقین کے ساتھ ہو جاؤ...... چاہے کنکری ہو، تنکا ہو...... کچھ بھی ہو۔ ہمیں صالحین کی نسبت کی بہر حال ضرورت ہے...... اور نسبت بہت بڑی چیز ہے۔ (ارشادات عارفی)

سورۃ الواقعہ

۱...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو آدمی ہر رات کو سورۃ الواقعہ پڑھے اسے کبھی فاقہ نہیں ہوگا اور جو ہر صبح کو سورۃ الواقعہ پڑھے اسے فقر و تنگدستی کا اندیشہ نہیں رہے گا۔

۲...... اگر کسی میت پر سورۃ واقعہ پڑھی جائے تو اس پر آسانی ہو جاتی ہے۔

۳...... اگر مریض بے چین ہو تو اس پر سورۃ واقعہ پڑھنے سے اسے راحت پہنچتی ہے۔

۴...... جسے سکرات لگی ہوئی ہو اس پر اگر سورۃ الواقعہ پڑھی جائے تو موت آسان ہو جاتی ہے۔

۵...... جو آدمی صبح شام باوضو ہو کر سورۃ واقعہ پڑھنے کا معمول رکھے وہ بھوکا پیاسا نہ رہے گا اور نہ اسے کوئی سختی وخطرہ پیش آئے گا نہ غربت ستائے گی۔ (الدر النظیم)

بیماری میں حکمتیں

صحت کی دعا کرتے رہنا چاہئے...... لیکن جب بیماری آجائے تو اس کو بھی اپنے لئے خیر سمجھے...... گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے...... اور عاجزی وتواضع پیدا ہوتی ہے...... اور تکوینی طور پر ڈاکٹر کی روزی...... ٹیکسی والوں کی روزی...... تیمارداروں کو ثواب...... اور دواخانوں کا نفع...... اور نہ جانے کیا کیا حکمتیں ہیں...... بالخصوص جب مقتدائے دین اور مشائخ بیمار ہوتے ہیں...... تو وہ ضعفاء اور کم ہمت...... جو دین کے کنوئیں تک نہیں جا سکتے ہیں...... تو بیماری کی راہ سے کنواں وہاں تک پہنچا دیا جاتا ہے...... میں حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب کے بارے میں کہا کرتا ہوں کہ مولانا جب بیمار ہو کر علاج کیلئے بمبئی تشریف لے گئے...... تو بمبئی کے کتنے لوگوں کو دینی نفع ہوا اور کتنے ڈاکٹروں کی اصلاح ہوئی۔ (مجالس ابرار)

نامحرم کا جھوٹا کھانے کا حکم

بعض فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ عورت کو اجنبی مرد کا جھوٹا کھانا جائز نہیں (اس طرح مرد کو اجنبی عورت کا جھوٹا کھانا جائز نہیں) کیوں کہ اس کھانے سے بھی رغبت ہوتی ہے میں نے اس کا یہ انتظام کر رکھا ہے کہ جو کھانا بچا ہوا گھر میں جاتا ہے اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا کھایا ہوا ہے تب تو کھا لو...... ورنہ مت کھاؤ......

اور بعض فقہاء نے یہاں تک لکھا ہے کہ بھتیجی کو چچا سے علیحدہ رہنا چاہئے گو وہ خود محرم ہے مگر اپنے لڑکوں کیلئے پسند کرنے کے واسطے اس پر نظر کرے گا...... (حسن العزیز ملخصاً ص ۱...۱۶) (پردہ ضرور کرو نگی)

معمولات پر پابندی کا مطلب

دوام کس کو کہتے ہیں؟...... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...... انشراح قلب کے ساتھ بقدر تحمل...... بقدر فرصت...... کچھ معمولات مقرر کر لیے جائیں...... اور پھر ان پر عمل شروع کر دیا جائے...... اگر یہ معمولات کسی دن عذر کی وجہ سے چھوٹ جائیں...... تو کوئی حرج نہیں جیسے حکومت اتفاقیہ رخصت پر چھٹی نہیں کاٹتی...... میڈیکل سرٹیفکیٹ دیدو...... ضرورت کے تحت کچھ دنوں کی رخصت لے لو...... تنخواہ نہیں کٹے گی...... خداوند تعالیٰ کی بارگاہ تو بہت ہی بلند ہے...... اگر کسی عذر سے ناغہ ہو گیا...... کوئی بات نہیں...... ہائے ہائے مت کرو...... دوام کا ارادہ کر لیا تھا...... اب کسی عذر یا غفلت کی وجہ سے ناغہ ہو گیا...... مہینہ بھر کا ترک بھی ہو گیا...... تب بھی دوام میں کوئی فرق نہیں آیا...... نیت کا برقرار رہنا ضروری ہے...... چاہے دوام ہو یا نہ ہو...... ترک عمل کا جس دن ارادہ کرو گے...... اس دن سے سلسلہ ختم ہو جائے گا...... خلاصہ یہ ہے کہ سارا دارومدار نیت پر ہے۔ (ارشادات عارفی)

توکل کی حقیقت

توکل ترک اسباب کا نام نہیں...... بلکہ اسباب ضرور یہ اختیار کر کے نظر اسباب پر نہ رکھے...... ان کو موثر نہ سمجھے...... بلکہ حق تعالیٰ ہی پر نظر رکھے...... کہ ہمارا کام حق تعالیٰ ہی سے ہوگا...... جب اسباب نہ ہوں تو پھر مسبب پر نظر آسان ہے...... کمال یہ ہے کہ اسباب ہوتے ہوئے اسباب پر نظر نہ کرنا اور مسبب پر نظر رکھنا۔ (مجالس ابرار)

سورۃ الملک کی فضیلت

۱...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قرآن کریم میں تیس آیات کی ایک سورۃ ہے جو آدمی کی شفاعت کرتی رہے گی۔ حتیٰ کہ اس کی بخشش ہو جائے گی اور وہ سورۃ تبارک الذی (سورۃ الملک) ہے۔

۲...... جس کی آنکھوں میں آشوب ہو اس پر تین دن مسلسل اس سورۃ کو پڑھا جائے تو اسے صحت ہو جائے گی۔

شام کے وقت کے مسنون اعمال

بچوں کو باہر نہ نکلنے دو: جب شام ہو جائے تو بچوں کو باہر نہ نکلنے دو..... کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ اس وقت شیطان کا لشکر زمین پر پھیلتا ہے.....

دروازہ بند کرو: جب رات کو عشاء کی نماز کے بعد گھر میں آؤ تو گھر دروازہ زنجیر.....کواڑیا پٹی سے بند کرلو.....(یعنی تالا یا کنڈی لگادو)

عشاء کے بعد گفتگو: عشاء کے بعد طرح طرح کے قصے کہانی مت کہوایسا نہ ہو کہ صبح کی نماز قضاء ہو جائے..... بلکہ عشاء کے بعد جلدی سو جانا چاہئے..... ہاں اگر نصیحت کی باتیں کی جائیں یا انبیاء اور اولیاء کا ذکر کیا جائے (یعنی ان کے دین پر چلنے کے حالات سنائے جائیں جس سے دین پر چلنے کا شوق پیدا ہو) تو کوئی حرج نہیں ہے.....اسی طرح اگر کوئی کام کرنیوالا (کاریگر) اپنا کام کرے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے.....

چراغ و چولہے بجھادو: جب رات کو سونے لگو تو چراغ گل کردو.....جلتا نہ رہنے دو کیونکہ اس سے آگ لگ جانے کا خطرہ ہے.....اس سے سنت کا بھی ثواب ملے گا اور حفاظت بھی ہوگی.....اسی طرح اگر چولہے میں آگ ہو تو اس کو مٹی یا راکھ ڈال کر بجھادو کھلی نہ چھوڑو.....

بستر جھاڑنا: سونے سے پہلے بستر جھاڑنا سنت ہے تاکہ خدانخواستہ اس میں کوئی موذی چیز نہ پڑی ہو.....

سونے کا طریقہ: سونے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں کروٹ پر لیٹیں.....دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیں اور بایاں بازو بائیں کروٹ پر سیدھا رکھ کر سو جائیں.....

۹۹ بیماریوں کی دواء

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھتا ہے.....تو یہ اس کے لئے ۹۹ بیماریوں کی دواء بن جاتا ہے.....جن میں سب سے کم درجہ کی بیماری ''غم'' ہے.....(معجم طبرانی)

تقسیم میراث میں عام کوتاہی

تقسیم میراث میں بہت سے اہل علم بھی غلطیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، تقسیم میراث سے پہلے مشترک مال میں سے ایصال ثواب کے نام پر تمام ورثاء کی اجازت کے بغیر خرچ کر دیتے ہیں اور تبرکات کے نام پر کچھ اشیاء تقسیم کر دیتے ہیں۔ اس میں دوسرے وارثوں کی حق تلفی ہو کر سب کام خراب ہو جاتا ہے۔

اب وہ وارث بولتے نہیں۔ لیکن دل میں دینے پر راضی نہیں ہوتے اور حدیث شریف میں ہے کہ جب تک کوئی خوشی سے راضی نہ ہو اس وقت تک اسکا مال خرچ کرنا جائز نہیں، عام طور سے تقسیم میراث کے وقت یہ ہوتا ہے کہ سارے وارث بیٹھے ہیں اور ان میں سے ایک وارث نے یہ بول دیا کہ یہ چیز تو اللہ کے نام پر دیدو اب دوسرے وارثوں کا دل نہیں چاہ رہا ہے کہ وہ چیز دیں، بلکہ وہ بیچارے شرما شرمی میں انکار نہیں کرتے ہیں۔ حالانکہ سیدھی بات یہ ہے کہ وہ مال پہلے تقسیم کر دو، اس کے بعد وہ وارث چاہے اللہ کے نام دے اور چاہے خود رکھے، تم اپنی طرف سے دینے والے کون ہوتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو اس کا مالک بنایا ہے اس کو دیدو، اب وہ وصول کرنے کے بعد جو چاہے کرے، خود سے بیچ میں دخل دینا اور دوسرے ورثاء کی دلی خوشی کے بغیر یہ کہہ دینا کہ اس کو مدرسہ میں لگا دو، اس کو مسجد میں لگا دو یہ بالکل حرام ہے۔ (مجالس مفتی اعظم)

مکر و فریب کا دور دورہ اور نااہلوں کی نمائندگی

''لوگوں پر بہت سے سال ایسے آئیں گے جن میں دھوکا ہی دھوکا ہوگا، اس وقت جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا...... بددیانت کو امانت دار تصور کیا جائے گا اور امانت دار کو بددیانت...... اور رویبضہ (گرے پڑے نااہل لوگ) قوم کی طرف سے نمائندگی کریں گے۔ عرض کیا گیا: ''رویبضہ'' سے کیا مراد ہے؟ فرمایا! وہ نااہل اور بے قیمت آدمی جو جمہور کے اہم معاملات میں رائے زنی کرے''۔ (کنز العمال)

بڑھاپے میں نیکیوں کی پنشن ملتی ہے

قوت کے زمانے میں...... جو تمہارے اعمال تھے......اور پھر اب جبکہ ضعف کا زمانہ آ گیا یا سفر کی حالت شروع ہوگئی...... تو کچھ فکر نہ کرو اجرا تنا ہی ملے گا...... کیونکہ تم نے اس کا دوام بنالیا تھا...... جیسے حکومت ۳۰، ۴۰ برس ملازمت کے بعد پنشن دیتی ہے......اور نصف دیتی ہے...... مگر احکم الحاکمین کی بارگاہ اس سے بالاتر ہے...... ان کا معاملہ یہ ہے کہ جتنا ضعف بڑھتا جاتا ہے...... اتنا ہی اجر میں برابر اضافہ ہوتا جاتا ہے...... ایک معذوری کا اجر ...... دوسرا اعمال کے کماحقہ تحفظ نہ کرسکنے کا اجر...... یہ تب ہوتا ہے جبکہ جوانی میں دوام عبادت اور اوراد و وظائف کی عادت ڈال لی جائے۔(ارشادات عارفی)

جنت کا ٹکٹ

دنیا کا سفر مشکل ہے...... آخرت کا آسان ہے...... یہاں کے سفر کیلئے ٹکٹ کے بعد ریزرویشن اپنے اختیار میں نہیں ہوتا......اور آخرت کے سفر کیلئے ایمان جو جنت کا ٹکٹ ہے وہ بھی اختیار میں دیدیا......اور ریزرویشن بھی اختیار میں دیدیا...... وہ ہے استقامت...... جیسی استقامت ہوگی اسی درجہ کا جنت میں مقام ملے گا......اور مرنے سے پہلے ہی...... ریزرویشن کی بشارت ''لاتخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون''۔

ترجمہ۔ نہ اندیشہ کرو آخرت کے ہولناک حالات کا......اور نہ غم کرو دنیا کے چھوٹنے کا ......اور بشارت تم کو اس جنت کی دی جاتی ہے...... جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔(مجالس ابرار)

پیٹ کا درد

یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلائیں یا لکھ کر پیٹ پر باندھیں۔

لَا فِيهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ.

تلی بڑھ جانا

یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر تلی کی جگہ باندھیں۔ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ.

رہبانیت کمال نہیں

دنیا سے منہ موڑ لینا...... کوئی کمال کی بات نہیں ...... دین کی طرف متوجہ ہو جانا بڑی بات ہے...... اور ہم کہتے ہیں کہ دین اختیار کرنے میں کون سی لذتیں چھوٹ جائیں گی؟ ...... کون سا شعبہ زندگی معطل ہو جائے گا؟...... نقصان کیا ہے؟...... اسلام تو دین فطرت ہے۔ (ارشادات عارفی)

طویل مرض کا علاج

اگر بیماری طویل بھی ہو...... تب بھی الحمد شریف...... کی کثرت سے تلاوت کر کے پانی پر دم کر کے پلانا بہت مفید ہے۔ (مجالس ابرار)

لطفِ زندگی

زندگی کا لطف چاہتے ہو...... تو ہر کام...... ہر بات...... ہر چیز میں اپنے آپ کو حق تعالیٰ شانہ کا محتاج سمجھتے رہو...... ہر چیز کی احتیاج تم کو ہے...... کھانے کی، پینے کی...... پہننے کی، اس لیے ہر ضرورت کے وقت...... اللہ جل شانہ سے مخاطب ہو کر اپنی حاجت پیش کر دیا کرو...... پھر لطف دیکھو، ارے آزما کے تو دیکھو...... اس سے برکت ملاحظہ ہوگی...... بہت بڑی چیز ہے...... حضرت ایوب علیہ السلام کو کئی برس تکلیف میں گزر گئے...... جبریل علیہ السلام نے دعا تعلیم فرمائی: ......"**انی مسنی الضرو انت ارحم الراحمین**" ...... اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے تکالیف کو دور فرما دیا۔ (ارشادات عارفی)

آداب صحبت صلحاء

جس طرح اہل اللہ کی محبت مطلوب ہے ...... اسی طرح ان کی خفگی سے بھی بچنا مطلوب ہے...... حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ نے فرمایا کہ مجھے کوئی تکلیف دیتا ہے...... تو اس کو کچھ ڈانٹ ڈپٹ لیتا ہوں...... کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ...... اس کو اگر معاف کر دوں تو بھی کوئی بلا اس پر نازل ہو جاتی ہے۔ (مجالس ابرار)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ وزیر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بھی نبی آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے سات رفیق.... نجیب اور وزیر عطا فرمائے اور مجھے چودہ عطا فرمائے گئے ہیں ۱.... حمزہ ۲.... جعفر.... ۳.... علی.... ۴.... حسن.... ۵.... حسین.... ۶.... ابوبکر.... ۷.... عمر.... ۸.... عبداللہ بن مسعود.... ۹.... ابوذر.... ۱۰.... مقداد.... ۱۱.... حذیفہ.... ۱۲.... عمار.... ۱۳.... سلمان.... ۱۴.... بلال رضی اللہ عنہم (حلیۃ الاولیاء)

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے متعلق اجمالی معلومات

نام: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن	سنِ نکاح	عمر وقت نکاح	حضورؐ کی عمر وقت نکاح	مدت خدمت	سن وفات	کل عمر	مدفن
۱-حضرۃ خدیجہؓ بنت خویلد	۲۵ میلادالنبی	۴۰ سال	۲۵ سال	تقریباً ۲۵ سال	۱۰ نبوت	۶۵ سال	مکہ
۲-حضرۃ سودہؓ بنت زمعہ	۱۰ نبوت	۵۰ سال	۵۰ سال	۱۴ سال	۱۹ ہجری	۷۲ سال	مدینہ
۳-حضرۃ عائشہؓ بنت ابوبکرؓ	۱۱ نبوت رخصتی ۱ ہجری	۹ سال	۵۴ سال	۹ سال	۱۷ رمضان ۵۷ ہجری	۶۳ سال	مدینہ
۴-حضرۃ حفصہؓ بنت عمرؓ	شعبان ۳ ہجری	۲۲ سال	۵۵ سال	۸ سال	جمادی الاول ۴۱ ہجری	۵۹ سال	مدینہ
۵-حضرۃ زینبؓ بنت خزیمہ	۳ ہجری	تقریباً ۳۰ سال	۵۵ سال	۳ مہینے	۳ ہجری	تقریباً ۳۰ سال	مدینہ
۶-حضرۃ ام سلمہؓ بنت ابوامیہ	۴ ہجری	۲۶ سال	۵۶ سال	۷ سال	۶۰ ہجری	۸۰ سال	مدینہ
۷-حضرۃ زینبؓ بنت جحش	۵ ہجری	۳۶ سال	۵۷ سال	۶ سال	۲۰ ہجری	۵۱ سال	مدینہ
۸-حضرۃ جویریہؓ بنت حارث	شعبان ۵ ہجری	۲۰ سال	۵۷ سال	۶ سال	ربیع الاول ۵۶ ہجری	۷۱ سال	مدینہ
۹-حضرۃ ام حبیبہؓ بنت ابو سفیانؓ	۶ ہجری	۳۶ سال	۵۸ سال	۶ سال	۴۴ ہجری	۷۲ سال	مدینہ
۱۰-حضرۃ صفیہ بنت حیی بنت اخطب	جمادی الاخریٰ ۷ھ	۱۷ سال	۵۹ سال	۳ سال ۹ ماہ	رمضان ۵۰ ہجری	۵۰ سال	مدینہ
۱۱-حضرۃ میمونہؓ بنت حارث	ذیقعدہ ۷ ہجری	۳۶ سال	۵۹ سال	۳ سال ۳ ماہ	۵۱ ہجری	۸۰ سال	سرف

داڑھ اور کان کے درد کا علاج

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص چھینک آنے پر یہ دعاء پڑھ لے گا....

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَّا كَانَ.... (مرقاۃ.... بحوالہ جواہر پارے)

کسی نیکی پر ناز کرنا غفلت ہے

بندہ کو تو لرزاں و ترساں ہی رہنا چاہیے...... کسی بات پر ناز ہونا تو عین غفلت ہے ...... کسی بات میں کمال کے لیے کچھ لوازمات ہیں...... مثلاً بزرگی یا درویشی کے لیے...... زہد وتقویٰ' ریاضات...... مجاہدات' عبادات و طاعات...... اتباع شریعت و سنت کا عادت ثانیہ بن جانا...... اخلاق و صدق کا معیار زندگی بن جانا...... اپنی نظر میں اپنی حقارت کا مستحضر ہو جانا...... مسکینیت عجز و انکساری کا بے تکلف عادت ثانیہ ہو جانا ......اور اس کے علاوہ صفات حسنہ سے متصف ہونا...... اگر ان میں سے کسی امر میں بھی کمی...... یا ان میں سے کسی کا بھی فقدان ہے...... تو پھر عقل والا کیسے اپنے آپ کو صاحب کمال سمجھ سکتا ہے...... اللہ تعالیٰ اس فریب سے محفوظ رکھیں۔ (آمین) (ارشادات عارفی)

الامر فوق الادب

حضرت مولانا محمد اللہ صاحب دامت برکاتہم ...... خلیفہ حضرت تھانویؒ...... کا سفر حجاز مقدس میں ایک جگہ ساتھ ہوا مولانا زیادہ عمر کے بزرگ ہیں ...... اس کے باوجود مجھے فرمایا کہ تم اوپر چارپائی پر لیٹو ...... ہم نیچے لیٹیں گے ...... چونکہ چارپائی ایک ہی تھی ...... حضرت کا حکم سمجھ کر اوپر لیٹ گیا...... لیکن میں نے احباب سے عرض کیا کہ اچھا بھائی آپ لوگ یہ بھی سمجھ لیجئے ...... کہ موتی دریا میں نیچے ہوتا ہے...... اور بلبلہ اوپر ہوتا ہے...... اور ترازو کا وزنی پلہ نیچے ہوتا ہے...... اور ہلکا پلہ اوپر ہوتا ہے۔ (مجالس ابرار)

سورۃ نوح

۱...... جو آدمی سورۃ نوح کی تلاوت کو اپنا معمول بنا لے تو وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ ضرور دیکھے گا۔

۲...... کسی آدمی کو سخت حاجت درپیش ہو تو وہ اپنی حاجت روائی کی نیت سے سورۃ نوح پڑھے' اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔

۳...... اگر کسی کو کسی ظالم کا سامنا ہو تو سورۃ نوح پڑھ لے' ظالم کے شر سے محفوظ رہیگا۔

استحضار آخرت کا مراقبہ

فکر آخرت کے زیر عنوان تحریر فرمایا...... میں دیکھتا ہوں کہ میری غفلت بڑھتی جاتی ہے...... میں دیکھتا ہوں کہ ادنیٰ سے ادنیٰ عذر پر...... اور معمولی سی ناسازی طبع پر معمولات کو ترک کر دیتا ہوں...... اول تو معمولات ہیں ہی کیا اور پھر اس پر یہ طرہ ہے...... کہ اس میں کوتاہی کرتا رہتا ہوں عمر ہے...... کہ گزرتی جارہی ہے...... قویٰ اور اعضاء میں انحطاط پیدا ہوتا جارہا ہے اور یہ بے حسی ہے...... کہ کچھ آخرت کا استحضار ہے...... نہ وہاں کیلئے کوئی اہتمام عمل:

دشوار ہو رہا ہے اب اِک قدم اُٹھانا
منزل قریب تر ہے اور ایسی بے بسی ہے

دنیا میں مشغولیت بڑھتی جاتی ہے...... دنیا بھر کے افکار دل و دماغ پر مستولی رہتے ہیں لیکن نہیں فکر ہوتی...... تو اپنی عاقبت اور انجام زندگی کی...... اللہ تعالیٰ ہمت و توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین (ارشادات عارفی)

ترویج سنت کا آسان طریقہ

سنتوں کو خوب پھیلانا چاہئے ...... ایک دو سنت ہر روز ہر مدرسہ اور ہر مسجد میں سکھائیں ...... سنتوں کے پھیلنے سے بدعت خود بخود فنا ہونے لگے گی...... ایک انگریزی سکول کے لڑکے کو ایک سنت ہر روز سکھائی گئیں...... جب بیس سنتیں یاد ہو گئیں...... تو ان پر عمل کی برکت سے انگریزی بالوں کے متعلق خود ان کو توفیق ہوئی پوچھا کہ بالوں کی سنت کیا ہے...... بس چپی بال خود بخود ختم کرنے کی توفیق ہو گئی...... اتباع سنت کی برکت عجیب ہے ...... گلزار سنت اور تعلیم الدین سے ایک ایک سنت روز یاد کرائی جائے ...... اور طلبا اپنی نوٹ بک میں نوٹ کر لیں۔ (مجالس ابرار)

مساجد پر فخر

''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ مسجدوں میں (بیٹھ کر یا مساجد کے بارے میں) فخر کرنے لگیں گے''۔ (ابن ماجہ)

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ اور اتباع سنت

ایک مرتبہ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے وعظ فرمایا بہت بڑا مجمع تھا۔ درمیان میں ایک شخص اٹھا اور کہا کہ حضرت مجھے کچھ عرض کرنا ہے مولانا اپنی خداداد فراست سے سمجھ گئے کہ کیا کہنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا کہ ابھی تھوڑی دیر میں آتا ہوں ایک ضرورت پیش آگئی ہے لوگوں نے سمجھا کہ استنجا وغیرہ کی ضرورت پیش آئی ہوگی۔

حضرت گھر میں گئے حضرت کی بڑی بہن بیوہ تھیں پچانوے برس کی عمر میں نہ نکاح کے قابل نہ کچھ مگر اعتراض کرنے والے کو اس کی کیا ضرورت ہے وہ تو یہ کہتا ہے کہ:۔''آپ دنیا کو (نکاح بیوگان کی) نصیحت کرتے ہیں مگر آپ کی بہن تو بیٹھی ہے''

گھر میں گئے تو بڑی بہن کے پیروں پر ہاتھ رکھا' انہوں نے گھبرا کر کہا بھائی تم تو عالم ہو یہ کیا کر رہے ہو فرمایا:۔''بہر حال میں آپ کا چھوٹا بھائی ہوں' آج ایک سنت رسول زندہ ہوتی ہے اگر آپ ہمت کریں تو آپ پر موقوف ہے۔

فرمایا کہ:''میں ناکارہ اور سنت رسول کا زندہ کرنا میری وجہ سے؟''

حضرت نے فرمایا کہ:۔ 'آپ نکاح کر لیجئے''

فرمایا کہ:۔ بھائی تم میری حالت دیکھ رہے کہ منہ میں دانت نہیں ہے' کمر جھک گئی ہے ۹۵ برس میری عمر ہے مولانا نے فرمایا یہ سب میں جانتا ہوں اعتراض کرنے والے اس چیز کو نہیں دیکھتے۔

ہمشیرہ نے یہ سن کر فرمایا کہ:۔ اگر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری وجہ سے زندہ ہو سکے تو میں جان قربان کرنے کو بھی تیار ہوں اسی وقت جو چودہ پندرہ آدمی خاندان کے موجود تھے ان کے سامنے نکاح پڑھایا گیا گواہ بنا دیئے گئے اس میں کچھ دیر لگ گئی پھر حضرت نانوتویؒ باہر آئے اور مجمع میں دوبارہ تقریر شروع کی پھر وہی سائل کھڑا ہوا کہ کچھ عرض کرنا ہے فرمایا کہیے اس نے کہا کہ:۔

آپ دنیا کو نصیحت کر رہے ہیں اور آپ کی بہن بیوہ بیٹھی ہے تو ہم پر کیا اثر ہوگا؟

فرمایا:۔ کون کہتا ہے؟ ان کے نکاح کے تو شاید گواہ بھی یہاں موجود ہونگے۔

دو تین آدمی درمیان میں کھڑے ہوئے اور کہا کہ حضرت کی ہمشیرہ کا ہمارے سامنے نکاح ہوا ہے''نہیں بھائی! یہ سنت کے خلاف ہے''

عمر بھر کا دستور العمل

ایک بات سمجھ لی جائے ...... عمر بھر کے لیے کرنا کیا ہے ...... یوں تو ہمارا نفس یہی کہتا ہے کہ یہ بھی ہم کو معلوم ہے، یہ بھی معلوم ہے ...... لیکن یہ صرف فریب نفس اور شیطان کا دھوکا ہے ...... جب سب معلوم ہے تو عمل کیوں نہیں کرتے ...... علم کو عمل میں لانے کے لیے کچھ دشواریاں ہیں ...... کچھ نفس اور شیطان کے کید ہیں ...... جب تک کسی اللہ والے کا ہاتھ نہ پکڑا جائے ...... یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ (ارشادات عارفی)

گھڑی کا بہترین مصرف

گھڑی کا مقصد تھا کہ صف اول میں نماز ادا کریں ...... تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو ...... مگر آج کل گھڑی کا مقصد برعکس ہوگیا ہے ...... یعنی کاہلی اور تاخیر کا سبب بن گئی ہے ...... گھڑی اس نیت سے دیکھتے ہیں ...... کہ ابھی جماعت میں کتنے منٹ باقی ہیں ...... اور مجلس میں باتیں کرتے رہتے ہیں۔ (مجالس ابرار)

سورۃ الطلاق کے خواص

۱ ...... اگر سورۃ الطلاق لکھ کر پانی سے دھولیا جائے اور کسی آباد گھر کے دروازے پر وہ پانی چھڑک دیا جائے تو اس گھر میں جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ طلاق و فراق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

۲ ...... اور اگر سورۃ الطلاق لکھ کر پانی سے دھولیا جائے اور وہ پانی کسی جگہ میں چھڑک دیا جائے تو وہ جگہ کبھی آباد نہیں ہوگی ہمیشہ ویران ہی رہے گی۔

ومن قدر علیه رزقه ...... مکمل آیت

جس آدمی پر روزی تنگ ہوگئی ہو تو وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرلے اور نیکی و فرمانبرداری کا پختہ ارادہ کرلے اور پھر جمعہ کی رات میں سحری کے وقت اٹھ کر سو بار استغفار پڑھے اور یہی آیت پڑھتا ہوا سو جائے تو اسے اس تنگی سے نکلنے کا راستہ معلوم ہو جائے گا اور رزق کا دروازہ کھل جائے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سوال

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے کہا: یا رب اوصینی اے اللہ مجھ کو کچھ نصیحت کیجئے.... اللہ نے فرمایا: اوصیک بامک میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی والدہ کے ساتھ اچھائی کا معاملہ کرنا' پھر حضرت موسیٰ نے عرض کیا یا رب اوصینی اے اللہ مجھ کو کوئی نصیحت کیجئے.... اللہ تعالیٰ نے پھر یہ ہی فرمایا: اوصیک مامک میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ تو اپنی والدہ کے ساتھ اچھائی کا معاملہ کرنا ' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح نو مرتبہ سوال کیا اور اللہ تعالیٰ اسی طرح جواب دیتے رہے اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: من بروالد یہ جو شخص اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کا معاملہ کرتا ہے کنت له ولیا فی الدنیا میں دنیا میں اس کا مددگار ہوتا ہوں' وفی قبرہ مونسا اور قبر میں اس کا دل بہلاتا ہوں.... وفی الحشر رحیماً .... اور قیامت کے دن رحم کرتا ہوں.... وعلی الصراط دلیلاً .... اور پل صراط پر رہنمائی کرتا ہوں.... وفی الجنة محدثاً یکلمنی واکلمه بلا واسطۃ اور جنت میں بغیر کسی واسطہ کے' میں اس سے باتیں کرتا ہوں وہ مجھ سے باتیں کرتا ہے....

اس لئے میرے دوستو' بھائیو اور بہنو یاد رکھو! جب تک ماں باپ زندہ ہیں تو وہ اتنی بڑی نعمت ہیں کہ اس روئے زمین پر انسان کے لئے اس سے بڑی نعمت کوئی اور نہیں....

جیسا کہ حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ماں باپ کو محبت کی نگاہ سے دیکھ لو تو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ہے....

نماز سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ

''اللہ تعالیٰ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جس کے علاوہ کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے.... اے اللہ! آپ میرے ہر غم اور میری ہر پریشانی کو مجھ سے دور فرما دیں....''

عبادات شرافت قائم کرنے کے لیے ہیں

اللہ پاک نے عبادات...... ہماری شرافت نفس ہی قائم رکھنے کے لیے مقرر کی ہیں ...... ورنہ ان کو ہماری طاعت کی ضرورت نہ تھی ...... تمام عبادات روزہ، نماز، حج ...... زکوٰۃ ہماری زندگی کو کامیاب بنانے کے لیے ہیں ...... یہ ہمارے ہی کام کی ہیں ...... اس لیے ان کو فرض کیا ہے ...... اگر کوئی تارک نماز ہے تو حیات طیبہ اس کو حاصل ہو ہی نہیں سکتی ...... چاہے وہ کتنی ہی ترقی کر جائے ...... اس کا اسفل السافلین میں شمار ہوگا ...... اسی طرح روزہ، زکوٰۃ اور حج یہ سب ہمارے وجود کی بقاء کے لیے ضروری ہیں ...... اسی لیے موت کے وقت تک نماز معاف نہیں ہے ...... اور جتنی قضا ہوگئی ہیں ان کی ادائیگی ضروری ہے۔ (ارشادات عارفی)

جمال قرآن

جوتے پر پالش کی چہرے پر مالش کی مکان پر پلاسٹر کی ضرورت ہے ...... ہر جگہ جمال مطلوب ہے ...... مگر قرآن پاک کے جمال ...... اور صحت سے پڑھنے کی فکر نہیں۔ (مجالس ابرار)

سورۃ التکویر

۱...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو سورۃ التکویر پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی رسوائی سے اپنی پناہ میں رکھیں گے۔

۲...... جو آدمی بارش برستے وقت سورۃ التکویر پڑھ کر دعا مانگے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۳...... جو آدمی عرق گلاب پر سورۃ التکویر پڑھے اور اس عرق کو اپنی آنکھوں پر لگائے تو اس کی نظر تیز ہوگی اور آنکھوں کی صحت برقرار رہے گی۔

۴...... ایسا گھر جس میں جادو کیا گیا ہو اور معلوم نہ ہو کہ جادو کی چیزیں کہاں دفن ہیں تو اس گھر میں سورۃ التکویر پڑھنے سے اللہ تعالیٰ وہ جگہ ذہن میں ڈال دیں گے اور وہ اثر ختم ہو جائے گا۔

جاہل عابد اور فاسق قاری

''آخری زمانہ میں بے علم عبادت گزار اور بے عمل قاری ہوں گے''۔ (کنز العمال)

غیرت کا عجیب واقعہ

فرمایا کہ آج کل ملک میں بے پردگی کی زہریلی ہوا چل رہی ہے عورتوں میں خود ایک آزادی کا جذبہ پیدا ہوگیا ہے حیا کا مادہ کم ہوتا جارہا ہے۔ پہلے زمانہ میں عورتیں غیور ہوتی تھیں اب بھی یہ صفت اگر کچھ ہے تو پھر ہندوستان کی عورتوں میں ہے۔

چنگیز خان سے خلیفہ جب مغلوب ہوا اور چنگیز خان کا قبضہ ہوگیا تو خلیفہ کی ایک کنیز جو نہایت حسین تھی وہ بھی اس کے ساتھ آئی۔ اس نے ایسی حسین عورت کبھی دیکھی نہ تھی چنانچہ وہ بہت خوش ہوا اور اس کی بہت عزت اور خاطر و مدارت کی اور بہلا پھسلا کر اپنی طرف میلان کرانا چاہا۔ اس عورت نے ایک عجیب تدبیر کی۔ چنگیز خان نے اس عورت سے بہت حالات خلیفہ کے دریافت کئے اس نے بتلائے اور کہا اور تو جو کچھ ہے وہ ہے مگر ایک چیز خلیفہ نے مجھ کو ایسی دی نہ کسی نے کسی کو آج تک دی اور نہ شاید کوئی دے۔ چنگیز خان نے دریافت کیا کہ وہ کیا چیز ہے؟ کہا کہ وہ ایک تعویذ ہے اس کا اثر یہ ہے کہ اگر اس کو کوئی باندھے ہو تو اس پر نہ تلوار اثر کرے نہ گولی اور نہ پانی میں ڈوب سکے۔ چنگیز خان یہ سن کر بہت خوش ہوا اس لئے کہ ایسی چیز کی تو ہر وقت ضرورت رہتی ہے یہ خیال کیا کہ نقل کرا کے فوج میں تقسیم کرادوں گا۔ چنگیز خان نے وہ تعویذ مانگا اس نے کہا کہ پہلے تم اس کا امتحان کرلو میرے پاس اس وقت وہ تعویذ ہے تم بے دھڑک اور بلا خطر مجھ پر ایک ہاتھ تلوار کا مار دو دیکھو کچھ بھی اثر نہ ہوگا۔ بارہا آزمایا ہوا ہے۔ چنگیز خان نے ایک ہاتھ تلوار کا صاف کیا تو اس عورت کی گردن بڑی دور جا پڑی۔ چنگیز خان کو اس پر بے حد صدمہ ہوا کہ اپنے ہاتھوں میں نے اپنی محبوب کو فنا کردیا۔ اس عورت کی غیرت کو دیکھئے کہ کس قدر غیور تھی گو کہ فعل ناجائز تھا خودکشی تھی مگر منشا اس فعل کا غیرت تھی کہ دوسرے کا ہاتھ نہ لگے۔

فرمایا: ایک جنٹلمین صاحب جنہوں نے (اپنے خاندانی شرافت کے خلاف) نیا نیا پردہ توڑا تھا وہ اپنی بیگم کو تفریح کی غرض سے منصوری پہاڑ پر لے گئے اور تفریح کے لئے اس سڑک پر گئے جہاں بڑے آفیسر انگریزوں کے بنگلے تھے وہاں ایک کوٹھی کے سامنے سے

گزرے جو کسی بڑے افسر کی تھی اور وہاں تین گورے پہرے پر تھے ان کو دیکھ کر انہوں نے کچھ آپس میں گفتگو کی اور ایک ان میں سے چلا اور ان کی بیگم کا ان کے ہاتھ میں سے ہاتھ چھڑا کر ایک طرف لے گیا اور اسے خراب کر کے لے آیا۔ پھر دوسرے اور تیسرے نے بھی یہی عمل کیا اور یہ صاحب اپنا سامنہ لے کر چلے آئے۔

افسوس لوگوں کو شرم غیرت نہیں رہی۔ یہ تو شریعت کی رحمت ہے کہ اس نے پردہ کا حکم دے دیا۔ باقی غیرت خود ایک ایسی چیز ہے کہ اس (بے پردگی) کو برداشت ہی نہیں کر سکتا وہ تو ایک قسم کی محبوبہ ہوتی ہے عاشق کب چاہتا ہے کہ میرے محبوب پر کوئی دوسرا نظر ڈالے۔ غیرت عورت کی خاص صفت ہے اس چیز کو آج کل بُری طرح برباد کیا جا رہا ہے۔ ایسے مرد ہی بے غیرت ہیں' نہ حیا ہے نہ غیرت جو ایمان کی خاص صفت ہے۔

ہم عاجز ہیں

نماز میں ایک ایسی دعا ہے...... "ایاک نعبد و ایاک نستعین"...... اس سے ایک پیدا ہونے والا بچہ...... اور ایک موت کی آغوش میں جانے والا بوڑھا...... جس کو چند لمحات میسر ہوں...... کوئی مبرا نہیں...... اور ہر وقت کی یہ بات ہے...... اے اللہ! میں عاجز ہوں...... میری مدد فرمائیے' یہ احساس انسان کی زندگی سے دور ہو ہی نہیں سکتا...... ہر معاملے میں ہم عاجز...... روپیہ پیسہ' عزت' منصب سب کچھ موجود ہے...... پیٹ میں درد ہو جائے تو وہ عاجز محض ہے...... اور سوائے خدا کی عنایت کے کوئی بچا نہیں سکتا...... ہر شعبہ زندگی میں اپنے کو عاجز سمجھنا...... اور اللہ پاک سے مدد چاہنا ناگزیر ہے...... نفس و شیطان سے بچانا اور اپنے احکامات کی بجا آوری کی توفیق دینا...... سب انہیں کے فضل پر منحصر ہے۔ (ارشادات عارفی)

اصلی عاشق

جہاں سنتوں کو خوب پھیلا دیا گیا...... وہاں کے عوام سے...... وہ بدگمانی جو ہمارے اکابر کے ساتھ تھی جاتی رہی...... اور ان کی سمجھ میں آ گیا کہ...... یہ تو بڑے ہی اصلی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں...... ہر سنت کا طریقہ اسہل اجمل اور اکمل ہے۔ (مجالس ابرار)

کیا ہم حالات سے مجبور ہیں؟

کیا چیز اللہ نے حلال کی ہے...... اور کیا چیز حرام...... اس کا امتیاز کرنا پڑے گا...... تم کہتے ہو ہم مجبور ہیں...... تم نے کیسے سمجھ لیا کہ ہم مجبور ہیں...... کبھی کر کے دیکھو...... اچھا نہیں بچ سکتے کسی وقت تنہائی میں بیٹھ کر خدا سے کہئے...... یا اللہ! میں حقیقتاً اس سے بچنا چاہتا ہوں مگر یہ معاشرہ مجھ کو مجبور کر دیتا ہے...... یا اللہ! آپ میری مدد فرمائیے: ...... "ایّاک نعبد و ایّاک نستعین"...... کبھی رو رو کر خدا کے سامنے اپنی عاجزی ظاہر تو کرو...... یقیناً راہ ملے گی...... مگر طلب صادق پیدا کرو...... اللہ سے کہو یا اللہ! کوئی خالص غذا نہیں ملتی...... ماحول اچھا نہیں ملتا...... پاکیزگی کا نام ونشان نہیں ملتا۔

ارے یہ سب چیزیں تم سے کیوں سلب کر لی گئیں؟...... چونکہ تم مایوس ہو گئے...... اور راضی ہو گئے، فسق وفجور کی زندگی پر...... اس حالت سے کبھی گھبرا کر تو دیکھو...... اللہ سے مدد مانگ کر تو دیکھو۔ (ارشادات عارفی)

غیبت کی مذمت

غیبت کرنا مردہ بھائی کا گوشت کھانا کیوں ہے...... کیونکہ جس کی غیبت کی جاری ہے...... وہ غائب ہونے کے سبب اپنے الزام کے عدم دفاع میں مثل مردہ ہے۔ (مجالس ابرار)

تیری کثرت درود نے مجھے گھبرا دیا

عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں سخت چوٹ لگ گئی۔ جس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم آ گیا۔ میں نے رات بہت بے چینی سے گزاری۔ تو میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ اور اتنا عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیری کثرت درود نے مجھے گھبرا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو ورم زائل ہو کر تکلیف رفع ہو چکی تھی۔ (دینی دستر خوان جلد اوّل)

پانچ کلمات نبوی

حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں تمہیں پانچ ہزار بکریں دے دوں یا ایسے پانچ کلمات سکھادوں جن سے تمہارا دین اور دنیا دونوں ٹھیک ہو جائیں.... میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پانچ ہزار بکریاں تو بہت زیادہ ہیں....لیکن آپ مجھے وہ کلمات ہی سکھادیں.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہو....

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی ذَنْبِی وَوَسِّعْ لِی خَلْقِیْ وَطَيِّبْ لِیْ كَسْبِی وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَلَا تُذْهِبْ قَلْبِیْ اِلٰى شِیْءٍ صَرَفْتَهٗ عَنِّیْ

اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور میرے اخلاق وسیع فرما اور میری کمائی کو پاک فرما اور جو روزی تو نے مجھے عطا فرمائی اس پر مجھے قناعت نصیب فرما اور جو چیز تو مجھ سے ہٹا لے اس کی طلب مجھ میں باقی رہنے نہ دے.... (حیاۃ الصحابہ جلد۳)

پریشانی دور کرنے کا نبوی نسخہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ باہر نکلا اس طرح کہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں تھا آپ کا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا جو بہت شکستہ حال اور پریشان تھا آپ نے پوچھا کہ تمہارا یہ حال کیسے ہوگیا؟ اس شخص نے عرض کیا کہ بیماری اور تنگدستی نے میرا یہ حال کر دیا....آپ نے فرمایا کہ تمہیں چند کلمات بتلاتا ہوں....وہ پڑھو گے تو تمہاری بیماری اور تنگدستی جاتی رہے گی....وہ کلمات یہ ہیں:....

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا....

اس کے کچھ عرصہ کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف تشریف لے گئے پھر اس کو اچھے حال میں پایا....آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی کا اظہار فرمایا....

اس نے عرض کیا کہ جب سے آپ نے مجھے یہ کلمات بتلائے تھے میں پابندی سے ان کلمات کو پڑھتا ہوں.... (معارف القرآن جلد۵)

حاصل مطالعہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی سنت مبارکہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معرفت میری پونجی، محبت دستور.... شوق سواری.... اللہ کا ذکر میری آرزو.... رنج میرا دوست.... علم ہتھیار.... صبر میری چادر.... اور غربت میرا امتیاز.... زہد میری سنت.... طاقت میرا اشرف.... جہاد میری عادت اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے“۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بردباری.... سخاوت.... شجاعت.... شرم وحیا.... شفقت محبت ورافت.... عدل.... احسان.... وقار.... صبر.... ہیبت.... اعتماد اور دیگر اوصاف حمیدہ اس قدر ہیں کہ ان کو شمار نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ علماء کرام نے آپ کی سیرت.... زندگی.... بعثت.... غزوات.... اخلاق اور معجزات وغیرہ عنوانات پر بے شمار کتابیں لکھی ہیں۔ اگر ہر عنوان پر روشنی ڈالی جائے تو کتابوں کے انبار لگ جائیں گے۔

اہل علم لکھتے ہیں کہ آپ کی وفات.... دین کی تکمیل.... نعمتوں کے اتمام کے بعد دوشنبہ کے دن نصف یوم گزر جانے کے بعد ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ میں ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۶۳ سال کی ہوئی۔

سورۃ الانفطار کے خواص

۱..... قیدی اگر اس سورۃ کی تلاوت کرتا رہے تو اسے قید سے رہائی مل جائے گی۔

۲..... اگر کسی کو بخار ہو تو وہ پانی پر اس آیت کو پڑھ کر دم کرے اور اسی پانی سے غسل کر لے تو بخار جاتا رہے گا۔

اذاالسماء انفطرت..... ماقدمت و آخرت

اگر دشمن کو خوف زدہ کر کے بھگانا ہو تو مینڈھے کے چمڑے کا ایک ٹکڑا لے اور ایک ٹکڑا بوڑھی عورت کے کپڑے سے لے اور اس چمڑے اور کپڑے پر سو مرتبہ پڑھے اور ساتھ ہی ہر دفعہ دشمن کا نام اور اس کی ماں کا نام بھی لے۔

پھر چمڑے کو دشمن کے دروازے کی چوکھٹ کے نیچے دفن کرے اور کپڑے کو اس دروازے کے اوپر دفن کرے تو دشمن اس کا مقابلہ چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔

سب کچھ توفیق الٰہی سے ہوتا ہے

ایک بات یاد رکھنا...... شیطان کی پیروی بھی کرو...... اور خدا کی محبت کا دم بھی بھرتے رہو...... یہ دونوں چیزیں ساتھ ساتھ نہیں ہوں گی۔

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں این خیال است ومحال است وجنوں

صرف خدا کے احکامات کی پیروی...... اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع...... یہ بھی ہمارے اختیار میں نہیں...... اس کی توفیق بھی اللہ پاک ہی دیتے ہیں...... ہم عبادات بھی محض رسماً ادا کرتے ہیں...... اس میں روح بھی نہیں...... یہ ساری چیزیں قادر مطلق کے سامنے پیش کردو اور ندامت و عاجزی سے کہو...... یا اللہ! یہ لعنت زدہ معاشرہ جس میں میں اور میرے اہل وعیال، متعلقین...... اور تمام عالم میں جہاں جہاں مسلمان ہیں...... سب اس میں ملوث ہوگئے ہیں...... اس نے مسلمانوں کو ذلیل وخوار کر رکھا ہے...... یا اللہ! ہم کو اس سے نجات دلوائیے...... اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرمائیے...... دشمنان دین کو مغلوب کیجئے...... اور ہماری توبہ واستغفار قبول کیجئے۔ (ارشادات عارفی)

ہمت کی ضرورت

جو آدمی بیڑی پیتا ہے...... یا سگریٹ پیتا ہے...... تو طلب کے وقت ذرا موقع ملا تو اپنے خلاف ماحول سے دور جا کر پی لیتا ہے...... اور بعض بے تہذیب...... تو اسی مجلس میں پینا شروع کردیتے ہیں...... تو ہم لوگ ذکر اللہ اور نیک کام میں...... کیوں ماحول سے ڈرتے ہیں۔ (مجالس ابرار)

سورۃ ن

ا...... ظالموں کے گھر ویران کرنے ہوں اور ان کے حالات خراب کرنے ہوں تو سورۃ ن لکھ کر ان کے گھروں میں چھپا دو۔

وان یکاد الذین کفروا...... آخیر سورۃ تک

جس آدمی کو بدنظری کا خطرہ ہو یا حاسدوں کے حسد کا ڈر ہو تو وہ ایک کاغذ پر پہلے ۲۵ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے پھر ایک دفعہ مذکورہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے تو حسد اور نظر بد سے محفوظ رہے گا۔

بازاراورخواتین

بازاروں میں ہوتا کیا ہے؟ سب سے پہلے گھر سے کئی گھنٹے لگا کر شوخ قسم کا میک اپ کر کے نکلنا.... گھر سے پردہ اور گلی پار کرتے ہی پردہ کھول دینا.... پھر پرفیوم میں بھیگے ہوئے کپڑوں کے ساتھ راستے کی فضا کو معطر کرتے جانا.... راستہ کے درمیان چلنا اور وہ بھی اچھل اچھل کر.... بہن! اس طرح تو کوئی عورت اپنے گھر کی سیڑھیاں بھی نہیں اترتی.... اللہ کی قسم! مرد بھی اس طرح تھرکتے ہوئے نہیں چلتے جس طرح آج کل بازاروں میں عورتیں چلتی ہیں.... پھر خوب سج دھج کر نکلنا.... پاؤں میں پازیب.... چھن چھن کی آوازیں....

عورتیں گھر میں اپنے شوہروں سے اتنی آزادانہ گفتگو نہیں کرتیں.... جتنی آزادانہ گفتگو دکانداروں سے کرتی ہیں.... دکان پر چڑھتے ہی دکاندار بوتل منگوالیتا ہے.... جس کے دگنے پیسے بل میں ڈال کر وصول کر لیتا ہے پھر وہ عورت پہلے ہی گھونٹ پر پورے گھر بلکہ پورے خاندان کے حالات بیان کرنا شروع کر دیتی ہے اور گھر آ کر خاوند پر یونہی رعب جماتی ہے کہ تم مردوں کو تو چیز کا ریٹ کرنا نہیں آتا.... یہ دیکھو آدھی قیمت پر لے آئی ہوں بلکہ لوٹ لائی ہوں.... اس بیچاری کو کیا پتہ کہ عورت کو دیکھتے ہی دکاندار دگنی قیمت بتاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ اصل قیمت پر آجاتا ہے.... وہ عورت سب کو یہی بتلاتی پھرتی ہے اونہہ! بڑا ہوشیار بنتا تھا.... میں بھی آخر روز کی آنے والی ہوں.... (پردہ ضرور کرونگی)

دجالی فتنہ اور نئے نئے نظریات

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں بہت سے جھوٹے مکار لوگ ہوں گے جو تمہارے سامنے (اسلام کے نام سے نئے نئے نظریات اور) نئی نئی باتیں پیش کریں گے جو نہ کبھی تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادانے ان سے بچنا! ان سے بچنا! کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں''۔ (صحیح مسلم)

دین کی عظمت ذریعہ نجات ہے

دین بڑی نعمت ہے اللہ پاک کی..... ہمارے لیے..... ہم اس کی قدر نہیں کرتے..... آج جس صورت میں بھی دین ہمارے پاس ہے..... بڑا احسان ہے..... اللہ تعالیٰ کا..... اس کی ناقدری نہ کیجئے..... ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا..... جس اُمتی کے دل میں دین کی تھوڑی سی بھی عظمت ومحبت ہے..... ان شاء اللہ نجات ہوجائے گی..... خواہ اعمال میں کوتاہی کیوں نہ ہو..... اور صحیح معنی میں اُمتی تو وہی ہے..... جس کے دل میں اتباع سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ومحبت ہے..... ایک حدیث شریف کا مفہوم ہے..... جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوں گے..... حوض کوثر پر اُس وقت ایک گروہ آ کر کہے گا..... کہ ہم بھی آپ کے اُمتی ہیں..... لیکن فرشتے کہیں گے کہ نہیں انہوں نے سینکڑوں فتنے پیدا کردیئے تھے..... بعد میں آپ کے دین میں نئی باتیں شامل کردی تھیں..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے..... دور رہو..... دور رہو۔ (ارشادات عارفی)

داعی کا متاثر ہونے کی بجائے موثر ہونا

عادۃ اللہ یہی ہے کہ داعی الی اللہ..... ماحول کے اثرات سے متاثر نہیں ہوتا..... فرمایا کہ ہم ناقص ہیں مگر ہم کو حکم دیا گیا ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا..... **ان تنصر والله ينصر كم**" کا ارشاد ہم کو تقویت دے رہا ہے..... جب کام میں لگیں گے کمال حق تعالیٰ عطا فرمائیں گے..... جس طرح بیج ہم بوتے ہیں..... مگر پھل حق تعالیٰ عطا فرماتے ہیں..... **ام نحن الزارعون** ۔ (مجالس ابرار)

اہل حق اور علماءِ سوٗ کے درمیان حد فاصل

"حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: علماء کرام اللہ کے بندوں پر رسولوں کے امین اور حفاظت دین کے ذمہ دار) ہیں بشرطیکہ وہ اقتدار سے گھل مل نہ جائیں اور (دینی تقاضوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے) دنیا میں نہ گھس پڑیں، لیکن جب وہ حکمرانوں سے شیر وشکر ہوگئے اور دنیا میں گھس گئے تو انہوں نے رسولوں سے خیانت کی۔ پھر ان سے بچو اور ان سے الگ رہو"۔ (کنز العمال)

زاویہ کی تبدیلی سے دنیا بھی دین بن جاتی ہے

حضرت فرمایا کرتے کہ...... دین دراصل زاویہ نظر کی تبدیلی کا نام ہے...... روزمرہ کے بیشتر کام اور مشاغل وہی باقی رہتے ہیں...... جو پہلے انجام دیئے جاتے ہیں...... لیکن دین کے اہتمام سے ان کی انجام دہی کا زاویہ نگاہ بدل جاتا ہے...... اور اس تبدیلی کے نتیجے میں سارے کام جنہیں ہم دنیا کا کام کہتے ہیں...... اور سمجھتے ہیں...... عبادت اور جزو دین بن جاتے ہیں۔ (ارشادات عارفی)

سورۃ التغابن

اگر کسی ظالم و جابر حکمران وغیرہ کا خوف ہو تو اس کے پاس جانے سے پہلے سورۃ التغابن پڑھ لے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے شر سے اسے کافی ہو جائیں گے۔

تواضع اور صحبت اہل اللہ

در بہاراں کے شود سرسبز سنگ   خاک شوتا گل بردید رنگ رنگ

مولانا رومی فرماتے ہیں...... کہ موسم بہار میں پتھر تو سرسبز نہیں ہوتا...... اس لئے تکبر کی راہ چھوڑ دو خاک ہو جاؤ...... تا کہ رنگ رنگ کے پھول پیدا ہوں...... یعنی عاجزی وانکساری اور تواضع اختیار کرو تا کہ اہل اللہ کی صحبت کا اثر تمہارے اندر نفوذ کر سکے...... اور اخلاق حمیدہ ...... اور اعمال صالحہ کے پھل تمہارے اندر پیدا ہو سکیں۔ (مجالس ابرار)

ہم صلی اللہ علیہ وسلم تم سے ملنے آئے ہیں

شیخ ابن ثابت ایک بزرگ تھے جو مکہ مکرمہ میں رہتے تھے ساٹھ سال تک مدینہ شریف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے تشریف لاتے رہے۔ زیارت مبارک کے بعد ہر سال واپس چلے جاتے۔ ایک سال کسی مجبوری کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔ کچھ غنودگی کی حالت میں اپنے حجرے میں بیٹھے تھے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ابن ثابت تم ہماری ملاقات کو نہ آئے اس لیے ہم تم سے ملنے آئے ہیں'' (دینی دسترخوان جلد اوّل)

جنت کی خوشبو

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ تک پہنچتی ہے.... مگر ماں باپ کا نافرمان ایسا بدنصیب ہے کہ وہ اس ہوا سے بھی محروم رہے گا.... یعنی جنت کی ہوا کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا بہت دور رہے گا قریب نہیں آ سکتا....

لیکن آج کل تو ماں باپ کی نافرمانی کی وبا ایسی پھیل رہی ہے کہ بس کچھ نہ پوچھو' جہاں شادی ہوئی اور بیوی آئی.... بس وہ ایک رات میں پڑھا دیتی ہے اور ایسی محبت دکھاتی ہے اور ایسا تعلق جتاتی ہے کہ ماں باپ کی برسوں کی محبت پر پانی پھیر دیتی ہے اور ماں باپ کے سب احسان بھلوا دیتی ہے.... گویا کہ اب تو بس سب کچھ بیوی ہے وہی ماں ہے وہی باپ ہے بس اب تو جو وہ کہے وہ ہونا چاہیے.... اب نہ تو کمائی میں ماں باپ کا حصہ ہے اور نہ کوئی اور خدمت اس کے ذمہ ہے....

ارے کیا ماں باپ نے تجھے اسی لئے پالا تھا کہ بڑے ہو کر انہیں بھول جانا.... نہیں نہیں میرے دوستو! نہیں وہ تو اس وقت کے انتظار میں تھے کہ بیٹا بڑھاپے میں کچھ کام آئے گا.... لیکن یہاں تو سب پر پانی پھر گیا.... برسوں کے احسان بھول گیا.... چند راتوں میں....

میرے دوستو! ایسا نہ کرو بلکہ ان کا بھی حق ہے.... ان کو بھی راضی رکھو.... ہم یوں نہیں کہتے ہیں کہ بیوی کو بالکل نہ دیکھو.... نہیں نہیں ایسا بھی مت کرنا بیوی کا بھی حق تمہارے اوپر ہے.... اس کی بھی ساری ذمہ داری تمہارے ہی اوپر ہے.... لیکن ماں باپ کا بھی حق ہے.... اور ان کا حق بہت بڑا حق ہے.... اس کو نہ بھول جانا ورنہ اگر وہ ناراض ہو گئے تو اللہ ناراض ہو جائے گا.... ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''**رضی اللہ فی رضی الوالدین وسخط اللہ فی سخط الوالدین**'' کہ خدا کی رضامندی امی ابو کی رضامندی میں ہے.... اور اللہ کی ناراضگی امی ابو کی ناراضگی میں ہے.... جس سے ماں باپ خوش ہیں اور اس سے اللہ پاک بھی خوش.... اور جس سے ماں باپ ناراض ہیں اس سے اللہ پاک بھی ناراض ہیں....

غض بصر کی مشق

ایک مرتبہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا...... کہ الحمدللہ!...... احقر نے غض بصر کی عادت ڈالنے کے لیے مدتوں یہ مشق کی ہے...... کہ کبھی کسی مرد کو بھی نگاہ بھر کر نہیں دیکھا...... دل میں تہیہ کرلیا تھا کہ مخاطب مرد ہو یا عورت...... ہمیشہ نگاہ نیچی کر کے بات کریں گے...... چنانچہ اس کی باقاعدہ مشق کی...... اور سالہا سال تک کبھی کسی سے نظر اُٹھا کر بات نہیں کی...... رفتہ رفتہ جب عادت پڑگئی...... تو اب کبھی کبھی بات کے وقت مردوں کے سامنے نظر اُٹھالیتا ہوں...... لیکن وہ بھی بہت کم۔

حضرت والا اپنی اس مشق کا تذکرہ کرتے ہوئے کبھی کبھی یہ شعر بھی پڑھا کرتے تھے:

جگر پانی کیا ہے مدتوں غم کی کشاکش میں کوئی آسان ہے کیا خوگر آزار ہو جانا

(ارشادات عارفی)

صحبت اہل اللہ کی ضرورت

صحبت کی نافعیت موقوف ہے...... کہ اہل اللہ کی صحبت کا تسلسل رہے جس طرح کثرت ذکراللہ مطلوب ہے...... اسی طرح صحبت اہل اللہ کی کثرت بھی مطلوب ہے...... یعنی ان کی صحبتوں میں آنا جانا کثرت سے ہوتا رہے...... تسلسل اور کثرت دونوں ضروری ہیں۔

حدیث پاک میں ہے اے اللہ میں آپ کی محبت کا سوال کرتا ہوں...... پھر یہ ہے کہ اور آپ سے محبت کرنے والوں کی محبت بھی مانگتا ہوں...... اور پھر یہ ہے کہ...... اور ان اعمال کی محبت عطا فرمادیجئے...... جو آپ کی محبت سے قریب کرنے والے ہیں......"اللھم انی اسئلک حبک وحب من یحبک وحب عمل یقرب الی حبک"۔

اس حدیث سے تین باتیں مطلوب ہونا ثابت ہوئیں۔ ۱۔محبت حق...... ۲۔محبّ اہل اللہ...... ۳۔محبت اعمال صالحہ...... اور محبت اہل اللہ محبت حق اور محبت اعمال صالحہ کے حصول کا بنیادی ذریعہ ہے۔(مجالس ابرار)

سورۃ المعارج

جوآدمی کثرت سے احتلام ہوجانے اور برے خواب وخیالات آنے کا مریض ہوتو وہ رات کوسونے سے پہلے سورۃ المعارج پڑھ لےتو وہ اس مرض سے محفوظ ہوجائے گا۔

وقت بڑی قیمتی چیز ہے

وقت بہت بڑی قدر کی چیز ہے...... ہر وقت ایک انقلاب برپا ہے...... خدا معلوم آج جو سکون و عافیت آپ کو حاصل ہے...... شاید کل ملے یا نہ ملے...... وقت کی دولت کے سامنے ساری دولتیں ہیچ ہیں...... وہ ایک لحہ یا چند لحات جس میں آپ اللہ کے لیے بیٹھ جائیں...... تو ایسے لحات آپ کی زندگی کے لیے بہترین سرمایہ ہیں:

بصد سی سال ایں نکتہ محقق شد بخاقانی　　　کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی

(ارشادات عارفی)

صلحاء کی نقل کی برکات

صالحین کی وضع قطع کی نقل میں بھی بہت برکت ہے...... جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وضع قطع بنائی...... یہ مشابہت ان کی ہدایت کا سبب بن گئی...... حق تعالیٰ کا فضل ہو گیا...... سب کو ایمان عطا ہو گیا...... حضرت حکیم الامت تھانویؒ فرمایا کرتے تھے کہ متشبہ بالصوفی کی بھی قدر کرو...... کیونکہ صوفیوں کے لباس کی نقل دلیل ہے...... کہ اس کے دل میں صوفیوں کی یا محبت یا عظمت ہے...... ہمیشہ نقل کا سبب دو ہوتے ہیں...... یا تو جس کی نقل کرتا ہے اس کی محبت ہوگی...... یا اس کی عظمت ہوگی۔ پس جو لوگ صالحین کی وضع قطع ترک کر کے اہل مغرب کی وضع قطع کی نقل کرتے ہیں...... یا تو ان کے دلوں ان کی محبت ہے یا عظمت ہے...... اور حق تعالیٰ فرماتے ہیں...... "**ولا ترکنوا الی الذین ظلموا ظالمون**" ظالموں کی طرف میلان نہ ہونا چاہیے۔

لباس صلحاء کا اختیار کرنے والا...... ان شاء اللہ محروم نہ رہے گا...... ایک شخص آزاد طبع تھا جب مرنے لگا تو اپنے گھر والوں سے کہا میری داڑھی پر آٹا چھڑک دو...... جب قبر میں سوال ہوا کہ یہ آٹا کیوں چھڑک رکھا ہے...... جواب دیا کہ سنا ہے آپ بوڑھوں پر رحم فرما دیتے ہیں...... تو بوڑھا نہیں مرا ہوں مگر بوڑھوں کی شکل آٹا چھڑک کر بنا لایا ہوں...... اسی پر رحم فرما دیا۔

رحمت حق بہانہ می جوید　　　رحمت حق بہانمی جوید

(مجالس ابرار)

جاہ پسندی

جاہ پسندی کچھ اچھی چیز نہیں...... نکال ہی دیجئے...... اس خلش کو...... اہل ثروت اور اہل دولت کے پاس بلاضرورت جاکر خود کو کیوں لیل کرتے ہو؟...... سبکی ہوگی اور وہ تمہارا اثر بھی قبول نہ کریں گے...... شیطان پاگل بنادے گا...... اور مجرم بھی ہو جاؤ گے...... دینی وقار قائم رکھنا چاہئے...... یہ وقار ان کے پاس جانے سے ختم ہو جاتا ہے۔ (ارشادات عارفی)

دل لگانے کا مقصد

دل لگانے بھی آئے ہو...... اور دل دینے بھی آئے ہو...... اور پھر اس کو اپنا بنانا بھی چاہتے ہو!...... دل کو تو ان کی نظر کے قابل بنانا ہے...... اور انہوں نے اپنی نظر کا اعلان فرما دیا کہ...... ہم ایسا دیکھنا چاہتے ہیں۔

آرزوئیں خون ہوں یا حسرتیں پامال ہوں　　اب تو اس دل کو بنانا ہے ترے قابل مجھے

(ارشادات عارفی)

روزے سے خاص قسم کی قوت آجاتی ہے

بعض لوگ روزہ بہت پابندی سے رکھتے ہیں...... کوئلہ والا انجن چلاتے ہیں...... مگر روزہ رکھتے ہیں...... بہت سے رکشہ چلاتے ہیں...... پھر بھی روزہ رکھتے ہیں...... مزدوری و معماری کرتے ہیں...... پھر بھی روزہ رکھتے ہیں...... ان سے سبق لینا چاہئے...... یہ روزہ کی برکت ہے کہ انسان کے اندر ایک خاص قسم کی طاقت وقوت پیدا ہو جاتی ہے...... برے کاموں سے بچنے کی ہمت ہو جاتی ہے...... اچھے کاموں کے کرنے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ (مجالس ابرار)

سورۃ النازعات

۱...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو سورۃ النازعات پڑھتا رہے وہ جنت میں داخل ہوگا اس حال میں کہ اس کا چہرہ مسکراتا ہوگا۔

۲...... اگر کسی کو دشمن کا سامنا ہو اور وہ دشمن کے سامنے اس سورۃ کو پڑھ کر اس پر دم کردے تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔

حفاظت حقوق

معاملات اور معاشرت کے بارے میں جگہ جگہ "**تلک حدود الله**" کلام پاک میں وارد ہوا ہے...... جب تک صحیح تعلیمات نہ ہوں حدود کی حفاظت نہیں ہوسکتی...... اور تقویٰ کی حقیقت ہی ان حدود کی حفاظت ہے...... اور یہ حدود زندگی کے ہر شعبہ میں ہیں...... جو بڑی دلیل ہے...... اسلام کے کامل ہونے کی...... نادان لوگ اول تو آتے ہی نہیں دین کی طرف اور اگر آتے ہیں...... تو فرائض وواجبات ترک ہوتے رہتے ہیں...... اور ساری بزرگی...... تقوی نوافل میں رہ جاتا ہے...... حقوق پامال ہوتے رہتے ہیں...... اپنے تقویٰ سے ان لوگوں نے خود کو بھی ہلاک کرلیا...... اور دوسروں کو بھی پریشان کرکے رکھ دیا۔

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی ——— تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

اس کی مثال ایسی ہے کہ...... مطالبات سرکاری تو ادا نہ ہوں...... اور ایک شخص سخاوت کرتا پھرے یا...... اپنی منصبی کام تو انجام نہ دے...... اور خدمت خلق میں مشغول رہے...... کیا قیمت ان اعمال کی اگر حدود کی حفاظت نہ ہو...... اور فرائض وواجبات ادا نہ ہوں۔ (ارشادات عارفی)

ولی اللہ بننے کا طریقہ

رمضان شریف میں ہر نیکی ستر گنا بڑھ جاتی ہے...... تلاوت کرنے پر ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں...... اور رمضان شریف میں جب ستر گنا زیادہ ہوجائیں گی...... تو حساب لگائیے کہ کتنا ثواب ملے گا...... سات سو کے قریب نیکیوں کا ثواب مل جائے گا...... یہ کتنا بڑا انعام ہے...... اور یہ کتنی بڑی نعمت ہے؟...... رمضان کے روزے اگر قاعدے سے رکھ لے...... جیسا کہ اس کا حکم ہے...... تو پھر اللہ کا ولی بن جاتا ہے۔ (مجالس ابرار)

سورۃ البدر

۱...... بچہ جب پیدا ہو تو فوراً اس پر اس سورۃ کو پڑھ کر دم کرنے سے وہ بچہ ہر قسم کی مضرت رساں مخلوقات سے محفوظ ہوجائے گا۔

۲...... وہ لوگ جو مالی مشکلات کا شکار ہوں اور اپنی گزران میں تنگ ہوں تو ان کے لیے یہ سورۃ کسی خزانہ سے کم نہیں ہے، صبح کی نماز سے پہلے اور بعد میں اس کی تلاوت کو اپنا معمول بنالیں، ان شاء اللہ کبھی ان کی جیب پیسوں سے خالی نہ ہوگی۔

فراست مؤمن

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ اپنی کتاب جہاں دیدہ میں ترکی کے سفر نامہ میں لکھتے ہیں.... جامعہ سلیمانیہ کی تعمیر کے دوران یورپ کے کسی ملک (غالباً اٹلی) کے ایک کلیسا نے اپنے ملک کے سرخ سنگ مرمر کی ایک بہترین سل تحفے میں بھیجی اور یہ خواہش ظاہر کی کہ یہ سل مسجد کے محراب میں لگائی جائے جب سل پہنچی تو زینان معمار نے سلیمان اعظم سے کہا کہ میں یہ سل محراب میں لگانا مناسب نہیں سمجھتا....اگر آپ فرمائیں تو اسے مسجد کے ایک دروازے کی دھلیز میں لگا دیا جائے سلیمان اعظم نے اس رائے کو پسند فرمایا اور وہ پتھر دہلیز میں لگا دیا گیا....زینان کو یہ شبہ بھی تھا کہ ان اہل کلیسا نے اس پتھر میں کوئی شرارت نہ کی ہو.... چنانچہ اس نے ایک روز امتحاناً اس پتھر کو کسی خاص مسالے سے گھسا کر دیکھا کہ اس کے اندر کیا ہے؟ گھسنے کے بعد اس پتھر کے اندر سیاہ رنگ کی ایک صلیب بنی ہوئی نمودار ہوئی یہ پتھر آج بھی دروازے کی دہلیز میں نصب ہے اور اس میں صلیب کا نشان آج بھی نظر آتا ہے....جواب قدرے دھندلا گیا ہے لیکن پھر بھی خاصا واضح ہے جو ان اہل کلیسا کے مکر وفریب اور مسجد کے معماروں کی فراست وبصیرت کی گواہی دے رہا ہے....

حافظہ کے لئے عمل

جن کا حافظہ کمزور ہو تو وہ سات دن تک ان آیات کریمہ کو روٹی کے ٹکڑوں پر لکھ کر کھالیا کریں اس طرح کہ ہفتہ کو یہ آیت لکھ کر کھائے.... فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ اتوار کے روز یہ لکھے رَبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا .... پیر کے روز یہ لکھے سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى منگل کے روز یہ لکھے اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى بدھ کے روز یہ لکھے لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ جمعرات کے روز یہ لکھے اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ جمعہ کو یہ لکھے فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ صبح کے وقت باوضو لکھ کر کھلائیں ان شاءاللہ حافظہ قوی ہوگا.... (فلاح دارین)

بچوں کی بدتمیزی کا سبب اور اسکا علاج: بچوں کی بدتمیزی اور نافرمانی کا سبب عموماً والدین کے گناہ ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا معاملہ درست کریں اور تین بار سورہ فاتحہ پانی پر دم کر کے بچے کو پلایا کریں....(آپکے مسائل اور اُنکا حل ج ۷)

والدین کو گھور کر دیکھنا بھی نافرمانی ہے

والدین کی طرف کیڑی نگاہ سے دیکھنا اور گھور کے دیکھنا' یہ بھی نافرمانی میں داخل ہے.... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: کہ آپؐ نے فرمایاما بر اباہ من حد الیہ الطرف..... اس شخص نے اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک نہیں کیا' جس نے والد کو تیز نگاہ سے دیکھا.... اس حدیث مبارکہ سے پتا چلا کہ ماں باپ کو تیز نگاہ سے دیکھنا بھی ان کے ستانے میں داخل ہے.... حضرت حسنؓ سے کسی نے معلوم کیا کہ ماں باپ کو ستانے کی حد کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: ان کو خدمت سے اور مال سے محروم کرنا.... ان سے ملنا جلنا چھوڑنا اور ان کی طرف تیز نگاہ سے دیکھنا یہ سب ان کی نافرمانی میں داخل ہے.... اور حضرت عُروہؓ فرماتے ہیں: کہ اگر ماں باپ تجھے ناراض کریں (یعنی ایسی بات کہہ دیں جس سے تجھے ناگواری ہو) پھر بھی تو ان کی طرف ترچھی نگاہ سے نہ دیکھنا.... کیونکہ انسان جب کسی پر غصہ ہوتا ہے تو سب سے پہلے تیز نظر سے ہی اس کا پتہ چلتا ہے.... اس لئے میرے دوستو! ماں باپ کی دل سے بھی عزت کرتے رہو اور اپنے آنکھ منہ سے اشاروں سے بھی فرمانبرداری اور انکساری ظاہر کرتے رہو.... قول وفعل سے رفتار وگفتار سے' کوئی ایسا عمل نہ کرو جس سے ان کو تکلیف اور ایذا پہنچے....

شہر میں داخل ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا (تین بار) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَآ اِلٰیٓ اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیٓ اَھْلِھَآ اِلَیْنَا

''اے اللہ! آپ ہمیں اس بستی میں خیر وبرکت عطا فرمائیں.... اے اللہ! آپ ہمیں اس بستی کے ثمرات (ومنافع) عطا فرمایئے اور اس بستی والوں میں ہماری محبت ڈال دیجئے اور اس بستی کے نیک لوگوں کی محبت ہمیں عطا فرمایئے....''

جب کوئی ناگواری پیش آئے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ''ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے تمام تعریفیں''

ظاہر و باطن کی تشریح

دونوں قسم کے احکامات ظاہر و باطن کے اللہ تعالیٰ کے ہیں...... پھر ظاہر کے احکام کو نظر انداز کرنے کی یا کم اہم سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں...... مثلاً آج آپ نے خشوع خضوع کے ساتھ نماز پڑھی...... اور احسان کا درجہ نماز میں حاصل ہوا...... نماز سے فراغت کے بعد معلوم ہوا کہ کپڑے ناپاک تھے...... اور اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ یہ ہے...... کہ نماز نہیں ہوئی...... اس کو دہرایا...... اب جو دہرائی نہ تو خشوع ہے...... نہ خضوع ہے اور نہ درجہ احسان کا کہیں پتہ...... اب فیصلہ یہ ہے کہ نماز ہوگئی...... ذلت وخواری تو اپنے اعمال واختیار کی ہے...... دوسرے کے اعمال سے اپنی کیا رسوائی۔ (ارشادات عارفی)

رمضان میں اصلاح نفس

نیک کام کرنے میں انسان کے دو دشمن ہیں...... ایک شیطان یہ کتنا بڑا دشمن ہے؟...... اور دوسرے نفس یہ کتنا بڑا دشمن ہے...... یہ سب سے بڑا دشمن ہے...... جب نفس ٹھیک ہو جاتا ہے...... تو پھر اشاروں پر چلتا ہے...... جیسے کار اشاروں پر چلتی ہے...... ایک لال بتی ہوتی ہے...... ایک ہری بتی...... لال بتی گناہ ہے...... ہری بتی مباحات ہیں...... لال بتی منکرات ہیں...... اور ہری بتی نیکیاں ہیں...... اور یہ کھلی ہوئی نشانی ہے...... کیونکہ دیکھ لیجئے رمضان سے پہلے مغرب میں عشا میں فجر میں کتنے لوگ آیا کرتے تھے؟...... دوسری صورت میں دیکھئے ...... جب رمضان کی پہلی تاریخ آئی...... تو تعداد بڑھ گئی...... ایک دشمن کے قید ہونے کی وجہ سے...... اور اب دوسرے دشمن کو تابع کرنا...... آسان ہے کہ جب روزے قاعدے سے رکھ لے...... تو ہمیشہ کیلئے دوسرا دشمن مغلوب ہو جاتا ہے...... یہ علاج کا طریقہ ہے۔ (مجالس ابرار)

قیامت کب ہوگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثناء میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بیان فرما رہے تھے اچانک ایک اعرابی آیا اور عرض کیا (یا رسول اللہ) قیامت کب ہوگی؟ فرمایا! جب امانت اٹھ جائیگی، اعرابی نے کہا کہ امانت اٹھ جانیکی صورت کیا ہوگی؟ فرمایا! جب اختیارات نااہلوں کے سپرد ہو جائیں تو قیامت کا انتظار کرو (صحیح بخاری ص ۱۴ ج ۱) (قیامت)

اذیت پر صبر

تاثر ہوجانا اور چیز ہے...... عمل اور چیز ہے...... وہ اسی کا عمل ہے...... ہمارا عمل نہیں...... دوسرے کے برے لب ولہجہ سے اذیت تو پہنچ سکتی ہے...... مگر عزت میں کوئی فرق نہیں آتا...... بلکہ اگر صبر کر گئے...... تو عنداللہ مزید عزت افزائی کی امید ہے کہ عالم تعلقات میں غصہ کا رذیلہ جو پیدا ہوگیا تھا...... بے جگہ اس کو مشتعل نہ ہونے دیا...... دبا دیا۔ (ارشادات عارفی)

حقوق والدین.....زندگی میں

عظمت...... (انکا اکرام...... احترام کرنا) محبت...... (ان سے الفت وانسیت رکھنا)
اطاعت...... (ان کی فرمانبرداری کرنا) خدمت...... (انکے کام کرنا...... انکے کام آنا)
فکر راحت...... (ان کو آرام پہنچانا) رفع حاجت...... (ان کی ضروریات پوری کرنا)
گاہ بہ گاہ ان کی زیارت وملاقات۔ (مجالس ابرار)

سورۃ الناس

۱...... جو آدمی سورۃ الناس کی تلاوت کو اپنا معمول بنائے وہ امن وسلامتی میں رہے گا۔

۲...... جس آدمی کو یا جانور وغیرہ کو نظر بد کا اثر ہو تو سورۃ الناس پڑھ کر اس پر دم کریں اللہ کے فضل سے درست ہوجائے گا۔

۳...... مریض پر سورۂ ناس کا دم کرنے سے افاقہ ہوتا ہے۔

۴...... جو آدمی نزع کے عالم میں ہو اس پر سورۂ ناس پڑھنے سے اس کی موت آسان ہوجاتی ہے۔

۵...... جنوں اور انسانوں کے شر سے اور وہم ووسواس سے محفوظ رہنے کے لئے سوتے وقت سورۂ ناس پڑھ کر سوئے۔

۶...... بچوں کو جنوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھنے کے لئے سورۃ الناس کو لکھ کر ان کے گلے میں لٹکانا مفید ہے۔

۷...... جس آدمی کو بادشاہ یا افسر وغیرہ کے ظلم کا خوف ہو وہ اس کے پاس داخل ہوتے وقت سورۃ الناس پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ ان کے شر کے لئے اسے کافی ہوجائے گا اور یہ امن وامان میں رہے گا۔

متقی کی تعریف

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ...... متقی وہ شخص ہے...... جو اپنے حق میں اللہ کے سوا کسی سے نیکی کی امید نہ رکھے۔ (ارشادات عارفی)

حقوق والدین....وفات کے بعد

دعائے مغفرت...... (ان کیلئے معافی کی درخواست کرنا)

ایصال ثواب...... (ان کو ایصال ثواب کرنا)

اکرام اعزا واحباب واہل قربات۔

(ان کے رشتہ دار...... دوست اور متعلقین کی عزت کرنا)

اعانت اعزا احباب واہل قرابت......

(ان کے رشتہ دار، دوست و متعلقین کی حسب طاقت مدد کرنا)

ادائے دین وامانت...... (ان کی امانت وقرض ادا کرنا)

تنفیذ جائز وصیت...... (ان کی جائز وصیت پر عمل کرنا)

گاہ بہ گاہ ان کی قبر کی زیارت۔ (مجالس ابرار)

شاہی مسجد دہلی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا

شاہی مسجد دہلی جب تیار ہو چکی شاہجہاں ایک رات محو استراحت تھے کہ رات کے پچھلے حصہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تمام بزرگان امت شاہی مسجد میں موجود ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جامع مسجد کے حوض کے شمال مغربی گوشہ پر جلوہ افروز ہو کر وضو فرما رہے ہیں۔ شہنشاہ شاہجہاں اسی وقت بیدار ہوئے اور فوراً اس سرنگ کے ذریعے جو لال قلعہ دہلی سے ملاتی تھی۔ جامعہ مسجد پہنچے۔ اس وقت وہاں کامل سکوت وسناٹا تھا۔ جن وانس میں کوئی موجود نہ تھا۔ البتہ وہ جگہ جہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء فرمایا تھا پانی سے تر تھی۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

ایک جیسے دو الفاظ میں فرق

۱۔ اسلام اور السلام میں فرق

اسلام همزے کی زیر سے باب افعال کا مصدر ہے جس کا معنی مذہب اسلام قبول کرنا ہے اور السلام یہ ملاقات سے وقت کی دعا ہے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے نیز یہ بھی مصدر ہے مگر مزی فیہ کا۔

۲۔ استاد اور استاذ میں فرق

پہلا فرق: کسی بھی شعبے سے متعلق کچھ بھی سکھائے تو استاد اور دین کی بات سکھائے تو استاذ

دوسرا فرق: دین سکھلانے والا استاد اور حدیث پڑھانے والا استاذ

تیسرا فرق: پنجابی میں استاد اور عربی میں استاذ

چوتھا فرق: جو کوئی فن سکھا سکتا ہو وہ استاد اور جس سے کچھ سیکھ بھی لیا ہو وہ استاذ

پانچواں فرق: بلواسطہ ہو تو استاد اور بلاواسطہ کچھ سیکھا تو استاذ

چھٹا فرق: راستہ بتانے والا رہبر استاد اور پڑھانے والا استاذ

ساتواں فرق: کسی کام میں مشغول ہر چالاک شخص استاد اور سبق پڑھانے والا استاذ

آٹھواں فرق: بلاقصد کچھ پڑھا تو استاد اور بالا ارادہ سیکھے تو استاذ

نواں فرق: عمومی درس دینے والا استاد اور خصوصی (سبق) دینے والا استاذ

دسواں فرق: خود پڑھانا شروع کر دے تو استاد اور کسی کے کہنے پر پڑھائے تو استاذ

گیارھواں فرق: پرائیویٹ کسی سے پڑھیں تو استاد اور سرکاری طور پر یا کسی محکمہ کی طرف سے مقرر ہو تو استاذ

۳۔ اخلاق اور اخلاق میں فرق

زبر کے ساتھ اخلاق کہتے ہیں کسی طبعی خصلت عادت طبیعت، اس کو اکثر لوگ اخلاق زیر کے

ساتھ پڑھتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے۔اخلاق زیر کے ساتھ بوسیدہ کرنے کے معنی میں آتا ہے۔

۴۔اذان اور آذان میں فرق

اذان نماز کے اعلان کو کہتے ہیں اور آذان مد یا کھڑی زبر کے ساتھ اُذن بمعنی (کان) کی جمع ہے۔اور یہ دونوں لفظ قرآن پاک میں استعمال ہوئے ہیں
(واذان من الله الخ اور فی آذانهم وقراً)

۵۔بیان اور تبیان میں فرق

ا۔دوسرے کو سمجھانا بیان اور خود سمجھنا تبیان کہلاتا ہے۔
۲۔کسی ابھام کی تفصیل کو بیان اور عام کلام کو تبیان کہتے ہیں۔
۳۔اظہار مافی الضمیر کو بیان اور اظہار مافی الضمیر مع الدلیل کو تبیان کہتے ہیں۔

۶۔بخل اور شح میں فرق (شین کی زبر زیر پیش تینوں حرکتوں کے ساتھ)

پہلا فرق:۔کم درجہ کی کنجوسی کو بخل کہتے ہیں اور شدید کنجوسی کو شح کہتے ہیں۔
دوسرا فرق:۔بعض علماء کے نزدیک لالچ کے ساتھ کنجوسی ہو تو شح ورنہ بخل

۷۔تمام اور کمال میں فرق

تمام کسی چیز کی اصل میں کمی اور نقصان کو پورا کرنا اور کمال کسی چیز کی صفات میں کمی و نقصان کو پورا کرنا۔قرآن کریم میں دونوں لفظ ایک ہی آیت میں استعمال ہوئے ہیں۔نیز اشعار میں تمام البیت استعمال ہوتا ہے نہ کہ کمال البیت۔

۸۔جلوس اور قعود میں فرق

لیٹنے کے بعد اٹھ کر بیٹھیں تو جلوس اور کھڑے ہونے کی حالت سے بیٹھیں تو قعود۔

۹۔حیا اور خجل میں فرق

سزا یا مذمت کے ڈر سے چہرے کا بدلنا حیا ہے اور زیادہ شرمندہ ہو کر چہرہ پر اثر ظاہر ہونا خجل ہے۔یعنی خجل میں صورت بدل جاتی ہے اور حیا میں بدلنا ضروری نہیں۔یوں کہا جاتا

ہے کہ فلاں شخص حیا کرتا ہے یہ نہیں کہا جاتا کہ خجل کرتا ہے۔

۱۰۔ خوف اور خشیۃ میں فرق

خوف عام ڈرنا اور خشیۃ زیادہ ڈرنا۔ یعنی خشیۃ خوف سے زیادہ سخت ہے۔ شجرۃ خشیۃ کہا جاتا ہے جبکہ بالکل درخت خشک ہو جائے۔ اور ناقۃ خوفاء کہا جاتا ہے جبکہ کچھ قصور ہو۔ نیز قرآن کریم میں ایک ہی آیت میں دونوں جمع ہیں (**ویخشون ربهم ویخافون سوء الحساب**)

۱۱۔ دین اور ملت میں فرق

پوری شریعت کو ملت کہا جاتا ہے اور جس پر ہر ایک چلتا ہے اس کو دین کہا جاتا ہے یعنی یہ تو کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص دیندار ہے یہ نہیں کہا جاتا کہ فلاں شخص ملت والا ہے۔ ہر ملت دین ہے ہر دین ملت نہیں۔

۱۲۔ ذرا اور درع میں فرق

دونوں امر ہیں وہ چیز چھوڑ دے، جس کی حقیقت جانتا ہو تو ذرا استعمال ہوگا اور اگر وہ چیز چھوڑ دے، جس کی حقیقت جانتا ہو یا نہ تو درع استعمال کریں گے۔

۱۳۔ رَوع اور رُوع میں فرق

زبر کے ساتھ روع کا معنی ہے ڈر اور گھبراہٹ۔ جبکہ روع پیش والے لفظ کا معنی ہے عقل۔ دل۔ پہلا قرآن اور شعر میں دوسرا حدیث میں استعمال ہوا ہے۔

۱۴۔ زمانہ اور دھر میں فرق

تھوڑی اور زیادہ مدت کو عمومی طور پر زمانہ کہتے ہیں جبکہ دھر کا اطلاق جہان کے وجود سے تا انتہا پر ہوتا ہے جبکہ عصر گذرے ہوئے زمانہ پر زیادہ تر بولا جاتا ہے۔

۱۵۔ سکوت اور صموت میں فرق

سکوت وہاں بولا جاتا ہے جہاں بولنے کی استطاعت ہو اور صموت دونوں جگہ یعنی گونگا ہو یا بول تو سکتا ہو مگر خاموش رہے اور یہ لفظ حدیث شریف (من صمت نجا) میں استعمال ہوا ہے۔

۱۶۔ سَن اور عام میں فرق

عام طور پر سن اس سال کو کہتے ہیں جس میں سختی یا قحط سالی ہو اور عام اس سال کو کہتے ہیں جس میں نرمی اور فراوانی ہو۔ قرآن کریم میں سورہ یونس میں اسی رعایت کی بناء پر کہیں سن اور کہیں عام کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

۱۷۔ شَیخ اور شِیخ میں فرق

پہلا فرق:۔ چالیس سال کی عمر والے کو شَیخ کہتے ہیں اور شِیخ ذات ہے۔
دوسرا فرق:۔ کسی فن میں ماہر کو اول (شَیخ) کہتے ہیں اور شِیخ ذات ہے۔
تیسرا فرق:۔ بزرگ کو اول سے تعبیر کرتے ہوئے خواہ چھوٹی عمر والا ہو اور شِیخ قوم کو کہتے ہیں۔
چوتھا فرق:۔ استاد کو پہلے لفظ سے اور غیر استاد کو دوسرے لفظ سے تعبیر کر دیتے ہیں۔
پانچواں فرق:۔ بوڑھے کیلئے پہلا لفظ اور عامی کے لئے دوسرا لفظ استعمال کرتے ہیں۔
چھٹا فرق:۔ کسی عربی کو پہلے لفظ سے ملقب کرتے ہیں اور غیر عربی کو دوسرے لفظ سے۔
ساتواں فرق:۔ عربی میں کسی بڑے کو پہلے لفظ سے اور اردو میں دوسرے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔

۱۸۔ صَبر اور صِبر میں فرق

خاموشی سے مصیبت کی برداشت کو صبر با کی جزم سے اور با کی زیر سے صبر ایلوا (ایک درخت کی گوند جو بہت کڑوی ہوتی ہے) کو کہتے ہیں۔

۱۹۔ ضنین اور بخل میں فرق

ضنین اصلاً عاریہ سے متعلق ہوتا ہے اور بخل ھبہ سے یہی وجہ ہے کہ ضنین بعلمہ (اپنے علم کا کنجوس) تو کہا جاتا ہے بخیل بعلمہ نہیں کہا جاتا۔ اس لئے کہ ہدیہ دینے والا جب کوئی چیز ھبہ کرتا ہے تو وہ چیز اس کی ملکیت سے نکل گئی بخلاف عاریہ کے کہ اس میں عارضی طور پر چیز مانگی جاتی ہے نیز یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں وما ھو علی الغیب بضنین آیا بخیل نہیں آیا۔

۲۰۔ طلبہ اور طلباء میں فرق

طلبہ کا مفرد طالب ہے جس کا لغوی معنی تلاش کرنے والا اور اصطلاحی معنی بغیر محنت

کے عام پڑھنے والا۔ اور طلباء طلیب کی جمع ہے جس کا لغوی معنی ہے بہت تلاش کرنے والا اور اصطلاحی معنی ہے محنت وشوق کے ساتھ بغیر ناغے وغیرہ کے پڑھنے والا۔

۲۱۔ظل اور فئی میں فرق

ظل عام سایہ جو رات و دن دونوں کا ہوسکتا ہے جبکہ فئی صرف دن سے متعلق ہے۔

۲۲۔عَشاء اور عِشاء میں فرق

عین کی زبر سے عشاء شام کے کھانے کو اور عین کی زیر سے عشاء نماز عشاء کو کہتے ہیں۔

۲۳۔عین اور عیون میں فرق

عین باب ضرب سے مصدر ہے اس کے بہت سے معانی ہیں مثلاً چشمہ، آنکھ، ہر موجودہ چیز، اور یہ لفظ عربی میں مونث ہے اس کی یہ جمعیں آتی ہیں اعین وعیون واعیان اور جمع الجمع اعینات آتی ہے۔ جبکہ عیون عین کی زبر کے ساتھ بظاہر عین کی جمع لگتی ہے حالانکہ یہ لفظ خود مفرد ہے بمعنی بدنظر بلکہ اس کی جمع عین وعین آتی ہے۔ (غور فرمالیجئے)

۲۴۔غَذاء اور غِذاء میں فرق

غذا غین کی زبر کے ساتھ دوپہر کے کھانے کو کہتے ہیں قرآن کریم میں اتنا غداءنا اور غِذاء غین کی زیر کے ساتھ عام کھانے کو کہتے ہیں جس سے جسم کو نشو ونما بھی ہوتا ہے اسی لئے جب بچے کو دودھ پلائیں تو یوں کہہ سکتے ہیں غذوت الصبی باللبن۔

۲۵۔فرق اور فرک میں فرق

سر کے بالوں کا درمیانہ راستہ (مانگ) کو فرق کہتے ہیں (بڑے قاف سے) اور فرک راء کی جزم سے اور چھوٹے کاف سے باب نصر کا مصدر ہے بمعنی کھرچنا رگڑنا اور راء کی زبر سے سمع کا مصدر ہے بمعنی بغض رکھنا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ وہ بغض ہے جو میاں بیوی کے درمیان ہو جاتا ہے۔

۲۶۔قَراۃ اور تلاوت میں فرق

قرات ایک لفظ کی بھی ہو جاتی ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے فلان قراء اسمہ کہ فلاں نے اس کا نام

پڑھا۔اور تلاوت کم از کم دو یا زیادہ الفاظ کے پڑھنے کو کہتے ہیں۔اس لئے کہ التلو باب نصر کا مصدر ہے جس کا معنی ہے،ہمیشہ پیچھے چلنے والا اور یہ جبھی ہوگا جبکہ کم از کم دو تین الفاظ پڑھے جائیں۔

۲۷۔ کتاب اور مجلّہ میں فرق

عام لکھے ہوئے مضمون کو کتاب کہتے ہیں اور خاص خاص قیمتی باتوں اور حکمتوں سے بھرے مضمون کو مجلّہ کہہ دیتے ہیں۔مجلّہ اسم مکان کا صیغہ بھی ہوسکتا ہے اور اسم آلہ کا بھی اور مصدر میمی بھی بن سکتا ہے۔

۲۸۔لحم اور لُھم میں فرق

پہلے لفظ کا معنی گوشت اور دوسرے کا معنی ایک ہی مرتبہ نگل جانا ہڑپ کر جانا دونوں لفظ باب سمع کے مصدر ہیں۔

۲۹۔ مسجِد اور مسجَد میں فرق

علامہ سیبویہ نے ان دونوں لفظوں میں فرق کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسجد (جیم کی زیر کے ساتھ)اس گھر کا نام ہے جس کو فرائض کی ادائیگی کے لئے بنایا جائے خواہ اس میں سجدہ کیا جائے یا نہ اور مسجد (ج کی زبر کے ساتھ) کا معنی سجدہ کی جگہ۔ یہ باب نصر سے ہیں مصدر سجود آتا ہے بمعنی بہت عاجزی سے جھکنا۔مسجد (بالفتح) خلاف قیاس اسم ظرف کا صیغہ ہے۔

۳۰۔مبروک اور مبارک میں فرق

جس جگہ اونٹ بیٹھتا ہے اس کو مبروک کہتے ہیں۔اور مبارک باب مفاعلہ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے برکت سے ماخوذ ہے بمعنی بھڑنا زیادہ ہونا برکت کی دعا دینا غلطی سے لوگ مبارک کی جگہ مبروک کہہ دیتے ہیں۔قرآن کریم میں مبارک ہی کا لفظ آیا ہے۔

۳۱۔نضرہ اور سرور میں فرق

وہ خوشی جس کا اثر چہرہ پر ظاہر ہو نضرہ ہے اور وہ خوشی جس کا اثر دل پر ظاہر ہو سرور کہلاتی ہے۔

۳۲۔نور اور ضیاء میں فرق

نور جو روشنی دوسری جگہ سے لی ہو ضیاء ذاتی روشنی کو کہتے ہیں۔

۳۳۔ واحد اور احد میں فرق

لغوی اعتبار سے دونوں کا معنی ایک سے کیا جاتا ہے مگر واحد عام ایک کے عدد کے لئے بولا جاتا ہے جبکہ احد کے معنی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ ترکیب اور تجزیہ اور تعدد سے اور کسی چیز کی مشابہت و مشاکلت سے بھی پاک ہو یعنی وہ کسی ایک یا متعدد مادوں سے مل کر نہ بنا ہو۔ اور نہ اس میں تعدد کا امکان۔ اللہ تعالیٰ جل شاہ واحد بھی ہیں احد بھی ہیں۔ سورہ اخلاص میں لفظ احد اس وجہ سے لایا گیا کیونکہ کافروں نے پوچھا تھا کہ آپ کے رب کا نسب نامہ کیا ہے اور وہ (سونا چاندی وغیرہ میں سے) کس چیز کا بنا ہے ان کے اس سوال کا جواب حق تعالیٰ جل شانہ نے صرف لفظ احد میں رکھ کر دے دیا ہے۔

۳۴۔ ھاجی اور حاجی میں فرق

ھجا یھجو سے ھاجی صفت فاعلی ہے عیب لگانے والا۔ اور حاجی حج یحج سے ہے بمعنی حج کرنے والا مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے والا۔

۳۵۔ یئوس اور قنوط میں فرق

وہ ناامیدی جس کا اثر دل پر ظاہر ہو یئوس ہے اور وہ ناامیدی جس کا اثر چہرہ پر ظاہر ہو قنوط ہے۔

۳۶۔ یعقوب اور یعقوب میں فرق

یہ دونوں لفظ ایک جیسے ہیں مگر ان میں سے ایک بہت بڑے کافر کا نام ہے اور دوسرا بہت بڑے نبی کا نام ہے۔ یعنی ایک تو حضرت یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے اور ایک دجال کا بھی یہی نام ہے۔ (موضح القرآن) (علم کی بارش)

تعظیم میں باپ کا حق زیادہ' خدمت میں ماں کا حق زیادہ

ہمارے علماء نے فرمایا کہ دو چیزیں علیحدہ علیحدہ ہیں' ایک ہے "تعظیم" اس میں تو باپ کا حق زیادہ ہے اور دوسری چیز ہے "حسن سلوک" اور "خدمت" اس میں ماں کا حق زیادہ ہے.... "تعظیم کا مطلب یہ ہے کہ دل میں ان کی عظمت زیادہ ہو' ان کی طرف پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھے....ان کے سرہانے نہ بیٹھے....ان کے سامنے ادب اور احترام کے ساتھ رہے....

لیکن جہاں تک خدمت کا تعلق ہے اس میں ماں کا حق زیادہ ہے....اللہ تعالیٰ نے قدرتی طور پر ماں کے اندر یہ بات رکھی ہے' کہ ماں کے ساتھ اولاد کی بے تکلفی زیادہ ہوتی ہے' بہت سی باتیں بیٹا کھل کر باپ سے نہیں کہہ سکتا لیکن ماں سے کہہ سکتا ہے تو شریعت نے اس کا بھی لحاظ رکھا ہے....اسی لئے ہمارے بڑوں نے' یہ اصول لکھ دیا ہے کہ اولاد تعظیم تو باپ کی زیادہ کرے' اور خدمت ماں کی زیادہ کرے' باپ کے بارے میں حدیث میں یوں آتا ہے **الوالد اوسط ابواب الجنة** کہ والد جنت کے دروازوں میں سے سب سے اچھا دروازہ ہیں....**فاحفظ ذالک الباب**.... اب ان کی فرمانبرداری کر کے یا تو اس کی حفاظت کر لے....**او ضیعه** یا نافرمانی کر کے اس کو ضائع کر دے....

بہر حال! ماں کو بھی اور باپ کو بھی دونوں کو خوش کرنا ہے اور ان کو خوش کر کے دنیا اور آخرت دونوں جگہ چین اور سکون حاصل کرنا ہے....

جب گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَیْرَالْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا

"اے اللہ! میں آپ سے گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی خیر و برکت مانگتا ہوں.... (یعنی میرا گھر میں داخل ہونا اور نکلنا خیر کا ذریعہ بنے) اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ ہم گھر میں داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ گھر سے نکلے اور اللہ تعالیٰ ہی جو ہمارے رب ہیں ہم نے ان پر بھروسہ کیا...."

توکل

زندگی کا لطف چاہتے ہو تو ہر کام...... ہر بات...... ہر چیز میں اپنے آپ کو حق تعالیٰ شانہ کا محتاج سمجھتے رہو...... ہر چیز کی احتیاج تم کو ہے...... کھانے کی...... پینے کی...... پہننے کی...... اس لئے ہر ضرورت کے وقت اللہ جل شانہ سے مخاطب ہو کر اپنی حاجت پیش کر دیا کرو...... پھر لطف دیکھو...... ارے! آزما کے تو دیکھو...... اس سے برکت ملاحظہ ہوگی...... بہت بڑی چیز ہے...... حضرت ایوب علیہ السلام کے کئی برس تکلیف میں گزر گئے...... جبرائیل علیہ السلام نے دعا تعلیم فرمائی...... "اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ" اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے تکلیف کو دور فرما دیا۔ (ارشادات عارفی)

ہر صالح مصلح نہیں

تربیت اور اصلاح کیلئے صرف بزرگی کافی نہیں...... بلکہ اصلاح کے فن سے واقفیت بھی ضروری ہے...... اسی سبب سے ہر صالح مصلح نہیں ہوتا ہے۔ (مجالس ابرار)

جس جگہ درد ہو دس بار سورۃ اخلاص پڑھیں

حضرت سید عبدالقادر ثانی فرزند بزرگ سید محمد غوث حلبی گیلانی سے غیاث الدین لنگاہ کو بہت عقیدت تھی اور وہ خود بھی نہایت متقی اور پرہیزگار تھے اور ہر شب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بانس کا ٹکڑا ایک ہاتھ لمبا ان کو دیا کہ ہمارے فرزند عبدالقادر کو دے دو اور یہ بشارت دو کہ جس جگہ درد ہو اس جگہ اس کو رکھ کر دس بار سورۃ اخلاص (قل ھو اللہ احد) پڑھو تو اللہ تعالیٰ شفا بخش دے گا۔ اور خود سید عبدالقادر ثانی کو بھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بشارت ہوئی کہ غیاث الدین کو امانت دے دی ہے وہ لے لو اور عمل کرو۔ اسقدر آثار و اسرار اس سے ظاہر ہوئے کہ تحریر و تقریر سے باہر ہیں۔ اور یہ حکایت دیار ملتان میں اب تک مشہور ہے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

ملتان میں اس زمانہ میں درد استخوان ایسا پیدا ہوا کہ اس کے ہوتے ہی آدمی مر جاتا تھا۔ اس زمانہ میں یہ خواب دیکھا اور اس روز سے ہزاروں لوگوں کو مرض ذات الجنب سے صحت ہونے لگی۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

تعلق مع اللہ

طریقت...... بلکہ زندگی کا واحد مقصد صرف اور صرف تعلق مع اللہ ہے...... ساری جدوجہد اسی کے درست ہونے کیلئے ہے...... اللہ تعالیٰ اس کے حصول کی خود ہی توفیق عطا فرمادیں...... اور مساعی میں اعانت فرمادیں...... آمین منجملہ اور تدابیر کے یہ تدبیر بھی موثر ہوسکتی ہے کہ...... ہر تعلق دنیوی کو تعلق مع اللہ پیدا کرنے کا ذریعہ بنالیا جائے...... جس سے بھی تعلق رکھا جائے جو کام کیا جائے...... اللہ ہی کیلئے کیا جائے...... گویا زندگی اس کا مصداق ہو...... "ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین" اس بات کا استحضار صبح ہی سے شروع کیا جائے...... اور بار بار اس عمل کی طرف توجہ دی جائے...... رات میں سوتے وقت جس قدر کوتاہیاں...... اور فروگذاشت ہوئی ہوں...... ان پر ندامت اور استغفار کیا جائے...... ان شاء اللہ کچھ عرصے میں عادت ہونے لگے گی۔ (ارشادات عارفی)

بدنظری کی حرمت

جب نامحرم کی تصویر کی اصل دیکھنا حرام ہے...... تو نقل دیکھنا کیسے جائز ہوگا؟...... پس ٹیلی ویژن کا مسئلہ اسی سے سمجھ لیا جائے...... کہ مردوں کیلئے نامحرم عورتوں کو دیکھنا اور عورتوں کیلئے نامحرم مردوں کو دیکھنا بالکل حرام ہے۔ (مجالس ابرار)

انانیت اور خود پسندی کا دور

"حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین یہاں تک پھیلے گا کہ سمندر پار تک پہنچ جائے گا اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے بر و بحر میں گھوڑے دوڑائے جائیں گے۔ اس کے بعد ایسے گروہ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھ لینے کے بعد کہیں گے "ہم نے قرآن تو پڑھ لیا اب ہم سے بڑا قاری کون ہے؟ ہم سے بڑھ کر عالم کون ہے"۔ پھر آپؐ نے صحابہؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ ان میں ذرا بھی خیر ہوگی؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں! فرمایا مگر ایسے لوگ بھی تم مسلمانوں ہی میں شمار ہوں گے، ایسے لوگ بھی اسی امت میں ہونگے یہ لوگ (دوزخ کی) آگ کا ایندھن ہونگے۔ (قیامت)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجہیز و تکفین کا انتظام کرا دیا

سقا آپ کا اصل نام گمنامی میں پنہاں ہے۔ اکبر اعظم کے عہد میں ہمیشہ آگرہ کے گلی کوچوں میں اپنے چند شاگردوں کے ساتھ مشکیں کندھوں پر رکھے مخلوق خدا کو پانی پلانے میں مصروف رہتے تھے۔ اسی حالت میں اکثر اشعار آبدار فرماتے تھے۔ آپ شیخ حاجی محمد حنوشانی کے مرید تھے۔ ایک مرتبہ آپ کے پیرزادوں میں سے ایک شخص ہندوستان آیا۔ اس وقت جو کچھ پاس تھا سب اس کی نذر کر دیا اور خود لنکا کا راستہ لیا ۱۰۰۰ھ میں اثنائے راہ میں انتقال ہو گیا۔ وہ علاقہ بالکل کفرستان تھا۔ ایک شخص کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی جس نے غیب سے ظاہر ہو کر آپ کی تجہیز و تکفین کی۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

توہین صحابہ رضی اللہ عنہم کی نقد سزا

ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی و بے ادبی کے الفاظ بکنے لگا... آپ نے فرمایا کہ تم اپنی خبیث حرکت سے باز رہو... ورنہ میں تمہارے لیے بد دعا کر دوں گا... اس گستاخ و بے باک نے کہہ دیا کہ مجھے آپ کی بد دعا کی کوئی پروا نہیں... آپ کی بد دعا سے میرا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا...

یہ سن کر آپ کو جلال آ گیا اور آپ نے اس وقت یہ دعا مانگی کہ یا اللہ! اگر اس شخص نے تیرے پیارے نبی کے پیارے صحابیوں کی توہین کی ہے... تو آج ہی اس کو اپنے قہر و غضب کی نشانی دکھا دے تا کہ دوسروں کو اس سے عبرت حاصل ہو...

اس دعا کے بعد جیسے ہی وہ شخص مسجد سے باہر نکلا... تو بالکل ہی اچانک ایک پاگل اونٹ کہیں سے دوڑتا ہوا آیا اور اس کو دانتوں سے پچھاڑ دیا اور اس کے اوپر بیٹھ کر اس کو اس قدر زور سے دبایا کہ اس کی پسلیوں کی ہڈیاں چور چور ہو گئیں اور وہ فوراً ہی مر گیا...

یہ منظر دیکھ کر لوگ دوڑ دوڑ کر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مبارک باد دینے لگے کہ آپ کی دعا قبول ہو گئی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دشمن ہو گیا... (دلائل النبوت) (یادگار واقعات)

ایک رکعت میں سارا قرآن کریم سنا دیا

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمہ اللہ کے دادا مولانا محمد رحمت اللہ کا بیان ہے کہ

''1857ء کے بعد ایک رات میں نے پٹنہ (گنگا کے کنارے) مسجد میں گذاری ان دنوں حافظ ضیاء الدین بخاری (والد امیر شریعت رحمہ اللہ) کی عمر انتیس سال تھی اور انہوں نے ایک رات مجھے ایک ہی رکعت میں سارا قرآن کریم سنا دیا تھا...'' (حیات امیر شریعت)

حافظ سید ضیاء الدین بخاریؒ کے قرآن کریم سے والہانہ تعلق و وارفتگی اور عقیدت و عشق ہی کا ثمرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسا بیٹا دیا.... جس نے ساری زندگی قرآن کے پیغام اور علوم و معارف کو بیان کرنے میں گذار کر دی اور جب ڈوب کر وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو یوں معلوم ہوتا کہ گویا ''ابھی ابھی قرآن نازل ہو رہا ہے''.....

''اللہ مغفرت کرے عجب لوگ تھے''.....

مغفرت کیلئے آسان وظیفہ

جو آدمی جمعہ کی نماز کے بعد سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم وَبِحَمْدِہٖ پڑھیگا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکے پڑھنے والے کے ایک لاکھ گناہ معاف ہونگے اور اسکے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف ہونگے (عمل الیوم واللیلۃ)

قلم کی روشنائی اور خون کا وزن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن علماء کی روشنائی جس سے انہوں نے علم دین اور احکام دین لکھے ہیں اور شہیدوں کے خون کو تولا جائے گا تو علماء کی روشنائی کا وزن شہیدوں کے خون کے وزن سے بڑھ جائے گا.... (معارف القرآن جلد نمبر ۳)

سفر سے واپس آنے کی دعا

آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

''ہم (اب سفر سے) لوٹ رہے ہیں (اپنے گناہوں سے) توبہ کرتے ہیں.... اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اپنے رب کی تعریف بیان کرتے ہیں....''

مجدد الف ثانیؒ کے رسالہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوما

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا کہ دوستوں نے التماس کی کہ ایسی نصیحتیں لکھی جائیں جو طریقت میں نفع دیں اور ان کے مطابق زندگی بسر کی جائے۔ میں نے جب اس رسالہ کو مکمل کیا تو ایسا معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے بہت سے مشائخ کے ساتھ جلوہ افروز ہیں اور اس رسالہ کو اپنے دست مبارک میں لیے ہوئے ہیں اور اپنے کمال کرم سے اسے چومتے ہیں اور مشائخ کو دکھاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس قسم کے اعتقاد ہونے چاہئیں اور وہ لوگ جنہوں نے ان علوم سے سعادت حاصل کی۔ وہ ممتاز حضرات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہیں۔ قصہ یہ بہت لمبا ہے اور اس مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاکسار کو اس واقعہ کے شائع کرنے کا حکم فرمایا۔ برکریماں کارہا دشوار نیست (دینی دسترخوان جلد اوّل)

جنت کیلئے کوشش کرو

ارشاد ربانی ہے: وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ (الآیۃ) (آل عمران آیت ۱۳۳)

ترجمہ.... دوڑو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے (بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے) پرہیزگاروں کیلئے تیار کی گئی ہے.... (آل عمران آیت ۱۳۳)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ. ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. (الآیہ سورۃ الحدید آیت ۲۱)

ترجمہ.... دوڑو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے وہ ان لوگوں کے واسطے تیار کی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ اپنا فضل جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے....

حضرت سید آدم بنوری کو بشارت

حضرت خواجہ سید آدم بنوری جب مکہ معظمہ پہنچے اور حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ روضہء منورہ (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) پر حاضری دی تو ایک دن اپنے احباب کے حلقہ میں بیٹھے تھے کہ روحانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا اور دونوں ہاتھ کھول کر مصافحہ کیا اور بطور مکاشفہ یہ بھی بتایا گیا کہ جو شخص تیرے متوسلین میں سے تجھ سے مصافحہ کرے گا گویا مجھ سے مصافحہ کرے گا اور جس نے مجھ سے مصافحہ کیا وہ مغفور ہے۔ پھر سید صاحب نے تمام مریدوں کو جمع کر کے مصافحہ کیا تا کہ کوئی محروم نہ رہے۔ اس بات نے یہاں تک شہرت حاصل کی کہ عوام الناس کی بھیڑ کی وجہ سے سید صاحب کو مصافحہ کے لیے خاص انتظام کرنا پڑا۔ آپ کو حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے یہ بشارت ہوئی کہ **یا ولدی انت فی جواری** (فرزند من تم میرے جوار میں رہو) چنانچہ آپ نے وہیں قیام فرمایا اور ۱۰۵۳ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے روضہء مبارک کے پاس دفن ہوئے جنت البقیع میں۔ آپ صحیح سادات النسب تھے۔ آپ حضرت مجدد الف ثانی کے مقتدر خلیفہ تھے شروع میں امی محض تھے۔ آپ کے خلفاء کی تعداد ۱۰۰۰ اور مریدین کی تعداد ایک لاکھ بتائی جاتی ہے۔ ہزار ہا پٹھان ہر وقت آپ کے ہمراہ رہتے تھے۔ لوگوں نے شہنشاہ شاہجہاں کے کان بھرے کہ حضرت آدم بنوری کہیں حکومت کا تختہ نہ الٹ دیں۔ پس شہنشاہ نے آپ کو حج کے لیے روانہ کر دیا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

مسلمان کی ستر پوشی

حضرت سیدنا شیخ ابوعبداللہ خیاط رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آتش پرست کپڑے سلواتا اور ہر بار اُجرت میں کھوٹا سکہ دے جاتا... آپ اس کو لے لیتے... ایک بار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غیر موجودگی میں شاگرد نے آتش پرست سے کھوٹا سکہ نہ لیا... جب حضرت سیدنا شیخ عبداللہ خیاط رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لائے اور ان کو یہ معلوم ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شاگرد سے فرمایا ... تو نے کھوٹا درہم کیوں نہیں لیا؟ کئی سال سے وہ مجھے کھوٹا سکہ ہی دیتا رہا ہے... اور میں بھی چپ چاپ لے لیتا ہوں تا کہ یہ کسی دوسرے مسلمان کو نہ دے آئے... (احیاء العلوم) (یادگار واقعات)

زیارت کے لیے خاص درود شریف

حضرت رسول نما صاحب خواہشمند حضرات کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرادیا کرتے تھے۔ اس وجہ سے ''رسول نما'' کے معزز لقب سے مشہور ہوئے۔ جملہ اوراد و ظائف کے علاوہ نہایت پابندی اور توجہ کے ساتھ ایک خاص وقت روزانہ گیارہ سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعِتْرَۃٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَکَ (بعض کتب میں بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَعْلُوْمٍ لَکَ تحریر ہے) اور اس کی برکت سے آپ کے اندر یہ وصف پیدا ہوگیا تھا۔ آپ کی طرف سے اس درود شریف کو اسی انداز میں پڑھنے کی عام اجازت ہے۔ (دینی دستر خوان جلد اوّل)

تین چیزیں جو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیں

حضرت عبداللہ کے بھائی اپنے والد سے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا کی ہیں....

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا.... ۲۔ توراۃ کو اپنے ہاتھ سے لکھا....

۳۔ جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا....

درج ذیل میں میں جنت کی ان خوبیوں کا ذکر ہے.... جنہوں نے جنت کو گھیرا ہوا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف سبقت اور اس کیلئے مجاہدہ کرنے کی ترغیب دی ہے....

حفاظت نظر کی برکت

لاہور یونیورسٹی کے ایک بڑے خوبصورت نوجوان نے رائیونڈ میں چار مہینے لگائے پھر وہ یونیورسٹی میں تبلیغ کی محنت کرتا' دَر دَر پھرتا ایک دن اس نے اپنے زمانہ جاہلیت کی دوست سے جو کہ غیر مسلم تھی نظریں جھکا کر فکر آخرت.... تعلق مع اللہ.... تبلیغ اور اسلام کی حقانیت کی بات کی اور کافی دیر تک نظریں جھکا کر بات کرتا رہا.... حتیٰ کہ وہ مسلمان ہوگئی اور کہنے لگی ...میں تمہاری دعوت سے مسلمان نہیں ہوئی.... بلکہ تمہاری نظریں جھکا کر بات کرنے سے میرے دل پر بڑا اثر پڑا ہے.... میں اس وجہ سے مسلمان ہوئی ہوں.... (یادگار واقعات)

حضرت حسن رسول صاحب کی اہلیہ کو زیارت کس طرح نصیب ہوئی

سید حسن رسول نما کی زوجہ نے ایک روز آپ سے کہا کہ مجھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرادو۔ فرمایا عمدہ صورت سے سنگھار کرو، غسل کرو، پاک وطاہر ہو، زوجہ نے تعمیل ارشاد کی، اسی اثناء میں زوجہ کے بھائی آ گئے۔ سید صاحب نے ان سے ظریفانہ انداز میں فرمایا۔ کہ آج تمہاری ہمشیرہ نے عالم ضعیفی میں کیا بناؤ سنگھار کیا ہے۔ بھائی نے بھی بہن سے کہا یہ کیا بہروپ ہے۔ اس عمر میں اور یہ سامان! انہوں نے سنا اور غصے میں کپڑے پھاڑ ڈالے اور سب سامان دور کیا اور غم وغصہ میں لیٹ گئیں۔ اسی وقت مالک کون ومکاں، وجہ وجود کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئیں۔ اور خوش ہو کر فرمانے لگیں۔ یہ کیا اسرار تھا۔ سید صاحب نے ارشاد فرمایا کہ پہلے تم مجھ کو حقیر جانتی تھیں اور خودی وخودنمائی (اپنے کو دوسروں سے افضل و برتر سمجھنا) کی بُو تم میں پائی جاتی تھی آج اس ترکیب سے خودی دور ہوئی اور یہ مرتبہ تم کو نصیب ہوا۔ دنیا میں خودی و خودنمائی تمام بری باتوں سے زیادہ بری ہے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

خلیفہ رسول کی احتیاط

خلیفۃ الرسول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کا واقعہ ہے... ایک بار آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حلوا پکا کر پیش کیا... ارشاد فرمایا کہاں سے آیا؟... عرض کی... آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمدنی میں سے روزانہ تھوڑے پیسے بچا کر کچھ رقم جمع کی تھی اسی سے حلوا تیار کیا ہے... فرمایا ... اچھا! اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمیں جو خرچ ملتا ہے... اس سے کم میں بھی گزارہ ہوسکتا ہے... چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آئندہ کے لیے بیت المال سے ملنے والے وظیفے میں اتنی رقم کم کروادی! (یادگار واقعات)

عجیب حافظہ

مفکر اسلام سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا خاندان قوت حافظہ اور کثرت حفظ میں مشہور تھا انکے دادا اور والد دونوں بڑے قوی الحفظ تھے لیکن تقی الدین ابن تیمیہ اس نعمت میں اپنے پورے خاندان سے سبقت لے گئے....اور بچپن ہی میں ان کے عجیب وغریب حافظہ اور سرعت حفظ نے علماء واساتذہ کو متحیر کر دیا....اور دمشق میں اس کی شہرت پھیل گئی....صاحب العقود دالایہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ حلب کے ایک بڑے عالم دمشق آئے انہوں نے سنا کہ ایک بچہ ہے....جس کا نام احمد بن تیمیہ ہے وہ سرعت حفظ میں یکتا ہے....بہت جلد یاد کر لیتا ہے....ان کو اس کے دیکھنے اور امتحان کا شوق ہوا....جس راستہ سے تیمیہ گزرا کرتے تھے....وہاں وہ ایک درزی کی دکان پر بیٹھ گئے....درزی نے کہا وہ بچہ آنے والا ہے....''یہی اس کے مکتب کا راستہ ہے....آپ تشریف رکھئیے....تھوڑی دیر میں کچھ بچے مکتب جاتے ہوئے گزرے....درزی نے کہا دیکھئے وہ بچہ جس کے پاس بڑی سی تختی ہے وہ ہی ابن تیمیہ ہے....'' شیخ نے اس بچہ کو آواز دی وہ آیا تو اس کی تختی لے لی....''اور کہا بیٹا اس تختی پر جو کچھ لکھا ہوا ہے اس کو پونچھ ڈالو....'' جب وہ صاف ہو گیا تو انہوں نے اس پر کوئی گیارہ یا تیرہ حدیثیں لکھوا دیں اور فرمایا انکو پڑھ لو....'' بچہ نے اس کو ایک مرتبہ غور سے پڑھا....'' شیخ نے تختی اٹھالی اور کہا کہ سناؤ....بچہ نے پوری حدیثیں سنا دیں....شیخ نے کہا کہ اچھا اب ان کو بھی پونچھ ڈالو....پھر چند سندیں لکھ دیں....اور کہا کہ پڑھو....بچہ نے ایک بار غور سے دیکھا اور پھر سنا دیا....شیخ نے یہ تماشہ دیکھ کر فرمایا کہ اگر یہ بچہ جیتا رہا تو کوئی چیز بنے گا....اس لیے کہ اس زمانہ میں اسکی مثال ملنی مشکل ہے.... (تاریخ دعوت وعزیمت)

جب آئینہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

''اے اللہ! آپ ہی نے میری صورت اچھی بنائی ہے....آپ ہی میرے اخلاق اچھے بنا دیجئے....''

حضرت شہاب الدین سہروردی کے لیے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

''مقاصد السالکین'' کے مصنف حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی نے ایک رات نبوت کے دریا کے در یتیم ، ہادی راہ دین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت تیزی سے کسی مقام کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور حضرت سہروردی کے پیچھے حضرت ضیاء اللہ کے مرشد ہیں یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے مقام پر پہنچے کہ نہ وہ زمین ہے نہ آسمان نہ کوئی مکان۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہر گئے اور اپنا دست مبارک حضرت سہروردی کے سر پر رکھ کر حسب ذیل دعا فرمائی۔'' اے میرے اللہ اے میرے مولا (تو خوب جانتا ہے کہ) یہ شہاب الدین سہروردی ہے اس نے میری متابعت میں جان توڑ کوشش کی ہے اور میری تمام سنتیں بجالایا ہے میں اس سے بہت راضی ہوں۔ اے اللہ پاک تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

جنت عدن کے رہائشی اور جنت الفردوس

حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصہ میں جنت عدن کی طرف اترتے ہیں....(لیکن اترنے کی کیفیت معلوم نہیں) اور یہی وہ گھر ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کے دل پر اس کا خیال گزرا اور یہی اس کا مسکن ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اولاد آدم سے سوائے تین شخصوں کے اور کوئی نہیں ٹھہر سکتا اول نبی دوم صدیقین سوم شہداء پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو فرمایا خوشخبری اس کیلئے جو تیرے اندر داخل ہو.....

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جنت عدن اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا ایک (زبردست) درخت ہے اس کے لگانے کے بعد فرمایا ہو جا پس وہ ہو گیا....

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہنے والے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرنے کا حکم فرمایا

امام مستغفری نے اپنی کتاب "دلائل النبوۃ" میں بیان کیا ہے کہ ایک نہایت نیک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور تمام لوگ حساب کے لیے بلائے جا رہے ہیں۔ میں پل صراط کے قریب پہنچا اور گزر گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر پر کھڑے ہیں اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہم لوگوں کو آب کوثر پلا رہے ہیں میں نے بھی پانی مانگا۔ آپ دونوں نے انکار کر دیا۔ پس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ انہوں نے مجھے آب کوثر نہیں پلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما دیجئے کہ وہ مجھے پانی پلائیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "تیرا ایک ہمسایہ ہے جو علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے اور تو اس کو منع نہیں کرتا" میں نے عرض کیا کہ مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ اس کو روک سکوں وہ قوی ہے مجھ کو مار ڈالے گا۔ اس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک چھری عنایت فرمائی اور فرمایا کہ جا اس کو اس سے ذبح کر دے۔ میں نے خواب ہی میں اس کو ذبح کر ڈالا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے اس کو قتل کر ڈالا ہے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس کو پانی پلا دو۔ اس پر انہوں نے مجھے پانی کا پیالہ عنایت فرمایا۔ میں نے پیالہ ان سے لے لیا لیکن یاد نہیں کہ پانی پیا یا نہیں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ میں نہایت خوفزدہ تھا۔ میں نے جلدی سے وضو کیا اور نماز میں مشغول ہو گیا۔ پھر دن نکل آیا۔ میں نے لوگوں کو شور و غل مچاتے سنا کہ فلاں آدمی کو کوئی اس کے بستر پر مار گیا ہے۔ حاکم کے پیادے آئے اور ہمسائیوں کو پکڑ کر لے گئے۔ میں نے دل میں کہا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے یہ تو وہ خواب ہے جو میں نے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو سچا کر دکھایا۔ میں جلدی سے اٹھا اور سارا ماجرا حاکم سے کہہ سنایا۔ حاکم نے خواب سن کر کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کی جزا دے۔ خیر اب اٹھو اور اپنا راستہ لو کہ تم واقعی بے گناہ ہو۔ اور یہ سب لوگ بھی جن کو میرے سپاہی گرفتار کر کے لائے ہیں بے قصور ہیں۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

مرض و مریض کے مسنون اعمال

بیمار پرسی: جب کوئی بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کو ملنے جانا سنت ہے....

بیمار پرسی کا طریقہ: بیمار پرسی میں سنت یہ ہے کہ بیمار کے پاس سے جلد واپس آئے... تا کہ وہ رنجیدہ نہ ہو اور اس کے گھر والوں کے کام میں خلل واقع نہ ہو....

تسلی دینا: بیمار کے پاس جا کر اس کو تسلی دینا سنت ہے.... مثلاً اس سے یوں کہنا کہ ان شاء اللہ تم جلد صحت مند ہو جاؤ گے.... اللہ تعالیٰ بڑی قدرت والے ہیں.... غرض کسی قسم کی بھی ڈرانے والی بات نہ کرے....

رات کو جانا: رات کو بیمار پرسی کرنا جائز ہے.... بعض لوگ رات کو بیمار پرسی کرنے کو منحوس سمجھتے ہیں یہ غلط ہے.... اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ جب بیمار آدمی تین دن بیمار رہے پھر بیمار پرسی کرنی چاہئے بلکہ جب چاہے بیمار پرسی کرے خواہ ایک دن ہی بیمار رہا ہو....

علاج کرنا: بیماری میں دوا و علاج کرنا سنت ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے (کہ شفا اللہ تعالیٰ ہی دیں گے) اور علاج کرتا رہے....

کلونجی اور شہد کا استعمال: کلونجی اور شہد سے دوا تیار کرنا سنت ہے.... حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں چیزوں میں شفا رکھی ہے.... ان دونوں کے بہت سے فوائد حدیث میں آئے ہیں....

نیک فال: جب کوئی اچھا نام یا کوئی اچھی بات سنو تو اس کو اپنے لئے اچھی بات سمجھو.... (کہ ان شاء اللہ کوئی اچھی بات میرے ساتھ ہوگی) اور خوش ہو جاؤ.... یہی فال لینا ہے.... بدفالی سخت منع ہے.... مثلاً سفر میں جاتے وقت اگر گیدڑ راستہ سے گزر جائے تو اس دن سفر نہ کرنا بلکہ کسی اور دن سفر کرنا یا صبح کو بندر کا نام نہیں لیتے اور اس کو برا سمجھتے ہیں یہ سب باتیں غلط ہیں.... کسی آدمی یا جگہ کو منحوس سمجھنا بھی غلط ہے.... اسی طرح یہ کہنا کہ اس مکان کی نحوست کی وجہ سے ہم کو یہ بیماری یا نقصان ہوا غلط ہے....

میت کو جلدی دفن کرو: میت کے بارے میں سنت یہ ہے کہ جلدی دفن کریں....

قبر: قبر کے بارے میں سنت یہ ہے کہ اس پر پانی ڈالیں بہت اونچی اور پکی نہ بنائیں....

میت والوں کو کھانا کھلانا: میت کے رشتہ داروں کو کھانا کھلانا سنت ہے....صرف ان لوگوں کو جو میت کے گھر والوں کے ساتھ کھانے میں شریک ہیں نہ کہ ساری برادری کو کھلانا سنت ہے....اسی وقت جو موجود ہو حاضر کر دیا جائے ناموری دکھلانا جائز نہیں ہے....

سواری کی پیٹھ پر بیٹھے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّالَهٗ مُقْرِنِيْنَ.... وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ....

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں....وہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا (ورنہ) ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے تھے....اور بلاشبہ ہم (مرنے کے بعد) اپنے رب کے پاس ضرور لوٹ کر جائیں گے....''

جنت کے دروازے کھلتے ہیں

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **من اصبح مطیعا للہ فی والدیہ** کہ جس شخص نے 'اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کا فرمانبردار ہے اور ان کا کہنا مانتا ہے ''**اصبح لہ بابان مفتوحان من الجنۃ**'' تو اس کی اس حال میں صبح ہوئی کہ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں.... "**وان کان واحد افواحد**" اور اگر ماں باپ میں سے ایک موجود ہے اور اس کی فرمانبرداری کرتا ہے تو اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھلتا ہے اور آگے آپؐ نے اس طرح فرمایا: ''**من اصبح عاصیاً للہ فی والدیہ**'' اور جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان ہے (یعنی ماں باپ کے حقوق ادا نہیں کرتا ہے) ''**اصبح لہ بابان مفتوحان من النار**'' تو اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں....''**ان کان واحداً افواحد**'' اور اگر ماں باپ میں سے ایک موجود ہے اور اسی کی نافرمانی کرتا ہے تو ایک جہنم کا دروازہ اس کے لئے کھلتا ہے....

سوار ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ ''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (میں سوار ہوتا ہوں)''

حضرات شیخین کو برا کہنے والا مسخ ہو کر بندر کی شکل ہو گیا

امام مستغفری نے کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں بیان کیا ہے کہ ایک ثقہ نے بیان کیا کہ ہم تین آدمی یمن کو جاتے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص کوفہ کا تھا۔ وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا کرتا تھا ہم ہر چند اسے منع کرتے لیکن وہ باز نہ آتا تھا۔ جب ہم یمن کے نزدیک پہنچے تو ایک جگہ اتر کر سو رہے اور جب کوچ کا وقت آیا تو ہم سب نے اٹھ کر وضو کیا اور اس کو جگایا۔ وہ اٹھ کر کہنے لگا افسوس میں تم سے جدا ہو کر اسی منزل میں رہ جاؤں گا۔ ابھی میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر پر کھڑے فرماتے ہیں کہ اے فاسق تو اس منزل میں مسخ ہو جائیگا۔ ہم نے کہا کہ وضو کر۔ اس نے اپنے پاؤں سمیٹے۔ ہم نے دیکھا کہ انگلیوں سے اس کا مسخ ہونا شروع ہوا اور دونوں پاؤں اس کے بندر کے سے ہو گئے۔ پھر گھٹنوں تک پھر کمر تک پھر سینہ تک پھر منہ تک مسخ پہنچا اور وہ بالکل بندر بن گیا۔ ہم نے اس کو پکڑ کر اونٹ پر باندھ لیا اور وہاں سے روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب ایک جنگل میں پہنچے وہاں چند بندر جمع تھے۔ اس نے جب انہیں دیکھا تو رسی تڑوا کر ان میں جاملا۔ نعوذ باللہ منہا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

باکمال فضیلت

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں دو شخص بہت عبادت گزار تھے... یہاں تک کہ وہ پانی پر چلا کرتے تھے... ایک مرتبہ وہ پانی پر چل رہے تھے... کہ ان کی ہوا میں چلنے والے شخص سے ملاقات ہو گئی... انہوں نے اس سے پوچھا تم کس عمل سے اس مرتبہ کو پہنچے؟...

فرمایا دنیا میں معمولی سا عمل کر کے (یعنی) میں نے اپنے نفس کو شہوات سے روکا' اپنی زبان کو فضول باتوں سے روکا اور جس کی اللہ تعالیٰ نے مجھے دعوت دی اس کی طرف رغبت اور شوق کیا... خاموشی کو لازم کر لیا۔ پس اب اگر میں اللہ کے سامنے (کسی کام کے کرانے کی) قسم کھا بیٹھوں وہ مجھے (جھوٹا نہ ہونے دیں) یعنی میری قسم کو پورا کر دیں اور اگر سوال کروں تو وہ عطاء کر دے... (یادگار واقعات)

سب سے زیادہ حسن سلوک کا مستحق کون؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی ساری دنیا کے انسانوں میں سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا مستحق کون ہے' کس کے ساتھ میں سب سے زیادہ اچھا سلوک کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُمُّکَ تمہاری ماں' یعنی سارے انسانوں میں' سب سے زیادہ تمہارے حسن سلوک کی مستحق تمہاری ماں ہیں ان صاحب نے پھر سوال کیا ''ثُمَّ مَنْ'' اس کے بعد کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر جواب دیا: اُمُّکَ ' تمہاری ماں' ان صاحب نے پھر سوال کیا کہ اس کے بعد کون ہے؟ آپؐ نے پھر جواب دیا تمہاری ماں' ان صاحب نے پھر سوال کیا کہ اس کے بعد کون ہے؟ چوتھے نمبر پر آپؐ نے فرمایا ''اَبُوکَ'' تمہارے ابو' تین مرتبہ امی کا نام لیا آخر میں چوتھے نمبر پر ابو کا نام.... اس واسطے علماء کرام نے اس حدیث سے یہ بات نکالی ہے کہ ماں کا حق حسن سلوک میں باپ سے زیادہ ہے.... ماں کے تین حق اور باپ کا ایک حق' اس لئے کہ بچے کی پرورش کیلئے ماں جتنی مشقتیں جھیلتی ہیں.... ابا نہیں جھیلتے.... اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حصے والدہ کے بتائے اور ایک حصہ والد کا بتایا....

لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ باپ کو بالکل نظر انداز کر دیا جائے' اور باپ سے کوئی تعلق ہی نہ رہے.... جیسا کہ بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ ماں نے بیٹے کو ایسا بہلایا پھسلایا کہ باپ کی محبت ہی دل سے نکال دی.... کہ باپ کو کچھ سمجھتا ہی نہیں' نہیں نہیں میرے دوستو! نہیں ایسی باتیں ماں کی مت ماننا....

جب کوئی مشکل پیش آئے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ لَاسَھْلَ اِلَّا مَاجَعَلْتَہٗ سَھْلاً وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَھْلاً اِذَا شِئْتَ

''اے اللہ! صرف آسان وہی چیز ہے جس کو آپ آسان بنائیں.... اور آپ جب چاہیں غم کو آسان کر دیں....''

چاروں مسالک فقہ وتصوف حق ہیں

حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے براہ راست جن امور کی وصیت کی گئی۔ان میں سے ایک چیز یہ بھی تھی کہ میں فروعات میں اپنی قوم کی مخالفت نہ کروں۔ چونکہ ہندوستانی مسلمان عرصہ دراز سے حنفی مسلک پر تھے۔اس لیے شاہ صاحب نے بھی اپنے اوپر حنفی مسلک کی پابندی واجب کر لی تھی۔لیکن ادیان وملل کی طرح وہ مختلف مسالک فقہ میں بھی اساسی وحدت کے قائل تھے۔چنانچہ اپنے ایک مکاشفہ کا ذکر فرماتے ہیں جس میں انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے استفادہ کیا۔فرمایا کہ میں نے یہ معلوم کرنا چاہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسالک فقہ میں کس خاص مسلک کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔تا کہ فقہ میں اس مسلک کی اطاعت کروں۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک فقہ کے یہ سارے مسالک یکساں ہیں۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ وصیت فرمائی کہ فقہ کے چاروں مروجہ مسالک کی تقلید سے کبھی باہر قدم نہ رکھوں۔اور جہاں تک ممکن ہو سب میں تطبیق کی کوشش کروں (مسالک فقہ کی طرح تصوف کے تمام طریقوں کو بھی شاہ صاحب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یکساں پایا)۔(دینی دسترخوان جلد اوّل)

جنت کا حسن

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے عرض یعنی چوڑائی کو بہت وسیع کیا ہے اور اسکی (بیرونی) دیوار کو ایک خالص سونے کی اینٹ اور ایک خوشبودار سفید کستوری کی اینٹ سے بنایا ہے پھر اس میں چشمے اور نہریں چلائیں اور اس میں درخت لگائے اور ان درختوں کے پھل بہت عمدہ ہیں اور ان کی خوشبو بڑی پسندیدہ ہے....پھر ذات باری تعالیٰ عرش پر قائم ہوئی تو جنت کو دیکھا اور اس کے حسن و جمال اور اس کی عورتوں کو دیکھا اور اس کے عمدہ سایہ کو اس کے پھلوں کے حسن کو پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے عنقریب جان لے گا وہ شخص جس کو میں تجھ میں داخل کروں گا کہ وہ اللہ مجھ پر کریم ہے....

مؤمن اور کافر کا معاملہ

شیخ علامہ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ... چوتھے آسمان پر دو فرشتے باہم ملے... ایک نے دوسرے سے کہا کہ کہاں جا رہے ہو؟... اس نے جواب دیا کہ ایک عجیب کام ہے... اور وہ یہ ہے... کہ فلاں شہر میں ایک یہودی شخص ہے... جس کے مرنے کا وقت قریب آ گیا ہے... اور اس نے مچھلی کھانے کی خواہش کی ہے... لیکن دریا میں مچھلی نہیں ہے... مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ دریا کی طرف مچھلیاں ہانک دوں تاکہ لوگ ان میں سے ایک مچھلی یہودی کے لیے شکار کر لیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس یہودی نے کوئی بھی نیکی ایسی نہیں کی ہے کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے بدلہ دنیا ہی میں اس کو نہ دے دیا ہو... اب صرف ایک نیکی باقی رہ گئی ہے... اس لیے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے... کہ اس کی خواہش کی چیز اس تک پہنچا دے تاکہ وہ دنیا سے ایسے حال میں نکلے کہ اس کے لیے کوئی نیکی نہ ہو...

اس کے بعد دوسرے فرشتہ نے کہا کہ... میرے رب نے مجھے بھی ایک عجیب کام کے لیے بھیجا ہے... اور وہ یہ ہے... کہ فلاں شہر میں ایک ایسا مرد صالح ہے کہ اس نے جو برائی کی اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں اس کا بدلہ اس کا پورا کر دیا اور اب اس کی وفات کا وقت قریب آ گیا ہے... اور اس نے روغن زیتون کھانے کی خواہش کی ہے... اور اس کے ذمہ صرف ایک گناہ ہے... اور مجھے میرے پروردگار نے حکم دیا ہے... کہ میں روغن زیتون کو گرا دوں یہاں تک اس کے گر جانے سے جو اس کو رنج و غم ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے اس کے اس گناہ کو بھی مٹا دے گا... حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملے کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوا...

محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان...

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ...

کے یہی معنی ہیں... یعنی جب کافر ذرہ بھر اور چیونٹی برابر نیکی کرتا ہے... تو اس کا ثواب دنیا ہی میں دیکھ لیتا ہے... اور مؤمن جب ذرہ برابر برائی کرتا ہے... تو آخرت سے پہلے دنیا ہی میں اس کی جزا دیکھ لیتا ہے... (حوالہ احیاء العلوم) (یادگار واقعات)

آپؒ کا ارشاد عبدالعزیز دباغ ایک ولی کبیر پیدا ہوگا

حضرت عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ فارحہ فرماتی تھیں کہ ان کے ماموں العربی انفشتالی نے انہیں بتایا کہ انہوں نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری بھانجی فارحہ کے ہاں ایک ولی کبیر پیدا ہوگا۔ انہوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا باپ کون ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسعود دباغ''۔ یہی وجہ تھی کہ العربی انفشتالی نے میرے والد مسعود قدس سرہ العزیز کو رشتہ کے لیے پسند فرمایا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

اللہ کے دوستوں کا مقام

عبداللہ بن ابی ہزیلؒ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام یا کسی دوسرے پیغمبر نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ یہ تیرے کیسے دوست ہیں جو زمین میں ڈرائے گئے اور قتل کئے گئے اور سولی پر چڑھائے گئے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے نہ ان کو کھانا ملتا ہے اور نہ پینا اور نہ دوسرے سامان راحت اور تیرے دشمن میں بے خوف رہتے ہیں نہ قتل کئے گئے نہ سولی دیئے گئے اور نہ ان کے ٹکڑے کئے گئے جو چاہتے ہیں کھاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں پیتے ہیں اور تمام سامان راحت موجود پاتے ہیں.... اللہ تعالیٰ فرمائیں گے لے جاؤ میرے بندے کو جنت میں وہاں پہنچ کر وہ ایسی چیزیں دیکھے گا جو اس نے کبھی نہیں دیکھی ہوں گی.... پیالے رکھے ہوئے اور تکئے ترتیب سے رکھے ہوئے اور چار پائیاں یا تخت بچھے ہوئے اور موٹی آنکھوں والی حوروں کو اور پھلوں کو اور خادموں کو گویا کہ وہ چھپے ہوئے موتی ہیں جو تکلیف میرے دوستوں کو دنیا میں پہنچی اگر ان کو معلوم ہو جاتا کہ ہمارا ٹھکانہ یہ ہے تو ان کو محسوس بھی نہ ہوتی پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندہ کو جہنم کی طرف لے جاؤ جب وہاں پہنچے گا تو جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس سے وہ بندہ بے ہوش ہو جائے گا.... پھر جب اس کو افاقہ ہوگا.... اس سے کہا جائے گا میرے دشمنوں نے کیا نفع اٹھایا اس نے جو اس دنیا میں دیا گیا تھا جبکہ ان کا ٹھکانہ یہ ہے تو وہ بندے کہے گا انہوں نے کچھ بھی نفع نہیں اٹھایا....

تمہارا دشمن ۱۷ ماہ میں غرق ہو گا:

حضرت سید شاہ فتح قلندر جونپوری جب جونپور سے چلے گئے اور ضلع اعظم گڑھ میں قلندر پور (یو پی ۔ بھارت) آباد کیا تو ایک روز وہاں کا راجہ بابو عظمت خاں قلندر پور شکار کھیلنے آیا۔ آپ بھی اپنے مریدوں کے ہمراہ شکار کھیلنے نکلے۔ آپ کے بھانجے کے پاس ایک نہایت عمدہ شکاری کتیا تھی۔ یہ شکار پر اس وقت حملہ کرتی تھی جب دوسرے شکاری کتے شکار کو قابو نہ کر پاتے اور شکار کو زندہ پکڑ لاتی تھی۔ بابو عظمت خاں کو یہ کتیا بہت پسند آئی اور آپ سے مانگی آپ نے فرمایا یہ میرے بھانجے کی ہے۔ اگر تم کو دے دی۔ تو وہ ناخوش ہو گا اور اس کی ناخوشی مجھے منظور نہیں ہے۔ بابو عظمت خاں اس بات پر آپ سے بگڑ گیا اور ایذا رسانی کے درپے ہوا۔ آپ قلندر پور چلے گئے اور چلتے وقت فرمایا کہ ان شاء اللہ جب یہ ظالم پانی میں ڈوب کر مر جائے گا تب آؤں گا۔ چند روز بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے خواب میں دیکھا۔ حضور علیہ الصلوۃ والثناء والسلام نے فرمایا کہ تمہارا دشمن ۱۷ مہینہ میں غرق ہو جائے گا اور تعبیر اس کی سترہ مہینے میں ظاہر ہوئی۔ سترھویں مہینہ ہمت خاں بہادر تسخیر اعظم گڑھ کے لیے آلہ آباد سے کوچ کرتا اعظم گڑھ پہنچا۔ بابو عظمت خاں مقابلہ سے بھاگا اور کشتی پر سوار ہو کر کسی طرف روانہ ہوا مگر راستہ میں معہ اسباب کشتی ڈوب گئی۔

سچ ہے   باشیر دلان ہر کہ درافتاد برافتاد   (دینی دسترخوان جلد اوّل)

ایک صحابی رسول کی قابل رشک حالت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے... کہ جنگ احد کے دن میں نے اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دوسرے شہید (حضرت عمرو بن جموح) کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کر دیا تھا... پھر مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میرے باپ ایک دوسرے شہید کی قبر میں دفن ہیں... اس لیے میں نے اس خیال سے کہ ان کو ایک الگ قبر میں دفن کروں... چھ ماہ کے بعد میں نے ان کی قبر کو کھود کر لاش مبارک کو نکالا تو وہ بالکل اسی حالت میں تھے... جس حالت میں ان کو میں نے دفن کیا تھا... بجز اس کے کہ ان کے کان پر کچھ تغیر ہوا تھا... (بخاری) (یادگار واقعات)

دل کی تخلیق کا مقصد

اللہ تعالیٰ نے دل تو دیا ہی اس لئے ہے کہ اس میں محبت کا بیج بویا جائے.... دانہ ڈالنے کے بعد زمین کو پانی دینا بھی ضروری ہے اگر اس کو پانی نہ دیا جائے تو ظاہر ہے کہ دانہ سوخت ہو جائے گا.... دانہ ڈالنے کے بعد اوپر سے بارش ہو یہ زیادہ مفید ہے اسی لئے ایگریکلچر ڈپارٹمنٹ کے لوگوں کا کہنا ہے کہ جو پانی اوپر سے فطری اور نیچرل انداز سے آتا ہے وہ زیادہ نافع ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ آب پاشی کے ذرائع میں بارش سب سے زیادہ مفید و نافع ثابت ہوتی ہے چنانچہ آج کل بعض ملکوں میں حکومتی پیمانہ پر بھی پانی اوپر سے چھڑکا جاتا ہے جو بہت مفید ثابت ہوا ہے .... یہاں انسان میں بھی قدرت کا نظام ہے کہ دل نیچے رکھا اور آنکھیں اوپر رکھیں تاکہ آپ دل کی زمین میں عشق و محبت کا بیج بو دیں اور اوپر سے آنکھوں کے ذریعہ آنسوؤں کا پانی برسائیں تاکہ دل کی زمین میں جو تخم عشق و محبت ہے وہ پروان چڑھنا شروع ہو.... اور اس کے آثار ظاہر ہوں جس کو شاعر نے ذکر کیا ہے ؎

دل دیا ہے اس نے تخم عشق بونے کیلئے　　آنکھ دی ہے اس نے ساری عمر رونے کیلئے

اگر ماں باپ ظلم کریں؟

ایک صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "وان ظلماہ" اگر ماں باپ اس پر ظلم کرتے ہوں (تب بھی ان کے حقوق ادا کرے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور تین بار فرمایا "وان ظلماہ' وان ظلماہ' وان ظلماہ" ہاں اگرچہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو....

میرے نوجوان ساتھیو! اس حدیث پاک میں ماں باپ کی خدمت' اور فرمانبرداری اور حسن سلوک کی فضیلت پوری اہمیت کے ساتھ بتائی ہے اور ماں باپ کے ستانے' اور ان کی نافرمانی کا وبال' خوب واضح کر کے بیان فرمایا ہے اور یہ جو اخیر میں فرمایا گیا: کہ ماں باپ اگرچہ ظلم کریں.... تب بھی ان کی نافرمانی سے دوزخ کے دروازہ کھلتے ہیں.... اس کا مطلب یہ نہیں کہ ماں باپ کو ظلم کرنے کی اجازت دے دی.... نہیں میرے بزرگو ایسا نہیں بلکہ اگر ماں باپ ظلم کریں تو ظلم کی سزا ان کو بھی ملے گی اور ان سے بھی اس کا مواخذہ ہوگا....

سیدزادہ پر زیادتی کے سبب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بند ہوگئی

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ ان کے استاد حضرت مولانا قلندر صاحب جو جلال آباد میں رہتے تھے وہ صاحب حضوری تھے۔ یعنی ان کو روزانہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی تھی۔ گو اللہ تعالیٰ کے بندے بعض ایسے بھی ہوئے ہیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری میں بھی ہوتی رہی ہے۔ لیکن خواب میں زیارت کرنے والے زیادہ ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا قلندر صاحب جب مدینہ شریف جا رہے تھے تو کسی غلطی پر اپنے حمال کو جو ایک نوجوان شخص تھا تھپڑ مار دیا بس اسی روز سے زیارت بند ہوگئی۔ انہیں اس کا بڑا غم ہوا۔ اس غم کو وہی جانتا ہے جس کو کچھ ملا ہو اور پھر لے لیا جائے۔ جس کو کچھ ملا ہی نہ ہو وہ کیا جانے۔ اسی غم میں مدینہ طیبہ پہنچے وہاں کے مشائخ سے رجوع کیا مگر سب نے کہا ہمارے قابو سے باہر ہے۔ البتہ ایک مجذوب عورت کبھی کبھی روضہ اطہر کی زیارت کے لیے آتی ہے۔ وہ برابر ٹکٹکی لگائے دیکھتی رہتی ہے۔ وہ کبھی آئے اور توجہ کرے تو ان شاء اللہ پھر زیارت نصیب ہونے لگے گی۔ وہ اس مجذوبہ کے منتظر رہے۔ ایک دن وہ بی بی آئیں۔ ان سے انہوں نے عرض کیا تو انہیں ایک جوش آیا اور اسی جوش میں انہوں نے روضہ اقدس کی طرف اشارہ کر کے کہا "شف یعنی دیکھ" انہوں نے جو اس وقت نظر کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ جاگتے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور اس کے بعد وہی کیفیت حضوری کی جو جاتی رہی تھی۔ پھر حاصل ہوگئی۔ گو تھپڑ مارنے کے بعد مولانا نے اس سے معافی مانگ لی تھی اور اس نے معاف بھی کر دیا تھا لیکن پھر بھی اس حرکت کا یہ وبال ہوا۔ تحقیق پر معلوم ہوا کہ وہ لڑکا سیدزادہ تھا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

اذان کی بے حرمتی کرنے کی سزا

اسلام آباد کے زلزلہ زدہ مارگلہ ٹاور کے ملبہ میں سے ایک شخص کا کٹا ہوا سر ملا... دھڑ نہ مل سکا... بعض افراد نے سر کو پہچان کر بتایا کہ یہ بدنصیب شخص جب اذان شروع ہوتی تو گانوں کی آواز مزید اونچی کر لیتا تھا... اس خوفناک زلزلے نے پاکستان کے مشرقی حصے میں یعنی پنجاب کے بعض مقامات کے علاوہ کشمیر اور صوبہ سرحد میں بے حد تباہی مچائی... لاکھوں افراد مارے گئے اور زخمیوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں... (یادگار واقعات)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد دعا کی اب یہ آنکھیں کسی اور کو نہ دیکھیں۔ صبح اٹھے تو نابینا تھے

حضرت بحرالعلوم حافظ محمد عظیم المتخلص بہ واعظ (۱۲۰۵ھ تا ۱۲۷۵ھ) آپ حافظ جی صاحب گنج والے کے نام سے بھی مشہور تھے۔ جامع مسجد گنج کے امام خطیب و مدرس تھے۔ پشاور کا یہ محلّہ ''حافظ محمد عظیم'' کے نام سے مشہور ہو گیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی محبت کا جو عالم تھا وہ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ ایک بار آپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار پرانوار سے مشرف ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار جمال سے شرف ہونے کے بعد یہ آنکھیں اب اور کسی کو دیکھنا نہیں چاہتیں۔ جب بیدار ہوئے تو نابینا ہو چکے تھے۔ آپ کی نہایت خوبصورت اور موٹی موٹی آنکھیں اب بے نور ہو چکی تھیں۔ سبحان اللہ! کیا عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ اسی عشق و محبت کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم لدنی سے نواز دیا تھا۔ بغیر بینائی کے تمام عمر درس و تدریس میں گذری۔ صحاح ستہ کی تمام اسانید زبانی یاد تھیں۔ ۱۲۷۵ھ بمطابق ۵۹-۱۹۵۸ میں وصال فرمایا۔ جنازے پر لوگوں کا اس کثرت سے ہجوم تھا کہ شہر کے لوگ متعجب تھے کہ اس قدر خلقت کہاں سے آ گئی ہے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

سلیمان بن عبدالملک

سلیمان بن عبدالملک بڑا خوبصورت تھا... وہ ایک وقت میں چار نکاح کرتا تھا... چار دن کے بعد چاروں کو طلاق دے کر چار اور کرتا تھا پھر ان کو طلاق دے کر چار اور کرتا تھا... باندیاں الگ تھیں... لیکن ۳۵ سال کی عمر میں مر گیا... چالیس سال بھی پورے نہیں کیے دنیا میں... کتنی عیاشی کی انہوں نے... اس کے مقابل عمر بن عبدالعزیز ۴۱ سال ان کے بھی پوری نہیں ہوئے... لیکن اس نے اللہ کو راضی کرنا شروع کر دیا... اب دیکھئے کہ جب سلیمان کو قبر میں رکھنے لگے تو اس کا جسم ہلنے لگا... تو اس کے بیٹے ایوب نے کہا... میرا باپ زندہ ہے... حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا... عجل اللہ بالعقوبۃ ... بیٹا! تیرا ابا زندہ نہیں ہے... عذاب جلدی شروع ہو گیا ہے... جلدی دفن کرو۔ (یادگار واقعات)

میں تم سے بہت خوش ہوں

حضرت خواجہ محمد عاقل حضرت خواجہ نور محمد مہاروی کے ممتاز ترین خلفاء میں سے تھے۔ اتباع سنت کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ وصال سے کچھ روز پہلے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تو مارا بسیار خوش کردی کہ ہمگیں سنتہائے مارا زندہ کردی'' (میں تم سے بہت خوش ہوں کہ تم نے میری تمام سنتوں کو زندہ کردیا)۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

جنت کی راحت سے دنیا کی کوئی تکلیف مقابلہ نہیں کرسکتی

حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب تیرے مومن بندوں پر دنیا میں تنگی ہے؟ تو موسیٰ علیہ السلام کیلئے جنت کا دروازہ کھولا گیا اور کہا گیا اے موسیٰ اس کو دیکھ (یعنی جنت کو) یہ ہے جو میں نے اپنے مومن بندے کیلئے تیار کیا ہے.... موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم اگر مومن بندے کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور زمین پر اوندھے منہ گھسیٹا بھی جائے تو بھی اس نے گویا کہ کوئی تکلیف نہیں دیکھی پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب تیرے کافر بندوں پر دنیا بہت وسیع ہے تو کھولا گیا ان کیلئے جہنم کا دروازہ اور کہا اے موسیٰ دیکھ اس کو (یعنی جہنم کو) تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم اگر ان کیلئے دنیا ساری بلکہ اس سے دس گنا زیادہ بھی اس کو مل جاتی پھر ٹھکانہ ان کا جہنم ہوتا تو گویا انہوں نے کبھی خیر و بھلائی نہیں دیکھی....

خوف آخرت

ربیع بن خثیم بہت بڑے تابعی اور تاریخ اسلام کے عظیم انسانوں میں سے ہیں... مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد تھے... ایک دن اپنے استاد کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے جارہے تھے... لب دریا لوہاروں کی بھٹیاں تھیں... ان سے آگ کے شعلے بلند ہورہے تھے... یہ دیکھ کر قرآن کریم کی ایک آیت ان کی زبان پر آگئی: ''وہ دوزخ جب ان کو دور سے دیکھے گی... تو وہ (جہنمی) اس کا جوش و خروش سنیں گے... '' (سورۃ الملک آیت نمبر ۷)

بے ہوش کر گر پڑے اور اگلی صبح تک بے ہوش رہے... (تعلیقات رسالۃ المسترشدین) (یادگار واقعات)

مولانا محمد رحمت اللہ کیرانوی کو صحت کی خوشخبری:

''ازالۃ الاوہام'' زیرِ ترتیب تھا کہ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد رحمت اللہ کیرانوی سخت علیل ہو گئے۔ اُٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے کے قابل نہ رہے اشارہ سے نماز ہوتی تھی۔ عزیز واقارب اور تیمار دار بڑھتی ہوئی کمزوری اور شدت مرض سے پریشان تھے۔ ایک روز نماز فجر کے بعد آپ رونے لگے۔ تیمار دار سمجھے شاید زندگی سے مایوسی ہے۔ پس تسلی دینے لگے۔ آپ نے فرمایا بخدا صحت کی کوئی علامت نہیں لیکن صحت ہوگی۔ رونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہمراہ تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اے نوجوان! تیرے لیے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خوشخبری ہے کہ اگر تالیف ''ازالۃ الاوہام'' مرض کی وجہ ہے تو وہی باعث شفا ہوگی۔'' حضرت مولانا نے فرمایا کہ اس خوشخبری کے بعد مجھے کوئی رنج وملال نہیں بلکہ مسرور اور خوش ہوں۔ اور فرط مسرت سے آنسو نکل آئے۔ الحمدللہ اس کے بعد صحت ہوگئی ''ازالۃ الاوہام'' کی ترتیب وتالیف کا کام شروع کردیا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

جنت کی نعمتیں

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا ایسی جنت کیلئے کون تیار ہے نہ اس کا کوئی بدل ہے اور نہ اس کی کوئی مثل رب کعبہ کی قسم اس کا نور چمکدار ہے اور اس کی خوشبوئیں (دماغ) کو ہلا دینے والی ہیں اور نہریں اس کی گہری ہیں اور محلات بہت مضبوط ہیں اور پھل تازہ پکے ہوئے بہت زیادہ ہیں اور عورتیں حسین وجمیل ہیں ریشم کے لباس بہت ہیں... دارالابد یعنی ہمیشہ رہنے والے بلند اور کشادہ محلات میں تر وتازہ نعمتیں ہیں.... صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم تیار ہیں.... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان شاء اللہ کہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب دی لوگوں نے کہا ان شاء اللہ....

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اس میں جنت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کون جنت کیلئے تیار ہے رب کعبہ کی قسم اس کی خوشبو تعجب میں ڈال دینے والی ہے اور اس کا نور چمک رہا ہے اور اس کی نہریں گہری ہیں اور بیویں ہمیشہ رہیں گی ان کو موت نہیں آئے گی اور ہمیشہ رہنے کی جگہ میں نعمتیں ہونگی....

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تم ہمارے پاس آؤ

حضرت حاجی امداداللہ فاروقی مہاجر مکی ۲۲ صفر المظفر بروز دوشنبہ ۱۲۳۳ھ میں بمقام نانوتہ (ضلع سہارنپور یوپی بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام امداد حسین تھا۔ جسے حضرت مولانا شاہ اسحٰق محدث دہلوی نے بدل کر امداداللہ کر دیا تھا۔ تاریخی نام ظفر احمد تھا اور مہر تدلی، ماہ ذنی، نیر بطحا، انجم طٰہٰ، جمال کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "تم ہمارے پاس آؤ"۔ یہ خواب دیکھ کر دل میں جوش پیدا ہوا اور خواہش زیارت مدینہ شریف دل میں زیادہ ہوئی۔ یہاں تک کہ بلا فکر زادراہ آپ نے عزم مدینہ منورہ کر لیا اور پاپیادہ چل پڑے۔ ابھی ایک منزل طے ہوئی تھی کہ آپ کے بھائیوں کو خبر ہوئی انہوں نے کچھ زادراہ پیش کیا جسے آپ نے بخوشی قبول کر لیا اور روانہ ہوئے یہاں تک کہ ۵ ذی الحجہ ۱۲۶۱ھ بندرگاہ لیس (متصل جدہ) پر جہاز سے اترے اور براہ راست میدان عرفات تشریف لے گئے۔ اور جملہ ارکان حج ادا کرنے کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

قوت حافظہ کا عجیب نسخہ

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ کا نام نمایاں ہے... حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے علم حاصل کیا تھا... اللہ تعالیٰ نے انہیں کمال کا حافظہ عطا فرمایا تھا... علی بن حزم کا بیان ہے کہ ... میں نے حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں کبھی کتاب نہیں دیکھی... کیونکہ ان کا حافظہ اس قدر تھا کہ انہیں کتاب کی حاجت نہیں تھی... چنانچہ ایک بار میں نے ان سے قوت حافظہ کی دوا دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا... میری نظر میں گناہوں کے ترک کرنے سے زیادہ کوئی دوائی نہیں ہے... اسی طرح حضرت امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو قوت حافظہ کا نسخہ بتایا ہے... امام شافعی اپنی زبانی سناتے ہیں کہ...

"میں نے حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حافظہ کمزور ہونے کی شکایت کی تو انہوں نے گناہ چھوڑنے کی ہدایت کی... کیونکہ علم اللہ تعالیٰ کا نور ہے... اور نور گنہگار کے حصہ میں نہیں آتا..." (یادگار واقعات)

اپنے اعمال ووظائف کے بجائے اللہ کے کرم پر اعتماد ہونا چاہئے

بعض لوگ کثرت سے وظائف پڑھتے ہیں جس بزرگ نے جو بتادیا جس کتاب میں جو کچھ دیکھ لیا اُس کو بھی پڑھنا شروع کردیا.... پھر شکایت کہ وظائف میں تاثیر نہیں.... میں اتنے دن سے وظائف پڑھ رہا ہوں.... میرا کام نہیں ہوا.... وظائف پر اعتماد ایسے ہی ہے جیسے کسی کو اپنی مزدوری اور محنت پر ناز ہو اور اُس پر بھروسہ کرلے.... پھر کریم کے کرم.... اور اُس کے جودوسخا پر اعتماد کہاں رہا؟ اپنی کمزوری پر نظر ہونی چاہئے کہ میں تو خالی ہاتھ ہوں البتہ وہ کریم.... بندہ نواز اور گدا پرور ہے....

اَللّٰهُمَّ اِنَّ مَغْفِرَتَکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتَکَ اَرْجیٰ عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ (اے اللہ تیری مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے اعمال سے زیادہ تیری رحمت سے امید ہے) (ملفوظات حضرت شاہ یعقوب مجددیؒ)

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ.... اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ

''میں اللہ تعالیٰ ہی کا نام لے کر مسجد سے باہر نکلتا ہوں اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود وسلام ہوں.... اے اللہ! آپ میرے گناہوں کو معاف فرمادیجئے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دیجئے....

فائدہ:.... کشائش رزق کے لئے اس دعا کے بعد راستہ چلتے ہوئے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ رِزْقاً وَاسِعاً حَلَالاً طَیِّباً اور اَللّٰهُمَّ اکْفِنَا بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنَا بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ اور درود شریف پڑھ لے....

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے ایسے رزق کا سوال کرتا ہوں جو کشادہ.... حلال اور پاکیزہ ہو.... اے اللہ! آپ مجھے اپنا حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچادیجئے اور مجھے اپنے فضل سے آپ کے علاوہ سے بے نیاز فرمادیجئے....''

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا مقام

حضرت نانوتوی نے فرمایا کہ میں اکثر دیکھتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور اپنی ردائے (چادر مبارک) مبارک میں ڈھانپ کر مجھے کبھی اندر لاتے ہیں اور کبھی باہر لے جاتے ہیں اور سوتے جاگتے اکثر اوقات یہی منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ سب نے یہ سمجھا کہ مفسدوں کی مفسدہ پردازی اور شر سے تحفظ منظور ہے۔ لیکن حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے فرمایا کہ نہیں بلکہ مولانا کی عمر ختم ہو چکی ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دکھلانا منظور ہے کہ جب لوگ اپنے ہو کر ایسے مفسد ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے مقدس بندوں پر الزام لگانے سے نہیں شرماتے تو ہم بھی ایسی ہستی کو اب ایسے لوگوں میں نہیں رکھنا چاہتے کہ یہ اس قابل نہیں۔ چنانچہ حضرت نانوتویؒ اس واقعہ کے بعد زیادہ دن زندہ نہ رہے اور قریب ہی زمانہ میں آپ کا وصال ہو گیا۔ (دینی دسترخوان جلد اول)

نصرت خداوندی

ابوبکر بن الخاضنہ نے اپنے اتالیق ابی طالب سے نقل کیا ہے... کہ وہ ایک رات بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے... انہوں نے بیان کیا کہ میں کچھ دنوں پہلے بہت تنگ دست تھا اور اسی پریشانی کی حالت میں رات کو اپنے کام میں مشغول تھا کہ ایک بڑا چوہا نکلا اور اس نے گھر میں دوڑنا شروع کر دیا پھر دوسرا نکل آیا اور دونوں نے کھیلنا شروع کر دیا...

میرے سامنے ایک طشت تھا میں نے ان میں سے ایک پر اُسے الٹ دیا تو دوسرا چوہا آیا اور طشت کے گرد پھرنے لگا... میں خاموش (دیکھ رہا) تھا... پھر وہ اپنے بل میں گھسا اور منہ میں ایک کھرا دینار لے کر نکلا اور اس کو میرے سامنے ڈال دیا... میں لکھنے میں مشغول رہا ... وہ ایک گھڑی تک بیٹھا انتظار کرتا رہا پھر واپس گیا اور دوسرا دینار لے کر آیا اور پھر کچھ دیر بیٹھا رہا یہاں تک کہ چار یا پانچ دینار لے کر آیا... پھر اس مرتبہ ہر بار سے زیادہ دیر تک بیٹھا رہا... پھر واپس گیا اور ایک چمڑے کی خالی تھیلی کھینچ کر لایا اور اس کو ان دیناروں کے اوپر رکھ دیا... میں سمجھ گیا کہ اب اس کے پاس کچھ باقی نہیں رہا تو میں نے طشت اُٹھا دیا... دونوں چوہے بھاگ کر فوراً بل میں گھس گئے اور میں نے دینار لے لیے... (یادگار واقعات)

قاضی محمد سلیمان میرا مہمان ہے اس کی ہر طرح عزت کرنا:

ایک معتبر راوی نے بیان کیا کہ جن ایام میں علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری سابق سیشن جج ریاست پٹیالہ (مشرقی پنجاب، بھارت) ومصنف ''رحمت للعالمین'' مدینہ شریف قیام پذیر تھے۔ ایک دن قاضی صاحب مسجد نبوی سے نماز پڑھ کر نکل رہے تھے اور آپ کے ہمراہ مسجد نبوی کے امام بھی باتیں کرتے آ رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر پہنچے جہاں نمازیوں کے جوتے پڑے رہتے ہیں۔ اس جگہ امام صاحب نے بڑھ کر قاضی صاحب کے جوتوں کو اپنے ہاتھ سے سیدھا کیا اور قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیا۔ قاضی صاحب نے تیزی سے امام صاحب کے ہاتھوں کو پکڑ لیا اور کہا کہ آپ یہ کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بلند مقام عطا فرمایا ہے۔ جواباً امام صاحب نے آبدیدہ ہو کر فرمایا آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ ایسا کس کے حکم سے کر رہا ہوں۔ فرمایا ''رات خوش بختی سے حضرت سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابداً ابداً الی یوم القیامۃ کی خواب میں زیارت کی سعادت نصیب ہوئی اور عالم رویاء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''محمد سلیمان میرا مہمان ہے۔ اس کی ہر طرح عزت کرنا''۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

جنت کیلئے عمل کرتے رہو

حضرت شداد بن اوسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا خبردار پکی بات ہے کہ خیر جنت کی طرف ہے اور خبردار بے شک شر جہنم کی طرف ہے.... خبردار جنت کیلئے عمل کرنا مشقتوں کا پہاڑ ہے.... خبردار جہنم کیلئے عمل کرنا آسان اور مزیدار ہے.... جب کسی کیلئے شہوات اور خواہشات کے پردے کھولے جاتے ہیں تو وہ جہنم پر گر پڑتا ہے کیونکہ (اس کا عمل بتا رہا ہے) وہ جہنمیوں سے تھا اور جب کسی کیلئے صبر اور تکالیف کے پردے کھولے جاتے ہیں تو وہ جنت پر گر پڑتا ہے کیونکہ (اس کا عمل بتا رہا ہے) وہ اہل جنت میں سے تھا.... پس اچھے عمل کرتے رہو اس کی وجہ سے اہل جنت کے درجوں میں اترو گے.... ایسے دن جب انصاف کے علاوہ کوئی فیصلہ نہ ہوگا....

قیمتی اقوال

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا:...

المعرفة رأس مالى	(اصل سرمایہ) تو	معرفت ہے...
والعقل أصل دينى	میرے دین کی جڑ	عقل ہے...
والحب أساسى	میری بنیاد	محبت ہے...
والشوق مركبى	میری سواری	شوق ہے...
وذكر الله أنيسى	میرا انیس	ذکر الٰہی ہے...
والثقة كنزى	میرا خزانہ	اعتماد بر خدا ہے...
والحزن رفيقى	میرا ساتھی	غم دل ہے...
والعلم سلامى	میرا ہتھیار	علم ہے...
والصبر ردائى	میرا لباس	صبر ہے...
والرضاء غنيمتى	میرا مال غنیمت	رضائے سبحانی ہے...
والعجز فخرى	میرا فخر	عجز بدرگاہ ربانی ہے...
والزهد حرفتى	میرا پیشہ	زُہد ہے...
واليقين قوتى	میری خوراک	یقین ہے...
والصدق شفيعى	میرا شفیع	صدق ہے...
والطاعة قوحبّى	میرا اندوختہ	طاعت الٰہی ہے...
والجهاد خلقى	میرا خلق	جہاد ہے...
وقرة عينى فى الصلوٰة	میری آنکھوں کی ٹھنڈک	نماز میں ہے...

(یادگار واقعات)

بہت بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ

حدیث میں آتا ہے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ: آپؐ نے فرمایا: **من الکبائر** 'بڑے بڑے گناہوں میں سے' ایک گناہ یہ بھی ہے **شتم الرجل والدیه**.... کہ آدمی اپنے ماں باپ میں سے کسی کو گالی دے.... صحابہ کرام نے پوچھا ''**رسول الله وهل یشتم الرجل والدیه**'' اے اللہ کے رسول کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ بیٹا ہی ماں باپ کو گالی دے.... صحابہ کرام نے یہ سوال' اپنے ماحول کے اعتبار سے کیا تھا' کہ یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے کہ کوئی شخص اپنے ہی ماں باپ کو گالی دے.... لیکن ہمارے اس دور میں تو ایسے لوگ موجود ہیں جو خود اپنی زبان سے ماں باپ کو گالی دیتے ہیں اور برے الفاظ اور القاب سے یاد کرتے ہیں.... اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے....

بہر حال صحابہ کرام نے تو یہ سوال اپنے ماحول کے اعتبار سے کیا کہ کون شخص ہے ایسا' جو اپنے ہی ماں باپ کو گالی دے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی زمانے کے ماحول کے اعتبار سے جواب دیا: ''**نعم یسب ابا الرجل فیسب اباه ویسب' امه فیسب امه**'' ہاں (اس کی صورت یہ ہے کہ) کسی دوسرے کے باپ کو گالی دے' تو وہ پلٹ کر گالی دینے والے کے باپ کو گالی دے اور یہ کسی دوسرے شخص کی ماں کو گالی دے تو وہ پلٹ کر اس کی ماں کو گالی دے....

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ گالی دینے والے نے اپنی ماں یا اپنے باپ کو تو گالی نہ دی لیکن چونکہ دوسرے سے گالی دلوانے کا ذریعہ بن گیا.... اس لئے خود گالی دینے والوں میں سے ہوگیا' نہ کسی دوسرے کے باپ یا ماں کو گالی دیتا نہ وہ پلٹ کر گالی دینے والے کے ماں باپ کو گالی دیتا.... خود گالی نہ دی لیکن دوسرے سے گالی دلوائی' اسی کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بڑے گناہوں میں شمار کیا ہے.... اب اسی سے سمجھ لینا چاہیے کہ جو شخص اپنے ماں باپ کو خود اپنی زبان سے گالی دے گا تو وہ کتنا بڑا گناہ ہوگا.... میرے دوستو! اس بات کو ذرا محسوس کرو' اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو' اور اپنے ماں باپ کو خوش کر کے اپنے لئے جنت کے دروازے کھلوالو اور جہنم کے دروازے بند کروالو....

مولانا محمد قاسم نانوتوی اور شاہ ولی اللہ میرے دین کی اشاعت کر رہے ہیں

حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی ہاشمی عباسی نے فرمایا کہ جہاں تک میں نے غور کیا دیوبند والوں کو حق پر پایا۔ حاسدوں نے جھوٹے الزام لگا کر ان کو بدنام کر رکھا ہے۔ ایک بار دیوبند تشریف لے گئے اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے مزار پر فاتحہ خوانی کے بعد مراقب ہوئے۔ بعدہ مراقبہ کی بابت فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح ظاہر ہوئی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی روح بھی وہیں موجود تھی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مولانا قاسم نانوتوی اور شاہ ولی اللہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ''ان دونوں نے ہندوستان میں میرے دین کی اشاعت و تبلیغ کی ہے''۔ (دینی دستر خوان جلد اوّل)

انسان اور جانور میں فرق

شہر کے ایک گنجان آباد کے ایک باغ میں درخت کی ایک ٹہنی پر چڑیا اور چڑا بیٹھے تھے ... اچانک چڑیا نے چڑے سے سوال کیا... آج کا انسان اتنا پریشان حال کیوں ہے...؟ چڑے نے جواب دیا... تلاش رزق میں... چڑیا بولی... رزق کی تلاش میں تو ہم بھی رہتے ہیں... مگر پریشان نہیں ہوتے... چڑا بولا... دراصل ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ اس نے ہمیں پیدا کیا ہے... اس لیے وہی ہمیں رزق بھی دے گا... لیکن انسان اپنے آپ پر بھروسہ رکھتا ہے... اس کے علاوہ جو ہمیں ملتا ہے... ہم صبر شکر کر کے کھا لیتے ہیں... جبکہ انسان زیادہ سے زیادہ کی حرص میں مبتلا رہتا ہے... اس لیے پریشان ہوتا ہے... چڑیا فوراً بولی... اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے... ہم انسان نہیں ہیں... (یادگار واقعات)

سحری کی ٹھنڈک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ روزانہ جنت سے کہتا ہے اپنے رہنے والوں کیلئے معطر ہو جا پس اس کی خوشبو زیادہ ہو جاتی ہے... پس سحری کے وقت لوگ جو ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں یہ اسی کی خوشبو سے ہوتی ہے...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہیں اور مولانا تھانوی تیمارداری کررہے ہیں

حضرت محسن کاکوری اور مشہور نعت گوشاعر کے فرزند مولانا انوارالحسن کاکوری فرماتے ہیں کہ میں نے سفرحج میں بمقام مدینہ طیبہ حضرت تھانوی کے متعلق خواب دیکھا۔ حالانکہ اس زمانہ میں مجھ کوان سے کوئی خاص عقیدت نہ تھی۔ البتہ ایک بڑا عالم ضرور سمجھتا تھا اور میرا خاندان بھی علماء حق کا زیادہ معتقد نہ تھا۔ غرض مدینہ طیبہ میں مولانا تھانوی کا مجھے بعید سے بعید خیال بھی نہ تھا۔ کہ ایک شب میں نے دیکھا کہ حضور ہمہ نور صلی اللہ علیہ وسلم ایک چارپائی پر بیمار پڑے ہیں اور حضرت تھانوی تیمارداری فرمارہے ہیں۔ اور ایک بزرگ دور بیٹھے دکھائی دیئے۔ جن کے متعلق خواب ہی میں معلوم ہوا کہ یہ طبیب ہیں۔ آنکھ کھلنے پر فوراً میرے ذہن میں یہ تعبیر آئی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو خیر کیا بیمار ہیں۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بیمار ہے اور حضرت مولانا تھانوی اس کی تیمارداری یعنی اصلاح فرما رہے ہیں۔ لیکن وہ بزرگ جو دور بیٹھے نظر آرہے تھے سمجھ میں نہ آئے کہ وہ کون تھے۔ واپسی ہند پر میں نے مولانا تھانوی کی خدمت میں یہ خواب لکھ بھیجا اور جتنی تعبیر میری سمجھ میں آئی تھی وہ بھی لکھ دی اور یہ بھی لکھ دیا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ بزرگ طبیب کون تھے جو دور بیٹھے تھے۔ مولانا تھانوی نے جواب میں تحریر فرمایا کہ وہ حضرت امام مہدی ہیں چونکہ وہ ابھی زماناً بعید ہیں اس لیے خواب میں بھی مکاناً بعید دکھائی دیئے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

جنت کے طالب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے نہیں دیکھا کہ جنت کا طالب سوجائے اور نہ میں نے دیکھا کہ جہنم سے ڈرنے والا سوجائے....

حضرت کلیب بن حزن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو جنت کی طلب میں کوشش کرو اور جہنم سے بچنے کی کوشش کرو اس لئے کہ جنت کا طالب اور جہنم سے ڈرنے والا سوتا نہیں ہے....

کتاب رحمۃ للعالمین طلب کرو اور اس کا مطالعہ کرو:

جب کتاب ''رحمۃ للعالمین'' تیار ہوئی تو اس کے مصنف علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری کو متعدد خطوط اس مضمون کے موصول ہوئے۔ ہم نے یہ کتاب ''رحمۃ للعالمین'' تا حال نہیں دیکھی اور نہ ہی اس کا اشتہار نظر سے گزرا۔ رات خواب میں حضرت آقائے کل سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم خواب میں یہ حکم دیا کہ پٹیالہ کے اس پتہ پر خط لکھ کر ''رحمۃ للعالمین'' نامی کتاب طلب کرو اور اس کا مطالعہ کرو اس لیے ہم یہ خط لکھ رہے ہیں۔ (دینی دستر خوان جلد اوّل)

حضرت عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ کا کمال حلم

ایک شخص نے مشہور صوفی عثمان حیری محدث کی دعوت کی... جب آپ اس کے مکان پر پہنچے تو اس نے کہا کہ ... حضرت! آپ کی دعوت نہیں ہے ... آپ واپس جائیے ... چنانچہ آپ لوٹ گئے ... اور جب مکان پر پہنچے تو یہی شخص دوڑتا ہوا گیا اور کہا کہ حضرت معاف کیجئے ... مجھ سے غلطی ہوگئی ... آپ کی دعوت ہے ... چلئے ...

چنانچہ حضرت موصوف پھر اس کے ساتھ اس کے گھر پر تشریف لائے لیکن یہاں آ کر اس نے پھر کہا کہ ... حضرت! آپ کی دعوت نہیں ہے ... آپ واپس چلے جائیے ... اسی طرح چار مرتبہ اس شخص نے بلایا ... پھر واپس کر دیا اور ہر مرتبہ آپ آتے جاتے رہے ... مگر آپ کی پیشانی پر ذرا بل نہ آیا ...

آخری مرتبہ یہ شخص گڑگڑا کر معافی طلب کرنے لگا اور کہنے لگا کہ ... واللہ! میں آپ کے حلم و اخلاق کا امتحان لے رہا تھا مگر خدا گواہ ہے ... کہ میں نے آپ کو حلم و اخلاق اور تواضع و انکسار کا دریا پایا ...

جب بہت زیادہ اس نے آپ کی تعریف کی ... تو آپ نے فرمایا کہ ... میرے اس حلم و اخلاق کی تم کیا اتنی تعریف کرتے ہو؟ ... یہ حلم و اخلاق تو کتے میں بھی پایا جاتا ہے کہ جب اس کو بلایا جائے تو آ جاتا ہے ... اور جب بھگایا جائے بھاگ جاتا ہے ... (مستطرف) (یادگار واقعات)

مدینہ منورہ بلوایا اور کرایہ کا انتظام بھی کرایا

۱۰۳۔ مکہ مکرمہ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ حضرت محبّ الدین تھے۔ تیس سال سے برابر پیدل حج کرتے تھے۔ باوجود انتہائی نحیف ہونے کے مدینہ منورہ بھی پیدل حاضر ہوتے تھے۔ آخری مرتبہ جب چلنے سے معذور ہو گئے تو سواری پر حاضر ہوئے اور بیان فرمایا کہ میرا اس سال حاضری کا ارادہ نہ تھا۔ اس سے پہلے خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''محبّ الدین ہمارے پاس نہ آؤ گے؟'' عرض کیا گھٹنوں میں دم نہیں رہا۔ کرایہ بھیج دیجئے اور بلوا لیجئے۔ علی الصبح ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے آپ کے لیے سواری کا انتظام کر لیا ہے۔ آپ میرے ساتھ مدینہ طیبہ چلئے۔ چنانچہ سواری پر ان کے ہمراہ مدینہ طیبہ گئے اور چند ماہ قیام کے بعد مکہ مکرمہ واپس ہوئے اور اسی سال وصال فرمایا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

اللہ موجود ہے

ایک فرانسیسی صحافی جو خدا کی ذات کا انکار کرتا تھا... افغانستان میں تقریباً چھ ماہ مختلف محاذوں اور مورچوں پر مجاہدین کے حالات و واقعات کو بغور دیکھا... مشاہدے کیے... اپنے ملک واپس جا کر اس نے... ''رایت اللہ فی افغانستان'' نام کی ایک کتاب لکھی... جس میں وہ لکھتا ہے کہ... میں نے مسلمانوں کے اللہ کو افغانستان میں دیکھ لیا کہ واقعی اللہ موجود ہے ... ۳۵ مجاہدین کلاشنکوفیں لے کر گئے اور دشمن کے ایک سو پچاس آدمیوں کو گرفتار کر کے لے آئے... پچاس مجاہدین گئے اور دشمن کے اڑھائی سو ٹینک تباہ کر دیئے... کبھی آسمان سے گھوڑوں کو دیکھتے ہیں... کبھی دشمن کہتے ہیں کہ تمہارے گھوڑے جب زمین پر اترے ان سوار مجاہدین نے کوئی چیز ہماری طرف پھینکی ہم اندھے ہو گئے... کبھی کسی شہید کو دیکھا کہ اس کے خون سے خوشبو آ رہی ہے... کبھی کوئی مجاہد زخمی ہو گیا... دونوں ٹانگیں کٹ گئیں مگر آخری وقت میں بھی وصیت کرتا ہے... کہ میرے ساتھیو! کبھی جہاد نہ چھوڑنا کہ جو چیز میں مرتے وقت دیکھ رہا ہوں تمہیں بھی نصیب ہو جائے... (یادگار واقعات)

فراستِ ایمانی

ہندوستان میں ایک بہت بڑے بزرگ ''حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ'' گزرے ہیں یہ بڑے زبردست عالم تھے.... جب ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف تحریک شروع ہوئی تو گاندھی جی نے حکیم اجمل خان صاحب' ڈاکٹر انصاری صاحب' مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کو جمع کر کے یہ کہا کہ اس تحریک کے اندر اس وقت تک جوش پیدا نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس میں کوئی بڑے مذہبی پیشوا شامل نہیں ہوں گے.... لہٰذا کسی طریقے سے مذہبی پیشواؤں کو اس میں شامل کیجئے....! طے یہ ہوا کہ ایک دن گاندھی جی کے ساتھ ایک ڈپوٹیشن (DEPUTATION) مولانا محمد علی مونگیری کے پاس جائے' چنانچہ سب کے سب مل کر گاندھی جی کے ساتھ مولانا محمد علی مونگیریؒ کے پاس گئے اور گاندھی جی نے مولانا سے کہا کہ مولانا میں نے پیغمبر اسلام کی زندگی کا مطالعہ کیا ان کی زندگی سے بہتر کسی کی زندگی کو میں نے نہیں پایا' ان کی زندگی سب سے اعلیٰ اور سب سے اونچی زندگی تھی اور میں نے قرآن کا بھی مطالعہ کیا ہے' میں نے اس کتاب کو سب سے اعلیٰ اور مقدس ترین کتاب پایا چنانچہ میں نے اس کا کچھ حصہ اپنی دعامیں بھی شامل کر لیا ہے' اس کے علاوہ اور بہت سی تعریفیں کیں....

مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گاندھی جی! آپ نے پیغمبر اسلام کی جتنی تعریفیں کی ہیں وہ ٹھیک ہیں' ہمارے پیغمبر اس سے بھی اونچے تھے اور آپ نے قرآن کریم کی جتنی تعریفیں کی ہیں وہ بھی ٹھیک ہیں' ہمارا قرآن اس سے بھی اونچا ہے لیکن گاندھی جی! مہربانی کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کریم کا وہ عیب (معاذ اللہ) بھی تو بتادیجئے جس کی وجہ سے آپ نے اب تک ایمان قبول نہیں کیا ہے! جب قرآن کریم آپ کو ساری دنیا کی کتابوں میں سب سے بہتر کتاب معلوم ہوتا ہے' پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی زندگی آپ کو سب سے بہتر زندگی معلوم ہوتی ہے.... پھر آپ کو وہ کون سا عیب ان کے اندر نظر آیا جس کی وجہ سے اب تک آپ ایمان نہیں لائے ہیں؟ اب گاندھی جی بغلیں جھانکنے لگے' ان سے کوئی جواب نہیں بن پڑا.... مولانا نے فرمایا کہ جب کوئی شکاری شکار کرنے کے لیے نکلتا ہے تو شکار گاہ میں جا کر جانوروں کی بولی بولتا ہے تا کہ جانور جال میں پھنس جائیں' اسی طرح آپ کے دل میں نہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عظمت ہے اور نہ قرآن کریم کی کوئی عظمت ہے! آپ صرف مجھے پھانسنے کے لیے آئے ہیں اس لیے میری بولی بول رہے ہیں.... (ماہنامہ ''محاسن اسلام'')

مرزا قادیانی میری احادیث کو ریزہ ریزہ کر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو

خواجہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی فرماتے ہیں کہ ہمیں ابتداء میں سیر و سیاحت اور آزادی بہت پسند تھی۔ حجاز مقدس کے سفر میں مکہ مکرمہ میں ہماری ملاقات امداد اللہ مہاجر مکی سے ہوئی۔ حاجی صاحب صحیح کشف کے مالک تھے۔ انہوں نے ہمارے مزاج کی طرز اور روش معلوم کی کہ یہ بہت آزاد منش انسان ہے اسکے بعد نہایت تاکید اور اصرار کے ساتھ فرمایا کہ ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے لہٰذا تم ضرور اپنے ملک ہندوستان واپس چلے جاؤ۔ بالفرض اگر ہندوستان میں خاموش ہو کر بھی بیٹھ گئے تو بھی وہ فتنہ زیادہ ترقی نہ کر سکے گا۔ پس ہم عرب میں سکونت کا ارادہ ترک کر کے ہندوستان واپس چلے آئے۔ ہم حضرت حاجی صاحب کے اس کشف کو اس یقین کی رو سے مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ یہ مرزا قادیانی اپنی تاویلات فاسدہ کی مقراض سے میری احادیث کو ریزہ ریزہ اور ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے۔ اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ (دینی دستر خوان جلد اوّل)

تین باتوں کی وصیت

ایک دفعہ کا ذکر ہے... کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے سفر کی تیاری کی اور روانگی کے وقت آپ سے وصیت طلب کی... آپ نے مزید اسے فرمایا کہ دوران سفر تین باتوں کی طرف دھیان رکھنا...

۱... یہ کہ اگر تجھ کو کسی بداخلاق سے واسطہ پڑے تو اس کی بدخلقی کو اپنی خوش خلقی سے تبدیل کر دینا...

۲... یہ کہ اگر کوئی تجھ پر احسان کرے تو اول خدا کا شکر ادا کرنا اور پھر محسن کا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس کے دل کو تجھ پر مہربان کیا ہے...

۳... یہ کہ اگر تجھے کوئی مصیبت پیش آ جائے تو... فوراً اپنی عاجزی کا اقرار کرنا اور فریاد کرنا کہ... میں اس مصیبت کو برداشت نہیں کر سکتا... (یادگار واقعات)

تمہارے منہ سے تمبا کو کی بدبو آتی ہے:

حضرت سائیں توکل شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ میں پہلے پان وتمباکو بکثرت کھاتا تھا ایک روز میں نے درود شریف بہت پڑھی اور شب کو عالم رویا میں دیکھا کہ ایک عجیب باغ ہے اور اس میں ایک پختہ اور نہایت عمدہ چبوترہ پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ میں نے قدم بوسی کی اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینہ مبارک سے لگا لیا مگر منہ مبارک میری جانب سے موڑ کر دوسری جانب کرلیا۔ میں نے عرض کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے کیا قصور ہوا فرمایا قصور تو کچھ نہیں البتہ تمہارے منہ سے تمباکو کی بدبو آتی ہے۔ اس روز سے میں نے تمباکو و پان کھانا بالکل ترک کر دیا۔ مجھے ان سے نفرت ہوگئی۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

مرزائیت سے توبہ

مولانا لال حسین اختر پہلے پکے قادیانی تھے... بعد میں مسلمان ہو گئے... ایک بار ان سے کسی نے پوچھا... ''آپ مرزائیت سے کیسے تائب ہوئے؟'' انہوں نے جواب دیا...

ایک بار میں نے خواب دیکھا کہ ایک جگہ لوگ قطار میں کھڑے ہو رہے ہیں... میں نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟... مجھے بتایا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہوئے ہیں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے بندوبست ہو رہا ہے... یہ سن کر میں بھی قطار میں لگ گیا... لوگ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے... اور ہر آدمی کے سر کے اوپر ایک بلب روشن تھا... میں نے اپنا سر اوپر کر کے دیکھا تو میرے سر کے اوپر بلب تو ہے... مگر بجھا ہوا ہے... میں بہت افسردہ اور شرمندہ ہوا کہ سب کے سروں پر بلب روشن ہیں... میں ہی بدقسمت ہوں کہ میرا بلب بجھا ہوا ہے... اسی ندامت کے ساتھ میں آگے بڑھتا جا رہا تھا... آخر میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچ گیا مگر بہت شرمندہ تھا...

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... اوپر دیکھو... میں نے دیکھا تو میرا بلب بھی روشن تھا... آنکھ کھلی تو یقین ہو گیا کہ اب تک میرے ایمان کا بلب بجھا ہوا تھا... اب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ والتفات سے روشن ہو گیا... لہٰذا مرزائیت سے توبہ کر کے از سر نو مسلمان ہوا... (یادگار واقعات)

ہندوستان واپس جاؤ وہاں بہت سی مخلوق کو فیض پہنچے گا:

حضرت حافظ محمد عبدالکریم جب پہلی مرتبہ حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ پہنچے تو حالت یہ ہو گئی۔ کہ ایک لمحہ کے لیے بھی روضہ پاک کی جدائی گوارا نہ تھی۔ فرمایا کہ میں روزانہ یہی دعا مانگتا تھا کہ الٰہی میری موت یہیں واقع ہو۔ تا کہ قیامت کے روز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھوں۔ ایک روز عشاء کی نماز کے بعد ایک نورانی صورت بزرگ تشریف لائے اور فرمایا کہ حافظ صاحب کیا آپ ہی نے یہاں رہنے کی دعا کی ہے۔ فرمایا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حافظ صاحب سے کہہ دو کہ واپس ہندوستان تشریف لے جائیں۔ کیونکہ وہاں ان سے بہت سی مخلوق کو فیض پہنچے گا اور ان کی قبر بھی وہیں ہوگی۔ چنانچہ آپ کو قبر کی جگہ دکھادی گئی۔ جب آپ راولپنڈی واپس تشریف لائے تو اپنی قبر کے لیے جگہ وقف کی اس پر کچھ لوگوں نے باتیں بنانا شروع کر دیں کہ کیا حافظ صاحب کو علم غیب ہے کہ ان کی وفات پنڈی میں ہوگی اور اس جگہ دفن کیے جائیں گے۔ جب آپ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو فرمایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کبھی غلط نہیں ہوسکتا۔ میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میری قبر اسی جگہ ہوگی۔ چنانچہ اب آپ کا مزار متصل عیدگاہ راولپنڈی ٹھیک اسی جگہ واقع ہے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

تین قسم کے لوگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین قسم کے لوگ پیش کئے گئے اور جہنم میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین قسم کے لوگ پیش کئے گئے

پس جنت میں داخل ہونے والے تین یہ ہیں.... ۱-شہید

۲-غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اپنے سردار کا بھی خیر خواہ ہو....

۳-ایسا فقیر جو لوگوں سے سوال نہ کرتا ہو حالانکہ وہ اہل وعیال والا ہو۔

اور جہنم میں داخل ہونے والے تین قسم کے لوگ یہ ہیں.....

۱-ظالم بادشاہ ۲-وہ مالدار جو اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا نہ کرتا ہو

۳-فقیر تکبر کرنے والا....

علامہ اقبال کو خط آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں تمہاری ایک خاص جگہ ہے

۱۹۲۰ء کے ابتدائی ایام میں شاعر مشرق علامہ اقبال کے نام ایک گمنام خط آیا جس میں تحریر تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں تمہاری ایک خاص جگہ ہے جس کا تم کو علم نہیں۔ اگر تم فلاں وظیفہ پڑھ لیا کرو تو تم کو بھی اس کا علم ہو جائے گا۔ خط میں وظیفہ لکھا تھا مگر علامہ اقبال نے یہ سوچ کر کہ راقم نے اپنا نام نہیں لکھا اس کی طرف توجہ نہ دی۔ اور خط ضائع ہو گیا۔ خط کے تین چار ماہ بعد کشمیر سے ایک پیرزادہ صاحب علامہ اقبال سے ملنے آئے۔ عمر ۳۵/۳۰ سال کی تھی۔ بشرے سے شرافت اور چہرے مہرے سے ذہانت ٹپک رہی تھی۔ پیر زادہ نے علامہ اقبال کو دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا۔ آنسوؤں کی ایسی جھڑی لگی کہ تھمنے میں نہ آتی تھی۔ علامہ اقبال نے یہ سوچ کر کہ یہ شخص شاید مصیبت زدہ اور پریشان حال ہے اور میرے پاس کسی ضرورت سے آیا ہے۔ شفقت آمیز لہجے میں استفسار حال کیا۔ پیرزادے نے کہا مجھے کسی مدد کی ضرورت نہیں مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے میرے بزرگوں نے خدا تعالیٰ کی ملازمت کی اور میں ان کی پنشن کھا رہا ہوں۔ میرے اس بے اختیار رونے کی وجہ خوشی ہے نہ کہ کوئی غم۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

ڈاکٹر صاحب کے مزید استفسار پر اس نے کہا کہ میں سرینگر کے قریب ایک گاؤں کا رہنے والا ہوں۔ ایک دن عالم کشف میں میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار دیکھا۔ جب نماز کے لیے صف کھڑی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ محمد اقبال آیا یا نہیں؟ معلوم ہوا کہ نہیں آیا اس پر ایک بزرگ کو بلانے کے لیے بھیجا۔ تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان آدمی جس کی داڑھی منڈھی ہوئی تھی اور رنگ گورا تھا ان بزرگ کے ساتھ نمازیوں کی صف میں داخل ہو کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

پیرزادہ نے علامہ سے کہا۔ میں نے آج سے پہلے نہ تو آپ کی شکل دیکھی تھی اور نہ

میں آپ کا نام و پتہ جانتا تھا۔ کشمیر میں ایک بزرگ مولانا نجم الدین صاحب ہیں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے یہ ماجرا بیان کیا تو انہوں نے آپ کا نام لے کر آپ کی بہت تعریف کی اگرچہ انہوں نے بھی پہلے آپ کو کبھی نہ دیکھا تھا مگر وہ آپ کو آپ کی تحریروں کے ذریعہ جانتے تھے۔ اس کے بعد مجھے آپ سے ملنے کا شوق پیدا ہوا اور آپ سے ملاقات کے واسطے کشمیر سے لاہور تک کا سفر کیا۔ آپ کی صورت دیکھتے ہی میری آنکھیں اشکبار ہو گئیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے کشف کی عالم بیداری میں تصدیق ہو گئی کیونکہ جو شکل میں نے عالم کشف میں دیکھی تھی آپ کی شکل و شباہت عین اس کے مطابق ہے۔ سرمو فرق نہیں۔ کشمیری پیرزادہ اس ملاقات کے بعد چلے گئے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

دردِ دل کی دولت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں پر فضیلت نماز... روزہ کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ دردِ دل کی وجہ سے تھی... اس لیے یہ ضروری ہے... کہ اللہ کی محبت کا درد مانگتے رہیں... دنیا کی ہر چیز بن مانگے مل سکتی ہے... ہر تمنا بن کہے پوری ہو سکتی ہے... مگر دردِ دل بن مانگے نہیں ملتا... یہ مانگنے سے بلکہ بار بار مانگنے سے ملتا ہے... جتنی طلب زیادہ ہوتی ہے... اور تڑپ میں شدت پیدا ہوتی ہے... اتنا جلدی فائدہ حاصل ہوتا ہے...

اگر کسی کو دردِ دل نصیب ہو جائے... تو پھر کامیابی ہی کامیابی ہے... انسان کی عبادت میں اور اس کے اعمال میں اس وقت تک جان پیدا نہیں ہوتی... جب تک دل میں اللہ کی محبت کا درد نہ ہو... دل میں اللہ کی محبت ہو تو نیک کام کرنے کو خود بخود دل چاہتا ہے... عبادت بوجھ نہیں محسوس ہوتی بلکہ اپنے محبوب سے ملانے کا ایک بہانہ بن جاتی ہے... درد کا حصول بھی انسان کی پیدائش کے مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد ہے... جس کے لیے ہم سب نے جدوجہد کرنی ہے...

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

(یادگار واقعات)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانقاہ امدادیہ اور وہاں سے پھر حضرت تھانویؒ کے مکان پر تشریف لے گئے

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی فرماتے ہیں کہ جس زمانہ میں نحو میر شرح مائۃ عامل پڑھتا تھا (غالباً ۱۳۲۳) اس زمانہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں ہوئی۔ خانقاہ امدادیہ (تھانہ بھون۔ یوپی بھارت) کے سامنے ایک نالہ بہتا ہے اس سے آگے میدان میں ایک ٹیلہ ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہیں خوبصورت نورانی چہرہ ہے۔ لوگ جوق در جوق زیارت کو آ رہے ہیں اور پوچھتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو یہی جواب دیا (فی الجنۃ فی الجنۃ، جنت میں جاؤ گے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیلے سے اتر کر خانقاہ امدادیہ کی طرف چلے اور وہاں سے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے مکان پر پہنچے میں نے دوڑ کر اطلاع دی تو مولانا فوراً باہر آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کے بعد معانقہ فرمایا۔ پھر ایک خادم کو حکم دیا کہ پلنگ پر بستر بچھادے اور تکیہ رکھ دے تاکہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمائیں۔

حکم کی تعمیل کی گئی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر آرام فرمانے لگے۔ اس وقت مجمع نہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صرف یہ عاجز تنہا تھا میں نے موقع تنہائی کا پا کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این انا؟ (میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا) فرمایا فی الجنۃ (جنت میں ہوگا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا پڑھتے ہو؟ میں نے اپنے اسباق گنوائے۔ فرمایا پڑھتے رہو اور پڑھ کر ہمارے پاس بھی آؤ گے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتیاق تو بہت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمادیں۔ فرمایا ہم دعا کریں گے۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

حقوق ادا کرنے والے

خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ جنت میں سب سے پہلے وہ داخل ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کئے ہوں اور اپنے سرداروں کے بھی....

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ ابھی تک مولانا حسین احمد مدنی تشریف نہیں لائے

جناب شیدا اسرائیلی حضرت مولانا حسین احمد مدنی کے نام اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔ ''میں بسلسلہ تقریر موضع ہزاری باغ گیا۔ وہاں رات کو خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے ہمراہ تشریف فرما ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا ابھی تک مولانا حسین احمد مدنی تشریف نہیں لائے؟ میں نے جواباً بے ساختہ عرض کیا۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ انہیں بلانے کے لیے تشریف لے گئے ہیں ابھی آتے ہوں گے۔ پھر میں نے بارگاہ عالی میں عرض کیا کہ مولانا مدنی کو بلانے کی کیا وجہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ان سے اپنی امت کا حال دریافت کرنا ہے اتنے میں جناب تشریف لے آئے اور السلام علیکم کہہ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل سامنے بیٹھ گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک صاحب نے یا ابن عمر کہہ کر اپنے پاس بٹھالیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ ساڑھے تین بجنے میں دو منٹ تھے۔ وضو کیا۔ دو رکعت نفل نماز شکرانہ ادا کی اور نہایت فرحت افزاء حالت میں مصلے پر ہی فجر کا انتظار کرتا رہا۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

اللہ تعالیٰ کی قدرت

بس تیزی سے اپنی منزل کی طرف جا رہی تھی کہ یکا یک ڈرائیور نے بریک لگائی اور کنڈیکٹر سے مخاطب ہوا... سواری چڑھالو... کنڈیکٹر نے دروازہ کھول کر باہر دیکھا... وہاں کوئی موجود نہیں تھا... سڑک دور دور تک ویران تھی... اس نے حیرت سے ڈرائیور کی طرف دیکھا... پھر آواز لگائی: باہر کوئی نہیں ہے... استاد... جانے دو... اس کے جانے دو کے جواب میں بس جب آگے نہ بڑھی تو اس کی حیرت میں مزید اضافہ ہو گیا... سواریاں بھی ڈرائیور کو دیکھنے لگیں... لیکن وہاں بالکل خاموشی تھی.... کنڈیکٹر جب اس کے پاس آیا تو اچھل پڑا... کیونکہ ڈرائیور کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اب وہ اس دنیا میں نہیں ہے... (یادگار واقعات)

کھانے پینے کے مسنون اعمال

ہاتھ دھونا: ہاتھ دھونے کی سنت بھی بہت ثواب کا ذریعہ ہے....کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا مستحب اور مسنون ہے....

دستر خوان: کوئی دستر خوان یا کوئی کپڑا رومال بچھا کر کھانا سنت ہے....اگر دستر خوان چمڑے کا ہو تو بہت ہی عمدہ اور مسنون ہے....

بسم اللہ پڑھنا: کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بڑی ضروری سنت ہے....اگر بسم اللہ پڑھ کر نہیں کھایا تو کھانے میں شیطان شامل ہو جاتا ہے اور کھانا بے برکت ہو جاتا ہے....اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے اسی وقت کہہ لے اس کھانے میں برکت واپس آ جاتی ہے....

اکٹھے کھانے کا طریقہ: اگر کئی آدمی ساتھ کھانے والے ہوں تو ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ اپنے آگے سے کھائے....اگر کئی قسم کی چیزیں ملی ہوئی ہیں تو ہر ایک کے لئے جس طرف سے بھی کھائے جائز ہے....اسی طرح جو شخص اکیلا کھانا کھائے اس کے لئے بھی سنت یہی ہے کہ اپنی طرف سے کھانا کھائے اور درمیان سے کھانا نہ کھائے کیونکہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے....

بیٹھنے کا طریقہ: کھانا کھاتے وقت بیٹھنے کی سنت یہ ہے کہ اوکڑوں بیٹھ کر کھانا کھائے.... یا ایک پاؤں بچھائے اور ایک کو کھڑا رکھے....دوزانوں بیٹھ کر کھانا کھانا بھی سنت ہے اور کھانے کے لئے بلاضرورت چارزانو نہیں بیٹھنا چاہئے....

دائیں ہاتھ سے کھاؤ: دائیں ہاتھ سے کھانا چاہئے....کھانے کے بعد کچھ دانے وغیرہ گرے ہوئے ہوں تو اٹھا کر کھالینا چاہئے اور کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لینی چاہئیں اس میں بہت بڑا ثواب ہے....اگر بائیں ہاتھ سے کھانے کی عادت ہو تو اس کو چھوڑنا چاہئے....

گرا ہوا لقمہ اٹھالو: اگر کسی کا لقمہ گر گیا ہو تو اس کو چاہئے کہ لقمہ کو صاف کر کے کھا لے اس لقمہ کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے....

سرکہ: سرکہ کا کھانا سنت ہے، جس گھر میں سرکہ ہو اس میں (مزید) سالن کی ضرورت نہیں....(یعنی سرکہ بھی سالن ہے)

گندم میں جو ملانا: گندم میں کچھ جو ملا لینا سنت ہے.... جیسے اگر خالص گندم پانچ کلو استعمال کرتا ہے تو اس میں آدھا کلو یا ایک پاؤ جو ملا لے تا کہ جو کھانے کی سنت کا ثواب حاصل ہو....

گوشت کھانا: گوشت کھانا سنت ہے.... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گوشت دنیا اور آخرت کے کھانوں کا سردار ہے....

برتن کو صاف کرنا: کھانا کھانے کے بعد برتن کو اچھی طرح چاٹ لینا اور صاف کر لینا چاہئے.... اس سنت کا بھی بہت ثواب ہے.... جس نے برتن کو صاف کیا وہ برتن صاف کرنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے....

کھانے کے بعد شکر کرنا: کھانے کے بعد پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور یہ دعا پڑھنی چاہئے....

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا حدیث شریف میں ایک اور دعا آئی ہے جس سے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں: **اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَنِیْ هٰذا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَاقُوَّةٍ**

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت اور قوت کے بغیر مجھے عطا فرمایا....''

اور اگر کسی دعوت میں کھانا کھائے ہو تو یہ دعا پڑھے....

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنَا وَاسْقِ مَنْ سَقَانَا

ترجمہ: ''اے اللہ! آپ اس کو کھلائیے جس نے ہمیں کھلایا اور اس کو پلائیے جس نے ہمیں پلایا....''

پینے کا طریقہ: پینے کی سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے تین سانس میں پیئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے (یعنی الحمد للہ کہے)

کھانے میں عیب نہ نکالو: کھانے کو نہ برا کہنا چاہئے اور نہ اس میں عیب نکالنا چاہئے اگر پسند نہ آئے تو کھانا چھوڑ دینا چاہئے.... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی تھی....

زمزم پینا: کسی چیز کو پینے کی ایک سنت یہ ہے کہ بیٹھ کر پیئے.... کھڑے ہو کر صرف زم زم یا وضو کا بچا ہوا پانی پینا سنت ہے....

زیادتی عمر کی خوشخبری دس برس تجھے اور زندگی دے دی گئی ہے

حضرت شیخ الحدیث صاحبزادہ حافظ علی احمد جان (۱۳۰۱ھ تا ۱۳۷۶ھ) کے گھر کی خواتین تک حافظ قرآن تھیں ۔ ایک بار تپ محرقہ کا حملہ ہوا اور نہایت شدید ڈاکٹر، اطباء ،شاگرد اور احباب سب ہی آپ کی زندگی سے مایوس ہو گئے ۔ آپ پر نیم بے ہوشی طاری تھی ۔ فوراً سنبھل گئے اور فرمایا میں اس بیماری سے نہیں مرتا ۔ کیونکہ ابھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس برس تجھے اور زندگی دے دی گئی ہے ۔ چنانچہ آپ دس برس اور زندہ رہ کر ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ میں جنت الفردوس کو سدھارے ۔ (دینی دسترخوان جلد اوّل)

تین اہم نصیحتیں

حضرت ہلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں ... میں نے دیکھا ظہر کی اذان کا وقت ہونے والا ہے ... میں نے شیخ سے کہا: کچھ نصیحت فرما دیجئے ؟ ... تین نصیحتیں فرمائیں ...

(۱) ... لایغرنک یا هلال کثرة ثناء الناس علیک ... فان الناس لایعمون منک الا ظاهرک ...

''اے ہلال! تمہیں لوگوں کی تعریف اپنے بارے میں دھوکہ نہ دے کہ لوگ تمہاری خوب تعریف کریں اور تم اپنے آپ کو ہی سمجھنے لگ جاؤ ... اس لیے کہ لوگ تو صرف تمہارے ظاہر کو ہی جانتے ہیں ...''

(۲) ...... واعلم انک صائر الیٰ عملک ...

''یہ بات یاد رکھنا کہ جیسے تمہارے اعمال ہوں گے ... ویسے ہی تمہارا انجام ہوگا ...''

(۳) ... وان کل عمل لایبتغی به وجه الله یضمحل ...

''(اور ہر کام اللہ کو راضی کرنے کے لیے کیا کرو اس سے) کہ ہر وہ کام جو اللہ کی رضا کے لیے نہ کیا جائے وہ بے کار ہو جاتا ہے ...'' (یادگار واقعات)

تمہارا تو جنازہ ہی نہ اٹھے گا جب تک تمہارا شوہر شامل نہ ہوگا

کتاب سیرت النبی بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤلف محترم صاحب عبدالمجید صدیقی کی مرحومہ اہلیہ ''رضیہ خاتون بی-اے'' نے اپنے انتقال سے تین ہفتہ قبل ۹ جولائی ۱۹۶۱ء کی رات کو خواب میں اپنی زندگی میں تیرھویں اور آخری بار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت کی سعادت حاصل کی۔ اور دن میں ان الفاظ میں مجھ سے اپنا خواب بیان کیا۔ میرا انتقال ہو گیا ہے اور میں نے یہ وصیت کی ہے کہ آپ میرے جنازہ میں شامل نہ ہوں اس پر میں نے دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس میرے سامنے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ ''اتنی پڑھی لکھی اور سمجھدار خاتون ہو کر ایسی وصیت کر رہی ہو؟ شوہر کو محروم رکھنا چاہتی ہو''۔

اس پر میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرمائیں گے ویسا ہی ہوگا'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا تو جنازہ ہی نہ اٹھے گا۔ جب تک تمہارا شوہر اس میں شریک نہ ہو جائے گا۔ (اور ایسا ہی ہوا)۔ (دینی دستر خوان جلد اوّل)

درود شریف کی برکت

ایک عالم دوسرے عالم سے ملنے کے لیے گئے... وہاں ایک مٹی کا کورا پیالہ رکھا ہوا تھا ... مہمان عالم نے کنویں سے پانی نکالا اور اس میں پانی ڈال کر پیا تو پانی کڑوا لگا... انہوں نے میزبان عالم سے کہا: کیا آپ کے کنویں کا پانی کڑوا ہے...؟ جواب میں انہوں نے حیران ہو کر کہا: نہیں تو... پھر انہوں نے خود بھی پانی چکھا... انہیں بھی پانی کڑوا لگا... اس پر وہ بولے ظہر کی نماز کے بعد دیکھیں گے... کہ پانی کڑوا کیوں ہے... کلمہ شریف کا ورد کریں ... سب کلمہ پڑھنے لگے... اس کے بعد میزبان عالم نے دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے... دعا کے بعد وہ برتن اُٹھا کر پانی پیا تو پانی میٹھا تھا... مہمان عالم نے بھی پانی چکھا تو انہیں بھی پانی میٹھا لگا... بہت حیران ہوئے... تب میزبان عالم نے فرمایا: اس برتن کی مٹی اس قبر کی ہے ... جس پر عذاب ہو رہا تھا الحمدللہ کلمے کے ورد سے وہ عذاب ختم ہو گیا ہے... (یادگار واقعات)

سورۃ فاتحہ کے فضائل

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے جس کے ذریعہ دعا مانگی جائے تو قبول ہو جاتی ہے اور جو چیز مانگی جائے مل جاتی ہے اور علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہ پانچ نام جس طرح قرآن کریم کی ابتداء میں ہیں اسی طرح لوح محفوظ میں بھی پہلے یہی لکھے ہوئے ہیں اور یہی نام عرش وکرسی کے سراپردہ پر بھی لکھے ہوئے ہیں.... نیز ہم اگر ان اسماء میں غور وفکر کریں تو ہمیں معلوم ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پانچ ناموں پر پانچ نمازوں اور اسلام کے پانچ ارکانوں کو ترتیب دیا ہے اور غنیمت ودفینہ کے مال میں پانچواں حصہ مقرر فرمایا اور پانچ اونٹوں میں ایک بکری زکوٰۃ ہے اور لعان میں پانچ شہادتیں اور قسامت میں پچاس قسمیں مقرر ہیں اور پانچ حدیں مقرر کیں.... ہاتھ پاؤں کی انگلیاں پانچ پانچ بنائیں جن انبیاء کا قرآن کریم میں تذکرہ ہے وہ پچیس ہیں اور سورۂ فاتحہ کے کلمے پچیس ہیں....(الدر النظیم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے سورۂ فاتحہ پڑھی گویا اس نے توراۃ وانجیل وزبور اور قرآن شریف کو پڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ایک قوم پر یقینی طور پر عذاب اتارا جائے گا اس وقت ان کا ایک لڑکا باہر آ کر سورۂ فاتحہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سورۃ کی برکت سے چالیس سال تک ان سے عذاب اٹھالے گا....

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو احسانات فرمائے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے مجھے وحی بھیجی کہ میں نے اپنے عرش کے خزانوں سے آپ کو سورۂ فاتحہ عنایت کی پھر میں اس کو اپنے اور تمہارے درمیان نصف نصف کیا ہے....اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے کہ سورۃ فاتحہ دوسری سورۃ کے قائم مقام ہوسکتی ہے مگر کوئی دوسری سورۃ سورۂ فاتحہ کی جگہ کافی نہیں ہوسکتی....

بیکار ہیں: بیکار ہیں.....وہ آنکھیں جو دن رات عشقیہ اور جاسوسی کتابیں پڑھتی رہیں مگر کتابِ مقدس قرآن پڑھنے سے محروم رہیں.... بیکار ہیں.....وہ کان جو اذان سنیں اور نماز کا اہتمام نہ کریں.... بیکار ہیں.....وہ ہاتھ جو ظلم کے لئے اٹھیں اور مظلوم کی حمایت میں بندھ جائیں.... بیکار ہیں.....وہ زبانیں جو چغلی اور غیبت میں مشغول رہیں اور اللہ کی حمد وثناء سے غافل رہیں.... بیکار ہیں.....وہ پاؤں جو نیک راہوں کی طرف چلنے کے بجائے بدی کے راستوں پر چلیں....

جب مغرب کی اذان سنے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ

''اے اللہ! یہ آپ کی رات کے آنے....دن کے جانے اور آپ کے پکارنے والوں کی پکار کا وقت ہے (اس کی برکت سے) مجھے معاف فرما دیجئے....''

ماں باپ کے انتقال کے بعد

جب تک والدین وہ زندہ ہیں ان کو نعمت سمجھ کر ان کی قدر کریں اس لئے کہ جب والدین اٹھ جاتے ہیں تو اس وقت حسرت ہوتی ہے کہ ہم نے زندگی کے اندر' ان کی کوئی قدر نہ کی ان کے ساتھ حسن سلوک کر کے جنت نہ کمائی بعد میں افسوس ہوتا ہے....

لیکن اگر کسی غفلت کی وجہ سے ان کی زندگی میں' ان کی خدمت نہ کر سکا اور اب بعد میں افسوس ہو رہا ہے تو اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے ایک راستہ رکھا ہے فرمایا: کہ اگر کسی نے والدین کے حقوق ادا نہ کئے ہوں اور ان کا انتقال ہو چکا ہو تو اس کی تلافی کے دو راستے ہیں' ایک یہ کہ ان کے ایصال ثواب کی کثرت کرنا' جتنا ہو سکے ان کو ثواب پہنچائیں.... صدقہ دے کر یا نوافل پڑھ کر' یا قرآن کی تلاوت کے ذریعہ....اور ان کے لئے دعا کرے....اس طرح کرنے سے اس کی تلافی ہ جاتی ہے....دوسرے یہ کہ جو والدین کے رشتہ دار ہیں اور دوست احباب ہیں ان کے ساتھ حسن سلوک کرے....اور ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کرے....جیسا باپ کے ساتھ کرنا چاہتے تھا....اس کے نتیجے میں اللہ اس کی ان کوتاہیوں کو معاف فرما دیں جو اپنے ماں باپ کے ساتھ ہوں گی....

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ.... اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

''میں اللہ تعالیٰ ہی کا نام لے کر مسجد میں داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود و سلام ہوں....اے اللہ! آپ میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے....''

نکاح کے مسنون اعمال

سادگی سے ہو: نکاح میں سنت یہ ہے کہ سادگی سے ہو.... نہ اس میں بہت زیادہ تکلف ہو اور نہ بہت زیادہ سامان کا لین دین ہو....

نکاح کا مسنون دن: نکاح کیلئے جمعہ کا دن مسنون ہے کیونکہ یہ دن بھلائی اور برکت والا ہے.

نکاح کا مسنون مہینہ: شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا مسنون ہے اور برکت والا ہے....

نکاح کی جگہ: مسجد میں نکاح کرنا مسنون ہے....

اعلان: نکاح کا اعلان (مشہور) کرنا سنت ہے.... اعلان کیلئے دف بھی بجا سکتے ہیں.... دف ایسا باجا ہے جو ایک طرف سے کھلا ہوا ہوتا ہے، جس کو دھپڑا بھی کہتے ہیں....

چھوارے بانٹنا: نکاح کے بعد چھوارے لٹانا اور تقسیم کرنا سنت ہے....

شب زفاف: نکاح کے بعد جب پہلی رات کو بیوی کے پاس جائے تو سنت ہے کہ اس کے پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے....

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَافِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَافِیْھَا

ولیمہ: جب پہلی رات بیوی کے ساتھ گزار لے تو ولیمہ کرنا اور اپنے رشتہ داروں اعزہ اقرباء دوستوں کو کھانا کھلانا سنت ہے.... ولیمہ میں بہت زیادہ اہتمام کرنا ضروری نہیں بلکہ تھوپا ساپکا کر رشتہ داروں کو کھلانے سے بھی ولیمہ کی سنت ادا ہو جائے گی....

وہ ولیمہ بہت برا ہے جس میں صرف امیروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے.... اس لئے جب ولیمہ کیا جائے تو سب امیروں اور غریبوں کو بلایا جائے.... ولیمہ صرف سنت ادا کرنے کی نیت سے کیا جائے.... جو شخص ولیمہ ناموری کے لئے کرتا ہے اس کو سنت کا کچھ ثواب نہیں ملتا ہے بلکہ اس بات کا ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کا سبب نہ بن جائے....

دعوت قبول کرنا: اگر کوئی شخص دعوت کرے تو دعوت قبول کرنا سنت ہے.... اگر دعوت کرنے والے کا مال حرام ہو جیسے وہ رشوت.... سود اور بدکاری وغیرہ میں مبتلا ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنی چاہئے.... اگر دو شخص ایک ساتھ دعوت کریں تو جس کا گھر تمہارے گھر سے قریب ہو اس کی دعوت قبول کرو....

آؤ اللہ کو راضی کریں

پریشانی اگر اللہ کی طرف جھکنے کا ذریعہ بن جائے تو وہ پریشانی بھی رحمت ہے لیکن اگر پریشانی میں تقدیر کا گلہ.... حکمرانوں کو کوسنا.... حالات پر صرف تبصرہ کرلینا ہو تو یہ پریشانی قابل مذمت ہے.... موجودہ حالات کے بحران قتل وغارت.... بدامنی.... بے سکونی یہ سب چیزیں اپنی جگہ تشویش ناک ہیں لیکن ان حالات میں ہماری سردمہری بھی خطرناک بے حسی تک پہنچ چکی ہے.... سیرۃ طیبہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ معمولی تغیر وتبدل پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ خداوندی میں عجز ونیاز کرتے نظر آتے ہیں.... زور سے ہوا چلے.... آندھی آئے تو آپ فوراً نماز میں مشغول ہو جاتے.... سفر میں جانے سے پہلے نماز.... واپسی پر گھر آنے سے پہلے نماز اور پھر استغفار.... ان سب حالات میں نماز کی طرف بار بار رجوع کر کے ہمیں یہ تعلیم دی جارہی ہے کہ ہم بھی ہر خوشی غمی کے موقع پر اللہ کی بارگاہ میں عاجزانہ حاضری دیں اور اپنی تمام چھوٹی بڑی ضروریات اور ہر بیماری و پریشانی میں صرف اللہ سے مناجات کریں اور اسی سے اپنا تعلق صحیح کرلیں.... یہ بھی شیطانی حربہ ہے کہ ہم مجالس میں بیٹھ کر حالات پر کھلے لفظوں تبصرہ کرلیتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ اتنی بات کہہ دیتے ہیں کہ جیسی عوام ویسے حکمران.... سوچئے ہم بھی عوام کا حصہ ہیں.... ہم اپنی اصلاحِ اور اللہ سے صحیح تعلق قائم کرنے کیلئے کس قدر کوشاں ہیں.... عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمہ اللہ کا گراں قدر ملفوظ ہے کہ ''جب سے دنیا بنی ہے خیر وشر کا سلسلہ جاری ہے.... موجودہ دور میں شر کا غلبہ قابل حیرت نہیں لیکن شرور وفتن کے اس دور میں گناہوں پر بے حسی یہ صرف اسی دور کا المیہ ہے....'' آج گناہوں کا احساس دل سے نکل چکا ہے، ہم پوری قوم مجموعی طور پر خطرناک بے حسی کا شکار ہو چکے ہیں.... ان حالات میں ہم سب کو انفرادی واجتماعی طور پر بارگاہ خداوندی میں توبہ واستغفار کرنے اور خود کو بدلنے کی ضرورت ہے.... ایک مسلمان کی زندگی میں سب سے قیمتی چیز اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق کی دولت ہے.... یہ چیز سب کچھ قربان کر کے بھی حاصل ہو جائے تو ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی ہے لیکن اگر خدانخواستہ اللہ سے تعلق کے بغیر جس قدر دنیاوی ساز وسامان اور اسباب راحت جمع کرلئے جائیں نہ دل کو سکون مل سکتا ہے اور نہ حالات میں سدھار پیدا ہو سکتا ہے....

بڑی عمر کے لوگ جانتے ہیں ۶۵ء کی جنگ کے زمانہ میں ہر شخص کے سر پر ٹوپی اور ہاتھ میں تسبیح تھی اجتماعی طور پر تمام لوگوں پر نیکی کا غلبہ تھا....اللہ کی رحمت متوجہ ہوئی اور ہمیں فتح نصیب ہوئی....اللہ کی رحمت بہانے ڈھونڈتی ہے....ضرورت صرف اس بات کی ہے ہم خود کو عاجزانہ انداز میں بارگاہ خداوندی میں پیش کر کے اپنے سابقہ گناہوں کی معافی مانگیں آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کریں اور اپنے ناراض رب کو راضی کریں....

اللہ کی رحمت سے کیا بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہی حکمرانوں کے دل ہم پر مہربان کر دیں اور دین اسلام کے نام پر حاصل کردہ اس ملک میں دین کی بالادستی ہو اور ہماری دنیا و آخرت خوشحال ہو جائے....آیئے! رب کو راضی کریں جو ماں سے زیادہ شفیق ہے جس کی رحمت ہر خاص و عام پر متوجہ ہے....

دوستی کا معیار

ہمیشہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے....دوستوں کے انتخاب میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے....ظاہری اخلاق سے متاثر نہ ہونا چاہئے بلکہ معیار صداقت و خلوص اور دین داری اور صفائی معاملات ہے....

لایعنی تفریحات

مشغلہ اخبار بینی یا غیر ضروری کتابوں کا مطالعہ کرنا یا رسمی تقریبات میں شرکت کرنا فضول و لایعنی تفریحات میں وقت صرف کرنا....ان امور میں جو وقت ضائع ہوتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ضروری باتیں سرانجام دینے سے رہ جاتی ہیں اور طبیعت میں فکر و تشویش پیدا ہو جاتی ہے....

مشورہ

اپنے کسی کام کو پورا کرنے کیلئے کسی ناتجربہ کار آدمی کے مشورے پر بلا سمجھے عمل کرنا یا کسی اجنبی آدمی پر محض حسن ظن کی وجہ سے اعتبار کرنا اکثر دل کی پراگندگی کا باعث ہوتا ہے اور نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے....

عبادت گاہیں

تمام مسلمانوں کی تین عبادت گاہیں ہیں....

ایک عبادت گاہ مسجد ہے.... جہاں اللہ تعالیٰ کے فرائض وواجبات ادا ہوتے ہیں....

دوسری عبادت گاہ ہمارا گھر ہے....

تیسری عبادت گاہ ہمارے کام کی جگہ ہے....

تو جس طرح پہلی عبادت گاہ مسجد سبق آموز ہے اس میں ہمارے لئے استقامت کا سبق ہے.... اب یہ تینوں چیزیں آپ کو گھر کی عبادت گاہ میں ادا کرنی پڑیں گی.... سب سے پہلے آپ کو صبر وتحمل اور استقامت سے کام لینا ہوگا اور اس طرح جہاں جھک جانے کا موقع ہوگا وہاں جھکنا پڑے گا کبھی ان (اہلیہ) کی ناگواریوں کو سن کر عجز ونیاز کی باتیں کرنی ہوں گی.... کہیں طبیعت کو نرم کرنا پڑے گا.... کبھی لہجہ بدلنا پڑے گا اور وہ بھی تادیبانہ کہ نفسانیت سے اور کسی وقت بے بسی کا عالم ہو تو ''اللہ رب العالمین'' پڑھتے ہوئے سجدے میں چلے جاؤ اور کہو یا اللہ! یہ معاملہ ایسا ہے جس میں آپ کی مدد کی ضرورت ہے.... میں آپ کا بندہ ہوں آپ کی مدد چاہتا ہوں.... اس طرح سے تیسری عبادت گاہ (دفتر وغیرہ) میں ایک ذوق اور جذبہ لے کر بیٹھو.... وہ جذبہ کیا ہے؟ اخلاص نیت اور جذبہ ایثار کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وقت اس کام پر لگایا ہے.... مجھے خلوص وایثار کے ساتھ کام کرنا چاہئے.... شیطان کو قریب نہ آنے دو جہاں کہیں مخلوق سے واسطہ پڑتا ہو وہاں انتہائی تواضع سے کام لو.... جھک جاؤ.... جذبات کو انتہائی قابو میں رکھو.... اگر جذبات بے قابو ہو جائیں تو اس کی تلافی کرلو....

جائزہ زندگی

جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سب اپنے لوازمات وتاثرات بھول جاؤ.... بیوی.... اولاد.... عزیز واقارب سب سے خندہ پیشانی سے پیش آؤ.... صرف ایک دن کا کام نہیں.... یہ کام عمر بھر کرنا ہے.... بس زندگی کا جائزہ لیتے رہو....

بدنظری کے نقصانات
قرآن وحدیث کی روشنی میں

حق تعالیٰ نے ارشادفرمایا:یعلم خائنة الا عین وما تخفی الصدور (المؤمن:۱۹)
''کہ اللہ تعالیٰ آنکھوں کی خیانت اور دل میں چھپی باتوں کو جانتے ہیں....''

اس آیت کریمہ میں حق تعالیٰ جل شانہ جس بیماری پرڈانٹ کرتنبیہ فرمارہے ہیں وہ اتنی سنگین اور خطرناک بیماری ہے کہ اس سے دنیا کا سکون بھی برباد اور آخرت کا ہمیشہ کا آرام بھی خراب ہوجاتا ہے....''بیماری کا معنی'' ہوتا ہے درمیانے درجہ (حد اعتدال) سے نکل جانا.... گناہ سے انسان کا دل درمیانے درجہ سے نکل جاتا ہے....آیت کے الفاظ تو بظاہر آنکھ اور دل کے ہر گناہ کو شامل ہیں لیکن آگے پیچھے کی عبارتوں کی وجہ سے مفسرین حضرات نے بدنظری اور دل کی شہوت اور گندی نیت مراد لی ہے یعنی بری نیت سے غیر عورتوں کو دیکھنا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے....النظر سھم مسموم من سھام ابلیس کہ یہ نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے....(مجمع الزوائد ج۸ص۶۳)

مطلب یہ ہے کہ تیر جو شیطان کے کمان سے نکل رہا ہے اگر کسی نے برداشت کرلیا تو اس کے باطن کی اصلاح میں بہت بڑی رکاوٹ حائل ہوگئی....حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ نگاہ کا غلط استعمال باطن (کی اصلاح) کے لئے سم قاتل ہے....یہ بیماری جتنی سنگین ہے اتنی ہی عام ہے ہر طرف بے پردگی عریانی فحاشی کا بازار گرم ہے بہت سے لوگ اس خطرناک روحانی بیماری کو ہلکا گناہ سمجھتے ہیں اور بہت سے بے شرم لوگ اسے گناہ ہی نہیں سمجھتے العیاذ باللہ من ذلک....حالانکہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

فرمان ہے: العينان تزنيان وزنا هما النظر (الحدیث) کہ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا (برا) دیکھنا ہے اور کان بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا (ناجائز باتیں) سننا ہے اور زبان بھی زنا کرتی ہے اس کا زنا (ناجائز) بات بولنا ہے اور ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں ان کا زناء (ناجائز) پکڑنا ہے.... نماز کی تیاری جیسے وضووغیرہ کو نماز ہی کے ثواب میں شمار کیا جاتا ہے ایسے ہی دوسری طرف گناہ کے معاملہ میں مثلاً زنا کے اسباب ودواعی کو بھی زنا ہی شمار کیا گیا ہے.... امام قشیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورتوں اور لڑکیوں کو دیکھنا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں چلنے والوں کے لئے ڈاکہ ہے.... ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ بدنظری مردودیت کی علامت ہے یہ ایسا گندہ گناہ ہے کہ جتنا کیا جائے اور کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے.... بعض آزاد خیال لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم قدرت الٰہی کو دیکھتے ہیں.... ایسوں کو جواب یہ ہے کہ محقق ہماں بیند اندر ابل + کہ در خوب رویاں چین وچگل.... کہ سمجھدار کے لئے عورتوں کی بجائے اونٹ میں ہی حق تعالیٰ جل شانہ کی قدرت کے نشان نظر آ جاتے ہیں.... بدنظری کا گناہ اس لئے بھی بہت برا ہے کہ اس کی وجہ بے غیرتی ہے حدیث شریف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کے کاموں سے منع فرمایا ہے.... (رواہ البخاری ومسلم بحوالہ زواجر ج ۱ ص ۱۹)

شیخ سعید علیہ رحمہ فرماتے ہیں کہ

بزرگے دیدم اندر کوہسارے	قناعت کردہ از دنیا بغارے
چرا گفتم بشھر اندر نیائی	کہ باز بند از دل برکشائی
بگفت آنجا پری رویان لغزاند	چوگل بسیار شد پیلاں بلغزند

کہ ایک بزرگ غار میں رہتے تھے میں نے کہا شہر میں کیوں نہیں آتے فرمایا کہ وہاں عورتیں بہت پھرتی ہیں جب کیچڑ زیادہ ہو تو ہاتھی بھی پھسل جاتے ہیں....

بدنظری کی فوری سزا بھی ہوسکتی ہے

ا.... ایک آنکھ والے بزرگ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور رورو کر یہ دعا کر رہے تھے اللھم

انی اعوذبک من غضبک کہ اے اللہ! میں آپ کے غصہ سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں.... پوچھنے پر وجہ بتلائی کہ ایک دفعہ مجھ سے بدنظری کا گناہ ہو گیا تھا غیب سے ایک طمانچہ میرے منہ پر پڑا جس سے میری ایک آنکھ نکل گئی اب میں ڈرتا ہوں کہ پھر نہ ایسا گناہ ہو جائے کہ دوسری بھی نکل جائے....

۲.... اسی طرح ایک دوسرا واقعہ بھی ہے کہ حضرت جنید رحمہ اللہ سے ان کے ایک مرید نے نصرانی لڑکے کو دیکھ کر کہا کہ کیا ایسوں کو بھی عذاب ہوگا.... فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تو نے بدنظری کی ہے اس کا مزہ چکھو گے.... چنانچہ وہ حافظ تھے اخیر عمر میں قرآن پاک بھول گئے....

بوڑھوں اور نیک لوگوں سے پردہ بھی ضروری ہے

۱.... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پردہ کیا گیا....

۲.... ازواج مطہرات کو بھی پردہ کا حکم تھا بلکہ یہاں تک حکم تھا کہ غیر محرم سے بات بھی نرم نہ کریں....

۳.... دو بزرگوں میں اختلاف ہوا کہ بہت بوڑھے پیر سے پردہ ضروری ہے یا نہ؟ ان میں سے ایک کو خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں جنید اور رابعہ بصریہ تنہائی میں بیٹھے ہوں گے تو تیسرا وہاں شیطان ہوگا....

آنکھ بہت بڑی نعمت ہے

۱.... یہ آنکھ ایک بہت بڑا کارخانہ ہے جو ہمیں بن مانگے اور مفت ملی ہے جس پر کچھ خرچ نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ ہم اس نعمت عظمیٰ کی بے قدری کر رہے ہیں....

۲.... ان لوگوں سے پوچھیں یا ایسے لوگوں کو دیکھیں جن کی نظر ختم ہو گئی یا جو شروع ہی سے نابینا ہیں....

۳.... بعض کتابوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی آنکھ میں جو پتلی رکھی ہے یہ اندھیرے میں پھیلتی ہے اور روشنی میں سکڑ جاتی ہے جب آدمی اندھیرے سے روشنی میں آتا ہے یا روشنی سے اندھیرے میں جاتا ہے تو اس وقت یہ سکڑنے اور پھیلنے کا عمل ہوتا ہے اس عمل میں آنکھ کے اعصاب سات میل کا فاصلہ طے کرتے ہیں لیکن انسان بے خبر ہوتا ہے.... غور فرمایئے کہ کس قدر عظیم نعمت ہے اور ہم اس کی کتنی ناشکری کر رہے ہیں.... آنکھ کتنی بڑی نعمت

ہے اس کے لئے ملاحظہ فرمائیں احقر کی کتاب ''اللہ تعالیٰ کی حیرت انگیز نعمتوں کی بارش''....

بدنظری کرنا حق تعالیٰ جل شانہ کی نافرمانی ہے

۱....آنکھ کا حجاب نعمت عظمیٰ ہونا ثابت ہو گیا اور دل و جان سے مان بھی لیا تو اب خوب جان لینا چاہئے کہ اس کا غلط استعمال حق تعالیٰ جل شانہ کی بہت بڑی نافرمانی ہے....

۲....دنیا میں جب بجلی وغیرہ کا بل اگر ادا نہ کیا جائے تو یہ حکومت کے ایک حکم کے نہ ماننے کی وجہ سے نافرمانی شمار ہوتی ہے چنانچہ اس کی بجلی کاٹ دی جاتی ہے اور اس کو گرفتار کر کے سزا دی جاتی ہے اور اگر وہ بل نہ دینے پر مصر رہے تو اس کو حکومت (کے اس حکم) کا باغی کہا جاتا ہے....ٹھیک اسی طرح حق تعالیٰ جل شانہ نے آنکھوں کا بہت ہی معمولی سا بل مانگا ہے اور وہ بھی ایسا کہ ہر غریب امیر چھوٹا بڑا شخص ادا کر سکتا ہے اور پھر گرمی یا سردی میں لائن میں لگ کر بھی جمع نہیں کرانا پڑتا اور نہ ہی ہر ماہ بل نامہ بھیجا جاتا ہے....بلکہ آج سے چودہ سو اٹھارہ سال پہلے حق تعالیٰ جل شانہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں قیامت تک کے انسانوں وجنوں کے لئے بھیج دیا ہے....اور ہم جیسے کمزوروں کی آسانی کے لئے آنکھ پر پردہ بھی ڈالا کہ ان کو جھکانا آسان ہو جائے کسی طریقے سے بدنظری سے بچنا بس یہی آنکھوں کا بل ادا کرنا ہے اور اپنی حیثیت کے مطابق شکر ادا کرنا ہے اور جب یہ بل ادا نہ کریں گے تو حق تعالیٰ جل شانہ کے حکم کو توڑنے (جس کو بہت بڑی نافرمانی کہتے ہیں) کے مرتکب شمار ہوں گے....

۳....اس لئے بہت بڑی نافرمانی سے بچیں اور قبر میں لوہے کی گرم سلائی لگنے کو سوچ کر یہ گناہ کبیرہ خود بھی بالکل چھوڑیں اور دوسروں کو بھی پیار و محبت سے بتائیں کہ وہ بھی چھوڑیں....

بدنظری کیا ہے؟

۱....غیر عورتوں کو دیکھنا کسی بھی نیت سے جائز نہیں ہے....

۲....تصویریں دیکھنا خواہ مردوں کی ہوں یا عورتوں کی متحرک ہوں یا ساکن یہ سب بدنظری ہے جو کبیرہ گناہ ہے....

۳.....بے ریش کو بری نیت سے دیکھنے سے بھی بدنگاہی کا گناہ ہوتا ہے.....

۴.....اخباروں یا نوٹوں وغیرہ پر چھپی ہوئی تصاویر دیکھنا بھی بدنگاہی ہے.....

۵.....گھروں میں عام طور پر جو بے پردگی ہوتی ہے مثلاً سالی بہنوئی کا ایک دوسرے کو دیکھنا یا بھابی یا ماموں زاد یا خالہ زاد یا پھوپھی زاد بہن سے پردہ نہ کرنا سخت بدنگاہی ہے اسی طرح ممانی اور چچی تائی وغیرہ کو دیکھنا بھی ناجائز ہے.....سب شیطان کے راستے ہیں جن سے وہ بدنظری کا پورا پورا گناہ کروالیتا ہے اور ہم بے فکر رہتے ہیں.....گھر میں رہنے والی خواتین جن سے پردہ ضروری ہے کم از کم آنکھوں سے تو پردہ کریں اور فضولیات سے بچیں.....

پھر ہم کہاں دیکھیں؟

۱.....اگر آنکھ کا صحیح استعمال کیا جائے تو حق تعالیٰ جل شانہ ثواب بھی دیتے ہیں.....مثلاً والدین پر محبت کی نگاہ ڈالیں تو حدیث شریف میں ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا چاہئے والدین دونوں ہوں یا ایک.....

۲.....دوسری حدیث شریف ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر گھر میں جائے رر اپنی بیوی کو محبت کی نگاہ سے دیکھے اور بیوی شوہر کو محبت کی نگاہ سے دیکھے تو حق تعالیٰ جل شانہ دونوں کو رحمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں.....

بدنظری سے بچنے کی مختلف تدبیریں وعلاج

۱.....نگاہ نیچی کر کے چلیں.....شیطان نے کہا تھا کہ میں دائیں بائیں آگے پیچھے سے انسان پر حملہ کروں گا (القرآن) نیچے اور اوپر سے وہ حملہ نہیں کر سکتا.....اوپر دیکھ کر چلنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا نیچے دیکھ کر چلنے والا شخص شیطان کے حملے سے محفوظ رہتا ہے.....

۲.....ایک تدبیر یہ ہے کہ جب تقاضا اور شوق ہو ہمت کر کے نظر کو روکے کسی بدصورت چیز کو دیکھ لے سامنے نہ ہو تو گھڑ لے.....دوسرے لفظوں میں یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اپنے نفس سے طے کر لے کہ میں نے اب ناجائز نظر نہیں کرنی بس پھر ہزار خواہشیں ہوں دل پر پتھر رکھنا پڑے یا آرے چلیں ہمت کر کے بچتا رہے.....

۳....اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کرنا چاہئے تا کہ بدنگاہی سے محفوظ رہ سکیں....

۴....قبر کے عذاب کو سوچیں کہ اگر میں یہ گناہ کروں گا تو قبر اور دوزخ میں عذاب کا شدید خطرہ ہے....قبر میں گرم کر کے سلاخیں لگائی گئیں تو میرا کیا حال ہوگا؟

۵....یہ سوچیں کہ آنکھوں کے مالک اور حسن کے خالق حق تعالیٰ جل شانہ دیکھ رہے ہیں....میں کس منہ سے گناہ کروں جب کہ فرشتے لکھ بھی رہے ہیں....

۶....اپنے ساتھ یہ طے کر لیں کہ اگر خدانخواستہ دوبارہ یہ گناہ ہوا تو میں چند نفل پڑھوں گا یا مثلاً پچاس یا سو روپے خیرات کروں گا....

۷....بدنظری کے مقام سے دور ہو کر سچی توبہ کریں اور آئندہ جسماً وقلباً حسین چہروں سے دور رہیں....

۸....اللہ والوں کے پاس آنا جانا رکھیں اور ان کو بتلاتے رہیں....

۹....حق تعالیٰ جل شانہ سے رو رو کر دعائیں مانگیں....

۱۰....حسن کے فانی ہونے کو سوچیں کہ موت آئی تو آنکھوں کا پانی جس سے عشق مجازی ہو رہا ہے سب ختم ہو جائے گا....

۱۱....بدنگاہی کے نقصانات سوچیں کہ اس میں مبتلا شخص کی زندگی ہر وقت بے چین رہتی ہے راتوں کو نیندیں نہیں آتیں طرح طرح کے فضول کاموں کا ارتکاب ہوتا ہے خیالی پلاؤ پکتا ہے اسراف مال اور وقت جیسے بڑے بڑے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کی نحوست سے بری موت (کفر پر) کا خطرہ ہو جاتا ہے....

۱۲....اگر اتنی تدبیروں میں سے کوئی کارگر نہیں ہوتی تو تمام تدبیروں کا مجموعہ بطور علاج اختیار کر لئے....اگر پھر بھی کامیاب نہیں ہوتا تو لگا رہے چھوڑے نہیں کیونکہ ہمارا اختیار اتنا ہے بعض دفعہ جلدی فائدہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ دیر سے اس لئے گھبرائے نہیں....ایک وقت آئے گا انشاءاللہ تعالیٰ اس لعنت والے گناہ (جیسے کہ حدیث میں ہے) سے بفضل خدا بچ جائے گا....

(بدنظری سے متعلق اکثر مضمون غض البصر حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے وعظ سے ماخوذ ہیں)

وہ عورتیں جو ہمیشہ یا فی الحال کیلئے حرام ہیں

ان کی نو قسمیں ہیں....

پہلی قسم:....وہ عورتیں جو نسب یعنی رحم کی رشتہ داری کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے حرام ہیں وہ یہ ہیں....

۱....مائیں ۲....نانی ۳....دادی ۴....بیٹیاں ۵....بہنیں

۶....پھوپھیاں ۷....خالائیں ۸....بھتیجیاں ۹....بھانجیاں (القرآن)

دوسری قسم:.... اس قسم کی خاطر رسالہ لکھا گیا ہے اس کی مستقل تفصیل آگے آ رہی ہے یہاں مختصراً یہ ہے کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو صہریت یعنی سسرالی دامادی رشتے کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہیں وہ پھر چار قسم کے طبقے بنتے ہیں....

۱....اپنی بیوی کی مائیں اور نانیاں اور دادیاں اگر چہ کتنے اونچے مرتبہ پر ہوں یعنی پرنانیاں پردادیاں وغیرہ....

۲....اپنی بیوی کی بیٹیاں اور پھر آگے اس کی اولاد کی بیٹیاں چاہے کتنے نیچے چلتے جائیں مرد پر حرام ہو جاتی ہیں بشرطیکہ مرد نے اس بیوی سے مجامعت کی ہو....یعنی صرف نکاح کرنے سے بیوی کی (جو دوسرے خاوند سے) لڑکیاں ہیں وہ حرام نہیں ہوتیں اور چاہے وہ لڑکیاں خاوند کی پرورش میں ہوں یا نہ....بخلاف پہلی صورت کے کہ خالی نکاح ہی سے بیوی کی ماں ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے....

۳....بیٹے یا پوتے یا نواسے کی بیوی سے چاہے کتنے ہی نیچے درجہ کی ہو کبھی اس سے نکاح کرنا جائز نہ ہوگا....چاہے بیٹے نے مجامعت کی ہو یا نہ....

۴....باپ دادا نانا کی بیوی بھی نکاح و مجامعت کے لحاظ سے ہمیشہ کے لئے حرام ہیں....

(محیط سرخسی وحاوی قدسی بحوالہ عالمگیریہ)

تیسری قسم:.... وہ عورتیں جو بسبب رضاعت (دودھ پلانے) کے حرام ہوتی

ہیں.....سو ہر وہ عورت جو بسبب نسب و صھر یت کے حرام ہوتی ہیں وہ سبب رضاعت بھی حرام ہو جاتی ہے یعنی اگر کسی بچے نے ایک عورت کا دودھ پی لیا تو اس عورت کے لڑکے لڑکیاں اس دودھ پینے والے بچے کے بہن بھائی بن گئے ان سے کبھی وہ دودھ پینے والا بچہ نکاح نہ کر سکے گا.....(محیط سرخسی بحوالہ فتاوی ھندیہ (عالمگیریہ)

چوتھی قسم:..... وہ عورتیں جو جمع کرنیکی حیثیت سے حرام ہیں.....اور اسکی دو ہی صورتیں ہیں.....

۱.....ذوات ارحام کو جمع کرنا مثلاً دو بہنوں کو جمع کرنا ایک خاتون اور اس کی پھوپھی کو ایک ساتھ جمع کرنا وغیرہ.....

۲.....کسی شخص کی چار بیویاں ہونے کی صورت میں اس کے لئے کوئی بھی پانچویں عورت ساتھ جمع کرنا حرام ہے.....جب تک بیوی فوت نہ ہو یا مطلقہ ہو کر عدت نہیں گذر جاتی اپنی سالی سے بھی نکاح حرام ہے.....اسی طرح چار بیویاں رکھنے کی صورت میں کوئی ایک بیوی فوت نہ ہو یا مطلقہ ہو کر عدت نہیں گذر جاتی پانچویں کسی عورت سے نکاح ہی نہیں ہو سکتا.....(محیط.....سرخسی)

پانچویں قسم:..... وہ باندیاں جو آزاد عورت کے ساتھ یا آزاد عورت کے نکاح کے بعد نکاح میں لائی جائیں.....سو حرہ (آزاد عورت) کے ساتھ یا حرہ کے نکاح پر باندی کو نکاح میں لانا جائز نہیں ہے.....(محیط.....سرخسی)

چھٹی قسم:..... وہ محرمات جن کا تعلق دوسرے سے ہے.....لہٰذا کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ دوسرے کی بیوی یا مملوکہ باندی سے نکاح کرے.....(سراج الوہاج)

ساتویں قسم:..... وہ عورتیں جو شرک و کفر کی وجہ سے حرام ہیں.....آگ و بت پرست وغیرہ عورتوں سے نکاح جائز نہیں خواہ وہ آزاد ہوں یا باندیاں.....(سراج الوہاج)

آٹھویں قسم:..... وہ عورتیں جو ملک کی وجہ حرام ہوتی ہیں.....لہٰذا عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے غلام سے شادی کرے اور یہ بھی جائز نہیں ہے کہ ایسے غلام کے نکاح میں آئے جو اس کے اور کسی دوسرے کے درمیان مشترک ہو.....(عالمگیریہ)

نویں قسم:..... وہ عورتیں جو طلاق کے سبب سے حرام ہیں.....اگر آزاد آدمی نے آزاد

عورت کو تین طلاقیں دے کر فارغ کر دیا تو جب تک یہ عورت کسی دوسرے شخص سے (معمول کا) نکاح کر کے نفع اٹھا کر طلاق لے کر عدت نہیں گزار لیتی تب تک پہلے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی....(القرآن)(اور باندی کی کل دو طلاقیں ہوتی ہیں)....(قاضی خان بحوالہ عالمگیریہ)

ان نو اقسام میں سے:.... پہلی تین قسمیں ایسی ہیں کہ ان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے.... باقی چھ قسمیں ایسی ہیں کہ ان کے غیر کا حق منسلک ہے اگر وہ دور ہو جائے تو پھر نکاح حلال ہو سکتا ہے....

حلال شادی

ہر وہ عورت جس سے نفع اٹھانا شریعت میں حلال ہو اس کی دو ہی صورتیں ہیں....

۱....دو گواہوں کی موجودگی میں میاں بیوی (دونوں ہم پلہ ہوں یا خاوند اعلیٰ ہو یہی کفو ہوتا ہے) نکاح کر کے حلال ہو سکتے ہیں....

۲....جنگ میں جس طرح مال غنیمت ملتا ہے اسی طرح عورتیں بھی ملتی ہیں مال غنیمت کو شرعی طریقہ سے تقسیم کر کے جس کے حصہ میں اور جس کی ملک میں مکمل عورت آ جائے (جس کو شرعی باندی کہا جاتا ہے) تو وہ اس سے بغیر نکاح کے بھی پوری طرح نفع اٹھا سکتا ہے بعض لوگ گھر میں کام کرنے والیوں کو باندی سمجھ کر بغیر نکاح کے فائدہ اٹھاتے ہیں وہ زنا کرتے ہیں.... گھریلو نوکرانی آزاد عورت ہوتی ہے اس کی طرف بغیر نکاح کے دیکھنا بھی جائز نہیں ہے....

تین وجوہات سے کوئی عورت ہمیشہ کے لئے حرام رہتی ہے....

۱....نسب یعنی قرابت و رشتہ داری کی وجہ سے....

۲....سسرالی رشتہ کی وجہ سے....

۳....دودھ پلانے کی وجہ سے....

کیا آپ نے کبھی یہ سوچا

(النوم اخو الموت حدیث ہے)

اس دُعا میں ان شاء اللہ نہیں ہے کہ میں صبح ان شاء اللہ اٹھوں گا اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب.... نیند موت کی بہن ہے (النوم اخو الموت حدیث ہے) موت کے بعد زندہ ہونا عقیدہ ہے اور عقیدہ کے ساتھ ان شاء اللہ نہیں کہا جاتا.... لہٰذا جب نیند کرنے لگیں تو موت کا بھی دھیان کر لینا چاہئے.... تاکہ عقیدہ بھی تازہ ہو جائے اور موت بھی نہ بھول سکے اور گناہ چھوڑنے آسان ہو جائیں اور اپنی بے بسی کا اقرار بھی سوچ لینا چاہئے کہ خود چاہنے سے کبھی نیند نہیں آتی جب تک حق تعالیٰ مسلط نہ فرما دیں اور پھر اٹھنا بھی بغیر نصرت الٰہیہ ممکن نہیں....

موت اور مابعد الموت سے متعلق چند انعامات

۱.... مومن کیلئے مرنا تو ایک تحفہ ہے (الحدیث) نیز مشہور مقولہ ہے کہ موت محبوب کو محبوب سے ملانے والا ایک پل ہے....

۲.... کفن اور قبر نصیب ہونا مستقل نعمت ہے....

۳.... ماہ رمضان یا کسی بھی جمعہ کے دن موت آنا بڑے نصیب کی بات ہے....

۴.... مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ موت نصیب ہونا بڑی سعادت ہے....

۵.... اللہ کے راستہ میں شہید ہونا یا درجہ شہادت مل جانا غیر معمولی تحفہ ہے....

۶.... کسی نیک کا جنازہ پڑھنا یا پڑھانا یا نیکوں کا شریک جنازہ ہونا دونوں طرف خیر ہی خیر ہے....

۷.... نیک آدمی کے ساتھ فرشتوں (منکر نکیر) کا با اخلاق ملنا اور خوشخبریاں ملنا مستقل نعمتیں ہیں.... ۸.... حق تعالیٰ کی زیارت ہونا....

۹.... جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہونا یہ دونوں بڑی نعمتیں ہیں....

۱۰.... نیک آدمی کا عذاب قبر سے محفوظ رہنا اور جنت کی کھڑکی کھلنا پہلے وفات پانے والوں کا ملنا نیکیوں کا ساتھ دینا وغیرہ وغیرہ معمولی انعامات ہیں.... (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی حیرت انگیز بارش)

بحمد اللہ تمام

ادارہ کی چار جدید کتب کا یادگار پیکیج

یادگار باتیں

قافلہ مجدد تھانوی رحمہ اللہ کے تربیت یافتہ حضرات کی وہ یادگار باتیں جن کے مطالعہ سے ہزاروں لوگوں کی زندگیوں میں دینی انقلاب آیا۔

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ
حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب رحمہ اللہ
مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان رحمہ اللہ
محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق رحمہ اللہ
عارف ربانی حضرت الحاج محمد شریف رحمہ اللہ
عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمہ اللہ

جیسے حضرات کی مختصر سوانح حیات کیساتھ ان مبارک باتوں کو جمع کیا گیا ہے جن کا مطالعہ فکر آخرت کے ساتھ دنیا میں حیات طیبہ کا ضامن ہے۔ ☆ اکابر کی سینکڑوں کتب سے ماخوذ اصلاحی باتیں جن کا حرف حرف اصلاح ظاہر و باطن کیلئے تریاق ہے۔ ☆ آج کی مایوس اور پریشان حال انسانیت کیلئے مینارۂ نور وہ قیمتی باتیں جو دلوں میں اتباع سنت اور اعمال صالحہ کی قوت پیدا کر کے جینے کی صرف تمنا ہی نہیں پیدا کرتیں بلکہ زندگی کے حقیقی لطف سے روشناس کراتی ہیں۔

یادگار ملاقاتیں

تاریخ انسانی سے ماخوذ ان سبق آموز ملاقاتوں کا مجموعہ جن کی روشنی میں انفرادی و اجتماعی اصلاح کا پہلو نمایاں ہے۔ سات حصوں پر مشتمل مختلف ادوار کی اصلاح افروز ملاقاتوں کا مجموعہ ایک ایسی دلچسپ کتاب جسے آپ ایک ہی نشست میں مکمل پڑھنا چاہیں گے۔ ہر ملاقات دلچسپ اور ہر واقعہ عبرت و نصیحت سے آراستہ۔

یادگار واقعات

انسانی تاریخ کے وہ دلچسپ واقعات جو اصلاح افروز بھی ہیں اور عبرت انگیز بھی۔ سینکڑوں مستند کتب کے مطالعہ سے ماخوذ ان یادگار واقعات کا مجموعہ جس کی روشنی میں اسلام کے تابناک ماضی سے سبق سیکھ کر اپنے حال و مستقبل کو روشن کیا جا سکتا ہے۔ خواتین اور ہر عمر کے افراد کیلئے بہترین قابل مطالعہ کتاب

علماء دیوبند کی یادگار تحریریں

حصہ اول

حکیم الامت مجدد الملت تھانوی رحمہ اللہ
حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب رحمہ اللہ
حضرت مولانا سید میاں اصغر حسین رحمہ اللہ
حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمہ اللہ
مولانا قاضی اطہر مبارک پوری رحمہ اللہ
حضرت مولانا ظفیر الدین صاحب مدظلہ
جیسے اہل قلم کی شاہکار تحریرات پر مشتمل

حصہ دوم: مولانا سید انظر شاہ کشمیری رحمہ اللہ کے ادبی قلم کی شاہکار تحریرات جن میں اسلامی موضوعات کے علاوہ اسلاف مشاہیر اور تقریباً ساٹھ اکابرین دیوبند کے حالات سپرد قلم فرمائے گئے ہیں۔ اردو ادب کی چاشنی کے ساتھ اکابر کی یادگار تحریروں کا جدید ترین مجموعہ۔